ہرٹلیس

HeartLess

HeartBeat of HeartLess

ہارٹ لیس

تحریر ازاریج شاہ

بتاؤ کیوں بلایا ہے مجھے یہاں پر۔۔۔۔؟

میں نے تم سے کہا تھا میرا تم سے کوئی واسطہ نہیں پھر کیوں تم مجھے بار بار تنگ کر رہی ہو میرا تم سے کوئی لینا دینا نہیں ہے اور نہ ہی تمہارے بیٹے سے میرق کوئی واسطہ ہے مجھے بار بار تنگ کرنا بند کرو تمہارے بار بار یہاں بلانے سے میں اسے قبول نہیں کر لوں گا اپنی حقیقت مت بھولو

تم صرف ایک طوائف ہو ایک کوٹھے پر ناچنے والی اپنی آبرو کا سودا کرنے والی عورت تمہارا بلا مجھ جیسے عزت دار انسان سے کیا تعلق ہے وہ بے حد غصہ سے اسے دیکھتے ہوئے بولا

میرا تم سے تعلق ہے خلیل میں تمہاری بیوی ہوں۔مت بھولو کس طرح محبت کا جھانسہ دے کر تم نے مجھ سے نکاح کیا اور گھر سے بھگا کر یہاں لے آئے اور پھر اس کوٹھے پر بیچ دیا

میرے ساتھ جو کچھ بھی ہوا اسے قسمت کا لکھا سمجھ کر میں نے صرف اور صرف اس لئے قبول کر لیا کیونکہ میں نے اپنے ماں باپ کی عزت کو رسوا کیا تھا اپنے گھر کی چار دیواری کو قید سمجھ کر آزادی کی اوڑن بھری تھی میں نے غلطی کی تھی اپنے گھر کی چار دیواری ہو کو پھلانگ کر میں تمہارے ساتھ آئی اور تم نے میرے ساتھ کیا کیا۔۔۔

مجھے خود سے نفرت ہوتی ہے اپنے وجود سے نفرت ہوتی ہے یہ سوچ کر کے میں نے تم جیسے شخص کے لئے اپنے ماں باپ کو دھوکہ دیا۔

اگر یہ دنیا عورت کی ہوتی تو آج میں تمہارے منہ پر تھوکتی بھی نہیں لیکن افسوس کہ یہ مرد کا معاشرہ ہے جہاں عورت ایک غلطی کر کے بھی گناہ گار ہے اور مرد ہزار گناہ کر کے بھی عزت دار۔

مجھے تم سے کوئی گلہ نہیں کوئی شکوہ نہیں ہے میں نے تم سے سچی محبت کی اور تم نے میری ہی عزت کو ٹکے کے داموں بیچ دیا جبکہ تم جانتے تھے کہ مجھے اس راستے پر گھسیٹنے والے تم تھے۔

ایک سیدھی سادی لڑکی کو خواب دیکھا کر غلط راستے پر تم لائے اور پھر وہی کیا جو ہم جیسے گھر سے بھاگی ہوئی لڑکیوں کے ساتھ ہونا چاہیے لیکن میرے ساتھ جو کچھ بھی ہوا اس کی گنہگار میں خود کو سمجھتی ہوں لیکن یہ بچہ تمہارا ہے۔

اسے قبول کر لو اور یہاں سے لے جاؤ۔ڈاکٹر نے کہا ہے کہ مجھے جو مرض لگا ہے اس کے بعد میرا زندہ بچنا مشکل نہیں میرا بیٹا رل جائے گا۔

میں تمہیں ساری زندگی نہ پکارتی لیکن میں مجبور ہوں یہ ڈی این اے ٹیسٹ ہے اس میں یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ بچہ تمہارا ہے۔اس میں کوئی شک نہیں اس کوٹھے پہ آنے کے بعد میں نے بہت مردوں کو خوش کیا ہے۔ بہتوں کی راتیں رنگین کی ہیں۔ لیکن یہ سب کچھ تب شروع ہوا جب میرا بیٹا اس دنیا میں آچکا تھا۔ریشم بائی نے تب تک مجھے کسی کے اس بستر کی رونق نہیں بنایا جب تک میرا بیٹا ہے اس دنیا میں نہیں آگیا۔

تم اسے قبول کر لو کہ یہ تمہاری اولاد ہے وہ دس برس کا ہو چکا ہے۔ابھی وقت ہے وہ سب کچھ بھول جائے گا اپنی ماں کا نام تک یاد نہیں رہے گا اسے اس کی زندگی برباد ہو رہی ہے خلیل۔

سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے بولی تو خلیل نے قہقہ لگایا۔

تو میں کیا کروں تیرے بیٹے کی زندگی خراب ہو یا تو مرے میرا تجھ سے یا تیرے بیٹے سے کیا لینا دینا اور تجھے لگتا ہے میں تیرے ان ثبوتوں پر یقین کروں گا ہٹ تھو میں تو تجھے جانتا بھی نہیں ہٹ میرے راستے سے تو ہے کون۔۔۔

میں ایک شریف آدمی ہوں دنیا جانتی ہے مجھے تیرے بیٹے کو میں اپنے ساتھ لے کر جاؤں اور اپنی عزت پر داغ لگادوں کیا اتنا پاگل سمجھ رکھا ہے تو نے مجھے میں ایک شادی شدہ آدمی ہوں۔

تین بچوں کا باپ ہوں اسے اپنے ساتھ رکھ کر کے اپنا گھر تباہ کر لوں میں۔۔۔؟

ایسا ممکن نہیں ہے مجھے نہیں چاہیے تیری اولاد اسے تو اپنے پاس ہی رکھ میرا اس سے کوئی لینا دینا نہیں ہے اور آج کے بعد کوٹھے کے لوگوں کو میرے پیچھے مت بھیجنا

وہ سختی سے کہتا دروازے کی طرف جانے لگا جب اسے پیچھے سے آواز سنی تھی۔

ٹھیک ہے جاؤ مجھے کوئی اعتراض نہیں صبح پولیس سٹیشن آجانا میں کورٹ میں ثابت کروں گی کہ یہ بچہ تمہارا ہے وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی اس بار خلیل کھٹکا تھا

تو مجھے دھمکی دے رہی ہے وہ ایک بار پھر سے اس کے پاس آیا۔

میں دھمکی نہیں دینا چاہتی تھی لیکن تم نے مجھے مجبور کیا اب ایسا ہی ہو گا میں تمہیں کورٹ میں گھسیٹوں گی اور بھولو مت میرے پاس نکاح نامہ اب بھی موجود ہے

میں سب پر ثابت کروں گی کہ کس طرح سے تم نے مجھے ورغلا کر یہاں تک پہنچایا اور میرے ساتھ حیوانوں جیسا سلوک کر کے مجھے طلاق دی۔آنکھوں سے آنسو صاف کرتی وہ اسے دیکھ کر بولی

میری بات سن تو اپنے بیٹے کو یہی رکھ اپنے پاس میں تجھے اس کا خرچہ دوں گا اس کی پڑھائی اس کا رہن سہن کھانا پینا ہر چیز کا خرچہ میں اٹھاؤں گا۔

جس مقام پر تم نے مجھے پہنچایا ہے نہ خلیل وہاں پر ایک بچے کا خرچہ اٹھانا میرے لئے مشکل نہیں میں اپنے بیٹے کو شہزادوں کی طرح پال سکتی ہوں مجھے میرے بیٹے کے لیے ایک نام چاہیے ایک جائز نام وہ چلاتے ہوئے بولی۔ خلیل خاموشی سے کھڑا اسے سن رہا تھا

oooooo

اے مر گئی ہے کیا دروازہ کھول وہ بے حد و غصے سے بولا

جی جی کھول رہی ہوں۔۔ وہ اپنا بے ڈول وجود سنبھالتی بھاگتے ہوئے دروازے تک آئی

مر گئی تھی کیا کب سے دروازہ کھٹکھٹا رہا ہوں وہ بے حد غصے سے کہتا گھر میں داخل ہوا جب کہ اس کے ساتھ ایک چھوٹا سا بچہ دیکھو حیران تھی۔

یہ بچہ کون ہے خلیل۔۔۔؟ وہ پوچھنے لگی

تیرا اس سے کوئی مطلب نہیں ہے یہ بس اس کے گھر میں رہے گا شوکت کی دوکان پر بات کر کے آیا ہوں وہاں کام کرے گا اپنا پیٹ خود ہی پالے گا۔ میرا اس سے کوئی واسطہ نہیں وہ غصے سے کہتا کمرے میں جانے لگا

لیکن یہ ہے کون خلیل اور اتنا چھوٹا سا بچہ کام کیسے کرے گا یہ تو بالکل چھوٹا سا ہے بلکہ میرے چھوٹے سے بھی چھوٹا ہے وہ پریشانی سے کہنے لگی۔

بہت فکر ہو رہی ہے تجھے اس کی تجھے بھی اس کے ساتھ ہی لگا دوں گا کسی دوکان پر بک بک بند کر اور کھانا لے کر آ دماغ خراب کر رکھا ہے۔ وہ اسے سخت نگاہوں سے گھورتے ہوئے بولا جبکہ کچھ فاصلے پر کھڑا وہ معصوم بچہ جیسے دنیا جہان کے ہر احساس سے عاری تھا۔

چھ مہینے کے بعد وہ اسے یہاں لے آیا تھا۔اس کی ماں نے کہا تھا وہ اسے اپنا نام دے گا وہ اس کی اولاد ہے۔اس کی ماں نے اس سے کہا تھا اس کی زندگی میں جو کچھ برا ہوا ہے وہ ہر بات بھول جائے اگر اسے یاد رکھنا ہے تو صرف اتنا ہے کہ یہ آدمی اس کا باپ ہے۔

وہ اسے یہاں لے کر آیا تھا۔جہاں پر اس کی ایک عدد بیوی رہتی تھی۔اور وہ بیوی بھی دنیا کے سامنے کچھ بھی نہیں تھی

وہ جانتا تھا یقیناً یہ لڑکی اس پر ترس کھا رہی ہو گی لیکن اتفاق یہ تھا کہ اسے بھی اس لڑکی پر ترس ہی آ رہا تھا اس کی زندگی بھی تو ایسی کے جیسی تھی۔

چھ مہینے اس کی ماں نے کس طرح سے اس شخص کے ترلے کیے تھے دھمکیاں دی تھیں اور آج یہ شخص اسے اپنے ساتھ لانے پر تیار ہو گیا تھا

جب اس کی ماں ہی نہیں رہی تھی یہ تو کوٹھے والوں کی دھمکیاں تھیں کہ وہ اسے زلیل خوار کر دیں گے ۔ورنہ تو اسے کوئی لینا دینا ہی نہیں تھا اس کی ماں زندہ رہے یا مر جائے

جن کے آگے مجبور ہو کر وہ اسے اس کوٹھے سے اس گھر میں لے آیا تھا۔اور وہ اسی اپنے اصل گھر میں نہیں لے کر آیا تھا بلکہ وہاں لے کر آیا تھا جہاں پر اس نے تقریبا دس مہینے پہلے خفیہ طور پر ایک معصوم لڑکی سے نکاح کر لیا تھا

اس کا ارادہ اس لڑکی کو بھی کسی کوٹھے پر بیچنے کا ہی تھا لیکن اس کی معصومیت کے آگے بے بس ہو کر اس نے اس سے نکاح کر لیا اور اب دنیا سے چھپ کر وہ اسے ایک الگ گھر میں رکھے ہوئے تھا جہاں اس کا ایک چھوٹا بھائی میں رہتا تھا۔

اس کی اصل بیوی اس نکاح کے بارے میں کچھ نہیں جانتی تھی لیکن دنیا کے سامنے وہی اس کی بیوی تھی جس میں اس کی تین اولادیں تھی۔

دنیا کے سامنے وہی اس کی فیملی تھی سب کے سامنے وہ ایک بہت نیک انسان تھا لیکن کوئی نہیں جانتا تھا اس شخص کی حقیقت کیا ہے۔

ooooo

یہ لوگ کھانا کھالو۔

وہ چھوٹے سے کچن سے باہر نکلتے ہوئے ہاتھ میں کھانے کی پلیٹ لیے اس کے پاس آئی تھی

مجھے نہیں کھانا۔وہ نفرت سے منہ پھیر گیا

سحری کھانے سے کیا دشمنی ہے کھانا کھاؤ گے تو ہم تم ملے گی نہ دیکھو تمہارا دکھ بہت برا ہم ان کو کھو کر آگے بڑھ نہ بہت مشکل ہو جاتا ہے لیکن میں تمہارے لیے دعا کر سکتی ہوں۔

تمہاری امی تمہیں اس حال میں دیکھ کر اگلے جہان میں پر سکون نہیں ہوں گی ایک نوالہ بناتے ہیں اس کے موقع پر تقریب میں جاتے ہوئے کہنے لگی

ہاں جانتا ہوں میں اسے نہ دنیا میں سکون ملا ہے اور نہ ہی آگے سکون ملے گا۔کچھ لوگوں کے نصیب میں سکون نہیں لکھا ہوتا اور میری ماں ان میں سے ایک تھی وہ اس کا ہاتھ جھٹکتے ہوئے بولا

تم ان کے لیے دعا کیا کرو اللہ نے چاہا تو تمہاری زندگی بھی سنبھل جائے گی ابھی تم بہت چھوٹے ہو میں نے خلیل سے بات کی ہے کہ تمہیں کام پر نہ بھیجیں میں تمہیں سکول میں۔۔۔۔۔۔

تم کیوں میرے لئے مار کھا رہی ہو۔۔۔؟ میں جیسے ہوں بالکل ٹھیک ہوں چلا جاؤں گا کام پر شوکت کی دوکان پر اتنا بھی کام نہیں ہے میں میرے لئے ذلیل ہونے کی ضرورت نہیں ہے

اس ظالم کے ہاتھوں مار کھا کر بھی تمہیں سکون نہیں ملتا کہ بار بار اس کے ترلے کرنے بیٹھ جاتی ہو وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے بولا۔

وہ کام بہت مشکل ہے تم نہیں کر سکتے۔ میں نے چھوٹو سے بات کی ہے اس نے کہا ہے کہ وہ تمہارے لئے کام ڈھونڈ لے گا۔ وہ بھی تو صبح کے وقت پہلے سکول جاتا ہے تم بھی اس کے ساتھ پہلے سکول جانا اور پھر بعد میں کام پر وہ ایک امید سے بولی

مجھے یقین ہے ایک دن تم اس شخص کے ہاتھوں ضائع ہو جاؤ گی اتنی مار کھانے کے بعد بھی تم وہی ساری حرکتیں کرتی ہو جس سے وہ تمہیں روکتا ہے۔

اور تمہارا لاڈلا آج کل کوئی پلاننگ کر رہا ہے۔ کچھ لڑکوں کے ساتھ مل کر نا کوئی گیم کھیل رہا ہے میں تمہیں بتا رہا ہوں وہ دکان والا صدیق بھی شامل ہے اس کے ساتھ

اور جن کے گھر میں قرآن پر میں جاتا ہے ان کا بیٹا بھی شامل ہے پھر مت کہنا کہ میں نے بتایا نہیں۔ وہ جیسے کسی بہت بڑے راز سے پردہ اٹھا رہا تھا۔

اچھا تم چھوڑو ان سب باتوں کو میں پوچھ لوں گی چھوٹے سے تم کھانا تو کھاؤ اپنے لیے نہ سہی میرے لیے دیکھو تمہاری چھوٹی بہن بھی کہہ رہی ہے

اور تم سے بہت زیادہ ناراض بھی ہو رہی ہے۔ مجھ سے بھی ناراض ہو رہی تھی کہ میرے بھائی کو کھانا کیوں نہیں دیا۔

اب میں نے تو اسے بہت سمجھایا کہ اس کا بھائی کھانا کھاتے ہی نہیں ہے پھر رونے کرنے لگی کہ کہ میرے بھیا کے لیے کھانا بناؤ اور پھر بہت روئی

پھر جا کر میں نے مجبور ہو کر تمہارے لیے کھانا بنایا اور یہاں لے کر آئی وہ بے حد محبت سے کہہ رہی تھی

جب کہ وہ حیرانگی سے سن رہا تھا

وہ تم سے بات کیسے کرتی ہے اور تم اسے روتے ہوئے دیکھنے کیسے ہو وہ اس کے پیٹ کی جانب دیکھتا پوچھنے لگا

تو اپنی ہنسی چھپا کر وہ سیریز انداز میں اسے دیکھتی گویا ہوئی ؟

ارے بدھو میں اس کی ممی ہوں میرے سامنے ہی تو روتی ہے ہنستے ہے کھیلتی ہے باتیں کرتی ہے اور تم سے بہت پیار کرتی ہے۔ وہ کھانے کا نوالہ بنا کر اس کے منہ میں ڈال کر بولی تو اسے لگا جیسے وہ مسکرایا ہو۔

یہاں پر آ کر وہ بے بس ہو جاتا تھا وہ کسی سے بولتا نہیں تھا ہنستا کھیلتا نہیں تھا خاموشی سے ایک جگہ بیٹھ رہتا تھا لیکن اس آنے والے موجود کے لیے ایک بے چینی اس نے نوٹ کی تھی۔

اس بچے کے دنیا میں آنے کا انتظار صرف اس کے بھائی کو نہیں بلکہ اس کو بھی تھا جو شاید دنیا میں کسی سے بھی محبت نہیں کرتا تھا لیکن اسے یقین تھا اس کی بیٹی کو اپنے بھائی کی محبت ضرور ملے گی

OOOO

وہ تیزی سے بھاگتا ہوا بحریہ جہاز کے اڈے پر جا پہنچا

چھوٹو نے دور سے ہی اسے آتے دیکھ لیا تھا اس کے ساتھ 3 لوگ اور بھی تھے جو جہاز میں چھپ کر بیٹھے ہوئے تھے

یہ لڑکا یہاں کیا کر رہا ہے ان کے ساتھ موجو آدمی نے پوچھا

پتہ نہیں شاید وہ بھی ہمارے ساتھ آنا چاہیے کیا بھی اسے اپنے ساتھ لے آؤں چھوٹو نے پوچھا

ہاں جاؤ اور جلدی کرو کوئی غلطی مت کرنا بس جہاز نکلنے ہی والا ہے اگر تم لیٹ ہو گئے تو ہم تمہارے لئے کچھ نہیں کر پائیں گے یاد رکھنا وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولا تو وہ ہاں میں سر ہلاتے ہوئے اس کی جانب آیا۔

تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔۔۔! جب میں نے تم سے پوچھا تھا تو تم نے انکار کر دیا تھا

خلیل مر گیا۔۔ چھوٹو خلیل مر گیا۔۔ چلو واپس چلو وہ بہت بیمار ہے بہت زیادہ رو رہی تھی اس ظالم عورت نے اس کے منہ میں کپڑا ڈال دیا تھا کہ اس کے رونے کی آواز سے اس کی نیند خراب نہ ہو جائے چلو چھوٹو اس کی زندگی برباد ہو جائے گی وہ ظالم عورت سے مار ڈالے گی۔

اگر ہم واپس چلیں گے بھی تو بھی کوئی فائدہ نہیں ہو گا وہ عورت ہمیں کبھی بھی اسے نہیں دے گی وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولا۔

ہم رات کو جائیں گے چھوٹو ہم اسے چوری کر لیں گے پھر ہم دونوں مل کر اسے پالیں گے ہم دونوں کام کریں گے اسے پڑھائیں گے لکھائیں گے تمہاری بہن کی خواہش پوری کریں گے وہ ایک امید سے اس کے ہاتھ سختی سے اپنے ہاتھوں میں تھامے ہوئے بول رہا تھا

ایسا ممکن نہیں ہے ہمارے پاس خود کچھ کھانے کے لئے نہیں ہے ہم اسے کیا کھلائیں گے یہاں پر کام ممکن نہیں ہے 18 سال سے کم لڑکے کام نہیں کر سکتے ہمیں جیل میں ڈال دیا جائے گا

اور پھر اس کے ساتھ کیا ہو گا ذرا سوچو وہاں اس گھر کی چار دیواری کے بیچ وہ محفوظ ہے کم از کم اس کے پاس چھت تو ہے۔ ہم جب وہاں جا کر پیسے کما لیں گے تب ہم واپس آئیں گے اسے لینے کے لیے تم آؤ میرے ساتھ جہاز میں بہت جگہ ہے ہم یہاں سے بھاگ چلتے ہیں۔

نہیں میں تمہارے ساتھ نہیں آؤں گا چھوٹو میں نے تمہاری بہن سے وعدہ کیا تھا کہ میں اس کی بیٹی کا خیال رکھوں گا۔

اور درکشم اپنا وعدہ نہیں توڑے گا۔ مگر تم بھی مت بھولنا کے اس لڑکی کے ساتھ تمہارا رشتہ کیا ہے۔ میں اس کے لئے کچھ نہیں کر سکتا لیکن تمہاری طرح اسے چھوڑ کر کبھی بھاگوں گا بھی نہیں

وہ اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے چھڑاتے ہوئے بولا جب اسے پیچھے سے آواز آئی

جلدی کرو خضر جہاز بس نکلنے ہی والا ہے نیلی آنکھوں والے لڑکے نے اسے بتایا۔

اس کا خیال رکھنا اس نے ایک نظر سے دیکھ کر کہا تو اس نے نفرت سے سر جھٹکا۔

وہ جس راستے سے آیا اسی راستے سے بھاگتے ہوئے واپس چلا گیا۔ جبکہ اس لڑکے کے دل میں نفرت کا ایک اور پودا لگا گیا

اسے یقین تھا خلیل کے مر جانے کی جبر سن کر نہیں جائے گا کیا وہ نہیں جائے گا کیا وہ جانتا تھا اس کی سوتیلی ماں اس معصوم کے ساتھ کیسا سلوک کرتی ہے

چھوٹو تو چلا گیا تھا لیکن اس نے فیصلہ کر لیا تھا وہ نہیں جائے گا چاہے کچھ بھی ہو جائے وہ اس کے پاس نہیں جا سکتا تھا اس سے بات نہیں کر سکتا تھا لیکن دور سے اسے دیکھ تو سکتا تھا

oooo

کیا یہ پاؤڈر تمہارا ہے۔۔۔؟انسپکٹر اسے دیکھتے ہوئے سوال کر رہا تھا

جی جناب میرا ہے اس نے فوراً جواب دیا

دیکھو بیٹا اگر تم کسی کی باتوں میں آکر یہ جرم قبول کر رہے ہو تو میں تمہیں بتا دوں کہ تمہیں جیل ہو سکتی ہے

جیل میں روٹی ملتی ہے۔۔انسپکٹر کی بات کاٹتے ہوئے بولا

جیل میں مار بھی پڑتی ہے انسپکٹر نے اسے گھورتے ہوئے بتایا۔

مگر روٹی ملتی ہے۔۔۔؟اس نے پھر سے پوچھا

کیا یہ جرم تم نے کیا ہے۔ کیا وہاں یہ ڈرگز لے کر تم گئے تھے انسپیکٹر اس کی بات نظرانداز کرتے ہوئے پوچھنے لگا

اگر جیل میں روٹی ملتی ہے تو ہاں میں ہی گیا تھا اور یہ پاوڈر میرا ہے ریلیکس ہو کر بولا جناب آپ اس کے ساتھ وقت کیوں برباد کر رہے ہیں کہ لڑکا قبول کر رہا ہے کہ یہ پاؤڈر اسی کا ہے اور یہ خانزادہ کے لئے کام کرتا تھا۔

آپ اسے اندر ڈالے اس کی ہڈیوں کا سورما تو نہیں بنتا ہوں اس کے آفیسر نے غصے سے کہا کہ جب کہ اس کی بات پر لڑکے کے چہرے پر پر سرار سے مسکراہٹ آگئی۔

دیکھو لڑکے سمجھنے کی کوشش کرو یہ انسپیکٹر تمہیں بہت مارے گا بہتر ہے کہ تم سچ بول دو وہ اسے سمجھاتے ہوئے اسے انسپکٹر سے ڈرا کر بولا

آپ نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا انسپکٹر صاحب کیا جیل میں روٹی ملتی ہے۔۔۔؟ وہ اب بھی اسی انداز میں پوچھ رہا تھا

ہاں بیٹا روٹی بھی ملتی ہے۔اور تیرے جیسے لڑکوں کو سبق بھی دوسرا انسپکٹر اسے بالوں سے کھینچتا ہوں اپنے ساتھ لے گیا جبکہ دوسرے انسپیکٹر نے خاموشی سے نفی میں سر ہلاتے ہوئے اپنا ڈنڈا ٹیبل سے اٹھایا اور باہر نکل گیا

وہ جانتا تھا اب اس لڑکے کے ساتھ کیا ہو گا وہ اسے ایک سیدھے راستے پر لانے کی کوشش کر رہا تھا لیکن شاید اس لڑکے نے سیدھے راستے پر آنا ہی نہیں تھا

دیکھو لڑکے آج سے تم جیل سے آزاد ہو رہے ہو یہ تمہاری میٹرک کی ڈگری ہے اور یہاں سے سیدھے تم اس جگہ پر جانا یہ آدمی تمہیں نوکری دے گا۔اگر چاہو تو اپنی پڑھائی بھی ساتھ ساتھ کرنا یہاں کام ہے تو مشکل لیکن پیٹ پالنے کے لیے تمہیں آسانی ہو گی

یہ کچھ پیسے ہیں جو جیل میں کام کرتے ہوئے تم نے کمائے ہیں۔اپنا خیال رکھنا اور آئندہ ایسا کوئی کام مت کرنا کہ تمہیں جیل کی ہوا کھانی پڑی

انسپکٹر اسے دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا آج ساڑھے چار سال بعد وہ جیل سے باہر نکل رہا تھا۔آج بہت سالوں کے بعد اسے باہر نکالا جا رہا تھا۔یہ دونوں وہی آفیسر ز تھے جن سے وہ ساڑھے طپچار سال پہلے ملا تھا

مجھے لگتا ہے تو بار بار آئے گا۔آفیسر نے اسے دیکھتے ہوئے کہا

باہر روٹی نہ ملی تو آوں گا اس نے آنکھ دبا کر آفیسر کو تپانا اپنا فرض سمجھا اور وہاں سے نکلا

یہ لڑکا بہت کام ہے اس پر نظر رکھو یہ کام آسکتا ہے ہمارے

مگر سر یہ پندرہ سال کا لڑکا ہمارے لیے کیا کر سکتا ہے۔جونئیر آفیسر نے پوچھا

تم نظر رکھو اس پر بس وہ اسے دیکھتے ہوئے بولے۔

جی جناب۔۔۔

ooooo

اسے یاد تھا جب ساڑھے چار سال پہلے اسے یہ کہہ کر کام سے نکال دیا گیا تھا کہ چھوٹے بچوں کو کام نہیں دیں گے وہ سڑک پر بھوکا بیٹھا ہوا تھا تین دن سے اس نے کچھ نہیں کھایا تھا

جب ایک بھکاری نے اس کی جیب میں ایک سفید پاوڈر کی تھیلی ڈالی۔اور کہا کہ اگر تمہیں بھوک لگی ہے تو پولیس کے سامنے کہنا کہ یہ تھیلی تمہاری ہے جیسے تم کسی کو دینے جا رہے تھے

گیارہ سالہ اس بچے کے پاس کھانے کو کچھ نہیں تھا تین دن سے وہ بھوکا پیاسا سڑک کے کنارے بیٹھا تھا اب برداشت کی انتہا ہو چکی تھی آج تو پیٹ کی خاطر وہ قتل کرنے کو بھی تیار تھا

اسے کھانے کے لئے ایک امید نظر آئی جیل میں روٹی ملے گی اس سوچ کے ساتھ اس نے اپنے ساڑھے چار سال برباد کر لیے۔

وہ بھکاری کون تھا کون نہیں وہ نہیں جانتا تھا بس وہ اس کے لئے اس کی بھوک مٹانے کا ذریعہ بن کر آیا تھا۔

جیل میں پہلے دن سے لے کر ایک مہینے تک اسے دن رات مارا پیٹا گیا اس کو کچھ پتہ ہوتا تو شاید وہ مار کھانے کے بعد بتا ہی دیتا لیکن وہ کچھ جانتا ہی نہیں تھا

اسے بس اتنا پتہ تھا مار پیٹ کے بعد اسے روٹی ملے گی اور پھر اسے روٹی مل گئی تھی جیل کے انسپکٹر کو جیسے یقین تھا کہ وہ بالکل بے گناہ ہے اس نے بہت مدد کی اس کی پڑھائی میں

اس کی پرورش میں اس کے ساتھ وہاں جیل میں اور بھی بہت سارے بچے تھے دوپہر میں ہلکا پھلکا کام کرنے کے بعد آج ساڑھے چار سال بعد اسے اچھی رقم مل گئی تھی

اور ساتھ میں اس کے پاس ڈگری بھی تھی وہ میٹرک پاس تھا۔

انسپکٹر نے اسے جس جگہ کا ایڈریس دیا تھا وہ نوکری کے لیے اسی جگہ جانے والا تھا لیکن اس سے پہلے اسے کسی اور سے ملنا تھا

وہ اس ایڈریس پر جانے کی بجائے کہیں اور چلا گیا تھا

OOOO

وہ چھوٹی سی بچی چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی گھر کی جانب جا رہی تھی

باجی مجھ سے آپ کا بیگ نہیں اٹھایا جا رہا ہے وہ بیگ کو زمین پر گھسیٹتے ہوئے آگے بھر رہی تھی جبکہ چند قدم کے فاصلے پر ایک اور لڑکی اپنے ہاتھ میں کھانے کی کوئی چیز پکڑے آگے جا رہی تھی

اس کی بات سن کر وہ اس کے پاس آئی اور بنا آگے پیچھے دیکھے اس کے منہ پر رکھ کر ایک تھپڑ رسید کیا۔

بہت زبان چلنے لگی ہے تیری آج امی کو بتاؤں گی کہ تو نے مجھے گالی دی پھر دیکھنا امی تیرا کیا حال کرے گیں

دس گیارہ سال لڑکی بے حد غصے سے اس پر چلائی

لیکن باجی میں نے تو گالی نہیں تھی

وہ معصومیت سے بولی

اچھا لیکن تیری بات کون مانے گا مار تو تجھے پکا پڑے گی امی کے پائپ سے اگر بچنا چاہتی ہے تو میرا بیگ سیدھا جا کر کمرے میں رکھنا۔اور ٹیچر نے جو میری شکایت لگائی تھی امی کو ہرگز نہیں بتانا ورنہ دیکھنا تیرا کیا ہو گا۔

اس کے کہنے کی دیر تھی کہ بچی نے ہاں میں سر ہلایا جب کہ دوسری لڑکی بھاگتے ہوئے گلی سے نکل کر سڑک پار کرتی گھر کے دروازے سے اندر داخل ہو گئی اس چھوٹی سی لڑکی کیلئے اس بڑے بیگ کو اٹھا کر آگے بھرنا بے حد مشکل تھا۔

درک کو اس لڑکی پر ترس آیا وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا اس کے پاس آیا اور اس بیگ کو اٹھا کر اس کا ہاتھ تھامتا ہوا سڑک پار کر کے بیگ دروازے کے باہر رکھی۔

اُس نے مسکرا کر اسے دیکھا تھا۔شاید وہ اس کی شکر گزار تھی جب کہ وہ آہستہ سے اس کے گال کو چھوتا اگلی گلی میں غائب ہو گیا۔لیکن پیچھے سسکتی آتی روح کی رونے کی آواز نے جیسے اسے انگاروں پر گھسیٹا تھا

وہ عورت اس کی ننھی سی روحی کو مار رہی تھی۔وہ واپس جانا چاہتا تھا لیکن وہ اس عورت سے کیا کہتا کہ کون ہے وہ۔روح کے ساتھ تو کوئی رشتہ ہی نہ تھا اور جس کا رشتہ تھا وہ تو سات سمندر پار جا چکا تھا

آج اسے چھوٹو سے ایک بار پھر سے نفرت ہونے لگی تھی اس نے کہا تھا کہ ان کے پاس چھت نہیں ہے وہ اسے کیا کھلائیں گے۔۔۔؟

کہاں رکھیں گے۔۔۔؟

لیکن آج اس نے اس چھت کو بھی دیکھ لیا تھا جس کے نیچے وہ رہتی تھی

اس سے تو بہتر تھا کہ وہ اس معصوم کو کھلے آسمان کے نیچے سلا لیتا۔ وہ محافظ تھا وہ اس کی حفاظت کر سکتا تھا اس نے چھوٹو پر یقین کر کے غلطی کی تھی۔

اگر وہ اس کی بات ماننے کے بجائے سچ میں اس کے گھر آ کر اسے چوری کر کے اپنے ساتھ لے جاتا تو آج وہ اس برے حال میں کبھی بھی نہ ہوتی اس کے جسم پر موجود یونیفارم نہ جانے کتنے سال پرانی تھی جو اسے بے حد کھلی اور ڈھیلی تھی جگہ جگہ سے پھٹی ہوئی تھی جو بستا اس کے پاس موجود تھا وہ بے حد خستہ حالت میں تھا پھٹے پرانے بوٹ پہنے ہوئے تھے۔ اگر وہ اس کے پاس ہوتی تو وہ مزدوری کر کے اسے کسی اچھے سے سکول میں داخل کرواتا۔

تم نے بہت غلط کیا چھوٹو تم اعتبار کے قابل نہیں ہو تم نے جھوٹ بولا تھا مجھ سے کہ تم واپس آؤ گے اسے اپنے ساتھ لے جاؤ گے

تم جھوٹے نکلے۔ وہ دوسری گلی میں تھا۔ اسے بار بار اس کی معصوم سی مسکراہٹ یاد آ رہی تھی جو اس کے کام میں آسانی کے بعد اس کے لبوں پر آئی تھی

اس نے سوچ لیا تھا وہ کوئی اچھا سا کام کرے گا اور پھر ہمیشہ کے لیے اسے اپنے پاس لے آئے گا انسپکٹر نے اسے جس جگہ کا ایڈریس دیا تھا وہ اس جانے کے بارے میں سوچ رہا تھا۔

لیکن اسے واپس آنا تھا روحِ ِ نور کے لیے اپنی روحی کے لیے

oooo

ہاں دیکھو یہ بوریاں اٹھانی ہیں تم نے سارے دن میں تم نے پچاس بوریاں اٹھانی ہیں اور میں تمہیں اس حساب سے ایک دن کا سو روپے دوں گا۔

گودام کے اندر ہی سونے کی جگہ ہے بستر اور کمبل اپنا لے آنا ان لوگوں کے ساتھ سونا ہے اور اپنے کھانے پینے کا انتظام تم اپنے پیسوں سے کرو گے۔ گودام کا مالک اسے دیکھتے ہوئے بتانے لگا گودام بہت بڑا تھا اور یہاں کام کرنے والے لوگ بھی بے شمار تھے

لیکن مالک حد درجہ کنجوس۔۔وہ جو سو روپے اسے دہاڑی کے طور پر دینے والا تھا اس سے تو کھانے پینے کے خرچ پورے کرنا مشکل تھا

اور یہ جگہ بھی عجیب گندی سی تھی وہ یہاں روح نور کو نہیں رکھ سکتا تھا عجیب قسم کے نشائی لوگ رہتے تھے۔ وہ روحِ نور کو ایک مجھ سے مصیبت سے نکال کر دوسری مصیبت میں نہیں ڈال سکتا تھا۔

لیکن اسے سمجھ نہیں آرہا تھا بس سو روپے کا کیا کرے گا۔ سو روپے کے ساتھ اس کا گزارہ تقریباناممکن تھا ۔اور روح نور کا خرچہ سو روپے میں نہیں اٹھا سکتا تھا انسپکٹر نے اسے جو پیسے دیے تھے وہ تو سردی سے بچنے کے لیے کیبل اور بستر آنا تھا

اس نے سوچ لیا تھا وہ اس کام کے علاوہ کوئی اور کام بھی کرے گا وہ ساتھ ہی کوئی اچھا سا اور کام ڈھونڈ لے گا جس سے اس کا گزارا ہو جائے اور وہ اپنی بہن کو اپنے پاس رکھ سکے۔

oooo

سارا دن گدھوں کی طرح کام کرواتا ہے اور دیتا گیا ہے یہ ایک سرخ نوٹ اس سے کہاں گزارا ہوتا ہے کہاں گھر چلتا ہے۔

میں یہ نوکری چھوڑ کر کہیں اور جا رہا ہوں کیونکہ اس سو روپے سے تو میرے بچے کا دودھ مشکل سے آتا ہے آگے جا کر میرے لئے اور بھی بڑا مسئلہ بن جائے گا اس کے ساتھ ہکام کرنے والے دوسرے آدمی نے کافی اونچی آواز میں جیسے اعلان کیا تھا

یہ حقیقت تھی کہ ان کا مالک گدے کی طرح سارا دن ان سے کام کرواتا تھا اور بدلے میں صرف ایک نوٹ پکڑا دیتا تھا اور اب تو دوپہر کا کھانا مشکل سے آتا تھا

اسے یہاں کام کرتے ہوئے دو مہینے گزر چکے تھے اس نے ایک چھٹی بھی نہیں کی تھی مشکل سے اس کے پاس تیرہ سو روپے جمع ہوئے تھے۔ دن رات ایمانداری سے کام کرنے کے باوجود بھی اپنی بہن کو اپنے پاس نہیں لا پایا تھا

دو تین دن اس نے ایکسٹرا کام کیا تھا جس پر اس کے مالک نے خوش ہو کر اسے ایک پھوٹی کوڑی بھی نہیں دی تھی ہاں لیکن اگلے دن کم کام کرنے پر اسے اچھی خاصی پھینٹی لگائی تھی۔

اس نے سوچ لیا تھا اب وہ کچھ اور کرے گا لیکن وہ کیا کرے اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا۔ اسے روح نور کو اپنے پاس لانا تھا لیکن اس کے پاس کوئی راستہ نہیں تھا

ooooo

سن میرا ایک کام کر یہ پارسل تو سکول کے اندر پہنچانے میں مدد کر میں اس کے بدلے میں تجھے پیسے دوں گا۔

روح نور کو اپنے پاس لانے کے لیے وہ اپنے دوپہر کے کھانے کے لیے کسی چنے کی ریڑی سے چنے لے کر کھانے آیا تھا

جب ایک آدمی نے چنے والے کو سرگوشی نما آواز میں کہا

ابے اوئے دماغ خراب ہو گیا ہے تیرا مجھے سکول کے اندر نہیں جانے دیتے ریڑی والے نے بہت کم آواز میں جواب دیا۔

اب سمجھنے کی کوشش کر بول رہا ہوں نہ جتنے پیسے مانگے گا اتنے دوں گا یہ دس ہزار ایڈوانس رکھ لیں وہ نوٹوں کی گڈی نکالتے ہوئے کہنے لگا

نہیں میں نے نہیں جانا چل ہٹ نکل یہاں سے ضرور تو کوئی پنگے والا کام کرنے والا ہے ریڑی والا اسے دھکا دیتے ہوئے بولا تو وہ غصے سے گھورتا آگے بڑھ گیا۔جب کہ درک کچھ سوچتے ہوئے اس لڑکے کے پیچھے دوسری کی گلی میں آگیا

ooooo

میرا پیچھا کر رہا ہے تو۔۔۔؟ وہ اسے ہر طرف گلی میں ڈھونڈ رہا تھا جب اسے پیچھے سے آواز آئی اس نے مڑ کر دیکھا کہ یہ وہی لڑکا تھا۔

نہیں میں تو جا رہا تھا۔وہ بنا گھبرائے آگے جانے لگا جبکہ وہ لڑکا آہستہ آہستہ اس کے ساتھ ہی چلنے لگا۔

جھوٹ مت بول تو میرا پیچھا کر رہا ہے تجھے پیسوں کی ضرورت ہے نہ میرا کام کر دے دس ہزار لے کام کے بعد اور پیسے بھی دے دوں گا۔وہ نوٹوں کی گڈی نکالتا اس کے سامنے کرتے ہوئے بولا

کام کیا ہے۔۔۔!درک نے پوچھا۔

یہ پارسل سکول کے اندر لے کر جانا ہے اس نے ایک شاپر اس کے سامنے کیا

پاگل سمجھا ہوا ہے کیا اس میں سفید پاوڈر ہو گا اسے پہلا تجربہ یاد آگیا

نہیں اس میں ایسا کچھ نہیں ہے اس میں پٹخا نہیں بم ہے لڑکا پارسل اس کے حوالے کر چکا تھا پارسل کافی بڑا تھا اس میں کوئی بہت بھاری لوہے کی چیز تھی

تو اسے سکول کے اندر لے کر جا۔ پانی کے کولر کے پاس ایک لڑکا کھڑا ہو گا یہ تو اس کے حوالے کرنا ہے بس کام ختم وہ پارسل اس کے حوالے کرتا ہوا وہاں سے نکل گیا جب کہ درک ہاتھ میں موجود رقم کو دیکھ رہا تھا جو اس کے لیے بہت ساری آسانیاں لا سکتی تھی۔

اسے ایک منٹ سے بھی کم وقت لگا تھا فیصلہ کرنے میں کام ہو جانے کے بعد وہ اسے اور پیسے دیتا جس کے بعد وہ روح نور کو اپنے پاس لا سکتا تھا اسے ایک محفوظ چھت دے سکتا تھا اسے ہمیشہ اپنے پاس رکھ سکتا تھا۔

oooo

لڑکے کے کہنے کے مطابق اس نے پارسل چھپایا اور سکول کے اندر داخل ہو گیا۔

کولر کے پاس ایک لڑکا کھڑا تھا اس نے پارسل اس کے حوالے کیا۔ لیکن اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ اس پارسل میں کیا ہے جھٹکا تو اسے تب لگا جب اس لڑکے نے اس کے دیئے ہوئے پارسل میں سے ایک پستول نکالی اور سامنے موجود کمرے میں بیٹھے پرنسپل پر گولی چلا دی۔

اور اگلے ہی لمحے وہ پستول ایک بار پھر سے اس کے ہاتھ میں دیتا وہ وہاں سے بھاگتے ہوئے نکل گیا یہ سب کچھ اتنے اچانک ہوا تھا کہ اسے کچھ بھی سمجھ نہ آیا۔

ooooo

تیرہ سال بعد۔

ooooo

دیکھو پریزے تم بیمار ہو۔ اور تمہارا علاج پاکستان میں ہر گز نہیں ہے۔ تمہیں علاج کے لیے باہر کے کسی ملک میں جانا ہو گا۔ اور وہاں علاج کے لیے جو رقم لگتی ہے اسے روپے نہیں ڈالر یا پونڈز کہتے ہیں۔ اب تم بتاؤ ایک یتیم لڑکی کے لیے کون اتنی بڑی رقم دے گا

اوراب توتم 18 سال کی ہوچکی ہو یہ یتیم خانہ اب مزید تمہارے ذمہ داری نہیں اٹھاسکتا۔ سر نے بھی جواب دے دیاہے ان کا کہنا ہے کہ جو لڑکیاں 18 سال کی ہو چکی ہیں اب سے اپنی ذمہ داری کو خود اٹھائیں گی اور یہی اصول یہاں عرصے سے رہاہے۔

اٹھارہ سال کی ہر لڑکی کو یہاں سے بھیج دیا جاتاہے وہ اپنی اگے کے ذمہ داری خود اٹھاتی ہے لیکن تم تین مہینے اوپر ہونے کے باوجود بھی یہاں سے نہیں جارہی

اب تم ہی بتاؤ یہ یتیم خانہ بھی تمہاری ذمہ داری کب تک اٹھائے۔ تمہاری بیماری کو دیکھتے ہوئے سب تم پر ترس دکھاتے ہیں لیکن تمہاری بیماری کا علاج یہاں پر نہیں ہے اور تمہیں یہ بات سمجھنی پڑے گی

میں کہاں جاؤں پھر صبا میرا کون ہے اس دنیا میں۔۔۔؟

جانتی ہوں میرا علاج نہیں ہے پاکستان میں لیکن اللہ نے مجھے امیر لوگوں والی بیماری لگادی ہے تو میں کیا کروں۔

کیااللہ جی بندہ کی اوقات دیکھ کر بیماری لگایا کریں۔ میرے پاس تو اتنے پیسے بھی نہیں ہیں کہ وہ سامنے ریڑی سے گول گپے کھاسکوں۔اور آپ نے مجھے دے دی ہے اتنی بڑی بیماری اس کا نام یاد کرتے ہوئے میں بندے کو سال گزر جائے۔

وہ بے زاری سے منہ بناتی چھت کی دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر لیٹ گئی۔

اسے اپنی زندگی سے بہت گلے تھے جب سے پیدا ہوئی تھی اپنے آپ کو اس یتیم خانے میں ہی پایا تھا۔

ماں باپ کون تھے کون نہیں وہ نہیں جانتی تھی پتہ نہیں کسی کی ناجائز اولاد تھی یا پھر جائز ماں باپ زندہ تھے یا مر چکے تھے۔

اسے یہاں چھوڑ کر کون گیا۔اس کا اصل نام کیا تھا بس اتنا ہی پتہ تھا کہ وہ کسی کو کچرے کے ڈھیر سے ملی تھی کسی نے ترس کھا کر اسے اس یتیم خانے میں چھوڑ دیا ایک سال پہلے اس سے پتہ چلا کہ اسے ایک بیماری ہے جس میں اس کے جسم کا سارا خون ختم ہو جاتا ہے۔اور بس اتنی ہی کہانی تھی اس کی زندگی کی۔

علاج کے پیسے نہیں تھے اس کے پاس لوگ بہت امداد دیتے تھے لیکن وہ اس یتیم خانے میں موجود اکیلی لڑکی نہیں تھی جو امداد میں آئی ساری رقم اس کی ذات پر خرچ کی جاتی

اور بہت سارے معصوم لوگوں کی امید تھی۔جس پر اس کا کوئی حق نہیں تھا یہ یتیم خانہ پچھلے اٹھارہ سال سے اسے پال رہا تھا اور بس اب وقت ختم ہو چکا تھا۔

اسے اپنی زندگی سے محبت تھی وہ جینا چاہتی تھی دنیا دیکھنا چاہتی تھی لیکن اسے اس کی بیماری کچھ بھی کرنے کی اجازت نہیں دیتی تھی

اس کے جسم میں موجود خون کی شدت کمی اس کی ہڈیاں تک نچوڑ لیتا تھا۔وہ پیدل دس منٹ بھی سفر نہیں کر سکتی تھی۔

کھڑے کھڑے گر کر بے ہوش ہو جانا۔بیٹھے بیٹھے کانپنا شروع کر دینا۔اس کی بیماری نے اس سے کھل کر سانس لینے کی اجازت بھی چھین لی تھی۔

لیکن وہ اپنی بیماری سے لڑنا چاہتی تھی۔لیکن وہ یہ بھی جانتی تھی کہ اگر وہ کہیں پر بھی اکیلی گئی تو ایک دن بھی زندہ نہیں رہ پائے گی۔اسے ہر وقت اپنی سہیلی صبا کی ضرورت تھی۔

لیکن وہ یہ بھی سمجھ سکتی تھی کہ صبا کی بھی ایک زندگی ہے وہ یتیم خانہ چھوڑ چکی تھی۔آج کل وہ ایک چھوٹے سے اسکول میں جاب کر رہی تھی۔

اوراب ایک ہوسٹل میں رہتی تھی۔اس کے سکول میں موجود ایک ٹیچر اس سے شادی میں دلچسپی دکھارہا تھا ۔اس کی سہیلی کی زندگی آسان ہونے جارہی تھی اور وہ اپنی وجہ سے اس کی زندگی میں کسی قسم کی کوئی مشکل نہیں لاناچاہتی تھی

یہی وجہ تھی کہ آج کل وہ اپنی صحت سے لڑتے ہوئے مختلف جابز کے انٹرویو کے لیے جارہی تھی۔جو اس کے لئے بے حد مشکل تھے

لیکن اس نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ اپنی بیماری سے ہارے گی نہیں بلکہ لڑے گی اور جیتے گی وہ اپنی زندگی بھرپور طریقے سے جیناچاہتی تھی۔

ڈاکٹر کا کہنا تھا کہ اس کے اندر موجود جینے کی خواہش ہی اسے اٹھ کر چلنے میں مدد دیتی ہے۔ورنہ اس کی بیماری تو اس کی آخری سانس بھی چھین دیناچاہتی ہے

اس کی زندگی آسان ہوسکتی تھی اگر اس کا علاج ممکن ہو جاتا۔لیکن کون اسے باہر ملک لے کر جاتا اور کون اس پر اپنے ڈالر لگاتا۔اپنی قسمت پر پہلے اسے ترس آتا تھا لیکن اب اسے ہنسی آتی تھی۔

oooo

وہ تھوڑی سی ہی چلی تھی کہ اس کی ہمت جواب دے گئی انٹرویو میں کیا بننے والا تھا اسے نہیں پتا تھا بس اپنی ہمت کے مطابق وہ جواب دے آئی تھی۔

اور اس وقت بس اسٹینڈ پر بیٹھی بس کے آنے کا انتظار کر رہی تھی کڑکتی دھوپ نے گرمی میں اس کی حالت خراب کرر کھی تھی۔

وہ جیسے تیسے کر کے بس سٹینڈ پر پہنچی اور وہاں موجود ڈیکس پر بیٹھ گئی اتنی زیادہ دھوپ میں تو شاید ہی کوئی بس کا سفر کرتا ہو گا یا یہاں بیٹھ کر بس کا انتظار کرتا ہو گا۔

اسے احساس بھی نہ ہوا کہ کب اسی ڈیکس پر بیٹھے بیٹھے اس کی آنکھیں بند ہو گئی

اور وہ ہوش و حواس کی دنیا سے بیگانہ ہو گئی

میں آپ کو پہلے بھی بتا چکا ہوں اسے کسی دوسرے ملک بھیج کر اس کا علاج کروائیں اگر آپ لوگ اس کا علاج نہیں کروا سکتے تو بار بار اسے یہاں اس ہسپتال میں مت لائیں

میں آپ کو صاف الفاظ میں بتا چکا ہوں اس بیماری کا علاج پورے پاکستان میں نہیں ہے تو بلا اس ہسپتال میں کہاں سے آئے گا جو امداد پر چلتا ہے۔

یہاں کی تو آئی بھی دو نمبر ہوتی ہیں اور آپ ہر تیسرے دن اس لڑکی کو یہاں اٹھا کر ہم ڈاکٹرز کو شرمندہ کرتے ہیں۔

اس لڑکی کا علاج پاکستان میں ممکن نہیں ہے اگر آپ لوگ اس کی جان بچانا چاہتے ہیں تو آپ لوگ تھوڑی ہمت کریں اور امداد اکٹھی کریں

اور میں آپ کو ایک اور بات بتادوں۔اس لڑکی کی کنڈیشن دن بہ دن خراب ہوتی جارہی ہے۔انسانی جسم کسی دوسرے کے رگوں میں بہنے والے خون کو بھی ایک حد تک برداشت کرتا ہے۔

اب اس لڑکی کے سسٹم سیلز بھی آہستہ آہستہ کام کرنا چھوڑ کر رہے ہیں اس کا جسم کسی دوسرے انسان کے خون کو قبول نہیں کر رہا۔اور اب او نیگیٹو خون دستیاب بھی نہیں ہے یہاں۔اور کوئی خون اسے لگ بھی نہیں سکتا

اس طرح سے یہ لڑکی جلد ہی اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے گی۔یہ علاج اس کے لیے مزید خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔جس طرح سے میں ہر دفعہ اس کا خون بدلتا ہوں۔یہ آگے جا کر اس کے لیے نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے

اگر آپ لوگ اس کی جان بچانا چاہتے ہیں تو آپ کو اسے یہاں سے بھیجنا ہوگا کیونکہ میں اس بیماری کو سمجھنے سے قاصر ہوں اس لڑکی کی جان بچانے کے لیے آپ کو یہ بڑا قدم اٹھانا ہوگا ورنہ اگر اس کی یہی حالت رہی تو یہ چھ ماہ تک بھی زندہ نہیں رہ پائے گی

ڈاکٹر نے انہیں تفصیل سے بتایا خان چاچا بہت پریشان ہو گئے تھے۔ان کے یتیم خانے میں کسی کو اس طرح کی کوئی بیماری نہیں تھی

انہیں یاد تھا 18 سال پہلے کوئی اس معصوم سے بچی کو کچرے کے ڈھیر میں پھینک گیا تھا۔اور وہ اسے اٹھا کر لے آئے تھے اسے یہاں رکھ کر پالا یہاں اس کے ساتھ اور بھی بہت سارے بچے تھے۔

ان کی بیوی بانجھ تھی شادی کئی کئی سال گزر جانے کے بعد بھی جب انہیں کوئی اولاد نہ ہوئی تو خاندان والوں نے انہیں طعنے دینا شروع کر دیا

کہ ان کے گھر کوئی اولاد نہیں کوئی نہیں ہے جو ان کو ماں کہہ کر پکارے وہ ان سب باتوں کو برداشت کر کے شوہر کے سامنے روتی

خان صاحب نے ان سب لوگوں کے طعنوں سے تنگ آ کر اللہ کی رضا کے لیے ان بچوں کو پالنا شروع کیا جن کے پاس ماں باپ کہنے کے لئے والدین نہیں تھے

یہ چھوٹا سا سفر انہوں نے اکیلے شروع کیا تھا لیکن آہستہ آہستہ لوگ ان کے نیک کام کو دیکھتے ہوئے ان کی امداد کرنے لگے جو ان کیلئے کافی فائدہ مند ثابت ہوئی تھی آج ان کے یتیم خانے میں تیرہ بچیاں اور دو بچے رہتے تھے

وہ یہ کام پچھلے 45 سال سے کر رہے تھے اس سفر میں چند سال پہلے ان کی عزیز و جان بیوی ان کا ساتھ چھوڑ کر چلی گئی اب تو ان کی سانس بھی آہستہ آہستہ ساتھ چھوڑ رہی تھی

انہوں نے اپنے یتیم خانے کے کچھ اصول بنائے تھے جیسے 18 سال کے ہوتے ہی یہ بچے اپنی ذمہ داری خود اٹھائیں گے

تاکہ انہیں احساس ہو۔ کہ انسان کا سوائے اپنے اور دوسرا کوئی نہیں ہوتا۔

انہوں نے ان بچوں کو بہت محنت سے پالا تھا لیکن 45 سال کے اس لمبے سفر میں کسی کو یہ بیماری نہ ہوئی تھی جو پریزے کو تھی۔انہیں سمجھ نہیں آرہا تھا وہ پریزے کا علاج کس طرح سے کرائیں۔

علاج دوسرے ملک میں ممکن تھا تو اس حساب سے اس کے علاج میں بہت زیادہ رقم خرچ ہونی تھی ان کے پاس اتنے بھی پیسے نہیں تھے

یہ تو اللہ کا احسان تھا اور ان کے چھوٹے بچوں کی دعائیں جو انہیں کھانے پینے کے لئے راشن مل جاتا تھا وہ پریزے کا علاج کہاں سے کرواتے۔

پرپزے کی بیماری دیکھتے ہوئے اس کے اٹھارہ سال کے ہو جانے کے تین ماہ بعد بھی وہی ان کے پاس ہی رہ رہی تھی۔

وہ اس کی بیماری کو لے کر بہت پریشان تھے انہیں سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ ایسا کیا کریں کہ ان کی بچی ٹھیک ہو جائے

ооооо

یہ منظر مصر کے بہت مشہور کسینو کا تھا۔

سامنے اسٹیج پر بڑی تعداد میں خوبصورت حسینہ آدھ برہنہ ہو کر اپنے کام میں مگن تھی

وہ یہاں موجود تمام مردوں کی نظریں خود پر مرکوز کیے ہوئے تھیں۔یہ ان کا روز کا کام تھا۔یہاں پر ہر روز بہت بڑی تعداد میں مرد حضرات کا میلہ لگتا تھا۔

یہ کسینو جو شراب اور ایسی حسیناؤں کے حسن کی وجہ سے بہت مشہور تھا۔ یہاں آئے دن حسین سے حسین لڑکی لائی جاتی جوان مردوں کا دل بہلا کر بڑی رقم وصول کرتی

اس وقت اس کسینو میں ٹوٹل بیس ٹیبل لگے ہوئے تھے وہ دائیں طرف سے آٹھ نمبر والی ٹیبل پر وہ بیٹھا اپنے ہاتھ میں کارڈز لیے گہری سوچ میں مصروف تھا۔

أنا مشغول بالتفكير، ليس من السهل علي الفوز، ضع أوراقك أمامي، أعلم أنك خسرت أمامي۔۔۔

)کس سوچ میں مصروف ہو مجھ سے جیتنا آسان نہیں۔ اپنے کارڈز سامنے کر دو میں جانتا ہوں تم مجھ سے ہار چکے ہو(

سامنے بیٹھا مصری تکبر سے اسے دیکھتے ہوئے بولا اس کے چہرے پر ایک مسکراہٹ تھی جیت کا نشہ اس کی آنکھوں سے چھلک رہا تھا۔ درک نے نگاہ اٹھا کر اس کی طرف دیکھا اور کارڈز ٹیبل پر پھینک دیئے

ليس من الضروري في كل مرة يكون تفكيرك صحيحًا، هذه المرة لم تخسر، لم تخسر، لم يكن الأمر صعبًا، ثم لم أفعل، لقد هزمتك كبريائك.

)ضروری نہیں کہ ہر بار تمہاری سوچ ٹھیک ہو اس بار میں نہیں تم ہار گئے ہو تمہیں ہرانا اتنا بھی مشکل نہیں تھا خیر تمہیں میں نے نہیں تمہارے غرور نے ہرایا ہے۔(

تم نے بے ایمانی کی ہے وہ اپنی زبان میں یقین سے بولا

ثابت کرو۔۔۔ وہ رقم بیگ میں ڈالتے ہوئے ایک نظر اس کی طرف دیکھتے ہوئے اسی کی زبان میں بولا

تم ایسے نہیں جا سکتے یہ میری رقم ہے یہ سارے پیسے میرے ہیں تم نے بے ایمانی کی ہے۔ وہ چلایا

بے ایمانی میں نہیں تم کر رہے تھے۔ میں کبھی کسی کے ساتھ بے ایمانی نہیں کرتا اور جو میرے ساتھ بے ایمانی کرنے کی کوشش کرتا ہے اس کے ساتھ اسی کے طریقے سے کھیلتا ہوں۔

ایک تاش کے پتوں میں پانچ بادشاہ نہیں ہو سکتے اگر چار بادشاہ تمہارے ہاتھ میں تھے تو بتاؤ یہ تین میرے پاس کیسے آئے۔ تم نے مجھے دھوکے بازی سے چار بادشاہ دکھائے تو میں نے تمہیں اپنی ہوشیاری سے چار یکے دکھادیئے

اس کھیل میں بے ایمانی تم نے کی ہے اور میرے پاس اس کا ثبوت بھی ہے تمہارے پیچھے جو لڑکی بیٹھی ہے۔اس کے پاس تمہاری بے ایمانی کی پوری ویڈیو موجود ہے جو اس کیسینو کے مالک کے پاس جائے گی تو وہ تمہیں گولی مارنے میں ایک سیکنڈ نہیں لگائے گا۔

اب فیصلہ تم نے کرنا ہے کسینو کے مالک کے ہاتھوں مرنا چاہتے ہو کہ یا خاموشی سے یہ رقم میرے حوالے کرتے ہو۔۔۔؟

لے جاؤ سارے پیسے لے جاؤ مگر یہ ویڈیو لیک نہیں ہونی چاہیے۔سامنے بیٹھا مصری اپنے ماتھے سے پسینہ صاف کرتے ہوئے بولا۔اگر یہ ویڈیو اس کسینو کے مالک کے ہاتھوں چڑھ جاتی یقیناً ایسے جلتے ہوئے انگاروں میں پھینک دیتا۔

ڈارلنگ تم ہم پر بھروسہ کر سکتے ہو۔پیچھے بیٹھی لڑکی ایک اداسے چلتی اس کے پاس آئی اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولی

ooooo

اور کچھ ہی دیر میں وہ لوگ اس کسینو سے باہر نکل آئے تھے

۔

مجھے یقین نہیں آرہا وہ مصری اتنا بے وقوف تھا ایک بار ویڈیو دکھانے کو ہی بول دیتا تو اسے پتہ چل جاتا کہ ہمارے پاس کوئی ویڈیو نہیں ہے خوشی ہنستے ہوئے بولی

بے وقوف آدمی عرصہ دراز سے اس کسینو کے چکر کاٹ رہا ہے اور اسے یہ بھی نہیں پتہ کہ کسینو میں نہ صرف موبائل استعمال کرنا منع ہے بلکہ موبائل اپنے پاس رکھنا بھی منع ہے۔

اس کی بیوقوفی نے ہمیں اچھا خاصا فائدہ کروادیا وہ نوٹوں سے بھرا ہوا بیگ اٹھائے خوشی سے بولی۔

درک جان بوجھ کر ایسے لوگوں کو ٹارگٹ کرتا تھا جن کو بیوقوف بنانا آسان ہوتا تھا مصر کے سارے کسینو ہی بہت زیادہ خطرناک تھے تقریبا ان سب کا تعلق مافیا گیگز سے تھا

لیکن ان کسینوز میں ایک بار اگر جوئے کی لت لگ جائے تو پھر چھوٹ نہیں سکتی تھی لوگ اپنی جان خطرے میں ڈال کر یہاں تک آتے۔

ہر وقت جان جانے کا خطرہ سر پر سوار رہتا لیکن پھر بھی جوئے کی لت انہیں یہاں تک لے آتی۔اس کسینو کا مالک ایک مصری شخص تھا جو اس وقت اس کیسنو کے اندر سو سے زیادہ لوگوں کو جان سے مار چکا تھا ہر کوئی اس سے خوف کھاتا تھا۔

اس کا ایک اصول تھا وہ بے ایمانی برداشت نہیں کر سکتا تھا۔وہ خود بے ایمانی کرتا تھا نہ کسی کو کرنے دیتا تھا اس کے کسینو میں بے ایمانی کرنے کی اجازت کسی کو نہیں تھی اور اگر کوئی بے ایمانی کرتے پکڑا جاتا تو وہ اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھتا۔

ٹھیک ہے اس کے تین حصے بناؤ اور میرا حصہ میرے حوالے کر درک لبوں میں سگریٹ دبائیں آگے آگے چل رہا تھا جب کہ خوشی اور راکیش اس کے پیچھے پیچھے آرہے تھے

ہاں تاکہ تم پھر سے یہ سارے پیسے کسی یتیم خانے یا کسی ہسپتال میں دے دو مجھے سمجھ میں نہیں آتا تمھیں اپنی ساری محنت برباد کرتے اتنا سکون کیوں ملتا ہے۔

راکیش اس کی عادت سے تنگ تھا وہ جو بھی کام کرتے اس کے تین حصے بنائے جاتے وہ اپنے پاس بس اتنی ہی رقم رکھتا تھا جتنی استعمال کرتا تھا باقی وہ کسی یتیم خانے یا کسی ہسپتال میں دے دیتا تھا۔

اسے دولت اکٹھا کرنے کی ضرورت نہیں تھی کچھ سال پہلے اس نے بہت سارا پیسہ جمع کیا تھا وہ اپنی بہن کو اپنے پاس بلا لینا چاہتا تھا۔

لیکن جیل اور اس کا رشتہ تو جیسے بچپن کا تھا انسپکٹر طاہر جیل کو اس کا اصل گھر کہتا تھا۔ بچپن سے لے کر اب تک اس نے آدھی زندگی جیل میں گزارے تھی اور اب حالات ایسے تھے کہ سال میں چھ مہینے اس کے جیل میں ہی کٹتے تھے۔

13 سال پہلے اس پر پرنسپل کے قتل کا الزام لگا تو اس پر یقین کرنے والا صرف انسپکٹر طارق تھا اور ایسے جانوروں کی طرح مارنے والا انسپکٹر طاہر ان دونوں کے ساتھ اس کا گہرا رشتہ تھا

جلد ہی ثابت ہو گیا تھا کہ قتل اس نے نہیں کیا جس کے بعد اسے چھوڑ دیا گیا لیکن وہ ایک بار پھر سے اسلحہ خریدنے اور فروخت کرنے کے جرم میں گرفتار کر لیا گیا۔

جلد ہی وہ ایک بار پھر سے بے گناہ ثابت ہو گیا۔ پولیس کی لسٹ میں جیسے اس کا نام لکھ دیا گیا تھا وہ جہاں جاتا ہے طاہر اور طارق اس کے پیچھے پیچھے آ کر اسے گرفتار کر لیتے۔

اور پھر طارق اور طاہر نے اسے اپنے مشن کیلئے استعمال کرنا شروع کر دیا وہ سے جان بوجھ کر ایسی جگہوں پر بھیجتے جہاں کئی لوگوں کے ساتھ مل کر وہ ان کی انفرمیشن طارق اور طاہر تک پہنچاتا انفرامشن کے بعد وہ بہت سارے لوگوں کو اس کے ساتھ ہی گرفتار کر لیتے

تاکہ وہ کسی کی نظروں میں نہ آئے۔دنیا کے سامنے وہ ایک آوارہ لوفر انسان تھا۔لیکن طارق اور طاہر کے لئے اس کو ایک سپاہی تھا۔لیکن اب وہ اس کام سے تنگ تھا چھ ماہ سے اس نے طاہر اور طارق سے رابطہ ختم کر دیا تھا لیکن وہ جانتا تھا وہ دو مرتے دم تک اس کا پیچھا نہیں چھوڑیں گے

تین سال پہلے وہ ایک بہت بڑے کیس میں پھنس گیا تھا اس نے سب کچھ بہت اچھے سے ہینڈل کیا تھا اسے تین سال کے لئے دوسرے ملک روانہ کر دیا گیا اس نے دوسرے ملک میں بھی جا کر اپنا کام جاری رکھا اس کی زندگی کا ایک ہی مقصد تھا بہت سارے پیسے اکٹھے کرنا

تاکہ وہ اپنی بہن کو اپنے پاس رکھ سکے لیکن جب بہت سارے پیسے جمع کر چکا تب اسے ایک دن پتہ چلا کہ اس کی بہن کی شادی ہو چکی ہے۔

تنظیم نے اس کی بہن کی شادی کسی شیخ سے کروا کر اسے دبئی بھیج دیا۔وہ دبئی گیا تھا۔اس نے ساری معلومات نکالی تھی۔اس نے دیکھا تھا اس کی بہن اب کوئی چھوٹی بچی نہیں تھی اپنی زندگی میں آگے بھر چکی تھی۔

اس نے ملنے کی کوشش کی تھی لیکن خضر اس کے راستے میں آ گیا اس نے کہا کہ وہ تمہیں جانتی تک نہیں ہے کیوں ایک نہ معلوم کردار کو اس کی زندگی میں لانا چاہتے ہو اپنی زندگی جیو وہ اپنی زندگی میں خوش ہے اسے رہنے دو۔

خضر نے کہا تھا کہ وہ کچھ بھی نہیں جانتی یہاں تک کہ اپنے باپ کی حقیقت سے بھی ناواقف ہے وہ نہیں جانتی اس کا باپ کتنا گھٹیا اور گرا ہوا انسان تھا

سب سے پہلے اس نے درک کے ماں کی زندگی برباد کی۔اور پھر اس رات اس نے پھر نور کو جانوروں کی طرح پیٹا۔روح کو جنم دیتے ہوئے وہ زندگی کی بازی ہار گئی لیکن مرتے ہوئے اس سے وعدہ لے گئی کہ وہ اس کا ساتھ کبھی نہیں چھوڑے گا

اس نے اس کا ساتھ نہیں چھوڑا تھا بس اس کی زندگی سے دور آ گیا تھا۔ وہ خوش تھی اپنی زندگی میں خوشی سے جی رہی تھی اس کی زندگی میں کسی درک کی کوئی جگہ نہیں تھی اس کے سامنے اس کردار کی کوئی اہمیت نہیں تھی۔

وہ کبھی اس کے سامنے نہیں آیا لیکن وہ اس سے بے خبر بھی نہیں تھا۔ وہ کبھی بھی اس کے پاس نہیں آنا چاہتا تھا۔

وہ الگ تھا اپنی زندگی جی رہا تھا۔ جسے جینا تو نہیں کہا جا سکتا تھا ہاں شاید اپنی زندگی کے دن پورے کر رہا تھا ۔بے زار تنہا

وہ اپنے آپ کو تو دنیا میں ایک فالتو کردار ہی کہتا تھا۔ اسے کسی سے کوئی مطلب نہ تھا وہ کسی سے محبت نہیں کرتا تھا۔ محبت کا جذبہ اس کے دل میں کبھی کسی کے لیے جگا ہی نہیں تھا احساس کا رشتہ تھا روح کے ساتھ۔

وہ جانتا تھا وہ محبت کے قابل نہیں ہے جس کا باپ اسے اپنا نام نہ دے سکا وہ بلا محبت کے قابل کہاں تھا وہ ایک طوائف کا بیٹا تھا قیوم خلیل کی ناجائز اولاد تھا۔ جس نے مرتے دم تک اسے اپنا نام نہیں دیا تھا۔ مگر پھر بھی نور اسے اس کے پورے نام سے بلاتی تھی۔

وہ اسے درکشم قیوم خلیل کہہ کر پکارتی تھی۔ اس کی زندگی میں اگر کوئی اچھا انسان آیا تھا تو وہ نور تھی۔ جس سے شاید اس کا دل کا رشتہ تھا جس سے شاید وہ محبت کرتا تھا لیکن یہ بھی حقیقت تھی کہ وہ جس سے بھی محبت کرتا تھا وہ اس سے دور ہو جاتا تھا۔ اب تو اس نے محبت کرنا ہی چھوڑ دی تھی

0000

ایسے کیسے کوئی ضرورت نہیں ہے میں جلد ہی تمہارے لیے پیسوں کا انتظام کر لوں گا بیٹا تمہاری زندگی کا سوال ہے

تمہارا اعلاج پاکستان میں ممکن نہیں ہے۔ میں نے کچھ لوگوں سے بات کی ہے اگر اللہ نے چاہا تو کوئی نہ کوئی وسئلہ بن جائے گا۔ خان چاچا نے ایک امید سے کہا۔

خان چاچا میرے لئے کیوں دھکے کھا رہے ہیں اس عمر میں اگر میرے نصیب میں زندگی ہوئی تو خود ہی مل جائے گی کوئی ضرورت نہیں ہے میرے لیے کسی کے سامنے ہاتھ جوڑنے تھی

آپ نے جو میرے لئے کیا ہے وہی بہت ہے یہی احسان نہیں چکا سکتی آپ کا کہ آپ نے ایک کچڑے کے ڈھیر سے اٹھائی ہوئی لڑکی کو اپنے گھر میں جگہ دی۔

اس نے انہیں سمجھاتے ہوئے کہا کہ وہ نہیں چاہتی تھی کہ اس کی وجہ سے وہ مزید کسی پریشانی کا سامنا کرے لیکن وہ اسے اپنی بیٹی کہتے تھے وہ اسے مرتے ہوئے نہیں دیکھ سکتے تھے

OOOOO

بیس لڑکیاں چاہیں اس اتوار تک منہ مانگی رقم ملے گی۔ اور یاد رکھنا لڑکیوں کا آگے پیچھے کوئی نہیں ہونا چاہیے بعد میں پولیس کیس ہر گز نہ بنے یہ کام بہت خوفیا طریقے سے کرنا ہے۔ اس کام میں کسی بھی قسم کی کوئی غلطی نہیں ہونی چاہیے۔ وہ شخص اردو میں فون پر کسی سے بات کر رہا تھا

اسے لگ رہا تھا کہ یہاں موجود لوگ اس کی بات کو سمجھ نہیں سکتے جبکہ ساتھ والی ٹیبل پر موجود دو لڑکے ٹیبل پر پڑے پاؤڈر کو اپنی سانس سانس میں اتار رہے تھے۔

نشہ پوری طرح سر پر سوار ہو چکا تھا لیکن اس کے باوجود بھی ساتھ والے ٹیبل پر ہونے والی گفتگو کا ایک ایک لفظ اپنے دماغ میں محفوظ کر چکے تھے۔

اس آدمی کے جاتے ہیں وہ سیدھے ہو کر بیٹھے۔

انسپکٹر کو فون کرو درک یہ تو بہت لمبا کیس ہے اگلے اتوار تک بیس لڑکیاں مطلب کے اسمگلنگ کی جانے والی ہے۔

راکیش اسے دیکھتے ہوئے بولا

تو میں کیا کروں۔۔۔۔؟ ٹھیکہ لے رکھا ہے کیا سب کا

میں کسی کو کوئی فون نہیں کرنے والا اور نہ ہی میں ان ٹکے ٹکے کے یونیفارم والوں سے کوئی بات کرنے والا ہوں۔

سالے اپنا کام ختم ہونے کے بعد ہمیں بھی اٹھا کر جیل میں ڈال دیں گے آزادی سے جی اپنی زندگی اور عیش کر اور ویسے بھی یہ لڑکیاں گھر سے بھاگی ہوئی ہیں ان کی منزل ایسے کسینوز اور کوٹھے ہی ہوتے ہیں۔

وہ اس وقت پوری طرح نشے میں تھا شاید اسی لیے اس طرح کی باتیں کر رہا تھا جبکہ راکیش بھی اس وقت پوری طرح نشے میں تھا وہ بھی اپنی آزادی سے بھرپور زندگی چھوڑ کر جیل میں نہیں جانا چاہتا تھا اسی لئے اس کیس کو یہیں پر ختم کر دیا۔

آج کل وہ لوگ تو دبئی میں تھے۔ جبکہ ان کی تیسری پارٹنر خوشی آج کل کہاں غائب ہو گئی تھی۔ وہ کہاں تھی کہاں نہیں دونوں نہیں جانتے تھے اور دونوں کوئی خاص انٹرسٹ بھی نہیں تھا۔ہاں لیکن راکیش کو کبھی کبھار اس کی یاد آجاتی تھی کیونکہ وہ اس کی سگی چھوٹی بہن تھی۔

جب کہ درک کو اس کے ہونے یا نہ ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔ لیکن خوشی کو اس سے فرق پڑتا تھا کیونکہ وہ اس سے پیار کرتی تھی وہ اس سے شادی کرنا چاہتی تھی یہاں تک کہ وہ اس کے لئے کسی بھی حد تک جاسکتی تھی لیکن درک ان سب چیزوں سے بہت دور تھا۔

جیسے خود سے محبت نہیں تھی وہ خوشی سے کیا خاک کرتا

درک میں نے تمہیں بہت مس کیا تمہیں پتا ہے وہاں میں نے تمہارے بغیر کتنا مشکل وقت گزارا ہے جب بھی تمہاری یاد آئی تو میں فون کرنے کی کوشش کی اور تم بھی ایک دفعہ بھی میرا فون نہیں اٹھایا میں تم سے بات کر رہی ہوں درک اور تمہارا دھیان پتہ نہیں کہاں ہے ایک طرف بار تو میری طرف دیکھو تو سہی۔

خوشی اسے دیکھتے ہوئے جیسے منت کر رہی تھی۔ لیکن درک اس کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھ نہیں رہا تھا۔

خوشی تین ماہ بعد اس کے ساتھ باہر آئی تھی وہ آج ہی واپس آئی تھی اور اس سے آدھا گھنٹا مانگا تھا جو وہ درک کے ساتھ گزارنا چاہتی تھی

پتا نہیں اس وقت وہ کون سے موڈ میں تھا کہ اسے آدھا گھنٹہ دے دیا۔اور اب اس کا دھیان صرف اور صرف اپنی گھڑی پر تھا اور اب اس آدھے گھنٹے کے مکمل ہونے کا بے چینی سے انتظار کر رہا تھا کیونکہ وہ یہاں بیٹھے بیٹھے بہت بیزار ہو چکا تھا۔

خوشی پتہ نہیں اس سے کون کون سی باتیں کر رہی تھی لیکن اس کے چہرے سے وہ اس بات کا اندازہ بھی لگا چکی تھی کہ اس کی فضول باتوں میں اسے بالکل بھی انٹرسٹڈ نہیں ہے۔

تم جانتے ہو یہاں آتے ہوئے میں نے کیسے دیکھا۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے آکسائیڈ ہو کر بتانے لگی

جانتا ہوں دوپہر میں تم جس مارکیٹ میں گئی ہوئی تھی وہیں پر روحی شاپنگ کر رہی تھی۔ لیکن تم اس سے مل نہیں پائی اتنی دیر میں وہ پہلی بار بولا تھا۔

تمہیں کیسے پتا۔۔ وہ حیران ہو گئی

مجھے اس کے بارے میں سب کچھ پتہ ہوتا ہے تم اپنے کام سے کام رکھو اس نے ایک بار پھر سے گھڑی کو دیکھا

ویسے اس کا بیٹا بہت پیارا ہے وہ اس سے باتیں کرتے ہوئے پتا نہیں کیا کیا کہہ رہی تھی اور تمہارا کتا بھی میرا مطلب ہے زوبی اسی کے ساتھ تھا ڈیول کو تو میں نے نہیں دیکھا لیکن یقیناً وہ بھی اس کے ساتھ رہا ہو گا وہ اسے کہیں بھی اکیلے جانے کہاں دیتا ہے۔

وہ اپنی دھن میں بولے جا رہی تھی کہ وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا وقت پورا ہو چکا تھا

وہ جانے کے لیے پلٹا لیکن کچھ سوچ کر واپس اس کی طرف آیا اور دونوں ہاتھ میز پر رکھتے ہوئے اس کی آنکھوں میں جھانکا

ایک بات کان کھول کر سن لو خوشی میرا اس سے کوئی واسطہ نہیں ہے تم اپنے دل سے یہ بات نکال دو کہ اگر تم روحی کے قریب جاؤ گی تو میں تم سے محبت کر بیٹھوں گا

ایسا کبھی ممکن نہیں ہے وہ لڑکی میرے لئے اہم ہے اس کا ہر گز یہ مطلب نہیں ہے کہ مجھے اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے تم ایک بار پھر سے اس کے قریب جاؤ گی

پہلے ہی وہ بہت نقصان اٹھا چکی ہے تم مجھے اپنی طرف راغب نہیں کر سکتی اور نہ ہی تمہارے کسی عمل سے خوش ہو کر میں تمہاری طرف ایکٹریٹ ہوں گا میری بہن سے دور رہو

اگر تمہیں یہ لگتا ہے کہ اس کے کہنے پر میں تم سے شادی کے بارے میں سوچوں گا تو ایسا ممکن نہیں ہے تم نے پہلے بھی مجھے اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے روحی کا استعمال کرنے کی کوشش کی

تب میں نے تمہیں معاف کر دیا لیکن ہر بار معاف نہیں کروں گا یاد رکھنا میرے لئے اپنی زندگی برباد کرنا بند کرو آگے بھرو میرے پاس تمہیں دینے کے لیے کچھ بھی نہیں ہے

وہ سفاکی سے کہتا پیچھے ہٹا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا ریسٹورنٹ باہر نکل گیا خوشی نے ایک لمبی سانس لی

تمہیں میرا ہونا پڑے گا درکشم قیوم خلیل کیونکہ تم میرے ہو اور جہاں تک بات ہے تمہاری بہن کی تو دوست وہ میری تب ہی بن گئی تھی جب سوئٹزرلینڈ میں اس کی مجھ سے ملاقات ہوئی تھی۔

اور جہاں تک اس کو استعمال کرنے کی بات ہے تو میری جان محبت اور جنگ میں سب جائز ہے

○○○○○

کچھ رقم آئی تو ہے۔بس تھوڑی اور رقم مل جائے تو اور کچھ نہ سہی تمہیں کم از کم دوسرے ملک بھجوانے کے پیسے اکٹھے ہو جائیں گے

پھر آہستہ آہستہ تمہارے علاج کے پیسے جمع کریں گے خان بابا حساب کرتے ہوئے بولے

خان بابا کیوں اتنے پیسے لگا رہے ہیں میرے علاج پر اس سے بہتر ہے کہ ان پیسوں سے یتیم خانے کی بلڈنگ ہی ٹھیک کروا لے ویسے بھی چھت سے پانی آتا ہے بارش میں اور بڑی ٹینکی کی اینٹیں بھی ٹوٹ گئی ہیں۔

اور تو اور دروازے کے قریب سے فرش بھی اکھڑ گیا ہے میرے۔علاج سے بہتر ہے کے گھر کا علاج کروائیں۔

وہ اپنے بیگ میں اپنا ضروری سامان رکھتے ہوئے کہنے لگی وہ آج پھر ایک جاب کے لئے انٹرویو دینے جا رہی تھی

تم سے کسی نے پوچھا نہیں نہ تو فضول کی کیوں بولے جا رہی ہو۔اللہ نے چاہا تو گھر کا علاج بھی ہو جائے گا بس ایک بار تم ٹھیک ہو جاؤ مجھے اور کچھ نہیں چاہیے

کبھی کبھی دل کرتا ہے کہ میں چلی جاؤں یہاں سے میری وجہ سے آپ کے سر پر اتنی مصیبتیں ہیں شاید میں ہی منحوس ہوں میری وجہ سے کبھی کسی کی زندگی میں سکون نہیں آتا۔

وہ تھکے ہوئے لہجے میں بولی تو خان بابا نے بہت غور سے اسے دیکھا

ہار رہی ہو کیا اپنی بیماری سے وہ پوچھنے لگے

نہیں ہار تو نہیں رہی لیکن اس دفعہ ڈاکٹر نے کہا ہے کہ میری زندہ دلی بھی میری بیماری کے اڑے نہیں آسکتی

۔

اس بار یا تو علاج کروانا ہو گا یا پھر ہار جانا ہو گا۔

میں ہارانا نہیں چاہتی ہوں بابا لیکن اب میرے چاہنے یا نہ چاہنے سے کچھ نہیں ہو سکتا۔ جارہی ہوں ایک انٹرویو کے لیے جہاں جاب کروں گی وہ جہاں یہاں سے بہت زیادہ دور ہے آنے میں دیر بھی ہو سکتی ہے اپنا خیال رکھیے گا

وہ اپنا ضروری سامان لیتے کر نکل گئی۔ جبکہ خان بابا بے حد پریشان تھے۔ ڈاکٹر کا کہنا تھا کہ وہ اب تک زندہ تھی اپنی دلیری کی وجہ سے اگر اس نے اپنی ہمت چھوڑی تھی تو کوئی طاقت اسے بچا نہیں پائے گی

یا اللہ اس معصوم لڑکی سے اس کی ہمت مت چھیننا۔ وہ جینا چاہتی ہے اسے زندگی دے

ooooo

کہاں ہو تم آج کل تو رد ک میں نے سنا ہے مصر سے دبئی پہنچ گئے ہو آج کل کہاں جوا بازی چل رہی ہے تمہاری فون کان سے لگائے وہ بے حد بے زاری سے سن رہا تھا

کس کے منہ سے سنا ہے بتائیں میں اس کی زبان کاٹ کر آتا ہوں۔ وہ کاٹ کھانے والے انداز میں بولا جس پر انسپیکٹر طاہر دل کھول کر ہنسا۔

تم جہاں بھی جاؤ کہ ہم تمہارے ساتھ ساتھ ہیں درک بیٹا تم تو ہمارے بچے ہو اتنی آسانی سے تھوڑی نہ چھوڑیں گے تمہیں آخر تم تو ہو سگی اولاد جیسے ہو ہمارے لیے اتنی مشکل سے پالا ہے تمہیں۔ وہ لہجے میں دنیا بھر کی محبت سمیٹ کر بولے

ہڈیوں کا سرمہ بنا دینے کو پالنا نہیں کہتے صاحب وہ جتاتے ہوئے بولا

ایسا نہیں کہتے بیٹا اسکول میں ماسٹر کا ڈنڈا اور گھر میں ماں کی چپل تو پڑی ہی رہتی ہے ایسے ہی تو نہیں نا بچے قابل بنتے۔ وہ جیسے اس کی حالت سے مزہ لے کر سمجھاتے ہوئے بولے۔

کام بتاؤ۔۔۔ وہ بیزار ہو کر کہنے لگا

سننے میں آیا ہے کہ دبئی کے کسینو میں سمگلنگ ہونے والی ہے عورتوں کی تم اس بارے میں کچھ جانتے ہو

میرا ایسے لوگوں سے کوئی لینا دینا نہیں ہے اور نہ ہی میں ایسی جگہوں پر جاتا ہوں۔ آج کل تو میں ایک چھوٹی سی جاب کر رہا ہوں اس نے کافی دیر سوچنے کے بعد کہا یہ حقیقت تھی کہ وہ آج کل ایک چھوٹی سی جاب کر رہا تھا لیکن ایسی جگہوں پر جاتا نہیں تھا یہ جھوٹ تھا

مار مار کر پالا ہے تمہیں بیٹا مجھ سے جھوٹ بول کر کیا حاصل ہو جائے گا

چلو میرا بچہ سچ سچ بتادو کیا تم اس بارے میں کچھ جانتے ہو وہ کسی چھوٹے بچے کی طرح بہلا رہے تھے

میں نے کہا نہ نہیں جانتا وہ ذرا سخت لہجے میں بولا

اچھا ٹھیک ہے کب تک پتا کر بتاؤ گے۔۔۔؟ وہ بات بدلنے لگے

میں آپ سے پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ میں اب آپ لوگوں کے لیے کام نہیں کروں گا آپ مجھے زبردستی ان سب چیزوں میں کیوں گھستے ہیں

میں اب یہ سب کچھ نہیں کرنا چاہتا اپنی زندگی میں آگے بڑھنا چاہتا ہوں پلیز میرا پیچھا چھوڑ دیں۔ وہ بے حد غصے سے بولا

چھوڑ دیں گے چھوڑ دیں گے ہم تمہارا پیچھا چھوڑ دیں گے درک لیکن جب سہی وقت آئے گا تب الحال یہ بتاؤ کہ انفرمیشن کب تک دو گے۔ وہ اس کی بات کا اثر لیے بنا وہ بولے

دوچار دن میں ساری انفرمیشن نکال کر دیتا ہوں لیکن اس بار میرا نام بیچ میں کہیں نہیں آنا چاہیے اور اگر آیا بھی تب بھی آپ لوگ مجھے خاموشی سے نکال دیں گے خبردار جو اس بار مجھے اندر کیا وہ مان گیا تھا یہی کافی تھا باقی ڈیل بعد میں ہونی تھی

ہاں ٹھیک ہے تم جو کہو گے وہی ہوگا تم انفرمیشن مجھے جلدی سے جلدی دینے کی کوشش کرنا وہ فون رکھتے ہوئے بولے۔

ooooo

لو جی ہو گیا کام اب بتاؤ کیا حل نکالو گے اس کا۔۔ویسے میں اس سب چیزوں میں ہرگز شامل نہیں ہونے والا میں اس سے دور ہی رہوں گا تم اکیلے ہی کرو۔راکیش نے انکار کرتے ہوئے کہا۔

تمہیں کس بے وقوف نے کہا کہ میں اس کیس میں پڑھنے والا ہوں۔وہ اسے دیکھتے ہوئے دریافت کرنے لگا

کیا مطلب ہے تمہارا کیا تم پولیس کی اس کیس میں کوئی مدد نہیں کرنے والے وہ پوچھنے لگا

اس کیس میں تو کیا اب میں کسی بھی کیس میں پولیس والوں کی کوئی مدد نہیں کرنے والا آج ہی نمبر بند ہوگا پتہ نہیں میرا ہر نمبر ان کے پاس کیسے چلا جاتا ہے

نہ تو میں ایسے کسی کیس میں ہاتھ ڈالوں گا اور نہ ہی ان پولیس والوں کو خود کو بلیک میل کرنے کا موقع دوں گا ۔بس بہت ہو گیا ہے نہیں بننا مجھے اچھا انسان وہ موبائل سے سم نکالتے ہوئے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں تقسیم کرنے لگا۔

ویسے میں کہہ رہا تھا کہ اس آخری کیس میں ہیلپ کر دو ہو سکتا ہے وہ سچ میں تمہارا پیچھا چھوڑ دے وہ اس کے ساتھ اٹھ کر باہر آتے ہوئے کہنے لگا

تم نہیں جانتے ہیں یہ پاکستانی پولیس ہے۔یہ جسم سے جان نکال سکتی ہے مگر پیچھا نہیں چھوڑے گی۔وہ یقین سے کہتا سم کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ریسٹورنٹس سے نکلتے بن میں ڈال گیا

ooooo

آپ اس نوکری کے قابل نہیں ہیں ایک تو آپ کی ایجوکیشن بہت زیادہ کم ہے اور دوسرا آپ کی حالت بھی آپ کو اس نوکری کی اجازت ہرگز نہیں دیتی

بہتر ہے کہ آپ آرام کریں اور اپنا علاج کروائیں نوکریاں ڈھونڈ کر آپ اپنی صحت میں مزید بگاڑ دیں گی وہ معذرت کرتے ہوئے اس کی فائل واپس کر چکے تھے

اس نے کچھ بھی نہیں کہا کچھ کہنے کو تھا ہی نہیں کون سا یہ الفاظ وہ پہلی بار سن رہی تھی وہ مسکرائی اور وہاں سے باہر نکل گئی

باہر آئی تو اندھیرا چھا چکا تھا سردی کی شامیں بہت جلدی ہو جاتی تھی ابھی کہنے کو شام کے چھ بجے تھے لیکن اندھیرا پوری طرح سے چھا چکا تھا

وہ تیزی سے قدم اٹھاتی آگے پیچھے کسی رکشے یا ٹیکسی کو دیکھ رہی تھی۔لیکن پھر بھی لفٹ نہ ملی

وہ پیدل ہی چل کر بس سٹاپ پہنچنے کا فیصلہ کر چکی تھی بس سٹاپ یہاں سے تھوڑے ہی فاصلے پر تھا لیکن وہ اس طرح پہلی بار آئی تھی اسی لیے عجیب سا ڈر بھی لگ رہا تھا

زندگی نے امتحان لینے کی قسم کھا رکھی تھی وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی بس اسٹاپ کی طرف بڑھنے لگی اندھیرا مزید پھیلتا چلا جا رہا تھا اور راستہ بالکل ویران تھا

اسے دو تین بار محسوس ہوا کہ کوئی اس کے پیچھے آرہا ہے لیکن جب بھی وہ پلٹ کر دیکھتی اسے کوئی بھی نظر نہیں آتا

وہ نظر انداز کرتے ہوئے آگے بھرنے لگی لیکن تھوڑا آگے مزید اندھیرے میں جاتے ہوئے اسے پھر سے ایسا ہی محسوس ہوا اس نے مڑ کر دیکھنے کی کوشش کی تھی لیکن اس سے پہلے ہی کوئی اس کے منہ پر کوئی کپڑا رکھ گیا

اس سے پہلے کہ وہ کچھ بھی سمجھ پاتی اس کی آنکھیں بند ہونے لگی

ooooo

وہ یہاں بالکل بھی نہیں آنا چاہتا تھا لیکن خوشی اسے اپنے ساتھ گھسیٹ لائی تھی۔اور اب پتہ نہیں کہاں غائب ہو گئی تھی۔

وہ خوشی کو نظر انداز کرتا ہوں اوپر کی جانب آ گیا تھا جب اس نے اپنے پیر پر حرکت محسوس ہوئی ایک چھوٹا سا کتا اس کے پیر کو چاٹنے میں مصروف تھا

وہ بے زبان جانور اسے پہچان چکا تھا اس نے آگے پیچھے ہر طرف دیکھا وہ جانتا تھا زوبی کہ یہاں ہونے کا مطلب روح کا یہاں ہونا تھا۔

روح کے ساتھ اس کی ملاقات تقریباً ڈیڑھ سال پہلے ہوئی تھی جب سوئٹزرلینڈ میں یارم کے ساتھ اس کی بائیک ریس ہوئی تھی اس کے بعد روح نے کھل کر یارم کے سامنے اس سے اپنی نفرت کا اظہار کیا تھا۔

اس کے بعد سے لے کر اب تک وہ کے بارے میں سب کچھ جانتا تھا اور وہ اس کے بارے میں کچھ بھی نہیں چھوٹو (خضر) نے اس سے کہا تھا کہ وہ اپنے باپ کے قاتل کو کبھی معاف نہیں کرے گی

اور اس سلسلے میں وہ روح سے کسی قسم کی کوئی معافی چاہتا بھی نہیں تھا۔اس نے کچھ غلط نہیں کیا تھا اس نے وہی کیا تھا جو اسے صحیح لگا

وہ اپنی سوچ میں مگن تھا جب وہ اس کتے کو پکارتے ہوئے وہ اس کی جانب آئی۔اس کی آنکھوں میں اسے دیکھ کر انجانہ پن صاف چھلکنے لگا اسے دیکھ کر اسے کوئی خوشی نہیں ہوئی تھی۔

جبکہ درک بھی اسے نظر انداز کر چکا تھا۔وہ شونو کو وہاں سے لے کر چلی گئی۔جب تھوڑی ہی دیر میں نیچے شور مچا

کوئی چھوٹا سا بچہ اوپر والے بلڈنگ سے نیچے گرنے والا تھا۔

اس کے دل میں اس بچے کے لیے کسی قسم کا کوئی جذبہ نہیں تھا وہ اس کی جان بچا کر ہیرو بننے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا تھا

وہ بچہ اس کے اتنے قریب تھا کہ ہر کوئی امید بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا جب کہ وہ ان سب کی نظروں کو نظر انداز کرتا اپنے موبائل پر مصروف تھا۔ایسے نہ سہی لیکن یارم کو اس بچے پر ترس آ گیا تھا

یارم نے بچے کو بچا لیا تھا لیکن پھر لوگ اسے کوسنے لگے۔کے اس کے اتنے قریب ہونے کے باوجود بھی اس نے بچے کو بچانے کی بالکل بھی کوئی کوشش نہیں کی۔

کوئی اسے کیا کہتا تھا اسے بالکل فرق نہیں پڑتا تھا لیکن روح کا اسے بے دل بے رحم کہنا سے اچھا نہیں لگا تھا اسی لئے تو اس نے اسے الٹا سیدھا بول دیا لیکن اسے بالکل بھی خیال نہ رہا کہ وہ بات اس کے معصوم بچے کے بارے میں کر رہا ہے روح کا ہاتھ اٹھا تھا لوگوں سے بھرے شاپنگ مال میں اس کے منہ پر تھپڑ مارا تھا۔

اس کی اس حرکت نے اسے بے حد غصہ دلایا تھا جس کا اظہار بھی اس نے کھل کر کر دیا۔اس نے کہا تھا کہ ایک دن آئے گا جب تمہیں اس بات کا پچھتاوا ہو گا۔

گھر آنے کے بعد بھی اسے روح کی اس حرکت کا بے حد غصہ تھا۔جو اس نے گھر کی ایک ایک چیز توڑ کر نکالا تھا۔

چھوٹو کا کہنا تھا کہ روح کی زندگی میں اس کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے تو پھر وہ کیوں آجاتی تھی بار بار اس کے سامنے وہ تو اس کے راستے میں آنا بھی چھوڑ چکا تھا اس سے ملنے کے لیے چھوٹی سی خواہش اس کے دل میں تھی اسے اپنے سینے سے لگا کر وہ جو اپنے دل کی ہر بات اس سے کہنا چاہتا تھا

وہ اسے اس کی ماں کی امانت دینا چاہتا تھا جو مرنے سے پہلے وہ اسے دے گئی تھی

کیوں کہ اپنی بہن کے لئے تو وہ ہر خواہش چھوڑ چکا تھا۔وہ اس سے جڑے ہوئے رشتے کو بھولا دینا چاہتا تھا تو وہ کیوں بار بار اس کے سامنے آجاتی تھی جب وہ اس سے ملنے کی کوشش کر رہا تھا تب نہیں ملی تو اب کیوں اس کا راستہ چھوڑ نہیں دیتی تھی

خضر کو لگتا تھا کہ وہ جان بوجھ کر اس کے راستے میں آتا ہے اس سے ملنے کی کوشش کرتا ہے جبکہ اب ایسا کچھ بھی نہیں تھا

اسے ایک خوشحال اور پر سکون زندگی گزارتے دیکھ وہ دور ہو گیا تھا۔لیکن قسمت اسے اس سے دور نہیں جانے دے رہی تھی۔

○○○○○

اس کی آنکھ کھلی تو اس نے اپنے آپ کو ایک عجیب سے ڈبے میں پایا لوہے کا ڈبہ مسلسل ہل رہا تھا اس کے منہ پر کپڑا باندھا گیا تھا جبکہ ہاتھ پیچھے کی جانب بندھے ہوئے تھے

وہ ایک گاڑی کا ڈبہ تھا جس میں اس کے ساتھ تقریبا 15 سے 16 لڑکیاں اور اسی جیسے حالت میں تھی وہ اغوہ ہو چکی تھی۔اسے بس اتنا ہی پتا تھا

اس نے اپنے ہاتھ پیر کھولنے کے لیے کوشش کی تھی لیکن منہ پر کپڑا ہونے کی وجہ سے اس کے سانس اٹک رہی تھی۔اسے گھٹن محسوس ہو رہی تھی اس کے منہ پر جس نے یہ کپڑا باندھا تھا یقیناً وہ اس کی بیماری کو سمجھنے سے قاصر تھا وہ تو خود اپنی بیماری کو سمجھ نہیں پاتی تھی

اس کے ہاتھ مسلسل حرکت کر رہے تھے جبکہ وہ گھٹن کا شکار ہوتی بُری طرح سے مچلنے لگی اسے اپنی سانس رکتی ہوئی محسوس ہونے لگی تھی۔اس کا جسم اکڑنے لگا تھا خوف سے اس کا پورا جسم کانپ رہا تھا۔

وہ ان رسیوں سے لڑتے لڑتے تھک گئی تھی سامنے موجود لڑکیاں بھی شاید اسی کی طرح اپنی اپنی زندگی بچانے کی کوشش میں مگن تھی

اس کی سانس رکنے لگی۔اور یہ گھٹن اب اس کی برداشت سے باہر تھی۔اسے لگا کہ اگر اسے نہ کھولا گیا تو وہ مر جائے گی۔گاڑی کو اچانک دھکا لگا تھا ایک زوردار آواز گونجی

وہ کسی بس یا پھر گاڑی میں نہیں تھی بلکہ وہ سب ٹرین میں سوار تھیں اور یہ ٹرین کہاں جا رہی تھی کوئی نہیں جانتا تھا۔

اس کا بیگ اس کے پاس موجود نہیں تھا لیکن اس کے ساتھ سامنے باقی لڑکیاں بھی اسی کی طرح خالی تھی اس کی آنکھیں بند ہونے لگی

اس کا جسم آہستہ آہستہ بے جان ہو رہا تھا اسے لگ رہا تھا جیسے وہ اپنی آخری سانسیں لے رہی ہیں اس نے آنکھیں بند کر لیں۔وہ بول نہیں پا رہی تھی اس نے خود کو اور اپنی عزت کو اپنے رب کے حوالے کر دیا

پلیز چھوڑ دو جانے دو۔۔۔وہ سب لڑکیاں مسلسل رو رہی تھی۔اپنی جان و عزت کی بھیک مانگ رہی تھی

۔لیکن سامنے نہ جانے کون پتھر دل لوگ تھے انہیں کسی کے آنسوؤں سے کوئی لینا دینا نہیں تھا۔انہیں صرف اور صرف اپنے کام سے مطلب تھا

ٹرین پتا نہیں کہاں آکر رکی تھی ۔ وہ نم بے ہوش حالت میں ان سب لڑکیوں کے ساتھ گھسٹی جا رہی تھی ۔اس کے وجود میں اتنی بھی طاقت نہیں تھی کہ وہ ان لڑکیوں کی طرح رو کر اپنی عزت کی بھیک مانگتی۔

وہ انہیں گھسیٹ کر سیڑھیوں سے اوپر لے کر جا رہے تھے اس نے بڑی مشکل سے اپنی آنکھیں کھول کر ایک بہت بڑے جہاز کو دیکھا یہ سیڑھیاں اسی جہاز کی تھی

مطلب کے علاوہ انہیں کسی دوسرے ملک لے کر جا رہے تھے ان کے جسم جیسے بالکل بے جان ہو چکا تھا نہ جانے ان لوگوں نے انہیں ایسے کون تسے انجیکشن لگائے تھے کہ وہ اپنا بچاؤ بالکل بھی نہیں کر پا رہی تھی۔

انہیں جہاز میں لا کر پھینکنے والے انداز میں بٹھا دیا گیا۔اس کے ذہن کے پردے پر بہت سارے چہرے روشن ہو رہے تھے صبا خان بابا ایک کر کے نہ جانے کتنے لوگ اس کی آنکھوں کے سامنے آئے نہ جانے وہ انہیں کبھی دیکھ بھی پائے گی یا نہیں۔

وہ شاید زندگی میں کبھی ان سے مل بھی نہیں پائے گی اسے پتا تھا اس کی زندگی صرف چند دن کی مہمان ہے اس وقت جس حالت سے وہ گزر رہی تھی وہ جان چکی تھی کہ اس کی آخری سانسیں بہت قریب ہیں۔

وہ بس اللہ سے ایک ہی دعا مانگ رہی تھی اگر اس کی زندگی میں موت لکھی ہے تو بے شک ہے اسے موت مل جائے لیکن اس کی عزت پر کوئی داغ نہ لگے۔

غریبوں اور بے سہاروں کے پاس سوائے عزت کے اور کچھ نہیں ہوتا وہ ایک بے سہارا لڑکی تھی والدین پیدا کر کے چھوڑ گئے تھے۔

اس کے پاس تو اپنی کوئی عزت بھی نہیں تھی۔ کوئی اسے ناجائز اولاد تو کوئی کچرے میں پراگند کہتا تھا لیکن خان بابا نے اسے اپنا نام دیا تھا اس کے ساتھ اب خان بابا کا نام جوڑا تھا جن کی عزت اسے اپنی جان سے زیادہ عزیز تھی۔

اگر اسے اپنی عزت کی خاطر لڑنا پڑا تو وہ اللہ سے وہ ہمت مانگ رہی تھی۔ اس سفر کی منزل کیا تھی وہ نہیں جانتی تھی بس پتا تھا تو اتنا کہ اسے جہاں بھی لے جایا جارہا ہے وہ اچھی جگہ ہرگز نہیں ہے

ooooo

خوشی کا آئے دن کوئی نہ کوئی ڈرامہ کرنا تو اب عام سی بات تھی۔ آج صبح اس نے بولا کہ اس کی برتھ ڈے ہے راکیش اور درک دونوں جانتے تھے ایسا کچھ نہیں ہے اور پھر اس کے منہ پر بھی بول کہ گئے تھے کہ وہ اس جھوٹی پارٹی میں نہیں آنے والے۔

ابھی تین ماہ پہلے ہی تو اس ہی سالگرہ تھی جیسے اسپیشل بنانے کے لیے راکیش نے بہت ساری تیاری بھی کی تھی اور اب وہ تین ماہ بعد خود ہی اپنی برتھ ڈے کی پارٹی منا رہی تھی۔

وہ آنے سے منع کر گئے تھے لیکن بار بار خوشی کے کہنے پر وہ دونوں ریسٹورنٹ آہی گئے تھے جہاں سچ مچ میں کافی ساری تیاری کی گئی تھی۔

ہیپی جھوٹا والا برتھ ڈے راکیش اسے اپنے سینے سے لگاتے ہوئے برتھ ڈے وش کرنے لگا جس پر اس نے خوشی خوشی اس واش کو قبول کر لیا تھا۔

تم بھی مجھے وش کرو وہ اپنے دونوں ہاتھ پھیلاتے ہوئے درک سے بولی لیکن اگلے ہی لمحے درک نے اس کے دونوں ہاتھ نیچے کر دیے تھے

مجھ سے فضول ڈرامے نہیں ہوتے وہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولا تو خوشی پیر پٹکتے اس کے سامنے والی سیٹ پر بیٹھ گئی۔

کسی کو خوشی دینے سے تمہارا اللہ بھی خوش ہوتا ہے۔وہ منہ لٹکا کر بولی۔

میرا اللہ کس طرح سے خوش ہوتا ہے وہ میں زیادہ بہتر طریقے سے سمجھتا ہوں تمہیں بتانے کی ضرورت نہیں وہ اسے گھور کر بولا

اگر میں اسلام قبول کرلوں تو کیا تم مجھ سے شادی کروگے اچانک سوال پر راکیش کے ساتھ ساتھ درک کو بھی جھٹکا لگا تھا۔

اب اس بات کا مطلب۔۔۔؟وہ اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا

تم نے کہا تھا نہ کہ تم نے اگر زندگی میں کبھی کسی سے شادی کی تو وہ میں نہیں ہوسکتی کیونکہ میں ہندو ہوں تو میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ اگر میں تمہارے لئے اپنا مذہب چھوڑدوں تو کیا تم مجھ سے شادی کروگے ۔۔۔۔؟وہ بہت امید سے پوچھ رہی تھی

راکیش کچھ بھی نہیں بولا کیوں کہ اپنی بہن کو وہ سمجھتا تھا وہ درک کے لئے کچھ بھی کرسکتی تھی کچھ بھی۔

اگر تم میرے لیے اپنا مذہب چھوڑ بھی دو نا تب بھی تم کبھی مسلمان نہیں بن سکتی کیونکہ مسلمان ہونے کا مطلب ہے کہ اللہ سے محبت کرنا

اگر تم میری محبت میں اپنا سب کچھ چھوڑ کر میری طرف آجاؤ گی تو وہ میری محبت ہوگئی اللہ کی محبت نہیں اسلام کا مطلب اللہ اور اس کے پیغمبر سے عشق کرنا ہے

دنیا سے محبت کرنا دنیاداری سے محبت کرنا یا کسی انسان سے محبت کرنا اسلام میں شامل نہیں ہوتا۔

میں نے زندگی میں کسی سے شادی کی تو وہ لڑکی مسلمان ہو گی اسلام سے محبت کرنے والی مطلب اللہ سے محبت کرنے والی۔

مجھے امید ہے کہ تم دوسری دفعہ مجھ سے یہ سوال نہیں کرو گی وہ کرسی سے اٹھتے ہوئے وہیں موجود کچھ لوگوں کے پاس چلا گیا۔

بھائی تمہیں لگتا ہے اسے کبھی بھی ایسی لڑکی ملے گی۔ کیا تمہیں نہیں لگتا کہ اس کے لئے میں ہی صحیح ہوں وہ ایک نظر اس کو دیکھتی ایک بار پھر سے درک کو دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی۔

وہ ہم سے الگ ہے بہنا کچھ چیزیں ممکن نہیں ہوتی۔ تم اس پتھر پر سر مار مار کے سر پھاڑ گی مگر اس پتھر پر کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولا

سر پھٹے یا جان جائے مرتے دم تک اسے نہیں چھوڑوں گی وہ ضدی انداز میں مسکرا کر بولی

اسکا کچھ نہیں ہو سکتا راکیش نے نفی میں سر ہلایا۔

سر مت ہلاو بھائی میں پیار کرتی ہوں اس سے اس کے لیے جان بھی دے سکتی ہوں مجھے بس ایک موقع چاہیے اپنی محبت کو اس پر ظاہر کرنے کا اور پتا نہیں وہ موقع کب آئے گا وہ اسے دیکھتے ہوئے نا امیدی سے بولی۔

دعا کرتا ہوں پیاری بہنا کہ جب تک تمہاری زندگی میں وہ موقع آئے اس کی زندگی میں کوئی اور لڑکی نہ آجائے۔ وہ شرارت سے بولا

جان سے مار ڈالوں گی اس لڑکی کو جس نے میری چیز پر نظر رکھی درکشم قیوم خلیل میرا ہے اسے میرے لیے بنایا گیا ہے اس کی زندگی میں کسی اور لڑکی کو آنے نہیں دوں گی اس کے انداز میں ایک جنون تھا جسے محسوس کر کے راکیش کھٹک گیا تھا

OOOOO

طارق صاحب کا فون آتے دیکھ وہ فوراً پارٹی چھوڑ کر کسی ایسی جگہ آیا تھا جہاں شور شار بانہ ہو۔

جی سر بولیں اس نے فون اٹھاتے بہت احتراماً بات شروع کی تھی۔

کیا بولوں درک۔۔۔۔۔

کیا تم نہیں جانتے کہ میں نے تمہیں کیوں فون کیا ہے۔۔۔۔

کیا تمہیں طاہر نے نہیں بتایا ان لڑکیوں کے بارے میں جن کو اغواہ کیا گیا ہے۔کیا طاہر نے تمہیں نہیں کہا تھا کہ ساری انفارمیشن دو گے تم۔۔۔؟وہ بے حد غصہ سے کہنے لگے

میں نے آپ کو بتاتا تھا نا سر کہ مجھے کچھ پتا نہیں تو آپ کو انفارمیشن کہاں سے دیتا طارق صاحب کے غصہ ہونے پر وہ نارمل لہجے میں بولا۔

انسپکٹر طاہر کے سامنے وہ کبھی کبھار اپنی بھڑاس نکال لیتا تھا مگر طارق صاحب لے سامنے وہ کبھی بد تمیزی نہیں کرتا تھا۔

آج اگر اس کے پاس کوئی ڈگری موجود تھی تو وجہ طارق صاحب تھے جنہوں نے اس کی پڑھائی میں غیر دل چسپی محسوس کر کے بھی اس کی پڑھائی ڈنڈے کے زور پر مکمل کروائی۔

جھوٹ مت بولو درک میں جانتا ہوں کے تم اس معاملے میں کچھ نہ کچھ تو جانتے ہو لیکن تم اب اس کیس میں نہیں پڑنا چاہتے دیکھو درک میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ تمہارا نام کہیں نہیں آئے گا۔

ہمیں سچ میں تمہاری مدد کی ضرورت ہے۔دبئی میں ہم کسی پر اعتبار نہیں کر سکتے۔دیکھو میں تم سے وعدہ کرتا ہوں اگر تمہارا نام کہیں پر آ بھی گیا تو میں لسٹ سے کاٹ دوں گا۔

لیکن ہماری مدد کرو اس وقت ہمیں تمہاری مدد کی اشد ضرورت ہے۔ ہم اور کسی پر اعتبار نہیں کر سکتے 21 لڑکیوں کی زندگی کا سوال ہے۔

انفارمیشن کے مطابق پاکستان سے 21 لڑکیاں اسمگلنگ کی گئی ہیں۔ جنہیں دبئی بھیجا گیا ہے اب وہ دبئی پہنچی یا نہیں ہم نہیں جانتے۔ اگر تم میری کوئی بھی مدد کر سکتے ہو تو پلیز کرو

وہ معصوم لڑکیاں جو صبح یونیورسٹی کالج اور نوکریوں پر نکلیں ہیں۔ وہ گھر نہیں پہنچے گی تو ان کے والدین پر کیا گزرے گی ایک بار سوچو تو سہی ؟ وہ اسے سمجھاتے ہوئے کہنے لگے

ٹھیک ہے مجھ سے جتنا ہو سکے میں کرنے کی کوشش کرتا ہوں لیکن یاد رکھیے گا کہ آپ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ میرا نام کہیں نہیں آئے گا۔ اس نے فون بند کرتے ہوئے ایک بار پھر سے اپنا وعدہ یاد کروایا جس پر انہوں نے حامی بھری

فون بند کرتے ہوئے اس نے راکیش کو فون کیا تھا۔

تمہیں وہ آدمی ہاتھ ہے جو اس دن کسینو میں پاکستان سے دبئی لڑکیاں لانے کی بات کر رہا تھا۔

ہاں یاد ہے مگر تم نے تو کہا تھا کہ تم نے اس کیس میں نہیں پڑنا تو آپ کیوں پوچھ رہے ہو۔۔۔؟

کیوں کہ اب مجھے اس کیس میں پڑنا ہے اس آدمی کو اٹھا لو میں پہنچتا ہوں۔

اٹھاؤں کیسے پہلے ہی کمر میں درد ہے اور کافی وزنی ہے موٹو کہیں کا۔ اس نے منہ بنایا

راکیش۔۔۔ اسپیکر سے بھاری مردانہ غصے سے بھرپور آواز گونجی

ریلیکس یار میں اسے اٹھا کر اپنی جگہ پر پہنچتا ہوں تم جلدی آؤ اس کے غصہ ہونے پر وہ لائن پر آتے ہوئے کہنے لگا

oooo

اسے ہوش آیا تو اب منظر کچھ اور تھا۔ یہ ایک بہت بڑا سا خالی کمرا تھا۔ جس میں وہ سب لڑکیاں تھی۔ جو خوف کے مارے سیمٹی بیٹھی تھی۔

ان میں سے کئی بھی ایک دوسرے سے بات نہیں کر رہی تھی۔ شاید وہ سب ہی گھبرائی ہوئی تھی۔ ان کے منہ سے کپڑا اور ہاتھوں پر سے رسیاں کھول دی گئی تھی۔ لیکن اس کے باوجود بھی وہ سب بے بس تھی۔

اس کمرے میں چھ لوگ تھے جو منہ پر ماسک پہنے ہاتھوں میں گن لیے ان کے سروں پر کھڑے تھے تاکہ وہ کسی قسم کی خوشیاری نہ کر سکیں۔

لیکن ان لڑکوں کو تو اپنا ہوش نہ تھا کیا خوشیاری کر تیں۔

وہ سب زمین پر پڑی ہوئی تھی آگے کیا ہونے والا تھا ان میں سے کوئی نہیں جانتا تھا یہ سب لوگ عربی میں بات کر رہے تھے۔

ان کی کسی بات کو وہ سمجھ نہیں پا رہی تھیں خوف اس حد تک ان پر سوار تھا کہ وہ ایک دوسرے کو صرف دیکھ رہی تھیں ایک دوسرے کو مخاطب کرنے کی ہمت نہیں تھی ان میں۔

oooo

ابے کون ہو تم لوگ اور مجھے کیوں کڈنیپ کیا ہے وہ آدمی چلاتے ہوئے پوچھنے لگا۔

کیونکہ تو ہمیں بہت پسند آگیا ہے بہت دنوں سے ہمیں کوئی پیٹنے کے لیے نہیں ملا تھا اور آج ہم دل کھول کر تجھے پیٹیں گے راکیش اسے زوردار مکا اس کے منہ پر مارتے ہوئے بولا

کیا بکواس کر رہے ہو تم لوگ۔۔ تم لوگ مجھے نہیں جانتے چھوڑ دو اسی میں تمہاری بھلائی ہے ورنہ میں تم لوگوں کے ساتھ کیا کر سکتا ہوں تم لوگوں کی سوچ بھی وہاں تک نہیں جاسکتی وہ آدمی دھمکی دیتے ہوئے بولا

ہاں تمہاری یہی دھمکیاں سننے کے لیے ہی تو تمہیں کڈنیپ کیا ہے ہم نے۔ لیکن بچے دھمکی جگہ دیکھ کر دی جاتی ہے خوشی غصے سے اس کا کان پکڑ کر بری طرح مروڑ چکی تھی۔

کیا کر رہی ہو خوشی کان مت مڑورو یار بہت درد ہوتا ہے راکیش نے اسے روکتے ہوئے کہا

ارے یار اتنا بھی درد نہیں ہوتا بچپن میں ٹیچر میرا ابھی مڑوا کرتی تھی اور تمہیں یاد ہے ایک دفع ماما نے میرا کان مڑورا تھا اف آج بھی یاد آتا ہے تو کانوں میں دوبارہ درد شروع ہو جاتا ہے اور آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں وہ اوور ایکٹنگ کرتے ہوئے کہنے لگی

تم لوگ اپنی اپنی بکواس بند کرو اگر تم لوگوں نے مجھے پیسوں کے لئے کڈنیپ کیا ہے تو بہت غلط جگہ ڈال دیا ہے بچے تم لوگ نہیں جانتے کہ تم نے کس سے پنگا لیا ہے

ابے اوئے ہمارا نام مت خراب کر اگر ہمیں پیسوں کی ضرورت ہوتی ہے نہ تو ہم کسی کیسنو جا کر ایک عدد گیم کھیل لیتے تجھ جیسے چاول کو کڈنیپ کرنے کی کیا ضرورت ہے ہمیں خوشی اسے گھورتے ہوئے بولی

چول ہوتا ہے خوشی چاول نہیں راکیش اس کی بات کی درستگی کرتے ہوئے بولا تو خوشی نے اسے گھور کر دیکھا میرا چول میرا چاول تمہیں کیا مطلب ہے جو چاہے بولو وہ اپنی غلطی درست کرنے کے بجائے اسی پر چڑھ دوڑی جبکہ سامنے بیٹھا آدمی مسلسل یہی سوچ رہا تھا کہ کن پاگلوں کے بیچ میں پھنس گیا ہے۔

دیکھو تم لوگ اپنی اپنی بکواس بند کرو مجھے چھوڑ دو میرا جانا بہت ضروری ہے دیکھو میں تم لوگوں کو منہ مانگی میں دونگا مجھے اس وقت بہت ضروری کام کے لیے جانا ہے وہ انہیں سمجھاتے ہوئے بولا جب اچانک کمرے کا دروازہ کھلا۔

درک دیکھو تم نے جیسے کہا تھا ہم اسے کڈنیپ کر لائے اب بتاؤ اس کا کیا حل نکالنا ہے

ہاں درک بتاؤ اسے کیوں اٹھوایا ہے ہم نے اس کا کیا کرنا ہے راکیش بھی پوچھنے لگا

وہ آہستہ آہستہ چلتا ہے اس کے پاس آیا اور اس کی کرسی کے دونوں ہینڈلز پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس کے طرف جھکا۔

میں تم سے ایک سوال کروں گا اگر تم نے اس کا ٹھیک سے جواب نہیں دیا تو اپنی جان کے ذمہ دار تم خود ہو گے وہ اسے اس انداز میں گھورتے ہوئے بولا کہ وہ آدمی مزید اسے نظر نہ ملا سکا

لڑکیاں کہاں ہیں۔۔؟اس نے سوال کیا خوشی اور لاش کو یہی لگ رہا تھا کہ وہ اسے جواب دینے کے بجائے الٹی سیدھی ہانکے گا

لیکن ان کی سوچ بالکل غلط ثابت ہوئی وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے نظر جھکا گیا لیکن ابھی تک خاموش تھا۔

تمہارا ایک ایک لفظ تمہاری زندگی کا فیصلہ کرے گا۔اسی لیے الفاظ کو سوچ سمجھ کر بولنا تمہارے ہر ایک غلط لفظ کا حساب تمہیں چکانا ہو گا۔اور نظر اس پر گاڑے بے حد صاف انداز میں بولا۔

اس نے کوئی دھمکی نہیں دی تھی۔اس نے اسے ڈرانے کی کوشش نہیں کی تھی اس نے سچ بولا تھا۔اگر وہ ایک بھی غلط لفظ استعمال کرتا اپنا کہ اس کرنے والا تھا

میں زیادہ کچھ نہیں جانتا بس اتنا ہی پتا ہے کہ پاکستان سے 21 لڑکیاں دبئی بھیجی گئی ہیں جن کو آج ہی اگر مصر روانہ کرنا ہے۔اس کے علاوہ بھی کچھ نہیں پتا

اور وہ لڑکیاں اس وقت کہاں ہیں۔۔اس کے خاموش ہونے پر اس نے پھر سے سوال کیا

وہ SK مارک میں ہیں وہیں سے انہیں مصر روانہ کیا جائے گا اس کے علاوہ میں اور کچھ نہیں جانتا۔وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا درک نے ہاں میں سر ہلایا

اور کمرے سے باہر نکل گیا راکیش بھی اس کے پیچھے پیچھے ہیں باہر آ گیا تھا

ooooo

ایس کے مارک کتنی خطرناک جگہ ہے تم جانتے ہو میں وہاں نہیں جانے والا مجھے میری زندگی بہت پیاری ہے
۔راکیش اس کے ساتھ چلنے پر صاف انکار کر چکا تھا۔
کیونکہ وہ جگہ بہت زیادہ خطرناک تھی وہاں پر عام لوگوں کا آنا جانا بالکل بھی ممکن نہیں تھا اس جگہ پر صرف غنڈے بدمعاش یا پھر ایسے ہی لوگ جایا کرتے تھے۔
نہیں راکیش جانا تو پڑے گا ہر حال میں ہمیں جانا ہوگا۔میں نے طارق صاحب کو وعدہ کیا ہے میں انہیں ساری انفارمیشن دوں گا
ہم اندر نہیں جائیں گے صرف باہر ہی رہیں گے اور ساری انفارمیشن انسپکٹر طارق تک پہنچائیں گے انہوں نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ میرا نام کہیں پر نہیں آئے گا
اور میں نے خود سے وعدہ کیا ہے کہ میں کہیں پر سامنے ہی نہیں آؤں گا کہ میرا نام کہیں پر آنے کے چانس ہوں۔
وہ اپنا پوائنٹ سمجھاتے ہوئے کہنے لگا جبکہ راکیش اب بھی حیرانگی سے دیکھ رہا تھا
کیا مطلب ہے تمہارا ہم اندر نہیں جائیں گے تو پھر کون جائے گا اندر کون حل نکالے گا اگر ہم نے کچھ کرنا ہی نہیں ہے تو اتنی انفارمیشن کیوں لے آئیں رہے ہیں۔
جب تک انسپیکٹر طاہر اور طارق یہاں تک پہنچیں گے تب تک تو وہ لڑکیاں آگے بھی پہنچا دیں گے وہ پریشانی سے اس کے ساتھ ساتھ آتے ہوئے پوچھنے لگا۔
ہم انفارمیشن لے رہے ہیں آگے پہنچانے کے لیے اور یہ سب کچھ وہی کرے گا جسے ہیرو بننے کا بہت شوق ہے۔اس نے رک کر راکیش کو بتایا

کیا مطلب۔۔۔

کہیں تمہارا مطلب یارم کاظمی۔۔۔۔۔؟راکیش اس کی بات کو سمجھ گیا تھادرک نے ہاں میں سر ہلاتے ہوئے اپنا موبائل نکالا۔

میسج ٹائپ کرواوراس کے نمبر پر سینڈ کردو اس نے اپنا موبائل اس کے حوالے کیا

یادرکھنا میسج اس انداز میں ٹائپ کرنا کہ اسے بالکل بھی خبر نہ ہو کہ میسج میں نے کیا ہے وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولا

توراکیش ہاں میں سر ہلاتا کسی انجان انسان کی طرح میسج ٹائپ کرنے لگا۔

میسج بھیجے ہوئے ابھی پانچ منٹ ہوئے تھے کہ میسج کا رپلائی آگیا

ایک گھنٹے کے بعد یہی میسج صارم کو کردینادرک۔اس کے میسج کا جواب پڑھتے ہوئے راکیش نے حیرانگی سے دیکھا

اسے پتہ کیسے چلا کہ تم نے میسج کیا ہے۔

تم نے ضرور کوئی غلطی کی ہو ٹائپ کرتے ہوئے اس نے موبائل چھین کر غصے سے کہا اور خود میسج دیکھنے لگا

میں کوئی غلطی نہیں کی ضرورت ہے درک لیکن شاید تم بھول رہے ہو کہ وہ یارم کاظمی ہے کوئی چھوٹا بچہ نہیں۔

اوہ شٹ اپ بہت غصے سے دھاڑا۔راکیش اس کے غصہ ہونے پر خاموش ہو گیا

یارم ان کے سامنے ہی اندر گیا تھا لیکن ان دونوں نے سامنے آنے کی غلطی نہیں کی وہ دونوں وہیں پیچھے ہی چھپے رہے

راکیش نے اپنے موبائل میں ویڈیو بنانے کی کوشش کی تو درک نے اسے منع کر دیا کیونکہ وہ اس بات کا اندازہ لگا سکتا تھا کہ یارم کو بہت کم لوگ جانتے تھے

خود کو بچانے کے لیے وہ یارم کو کسی بھی قسم کی مصیبت میں ڈالنے کا نہیں سوچ سکتا تھا۔

ابھی تھوڑا ہی وقت گزرا تھا کہ پولیس وہاں پہنچی۔ جس تیزی سے یار وہاں آیا تھا اسی تیزی سے اپنی ٹیم کو لے کر وہاں سے نکل گیا

پولیس کو کس نے خبر دی تھی درک نے اسے گھورتے ہوئے پوچھا

یارم نے ہی تو کہا تھا کہ ایک گھنٹے کے بعد پولیس کو میسج کر دینا راکیش اس کے گھورنے کی وجہ سمجھ نہیں پایا

بے وقوف آدمی تو تمہیں ایسا کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی تم نے ثابت کر دیا کہ میسج کرنے والا انسان میں ہی تھا اس کا دل کیا کہ وہ اس کی بیوقوفی پر رکھ کر دو کان کے نیچے لگا دے

تو تم نے مجھے منع بھی تو نہیں کیا تھا نہ درک۔ وہ پریشان ہوا۔

بے وقوف آدمی تم خود عقل سے کام نہیں لے سکتے میں یارم سے بات نہیں کرنا چاہتا تو اسے یہ کیوں بتاؤں گا کہ یہاں پر کیا ہو رہا ہے۔۔ وہ غصے سے بولا۔

اس کا غصہ ٹھنڈا ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا جب اسے پیچھے سے اہٹ کی آواز آئی اس نے فوراً مڑ دیکھا تھا ڈونٹ وری میں تمہیں تھینکیو بولنے نہیں آیا۔ لیکن جس کو تم بے وقوفی پر ڈانٹ رہے ہو بہتر ہے اسے ڈانٹنے کے بجائے اپنی عقل پر غور کرو۔ کیا تمہیں میں اتنا چھوٹا بچہ لگتا ہوں کہ یہ نہیں جانوں گا کہ تمہارا نمبر کونسا ہے تمہارے سارے نمبرز میری ڈائری میں محفوظ ہیں۔

اس کے اوپر اور مسکراہٹ کے ساتھ کہا

ہاں تو۔۔۔میں نے تو پھر بھی تمہارے کام میں تمہاری مدد ہی کی۔اور ہمیشہ سے تمہاری مدد کرتا ہوں تمہیں شاید یہاں کے بارے میں خبر بھی نہ ملتی۔بس ہیرو بننے کا شوق ہے تمہیں۔

اس کی مسکراہٹ اسے زہر لگ رہی تھی اسی لیے جتاتے ہوئے بولا۔م

ڈیول سی سی ٹی وی کیمرہ میں ان سب کی شکل آگئی ہے یہ ہم اتقریں گے یا پولیس کے اتارنے کے لیے رہنے دوں۔شارف نے پاس آتے ہوئے پوچھا۔

نہیں انہیں رہنے یہ درک اتارے گا اور بے شک تو اسے اپنے پاکستان والے جیلر کو بھی بیچ سکتے ہو۔وہ اس کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے آندھی چلنے کا اشارہ کر چکا تھا

درک تم نے اس سے پوچھا نہیں کہ اس نے کیمرے کب لگائے وہ تو ہمارے سامنے آیا تھا نارا کیش نے اس سے پوچھا۔

تمہیں کیا لگتا ہے میں تمہاری طرح بے وقوف ہوں وہ ان سب چیزوں کے بارے میں پہلے سے جانتا تھا ہم نے اسے خبر دے کر کوئی بہت بڑا تیر نہیں مارا ہمارے خبر دینے سے پہلے ہی وہ اس جگہ پر کیمرے لگا چکا تھا۔ اور شارف نے یہ کیمرے والی بات ہمارے سامنے اسی لیے کی ہے تاکہ میری غلط فہمی دور ہو جائے وہ کاٹ کھانے والے انداز میں بولا۔

تو اس سے تو ثابت ہوا یارم تم سے زیادہ شارپ ہے۔وہ ان لوگوں کے جانے کا انتظار کرتا وہیں رک گیا تو رک کے اس نے پوچھا۔

وہ ڈان ہے دوبئی کا میں ایک عام سا آدمی اس نے ایک پوری کنڑی کے مافیا کو سنبھال رکھا ہے تمہیں لگتا ہے کہ میں اس کا مقابلہ کروں گا۔

اس کا شارپ ہونا بنتا ہے۔ لیکن مجھے لوگوں کے لیے ہیرو بننے کا کوئی شوق نہیں ہے۔ میں جیسا ہوں ویسا ہی ٹھیک ہوں۔

کتنی لڑکیاں ہیں اندر۔۔۔؟

21 لڑکیاں تھی اور مجھے خبر ملی ہے کہ ان میں سے دو مر چکی ہیں۔ راکیش نے افسوس سے بتایا

ooooo

سر 19 لڑکیوں کو ہم نے وین میں بٹھا دیا ہے باقی ایمولیس آ رہی ہیں دو ان لڑکیوں کی لاشوں کو اٹھانے کے لئے باقی ان سب لوگوں کی لاشوں کو بھی تو کہیں لگانا ہی ہے۔

انسپکٹر نے سامنے پڑی ان غنڈوں کی لاش میں جانب اشارہ کیا۔ جن کا کام تھوڑی دیر پہلے یارم تمام کر کے گیا تھا۔

ٹھیک ہے تم لوگ ان سب کو لے کر نکلو ان لاشوں کو ایمولیس میں بھیج کر میں وہی آتا ہوں۔ صارم نے اسے آرڈر دیا۔

تھوڑی دیر میں وہ سب لوگ وہاں سے جا چکے تھے سوائے صارم کے وہ باہر آیا اور ان کو اپنے پاس آنے کا اشارہ کیا

دونوں میں سے کوئی ایک اندر جاؤ اور سارے کیمرہ اتار کر پچھلے رستے سے نکل جاؤ اس نے ان دونوں سے کہا تھا

آپ پولیس والے ہیں ان کیمرہ کی ضرورت آپ کو بھی ہو سکتی ہے وہ فوٹج آپ کے لیے بھی کافی فائدہ مند ثابت ہو سکتی ہیں اس نے کہا۔

ہاں ہو سکتی ہے میرے لیے بھی فائدے مند لیکن کیا ہے نا کہ یارم نے کہا ہے کہ اس کے سالے کو دوں آخر اس نے اتنی مدد کی ہے اس میں۔ صارم کا مسکراتا ہوا چہرہ اس سے اپنا مذاق اڑتا ہوا محسوس ہوا تھا وہ اسے نظر انداز کرتا اندر کی جانب چلا گیا

راکیش نے بھی اس کے پیچھے جانے کی کوشش کی تھی جب صارم نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔

میں نے کہا نہ صرف ایک ہی بندہ اندر جا سکتا ہے اور وہ بھی واپسی پر پچھلے راستے سے نکلے گا تم نکلو یہاں سے وہ آجائے گا اس نے جانے سے منع کیا تو راکیش اس کو نہ چاہتے ہوئے بھی اس کا آرڈر ماننا پڑا۔

راکیش اس کی بات مانتا گھر ہی چلا گیا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اب وہیں پر آئے گا

جب کہ صارم اس کے جانے انتظار کر رہا تھا کہ کتنے دیر میں وہ کیمرے اتار کر وہاں سے جاتا ہے کیونکہ وہ یہ بات آگے نہیں جانے دے سکتا تھا

ooooo

وہ جلدی جلدی کیمرہ اتارنے کی کوشش کر رہا تھا سامنے تقریبا چھ سے سات لڑکوں کی لاشیں پڑی ہوئی تھی جبکہ تھوڑے فاصلے پر دو لڑکیاں تھی

جن میں سے ایک لڑکی اوورڈوز اس کی وجہ سے مر گئی تھی جبکہ دوسری لڑکی پر تشدد کیا گیا تھا۔

ابھی اس نے تین سے چار کیمرہ ہی اتارے تھے جب اسے کچھ غیر معمولی پن کا احساس ہوا اس نے مڑ کر دیکھا جس لڑکی کو اوورڈوز دی گئی تھی وہ لڑکی زندہ تھی۔

لیکن اس کی حالت بتا رہی تھی کہ وہ زیادہ دیر زندہ نہیں رہ پائے گی اس نے اپنا کام چھوڑ کر نہ جانے کس احساس سے اس لڑکی کو دیکھا

کسی کی مدد کرنا یہ کسی کی جان بچانا اس نے سیکھا ہی نہیں تھا وہ مڑ گیا اور دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو گیا جب اسے گھوٹی گھوٹی سسکیوں آواز سنائی دی۔

وہ پتھر بنا اپنے کام میں مصروف رہا

پا۔۔۔۔پانی۔۔۔۔اسے پھر سے آواز سنائی دی اس نے مڑ کر دیکھا وہ لڑکی پانی کے لئے تڑپ رہی تھی۔

وہ اپنا کام ترک کر کے وہاں سے نیچے اترتا اس لڑکی کے پاس آیا کسی کو اپنے قریب محسوس کر کے وہ ایک بار پھر سے خاموش ہو گئی تھی

اس نے ہر طرف نظر گھما کر دیکھا یہاں کوئی ایسا پانی بندوبست نہیں کیا گیا تھا کہ وہ اس لڑکی کی کسی قسم کی کوئی مدد کر پاتا۔

یہاں پر تو پانی ہی نہیں کہاں سے لا کر دوں اسے پانی وہ خود سے سوال کرتا پیچھے ہٹنے ہی لگا تھا جب اسے اپنے پیروں پر اس لڑکی کے ہاتھ کا لمس محسوس ہوا۔

مد۔۔۔۔مدد۔۔کریں۔۔۔۔مجھے۔۔۔سان۔۔۔سانس۔۔۔ن۔۔۔۔اس کا پیر اس نے اپنے ہاتھوں میں مضبوطی سے تھامے وہ اسے کچھ بتانے کی کوشش کر رہی تھی

وہ اس کی بات نہیں سننا چاہتا تھا لیکن اس کی آواز اتنی کم ہو گی کہ وہ جھکنے پر مجبور ہو گیا۔

کیا تمہیں سانس لینے میں پرابلم ہو رہی ہے رکو میں صارم کو بتاتا ہوں۔وہ پولیس والا ہے تمہاری مدد کرے گا تھوڑی ہی دیر میں ایمولیس یہاں آنے والی ہے اسے امید دیتے ہوئے بتانے لگا۔

لیکن وہ لڑکی شاید اس کے پیر چھوڑنے کے لیے تیار ہی نہ تھی شاید اسے لگا کے اگر وہ چلا گیا تو اس کی اکلوتی امید بھی چلی جائے گی

دیکھو لڑکی سمجھنے کی کوشش کرو میں یہاں رک کر تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا تمہاری مدد پولیس والے ہی کریں گے اسی لئے مجھے جانے دو تاکہ میں صارم کو باہر جا کر بتا سکوں کہ تم زندہ ہو ان لوگوں کو لگ رہا ہے کہ اندر دو لڑکیاں مر چکی ہیں وہ اسے سمجھانے کی کوشش کرنے لگا۔

لیکن شاید اس لڑکی نے اپنی آخری امید خود سے دور نہ کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔

نیم اندھیرے میں وہ اس لڑکی کی بات سمجھ پا رہا تھا اور نہ ہی اس کے چہرے کے ایکسپریشن دیکھ پا رہا تھا صارم نے صرف اس کی مدد کی خاطر اسے اندر آنے کی اجازت دی تھی یقیناً پولیس میں اور کوئی نہیں جانتا تھا اس سب کے بارے میں اور اگر جانتا ہو تو صارم کی ایمانداری پر بھی سوالات اٹھائے جاتے۔

اگر کسی کو پتہ چل جاتا کہ صارم دبئی پولیس میں ہو کر پاکستانی پولیس کے کسی جاسوس کی مدد کر رہا ہے تو اس کی نوکری خطرے میں آجاتی۔

جب کہ اس کا تو کوئی قصور بھی نہیں تھا وہ اپنی وجہ سے صارم کے لیے کوئی مصیبت نہیں بنانا چاہتا تھا کیونکہ صارم کو یقین تھا ان لوگوں کے اندر آنے سے پہلے وہاں سے نکل جائے گا۔

لیکن وہ اس لڑکی کو مرتے ہوئے بھی چھوڑ کر نہیں جا سکتا تھا جس کا آخری سہارا ہی وہی تھا۔ اگر وہ پولیس کا انتظار کرتا تو یہ لڑکی یہیں پر مر جاتی اور اگر زندہ بھی رہتی تو ہسپتال پہنچتے پہنچتے نہ جانے کتنا وقت لگ جاتا۔

جانے کیسے اندر مدد کا جذبہ جاگ آیا اس نے اس لڑکی کو اپنی باہوں میں اٹھایا اور پچھلے راستے سے اسے اٹھا کر نکل گیا۔

اب آگے یہ لڑکی اس کے لئے کتنی بڑی مصیبت ثابت ہو سکتی تھی اسے اندازہ نہیں تھا لیکن وہ یہی چاہتا تھا کہ اس لڑکی کی جان بچ جائے

OOOOOO

کیا یہ آپ کی بیوی ہے۔۔۔۔؟

نرس نے سوال کیا۔ جبکہ لیڈی ڈاکٹر اسے چیک کر رہی تھی اگر وہ انکار کرتا تو شاید لڑکی کا علاج مشکل ہو جاتا۔

ہاں یہ میری بیوی ہے۔اس کی جان خطرے میں ہے پلیز میری مدد کریں یہ سانس نہیں لے پا رہی وہ نرس کو بتانے لگا۔

ان کی یہ حالت تقریبا چار گھنٹوں سے ہے اور آپ ان اب لے کر آئے ہیں کیا مارنا چاہتے تھے آپ انہیں ڈاکٹر نرس کو مشین لگانے کا کہتی بے حد غصے سے بولی

وہ میں گھر پر نہیں تھا مجھے پتا نہیں چلا اس نے بہانہ بنایا اسے سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ ڈاکٹر یہ کیوں نہیں سمجھ پا رہی کہ اسے بے ہوش کیا گیا ہے۔

ٹھیک ہے آپ فارم فل کر کے پیمنٹ کر دیں ہمیں ان کا مکمل چیک کرنا ہے۔وہ اس سے کہتی اندر چلی گئی

ooooo

مجھے لگتا ہے یہ وقت پر اپنی میڈیسن نہیں لیتی۔کیا آپ ان کا پروپر علاج کروا رہے ہیں۔۔۔؟ڈاکٹر نے اس کا مکمل چیک اپ کرنے کے بعد اسے روم میں بلایا

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا جواب دے ایک دفعہ اس کا دل کیا وہ پوچھ تو لے آخر لڑکی کو بیماری کیا ہے۔لیکن اس سے وہ پھنس سکتا تھا

مجھے پتا نہیں تھا بیماری کے بارے میں ابھی تھوڑے پر کیا وقت پہلے پتہ چلا ہے تو۔۔۔۔

تو آپ نے ان کا بلڈ چینج کروانا شروع کر دیا۔آپ جانتے ہیں مکمل علاج کے لیے ہیں کتنا زیادہ نقصان دہ ہو سکتا ہے۔ڈاکٹر اس کی بات کو کاٹتے ہوئے بولی

میں سمجھ سکتی ہوں وقت بلیڈ چینج کروانے سے تقریبا ایک ہفتے کے لیے راحت مل جاتی ہے لیکن یہ بعد میں بہت زیادہ نقصان دہ ہو سکتا ہے یہ اتھروسمیا ہی ہے لیکن اس سے دس گنا زیادہ خطرناک۔

کتنے عرصے سے انہیں بیماری ہے۔ڈاکٹر کچھ لکھتے ہوئے اس سے پوچھنے لگی۔

مجھے نہیں پتا مجھے تو ابھی کچھ عرصہ پہلے ہی پتہ چلا ہے وہ جان چھڑواتے ہوئے بولا۔

اس نے اپنے لیے خود ہی مصیبت پال لی تھی اس لڑکی کو جانتا تک نہیں تھا اس کا شوہر بنا بیٹھا تھا اور اوپر سے ڈاکٹر کی ڈانٹ بھی سن رہا تھا۔

آپ ان کا علاج کروانا شروع کریں اور پلیز بار بار بلڈ چینج نہ کرائیں کچھ حد تک چینجنگ قابل قبول ہوتی ہے لیکن پورے جسم کا خون بار بار چینج کروانے سے ان کی جان کو زیادہ خطرہ ہو سکتا ہے ان کا جسم کام کرنا ہی چھوڑ دے گا۔

میں امید کرتی ہوں کہ آپ میری بات کو سمجھ رہے ہوں گے۔ابھی کے لیے آپ انہیں لے کر جا سکتے ہیں یہ چار دن کی دوائیاں انہیں ٹائم پر دیں اور پھر چار دن کے بعد انہیں واپس یہاں پر لے کر آئے میں ان کی چیک کروں گی۔

وہاں سے ایک کاغذ پکڑاتے ہوئے کہنے لگی تو درک اس کا شکریہ ادا کرتا ہوں وہاں سے نکل آیا تھا

OOOO

اب کیا کروں اس لڑکی کا۔۔۔۔۔

راکیش کو بتاوں۔۔۔۔نہیں وہ بے وقوف آدمی پھر سے کوئی نہ کوئی مسئلہ کھڑا کر دے گا۔

اس لڑکی کو واپس وہیں پر چھوڑ کر آتا ہوں صارم خود دیکھ لے گا میرا ہی دماغ خراب تھا جو اسے اٹھا کر اپنے ساتھ لے آیا یہ تو گلے پڑ رہی ہے۔

اب تک تو صارم کو پتہ بھی چل گیا ہو گا کہ وہقس سے لڑکی کی لاش غائب ہے نہیں اگر واپس وہاں پر گیا تو یہ لوگ مجھے جیل میں بند کر دیں گے۔

کس مصیبت میں پھنس گیا ہوں اس بار تو میں اتنی آسانی سے جیل نہیں جاؤں گا۔وہ ابھی اپنی ہی سوچ میں مصروف تھا جب اس کا فون بجا

صارم اسے فون کر رہا تھا۔۔۔۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ فون اٹھائے یا نہ اٹھائے لیکن اگر فون نہیں اٹھاتو بڑی مصیبت میں پھنس جاتا۔

ہاں صارم بولو وہ خود کو نارمل کر کے پوچھنے لگا۔

درک یہاں لڑکیوں کی کتنی لاشیں تھیں تم نے یہاں اندر کتنی لاشیں دیکھی تھی میرا مطلب ہے جس آفیسر نے یہ سب کچھ گینا تھا وہ اس وقت نشے میں ہے اور یہاں پر ایک لاش کم پر نہیں ہے۔اور وہ سر کہہ رہا ہے کہ یہاں لڑکیوں کی دو لاشیں تھیں اب مجھے سمجھ نہیں آرہا کہ مجھ پر یقین کروں یا پھر۔

لاش تو اندر ایک ہی تھی۔ لیکن مجھے جان کر افسوس ہوا کہ تمہارے آفیسر ڈیوٹی کے ٹائم پر نشے میں رہتے ہیں وہ لہجے میں افسوس لیے طنزیہ بولا

وہ ڈیوٹی ٹائم پر نہیں بلکہ اس وقت نشے میں ہے۔شاید اس سے گینے میں غلطی ہو گئی ہو گی لیکن پھر جن لڑکیوں کو ہم یہاں سے نکال کر لے کر گئے ہیں وہ 19 ہیں اور یہاں اندر ایک لڑکی ہے جبکہ ہمارے حساب کے مطابق ٹوٹل اکیس لڑکیاں تھی ایک لڑکی غائب ہے اور یاد رکھنا اندر تم گئے تھے

وہ بے حد غصے سے کہتا فون کاٹ گیا تھا۔

حد ہے مطلب اپنی ڈیوٹی ٹھیک طریقے سے کرتے نہیں الزام ہم لوگوں پر لگا دیتے ہیں مجھے کیا پتا کہ ایک لاش کہاں ہے۔اندر لاش تو ایک ہی تھی میں جسے لے کر آیا ہوں وہ تو زندہ تھی فون جیب میں ڈالتا انجان بنا خود سے مخاطب ہوا۔

ooooo

آپ اپنی مسز کو لے کر جا سکتے ہیں نرس نے عربی میں کہا۔اس نے ہاں میں سر ہلاتے ہوئے اس لڑکی کی جانب دیکھا

وہ انجان نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔وہ آہستہ سے اس کا ہاتھ تھامتا ہسپتال سے نکل کر لا یا اس نے اپنی گاڑی کی جانب اشارہ کرتے ہوئے اسے بیٹھنے کے لیے کہا۔

آپ پلیز مجھے پولیس سٹیشن چھوڑ دیں۔میں انہیں بتاؤں گی کہ میں کون ہوں تو وہ مجھے میرے گھر چھوڑ دیں گے۔لڑکی نے اسے دیکھتے ہوئے کہا جب کہ وہ گاڑی کا دروازہ کھولتا اسے ایک بار پھر سے اندر بیٹھنے کا کہہ چکا تھا اس کے نا بیٹھنے پر اس نے سے ہلکا سا دھکا دیا اور اس کے لیے اس کا ہلکا سا دھکا ہی کافی تھا

اس کی اس بے ساختہ حرکت پر وہ اسے گھور کر رہ گئی

مجھے گھورنا بند کرو۔اور اپنے بارے میں ایک ٹو زیڈ مجھے سب کچھ بتاؤ۔جب کہ تمہاری انفارمیشن کے لیے میں تمہیں بتاتا ہوں کہ تم اس وقت اپنے ملک میں نہیں بلکہ دبئی میں ہو یہاں سے تمہارا آسانی سے واپس جانا ہرگز ممکن نہیں ہے۔

وہ اسے اس کی زبان میں سمجھاتا گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا

آپ مجھے کہاں لے کر جا رہے ہیں پلیز آپ مجھے پولیس سٹیشن چھوڑ دیں میں جانتی ہوں میں اپنے ملک میں نہیں ہوں وہ بے حد گھبرائے ہوئے لہجے میں بولی۔

بات سنو تم میری لڑکی جہاں پر تمہیں کڈنیپ کیا گیا تھا وہاں پر میرے کیمرے لگے ہوئے تھے جن کو اتارنے کے چکر میں مجھے تمہاری سسکیوں کی آواز آئی اور تمہارے منتوں ترلوں کے بعد میں یہاں اسپتال لے کر آیا

انسپکٹر کو بتادیتا تو تم وہی پر پڑی مر جاتی اپنی جان پر کھیل کر میں تمہیں ہسپتال میں لایا تھا کہ تمہاری جان بچ سکے اور اب تمہیں پولیس کی مدد چاہیے نہ تو تمہیں اکیلے ہی اپنی مدد کرنی ہوگی کیونکہ میں تمہیں پولیس تک لے کر گیا تو میں بری طرح سے پھس جاؤں گا۔

اگلے چار دن تک تم کہیں نہیں جاسکتی جب تک یہ معاملہ ٹھنڈا نہیں ہو جاتا اس کے بعد تم پولیس میں جاؤ گی ان سے کہوں گی تم غلط طریقے سے دبئی آئی ہوں تمہیں واپس اپنے ملک میں جانا ہے تو وہ تمہاری مدد کریں گے۔

اور تب تک اس سارے چکر میں میرا نام ختم ہو جائے گا ائی میری بات سمجھ میں وہ اسے گھورتے ہوئے بے حد سخت لہجے میں بولا تھا

آپ مجھے چار دن کے بعد پولیس اسٹیشن چھوڑیں گے تو ابھی چھوڑ دیں تاکہ میں۔۔۔

شیٹ اپ کب سے تمہیں ایک بات کہہ رہا ہوں کیا تمہیں سمجھ میں نہیں آرہی اگر میں تمہیں خود پولیس سٹیشن چھوڑ کر آیا تو بری طرح سے پھس جاؤں گا اب تم ایک لفظ بھی نہیں کہو گی اگلے چار دن تک مجھے تمہاری آواز سنائی نہیں دینی چاہیے

وہ گاڑی اپنے گھر کے باہر روکتا اسے اندر آنے کا اشارہ کرتا خود اندر ہی کہیں غائب ہو گیا۔پری کا دل چاہا کے وہ اندر نہ جائے لیکن باہر اس جنگل سے اسے خوف بھی آرہا تھا اپنے دل کو مضبوط کرتی وہ اس کے پیچھے ہی اندر داخل ہوئی

نجانے اندر آ کر وہ کس طرف غائب ہو گیا تھا وہ چپ چاپ آ کر اندر صوفے پر بیٹھ گئی۔اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا ہو رہا ہے۔

اسے پتا تھا تو صرف اتنا کہ وہ اس گھر میں اس شخص کے ساتھ وہ بالکل اکیلی ہے اور یہ شخص کون ہے وہ اسے بلکل نہیں جانتی۔

اسے بس یہ پتا تھا کہ وہ بے ہوش پڑی تھی جب کوئی آدمی اس کے پاس آیا اس نے اس سے مدد مانگی تھی اور بس

یہ آدمی کون ہے جس نے اس کی مدد کی اور کیوں۔۔اسے تو یاد بھی نہیں تھا کہ وہاں سے یہاں تک لے کر کیسے آیا اسپتال میں جب اس کی آنکھ کھلی تو اسے لگا جیسے اسے نئی زندگی مل گئی ہو

لیکن وہ پریشانی سے یہ سوچ رہی تھی کہ یہ اسے پولیس سٹیشن کیوں نہیں لے کر جا رہا تھا اور کون سے کیمرہ کی بات کر رہا تھا وہ کیا سچ میں اس کی وجہ سے وہ کسی بڑی مصیبت میں پھنس رہا تھا۔

وہ اپنی ہی سوچوں میں گم تھی جب اس کی آواز آئی

ooooo

یہ اندر کچن ہے۔۔کچھ بنا کر کھالو اور یہ میڈیسنز ہیں تمہاری یہ تم نے چار دن تک کھانی ہیں اور اس کے بعد اپنا چیک اپ کروانا ہے۔لاپروائی بالکل بھی نہیں کرنا

اور ہاں اب بلڈ چینج مت کرنا ڈاکٹر نے بولا ہے یہ خطرناک ہے تمہاری جان کے لیے اس سے تمہارا جسم کام کرنا چھوڑ سکتا ہے

اس کے علاوہ جس نے پہلے تمہارا علاج کروایا ہے وہ تمہارا علاج نہیں تھا بلکہ اس سے تمہاری جان جا سکتی تھی ۔سو نائو بی کیئر فل۔اپنی صحت کا خیال اب سے تم خود ہی رکھو۔

کسی دوسرے سے امید رکھنا ہی سب سے بڑی غلطی ہو سکتی ہے۔ تمہاری جان تم سے زیادہ عزیز ہے اور کسی کو نہیں ہو گی

جاو یہ رہا کچن کچھ بھی بنا کر کھاو اندر سارا سامان ہے اس نے ایک بار پھر سے اشارہ کیا۔

اسے بہت بھوک لگ رہی تھی وہ بنا کچھ بھی بولے اٹھ کر کچن میں چلی گئی۔ کسی دوسرے کے کچن میں جاتے ہوئے اسے عجیب لگ رہا تھا۔ لیکن اس وقت بھوک سے اس کی جان جا رہی تھی

اسے کچھ پتا نہیں تھا کہ کون سی چیز کہاں ہے لیکن اس عجیب سے بندے کو مخاطب کرنا بھی اسے عجیب ہی لگ رہا تھا۔

اس لیے خود ہی آٹا ڈھونڈ کر گوندہ اور اب اپنے لیے روٹی بنانے لگی انڈے تو سامنے پڑے تھے جو اس کے لیے کافی تھا۔ اس نے اپنے لیے کھانا تیار کیا

لیکن صرف خود کھانا اسے اچھا نہیں لگ رہا تھا۔ اس نے اپنے ساتھ اس کے لیے بھی دو روٹیاں بنائی۔ اور انڈے کا آملیٹ بنا کر باہر آ گئی۔

oooo

یہ کیا ہے۔ اس نے ٹیبل پر کھانا رکھتے ہوئے اس کی جانب کیا۔ جس پر اس نے گھور کر پوچھا۔

آپ کو بھوک نہیں لگی۔۔۔۔؟

میں اپنی بھوک کا حل خود نکال لوں گا تم کھانا کھاو اور میڈیسنز لو مر گئی تو میرے سر پڑ جاو گی۔

پتہ نہیں کیا سوچ کر تمہاری مدد کرنے کا خیال آیا اپنے سر پر مصیبت ڈال دی ہے میں نے وہ کافی غصے سے بولا تھا۔ پھر اٹھ کر جانے لگا۔

آپ کھانا کھالیں پلیز یہ مصیبت چلی جائے گی آپ کی زندگی سے میری وجہ سے آپ کو پریشانی ہو رہی ہے۔میں سمجھ سکتی ہوں مگر میں آپ کو پریشان نہیں کروں گی میں چلی جاوں گی۔اس کے جانے سے وہ پریشان ہوئی۔

سنو لڑکی خبردار جو یہاں سے قدم بھی باہر نکالا۔جب تک یہ مسئلہ حل نہیں ہو جاتا تم اس گھر سے باہر نہیں نکل سکتی اور اگر کوئی آیا نا تو تم کہنا کہ تم۔۔۔۔

کوئی آگیا تو کیا کہو گی تم۔یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں

اگر کوئی آیا تو۔۔۔۔۔۔؟وہ پریشانی سے سوچنے لگا۔

آپ پلیز پریشان نہ ہوں میں آپ کے ساتھ نہیں رہوں گی مجھے جانا ہے میں آپ کا نام نہیں لوں گی۔آپ صرف مجھے پولیس تک پہنچا دیں۔

بے وقوف لڑکی تم یہی رہو گی سمجھی۔جب تک میں تمہیں جانے کے لیے نہیں کہتا تب تک تم یہی رہو گی اور کیوں نہیں رہ سکتی یہاں میں کوئی جن ہوں جو تمہیں کھا جاوں گا۔اگر تمہیں یہ ڈر ہے بھی تو ڈونٹ وری میں ہڈیوں والا گوشت نہیں کھایا۔وہ۔غصے سے کہتا اس کی۔ صحت پر چھوٹ کر گیا

دیکھیں آپ۔۔اس نے کچھ کہنا چاہا

اب اپنی چوں چوں بند کرو اور سوچو کہ اگر سوسائٹی سے کوئی آگیا تو کیا کہو گی۔کیونکہ یہ سب لوگ میرے اکیلے اور کنوارے ہونے کی وجہ سے مجھے یہاں سے نکلنا بھی چاہتے ہیں۔اور میرے ہر موومیٹ پر نظر رکھتے ہیں۔وہ اسے سمجھتے ہوئے بولا

دیکھیں آپ میری بات سنیں میں کسی غیر کے ساتھ یوں ایک گھر میں نہیں سکتی۔مجھے آپ جانے دیں۔

اووووہیلو و کیا غیر۔۔۔؟جب مجھ سے مدد مانگ رہی تھی تب غیر نہیں تھا میں۔

جب ترلے کر رہی تھی تب غیر نہیں تھا۔کیونکہ تب تمہیں اپنی جان بچانی تھی اور اب تم بہت نیک بی بی بن گئی کسی غیر کے ساتھ نہیں رہ سکتی۔اس کا لہجہ طنزیہ تھا

آپ پلیز اس طرح بات نہ کریں۔تب میں مشکل میں تھی اور۔۔۔۔۔۔وہ اجزی سے بولی

اور اس وقت میں مشکل میں ہوں بے وقوف لڑکی اور تمہیں میری مدد کرنی ہے۔اول تو تم کسی کے سامنے نہیں آو گی۔اگر کسی نے غلطی سے تمہیں دیکھ لیا تو تم میری۔۔ .؟

اگر کوئی آیا تو میں کہہ دوں گی کہ میں آپ۔کی سسٹر ہوں۔وہ۔جلد بازی میں بولی۔

شٹ اپ میری کوئی بہن نہیں ہے۔سب کو پتا ہے وہ اسے گھورتے ہوئے بولا۔نجانے کیوں بہن کا نام لیتے ہی۔روح اس کے ذہن پر سوار ہوئی تھی۔

میں کہہ دوں گی میں آپ کی کزن ہوں۔اس بار اس کا لہجہ بہت معصوم اور مدھم تھا

میرا کوئی رشتہ دار نہیں ہے سب کو پتا ہے

تم دوست ہو میری۔۔۔۔نہیں یہ مسلم سوسائٹی ہے دوست کہنے سے بھی سوسائٹی مسئلہ بنائے گی۔

تم میری بیوی ہو۔اس نے کچھ سوچتے ہوئے فیصلہ کیا۔

کیا۔۔۔۔؟وہ خیرت سے آنکھیں کھولے اسے دیکھنے لگی۔

صرف یہ معاملہ ٹھنڈا ہونے تک۔سب کو دیکھانے کے لیے۔اس۔کے حیران ہونے پر وہ بولا۔

اور میرے یہاں سے جانے کے بعد۔۔۔۔آپ کیا کہیں گے سب سے یہ تو پھر سے آپ کے لئے مسئلہ بن جائے گا میرے خیال میں میرا چلے جانا زیادہ بہتر ہے۔

اس کی سوئی یہاں سے جانے پر ہی اٹکی ہوئی تھی۔

وہ میرا مسئلہ ہے نامیں اسے حل کرلوں گا میں سب کو کہوں گا کہ ہمارا ڈیورس ہو گیا ہے لیکن تم یہاں سے نہیں جاسکتی کم از کم چار دن تک تو تم یہاں سے کہیں نہیں جاسکتی جب تک یہ معاملہ ٹھنڈا نہیں ہو جاتا چار دن تک یہ میڈیسن لو اور اس کے بعد چار دن کے بعد میں ہسپتال لے کر جاؤں گا وہاں پر تمہارا مکمل چیک اپ ہو گا اور اس کے بعد تم جہاں مرضی جانا میں اپنے پیچھے کبھی بھی شک کا کوئی موقع نہیں چھوڑتا جس ہسپتال میں تمہیں لے کر گیا تھا وہاں پر کافی لوگ مجھے جانتے ہیں اور اگر اب میں تمہیں چار دن کے بعد وہاں لے کر نہیں گیا تو پولیس کا تو پتہ نہیں لیکن صارم کا بچہ ضرور کچھ نہ کچھ ایسا کرے گا۔

جو میرے لیے مسئلہ بن سکتا ہے

اسی لیے چار دن تک یہیں پر رہو تم یہاں پر جو چاہے کر سکتی ہو صرف چار دن کی بات ہے یہ معاملہ ٹھنڈا ہو جائے گا صارم کے پاس کوئی ثبوت نہیں رہے گا میرے وہاں ہونے کا

وہاں سے لڑکی غائب ہوئی ہے۔اگر وہ پولیس والا اپنی بات سے نہیں ہٹا کہ وہاں اندر دو لڑکیاں تھی۔تو وہ لڑکی کو ڈھونڈنے کی کوشش کریں گے۔

اور وہ لڑکی میرے پاس یہاں پر ہے اور اگر میں تمہیں پولیس سٹیشن لے کر جاتا ہوں تو سب کو پتہ چل جائے گا کہ اس لڑکی کو میں نے وہاں سے غائب کیا ہے مجھ پر اچھا خاصا لمبا کیس بن جائے گا۔

اور کہیں نہ کہیں یہ بات بھی کھل جائے گی کہ میں وہاں اندر کیمرہ لینے گیا تھا۔اور مجھے پاکستانی جاسوس کہہ کر دبئی سے ہمیشہ کے لئے آؤٹ کر دیا جائے گا۔

وہ اسے تفصیل سے بتا رہا تھا کیونکہ اس لڑکی کی عقل میں کچھ گھس ہی نہیں رہا تھا

آپ پاکستانی جاسوس ہیں وہ اسے دیکھ کر ایکسائیڈ پر ہو کر پوچھنے لگی

نہیں میں ایک چھوٹا سا سٹے باز ہوں جس کے پیچھے کچھ پاکستانی پولیس والے پڑ گئے ہیں۔اوران لوگوں نے قسم کھار کھی ہے جب تک میری آخری سانس نہیں نچھوڑ لیتے میرا پیچھا نہیں چھوڑیں گے وہ بھناسے بولا۔

سٹے باز کیا پولیس کی کوئی کیٹگری ہے وہ کنفیوز تھی۔جبکہ اس کے انداز پر نہ جانے کیوں درک کے چہرے پر مسکراہٹ سی آگئی جسے وہ بڑی صفائی سے چھپا گیا

تم ایسا کہہ سکتی ہو کہ میں پاکستانی پولیس کے لیے کام کرتا ہوں وہ مجھے کوئی تنخواہ نہیں دیتے مجھے میرے کام کا کسی قسم کا کوئی معاوضہ ملتا اور نہ تو میرے پاس یونیفارم ہے اور نہ ہی میں کسی قسم کی رشوت لے سکتا ہوں پولیس کے نام پرُ۔

اور ابھی مجھے جیل سے نکلے ہوئے صرف چار مہینے ہوئے ہیں۔

لیکن اس کے باوجود بھی میں پاکستانی پولیس کے لیے ہی کام کرتا ہوں۔میں اپنی مرضی سے اپنی زندگی میں کبھی بھی کچھ نہیں کر سکتا اور نہ۔ہی پولیس۔کی۔اجازت کے بنا کہیں جا سکتا ہوں

مطلب آپ پولیس والے ہیں وہ اس کی لمبی چوڑی تفصیل پر جانے کے بجائے سمپل الفاظ میں پوچھنے لگی۔

لڑکی میں خود بھی نہیں جانتا کہ میں کیا ہوں تو تمہیں کیا بتاؤں۔۔۔؟

۔آئی میری بات تمہیں سمجھ میں۔وہ اپنی بات سمجھے بنا اس سے پوچھنے لگا۔

نہیں۔۔۔۔اس نے نہ میں سر ہلایا۔

تمہیں سمجھنے کی ضرورت بھی نہیں ہے یہاں بیٹھ کر کھانا کھاؤ وہ کھانے کی پلیٹ اس کے سامنے کرتے ہوئے کہنے لگا۔اسے سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ وہ اپنا تعارف اس کے سامنے کیسے کرے جبکہ وہ خود ہی نہیں جانتا تھا کہ وہ کیا ہے۔

آپ بھی کھائیں پلیز میں نے آپ کے لئے بھی بنایا تھا وہ ایک پلیٹ میں اس کے لیے کھانا نکالتے ہوئے بتانے لگی۔

جبکہ اس بار وہ کسی بھی قسم کی بحث کئے بنا بیٹھا اس کے ساتھ کھانا کھانے لگا۔

○○○○○

تمہارے کپڑے کافی گندے ہو گئے ہیں۔ تم۔ میرے کوئی کپڑے پہن لو اور یہ دھو لو۔ مجھے گندگی سے الجھن ہوتی ہے۔ وہ اس کے کپڑے دیکھتے ہوئے بولا جو بہت گندے تھے۔

ان کپڑوں میں اسے خود بھی بہت شرمندگی ہو رہی تھی کیونکہ وہ ضرورت سے زیادہ گندے ہو چکے تھے جس جگہ پر انہیں رکھا گیا تھا وہ جگہ بے حد گندی تھی۔

آپ مجھے تھوڑی دیر کے لئے کچھ پہننے کے لئے دیں تاکہ میں اپنے کپڑے صاف کر سکوں وہ اٹھ کے اندر جانے لگا تو اس نے کہا اس نے پیچھے آنے کا اشارہ کیا۔

وہ تیزی سے اس کے پیچھے آئی تھی

○○○○○

میں نے یہ کبھی نہیں پہنی وہ شرٹ سامنے کرتے ہوئے کہنے لگی۔ اس نے شرٹ کے ساتھ اسے اپنا ٹروزر نکال کر دیا تھا

تو اب ٹرائی کر لو لڑکی یہاں تمہارے لئے میں نے گھاگھرا چولی نہیں رکھی جو تمہاری فرمائش پر نکال کر دے دوں گا جو ہے وہی دونگا۔

اور پلیز جلدی کرو۔وہاں سے کمبل لے لو اور جہاں جگہ ملتی ہے سو جاؤ کیونکہ گھر میں ایک ہی بیڈ روم ہے اور بیڈ بھی ایک ہے جس پر میں سوتا ہوں مجھے اس کے علاوہ اور کہیں نیند نہیں آتی تو تمہیں کہیں اور ہی سونا ہو گا ۔

بے شک باہر صوفے پر سو جانا لیکن دھیان رکھنا کہ کوئی تمہیں باہر سے پر سوتے ہوئے نہ دیکھے آپ جاؤ کپڑے اس کے حوالے کرتا خود واش روم میں بند ہو گیا۔

پری خود بھی اس کھڑوس دیو کے ساتھ ایک لمحہ نہیں گزارنا چاہتی تھی عجیب قسم کا آدمی تھا یہی پوچھا تھا جب کہ عجیب و غریب مخلوق نے خود بھی اسے اپنا نام نہیں بتایا تھا۔

OOOO

اس نے اس کی شرٹ پہنیں جو تقریبا اس کے گھٹنوں تک آرہی تھی مگر اسے کوئی مسئلہ نہیں تھا شکر تھا اسے کپڑے تو مل گئے تھے۔

ٹروزر اس نے پانچ چھ لیرز میں نیچے سے فولڈ کر لیا تھا۔تو اسے ضرورت سے زیادہ لمبا تھا لیکن اس نے کونسا ساری زندگی اس کے کپڑے پہنے تھے جو وہ پریشان ہوتی

اپنے کپڑے اس نے دھو کر بالکنی میں ڈال دیئے۔اور اب خود آکر صوفے پر لیٹ گئی کمبل کافی گرم تھا جس نے اسے جلد ہی راحت پہنچائی تھی۔

اس کا دروازہ اندر سے بند ہو چکا تھا۔گھر چھوٹا سا تھا اس کمرے کے علاوہ اوپن کیچن اور چھوٹی سی جگہ میں رکھا گیا یہ صوفہ سیٹ جس کے سامنے ٹی وی تھا اور اس کے علاوہ سامنے شیشے کا بڑا دروازہ لگا ہوا تھا

جس سے باہر آبادی کا اندازہ آسانی سے ہو سکتا تھا لیکن جب وہ اسے گھر میں لے کر آیا اس نے سب سے پہلے سے پردہ گرادیا تھا۔

آپ کے باہر موجود لوگوں کو پتہ نہ چل سکے کے اندر کوئی موجود ہے جبکہ باہر واش روم کے ساتھ ایک پتلی سی گلی تھی جو بالکنی میں جاتی تھی اور اس طرف بھی ایک چھوٹا سا دروازہ لگا ہوا تھا جو شاید باہر کا راستہ تھا۔

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا اتنی تھوڑی سی جگہ پر اتنا خوبصورت مکان جو کم از کم ایک پل کے لئے تو بہت تھا یہاں دبئی میں ہسپتال سے گھر آتے ہوئے جو چیز اس میں سب سے زیادہ نوٹ کی تھی وہ چھوٹے چھوٹے مکان یہاں کے لوگوں میں یہ چیز نہیں تھی کہ زیادہ جگہ ہو گی زیادہ مکان ہوں گے بر خڑا مکان ہو گا یا بہت سارے کمرے ہوں گے یہ لوگ ایک کمرے میں بھی بآسانی گزارہ کر سکتے تھے

اس آدمی نے اسے بس یہ بتایا تھا کہ ایک مسلم سوسائٹی ہے یہاں پر جتنے بھی لوگ رہتے ہیں اس میں سب لوگ مسلمان ہیں اور سب ہی ایک دوسرے سے رابطہ رکھتے ہیں۔

اسے اچھا لگا تھا ایک غیر ملک میں سب مسلمان بہن بھائی ایک دوسرے کا خیال رکھتے تھے لیکن ان کا یہ خیال رکھنا اس آدمی کی نظر میں ان دونوں کے لئے مصیبت بن سکتا تھا

اس لئے بہتر تھا کہ وہ اپنا آپ چھپا کر رکھے صرف چار دن کی بات تھی اس نے چلے جانا تھا اور وہ نہیں چاہتی تھی کہ وہ اپنی وجہ سے اس کے لئے کوئی بھی مسئلہ پیدا کرے۔

اس نے کہا تھا وہ خود اسے پولیس سٹیشن چھوڑ آئے گا تب تک کے لئے یہ صوفہ سونے کے لئے برا نہیں تھا وہ صوفے پر لیٹی بس یہی سوچ رہی تھی۔ کہ وہ ان چار دنوں میں اس کے لیے کسی بھی قسم کی مصیبت نہیں بنائے گی وہ چھپ کر رہے گی

یہ صوفہ سائز میں کافی بڑا تھا وہ آسانی سے اس پر لیٹی ہوئی تھی تھوڑی ہی دیر میں نیند نے اسے آگھیرا۔

○○○○○

دروازہ کھولو ہم پہلے ہی خلاف تھے ایک اکیلے لڑکے کے یہاں رہنے پر لیکن پھر بھی تمہیں یہاں پر گھر لیا اور اب تم یہاں پر اپنی بے ہودگی پھیلا رہے ہو یہ سب کچھ ہم سوسائٹی میں نہیں چلنے دیں گے ہم کہتے ہیں دروازہ کھولو

باہر سے آواز آرہی تھی پری ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی۔

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کرے وہ دروازے بند کیے اندر پڑا تھا

اتنی زیادہ آواز کے باوجود بھی وہ اٹھ کر باہر نہیں آیا ان لوگوں کے بار بار دروازہ کھٹکھٹانے پر پری کو اٹھنا ہی پڑا

۔

وہ کمبل فولڈ کر کے ایک طرف رکھتی اپنے زکاف کو لپیٹ کر اس نے دروازہ کھول دیا۔

کہاں ہے وہ بے ہودا شخص اور تجھے شرم نہ آئی ایک غیر مرد کے ساتھ رہتے ہوئے چل نکل یہاں سے

اچانک دروازہ کھلنے پر عورت نے اس کا بازو پکڑ کر اسے باہر کی جانب گھسیٹا۔

ہائے شکل سے تو کتنی معصوم لگتی ہے اور کرتوت دیکھو اس کے۔

ہم یہ سب کچھ نہیں ہونے دیں گے اپنی سوسائٹی میں یہ ایک مسلم سوسائٹی ہے یہاں مسلمان لوگ رہتے ہیں یہاں پر یہ حرام کام نہیں چلے گے

ارے بہن سب سے پہلے اس فساد کی جڑ کو یہاں سے نکالو

ایک آدمی انتہائی غصے سے اس کی جانب بڑھا تھا۔ڈر کے مارے پری دونوں آنکھیں بند کر چکی تھی اب نہ جانے اس کے ساتھ کیا ہونے والا تھا لیکن اس سے پہلے کہ وہ اسے ہاتھ لگاتا کسی نے کھینچ کر اسے اپنے پیچھے کر لیا تھا۔

خبردار جو کسی نے اس لڑکی کو ہاتھ لگانے کی کوشش کی۔ کیا بے آسرا بے سہارا سمجھ رکھا ہے اسے۔ جو دل میں آئے وہ کرو گے وہ بے حد غصے سے دھکا دیتے ہوئے بولا

لو جناب آ گئے۔ پوچھو اس سے کس کی اجازت سے لڑکی لے کر آیا ہے۔ یہاں۔۔۔۔۔؟

اس جگہ پر یہ بے ہودگی ہم نہیں چلنے دیں گے اب تو تمہیں یہ گھر چھوڑنا ہی پڑے گا۔ ہم نے تو پہلے ہی کہا تھا مکان مالک کو کہ یہ گھر نہ بھیجے کسی کنوارے لڑکے کو لیکن ہماری تو کسی نے سنی نہیں اب دیکھو سوسائٹی میں کیسے گندگی پھیلا رہا ہے۔

آدمی اپنی بے عزتی نظر انداز کرتے ہوئے پھر سے اس پر چڑھ دوڑہ۔

چپ ہو جاؤ سب۔۔ درک ایسا لڑکا نہیں ہے ضرور سمجھنے میں کوئی غلطی ہوئی ہے۔ میں نے اسے جان کر ہی یہ مکان بیچا ہے۔ یہ ایسا نہیں کر سکتا یہ ایسا گرا ہوا شخص ہے ہی نہیں۔ ایک بوڑھے آدمی نے اس کے دفاع میں بولنا چاہتا

تم فکر مت کرو میں نے کوئی غلط کام نہیں کیا نہ ہی تمہارا نام خراب کیا ہے یہاں۔ یہ لڑکی میری بیوی ہے۔ سب کو میرے اکیلے یہاں رہنے سے مسئلہ تھا تو اسی لیے میں اپنی بیوی کو یہاں لے آیا یہ دو دن پہلے ہی پاکستان سے یہاں آئی ہے۔

لیکن مجھے نہیں پتا تھا مسلم سوسائٹی اور ہر وقت بہن بھائی کرنے والے لوگ میری بیوی کے ساتھ ایسا سلوک کریں گے اب میں خود بھی یہاں نہیں رہنا چاہتا تم اندر جاو۔ وہ ان سب سے کہتا اسے اندر جانے کا اشارہ کر چکا تھا۔

اور خود بھی انہیں گھورتا گھر کے اندر داخل ہو گیا جبکہ وہاں موجود سبھی لوگ شرمندگی سے نظریں جھکا چکے تھے۔۔

ان کی بھی کوئی غلطی نہیں تھی دراصل خوشی ایسے ایسے لباس میں سوسائٹی کے باہر آکر کبھی اونچی آواز میں میوزک لگا کر تو کبھی بار بار ہارن دے کر ان لوگوں کو تنگ کرتی تھی کہ وہ سب لوگ ہی اس سے تنگ تھے۔ اور پھر ان کے لیے سب سے بڑا مسئلہ خوشی کا ہندو ہونا تھا۔اور اس کا ہندو لوگوں میں اٹھنا بیٹھنا تھا جس سے وہ سب لوگ ہی حرام قرار دیتے تھے

جب میں نے تم سے کہا تھا کہ تم گھر سے باہر نہیں نکلو گی تو وہاں لوگوں کے سامنے کیا کر رہی تھی وہ بے حد غصے سے دیکھتے ہوئے بولا

میں باہر نہیں گئی وہ لوگ آتے تھے خوف اور اتنے غصے سے دروازہ کھٹکھٹا رہے تھے مجھے دروازہ کھولنا پڑا وہ پریشانی سے کہنے لگی

وہی تو میں پوچھ رہا ہوں لوگوں کو پتا کیسے چلا کہ تم اندر ہو ان لوگوں تک یہ بات کیسے گئی کہ اندر کوئی لڑکی ہے جب کہ رات جب میں تمہیں یہاں آیا تھا تمہیں دیکھنے والا کوئی بھی نہیں تھا وہ بے حد پریشان لگ رہا تھا

مجھے نہیں پتا ان لوگوں کو کیسے پتہ چلا بس لوگ غصے سے چلا رہے تھے اسی لیے میں نے دروازہ کھول دیا وہ بے حد پریشانی سے بولی درک نے نوٹ کیا تھا کہ اگر اس نے اس پر ذرا سا بھی غصہ کیا تو وہ بیٹھ کر رونا شروع کر دے گی

اور اس وقت وہ اسے چپ نہیں کروا سکتا تھا وہ پہلے ہی بے حد پریشان تھا ان سب کی وجہ سے

لیکن پھر بھی ان سب سوسائٹی والوں کو پتا کیسے چلا وہ پریشانی سے بلکنی کی طرف آیا تو وہاں اس کے کپڑے پڑے دیکھیں

یہ کپڑے یہاں تم نے رکھے ہیں وہ وہیں سے چلایا

جی مجھے لگا وہاں جلدی سوکھ جائیں گے اس نے فورا قبول کر لیا تھا

جی بی بی آپ کی اسی غلطی کی وجہ سے تماشا لگا تھا جلدی سوکھ جائیں گے ان لوگوں کے سامنے ڈال دیے تم نے کپڑے

وہ غصے سے اس کے کپڑے اتارتا خود بھی شرمندہ ہو گیا

کیوں کہ کپڑوں کے ساتھ اس کے کچھ پرسنل چیزیں بھی تھی

یہاں آکر اپنے کپڑے اتار ولوگوں کے سامنے تصویر بنا کے لٹکا دیے اور پھر کہتی ہے لوگوں کو پتہ کیسے چلا

وہ جس طرح بلکنی میں آیا تھا اسی طرح سے آر پار ہوتا ایک بار پھر سے اس پے چڑھ دوڑا

پتہ نہیں کون جن سوار تھا مجھ پر اس وقت جو اس کی مدد کرنے کا سوچا وہیں پر مر جاتی تو زیادہ اچھا ہوتا کم از کم میرے لیے تو مصیبت بنتی اس کی بڑبڑاہٹ اب بھی جاری تھی

جبکہ پری پریشانی سے اپنے کپڑے اتارتی اندر جانے لگی تھی جب سامنے کھڑی عورت اسے دیکھ رہی تھی

انہوں نے مسکرا کر اسے سمیل پاس کی تو بدلے میں وہ بھی مسکرائی اب بدلحاظ تو وہ تھی نہیں۔

ooooo

پتا نہیں یہ آدمی صبح کچھ کھاتا بھی تھا یا نہیں لیکن اپنے لئے ناشتہ بناتے ہوئے اس نے اس کے لیے بھی ناشتہ بنایا تھا

کیوں کہ جو بھی تھا وہ اس وقت اس کے رحم و کرم پر تھی۔ چار دن کے بعد ہی سہی وہ اسے پولیس سٹیشن چھوڑ دے گا اور یقیناً پولیس اسے اس کے ملک پہنچانے میں اس کی بہت مدد کرے گی

پتا نہیں خان بابا نے اس کی غیر موجودگی میں کیا کیا ہوگا اسے خان بابا کا نمبر تک زبانی یاد نہیں تھا اسے کوئی بھی نمبر ذہن نشین نہیں ہوتا تھا

آج اسے اپنی اس کمی کا شدت سے احساس ہوا خان بابا اکثر کہتے تھے کہ ان کا نام اپنے ذہن میں محفوظ کر لے

لیکن اس کی وہی گھسی پٹی لائن میں کونسا آپ کے سر سے ٹالنے والی ہوں کے آپ کا نمبر محفوظ کروں آج اسے خان بابا کا نمبر یاد ہوتا تو وہ کم از کم ان کی پریشانی دور کر دیتی۔

اس سے بہت رونا آرہا تھا لیکن وہ رونا نہیں چاہتی تھی اسے بس یہاں سے جانا تھا وہ اپنے ملک جانا چاہتی تھی یتیم خانے میں وہ لوگ اس کے اپنے تھے اس کے ساتھی تھے اس کے جیسے تھے

ان لوگوں کے علاوہ ساری دنیا ہی اسے اپنے لیے انجان لگتی تھی وہ اپنی ہی سوچوں میں کھڑی ناشتہ بنا رہی تھی جب دروازہ بجا۔

اس سے پہلے کہ وہ کچن سے نکل کر دیکھتی وہ اپنے کمرے سے نکلتا دروازہ کھول چکا تھا

oooo

جی فرمائیں اب کچھ کہنا رہ گیا ہے وہ بے حد رکھے لہجے میں بولا۔

بیٹا ہمیں معاف کر دو ہمیں غلط فہمی ہو گئی۔ ہمیں لگا کہ جس طرح سے تمہارے ساتھ وہ ہندو لڑکی آتی ہے اسی طرح یہ بھی آئی ہوئی ہے۔

ہمیں بالکل اندازہ نہیں تھا کہ تم اس سے شادی کر کے یہاں لائے ہو

بیٹا تمہیں تو پتہ ہی ہے کہ یہ مسلم سوسائٹی ہے اور ہم لوگ نہیں چاہتے کہ یہاں کوئی بھی لڑکا یو کنوارا اور تنہا ہماری سوسائٹی میں رہے

اور تمہارا کوئی ہے بھی نہیں آگے پیچھے اسی لئے ہم ضرورت سے زیادہ ری ایکٹ کر گئے۔ لیکن اب ایسا نہیں ہو گا بیٹا ہمیں اپنی غلطی کا احساس ہو گیا ہے ہم تمہاری بیوی سے بھی معافی مانگنا چاہتے ہیں اب تو ہماری سوسائٹی کا حصہ ہے۔

معافی مانگنے کی ضرورت نہیں ہے جو ہوا سو ہو گیا آئندہ احتیاط کیجئے گا وہ بے حد بے رخی سے کہتا دروازہ بند کرنے لگا۔

ارے بیٹا بات تو سنو ایک بار اپنی بیوی کو ہم سے ملاؤ تو سہی لگتا ہے تم نے ابھی تک ہمیں معاف نہیں کیا آنٹی جی نے ایک قدم گھر کے اندر رکھتے ہوئے اس کا کام مشکل بنا دیا

اس کا دل تو چاہا کے پیر کے ساتھ ہی دروازے بند کر لے جب تکلیف ہو گی خود ہی باہر کر لے گی لیکن پھر سوچا یہ نہ ہو کہ سوسائٹی میں پھر کوئی تماشا بن جائے وہ دروازہ کھولتا اندر داخل ہوا اور اونچی آواز میں چلایا بیوی باہر آو۔ سوسائٹی کے مینیجر کی وائف تم سے ملنے آئی ہیں۔

تم اپنی بیوی کو بیوی کہہ کر پکارتے ہو انہوں نے حیرانگی سے پوچھا۔

میری بیوی ہے میں بیوی کہہ کر بلاؤں یا کچھ اور کسی کو کوئی نہ دینا نہیں ہونا چاہیے وہ کافی زیادہ سرد مہری سے بولا شاید سامنے والے کو ایسی امید نہیں تھی اسی لئے خاموش ہو گئی۔

یہ تو اس ہتھاں وہ زبردستی کی مہمان نوازی بالکل بھی نہیں کر سکتا تھا۔

ooooo

السلام علیکم اس نے کچن سے باہر نکلتے دو عورتوں کو بیٹھے دیکھا جو ایک بالکل ہی خاموش تھی جبکہ دوسرے اٹھ کر اس سے ملنے لگی۔

وعلیکم السلام بیٹا ہمیں معاف کر دو ہم نے تمہارے اور درک کہ رشتے کو بہت غلط نام دے دیا ہم بہت شرمندہ ہیں

کوئی بات نہیں آنٹی غلط فہمی تو ہوتی رہتی ہے یہ تو اچھا ہوا کہ وقت پر غلط فہمی دور ہو گئی درک کہ مقابلے لڑکی کا اخلاق و انداز دیکھ کر آنٹی کو بے حد خوشی ہوئی تھی۔

میں تمھیں جانتی تو نہیں لیکن ایک بات گرنٹی سے کہہ سکتی ہوں کہ تمہاری اریج میرج ہے آنٹی نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس نے چور نگاہ سے درک کی جانب دیکھا۔

کیونکہ اتنا بداخلاق اور احساس سے عاری شخص سے محبت ناممکن سی بات ہے انھوں نے جیسے پچھلی بات کا بدلہ لیا تھا۔

آپ کی گرنٹی غلط ثابت ہوئی۔ کیونکہ ہم دونوں کا ہی اس دنیا میں کوئی نہیں ہے سو ہم نے ایک دوسرے کو پسند کیا اور سادگی سے نکاح کر لیا

وہ ان کی بات کو غلط ثابت کرنا چاہتا تھا شاید اسی لیے ایسا کہا

یہ تو اور بھی اچھی بات ہے کہ تم دونوں کا دنیا میں کوئی نہیں تھا اسی لئے تم دونوں نے ایک دوسرے کو اپنا بنا لیا تم لوگوں کا کپل دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہوئی ہے

اللہ تم دونوں کی جوڑی سلامت رکھے۔

اپنی بیوی کا نام تو بتاؤ وہ درک کی جانب دیکھتے ہوئے کہنے لگیں

پریزے میرا نام پریزے خان ہے۔ یہ مجھے پری کہتے ہیں اسے کنفیوز ہوتے دیکھ اس نے خود ہی اپنا نام بتا دیا

تم تو سچ مچ میں پری ہو بس بہت کمزور ہو کچھ کھایا پیا کرو یا اس کی ڈانٹ ہی کھاتی رہتی ہو

حالت دیکھو اپنی بیوی کی کیسے زرد پڑی ہے رنگت ضرور دبا کے رکھتے ہو گے تو اسے شادی کے شروع میں ایک دوسرے کا خیال رکھا جاتا ہے یوں ڈانٹا نہیں جاتا

کتنے غصے سے اسے اندر جانے کا کہہ رہے تھے تم بہت برا لگتا ہے تم اسے ڈانٹا مت کرو اس کا کوئی نہیں ہے دنیا میں تمہارے علاوہ تمہیں ہی اس کا خیال رکھنا ہے۔

مجھے میری بیوی کا خیال کیسے رکھنا ہے میں بہتر طریقے سے جانتا ہوں مجھے ٹوئشن کی ضرورت نہیں ہے وہ اب بھی بداخلاقی سے ہی بولا پڑی تو اسے دیکھ کر رہ گئی اس کے سامنے تو اکڑ سے بولتا ہی تھا لیکن سوسائٹی کی مینیجر کی بیوی کے سامنے اس کی اکڑ مزید اوپر تھی

میں پھر آؤں گی بیٹا

جب تمہارا شوہر چلا جائے گا کیونکہ اس وقت یہ چاہتا ہی نہیں کہ ہم یہاں رہے وہ ان کے گلے لگتے ہوئے اس کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے بولی

اسے بہت برا لگا تھا اس آدمی کا انداز گھر آئے مہمان کے ساتھ کوئی اس طرح کا سلوک کیسے کر سکتا تھا۔

00000

وہ دروازہ بند کر کے واپس آئی تو درک کچن میں اپنے لئے کچھ بنا رہا تھا

میں نے آپ کے لئے بھی ناشتہ بنا دیا تھا اس نے پراٹھے کی جانب اشارہ کیا۔

یہ سب کچھ مت کرو مجھے اپنا کام اپنے ہاتھوں سے کرنے کی عادت ہے جب تم یہاں سے چلی جاؤ گی میرے لیے مشکل پیدا ہو گی وہ اسے منع کرتے ہوئے پراٹھا دیکھنے لگا جو دیکھنے میں بھی کافی زیادہ مزے دار لگ رہا تھا

میں آپ کے لئے اور کچھ نہیں کر سکتی لیکن جب تک آپ کے آسرے پر بیٹھی ہوں کم از کم آپ کے لئے کھانا بنا کر یا اپنا فرض ادا کر سکتی ہوں

اچھا نہیں لگتا یوں کسی کے ساتھ رہ کر اس پر بوجھ بن جانا

یہاں میں آپ کے گھر پر رہ کر آپ کے پیسوں سے کمایا ہوا کھا رہی ہوں۔ میں آپ کو اس کا معاوضہ تو نہیں دے سکتی لیکن اپنی طرف سے کچھ کر کے خود کو مطمئن تو کر سکتی ہوں۔

وہ نظر جھکائے مدھم لہجے میں بولی درک نے ہاں میں سر ہلایا

چلو یہ بھی صحیح ہے گھر کی صفائی بھی کر دینا وہ پڑا اٹھا اٹھاتے ہوئے اسے ایک اور حکم جاری کر چکا تھا پری نے اس سے حیرانگی سے دیکھا

اور ہاں وہ کیا ہے نہ کہ میں روز روز انڈے نہیں کھاتا رات کو بھی تم نے مجھے انڈے بنائے اس وقت بھی بنا دیا تو رات کو کچھ اور بنانا۔ وہ اس انداز میں حکم دے رہا تھا جیسے وہ اس کی پرسنل ملازم ہو۔

جی میں کچھ اور بنادوں گی وہ مدہم لہجے میں بولی۔

ٹھیک ہے اب تم صفائی کرو میں ذرا فریش ہو کر اپنے کام پر جا رہا ہوں۔ وہ کھانا کھاتے ہوئے اسے ایک اور حکم دے چکا تھا۔

اس کا انداز ہے ایسا تھا جیسے وہ یہی کروانا چاہتا تھا اس سے اس نے ایک بار بھی نہیں کہا تھا کہ تم گھر کی مہمان ہو یہ سارے کام مت کرو بلکہ وہ تو اس فری کی ملازمہ پر بہت خوش ہو گیا تھا

لیکن اچھا ہی تھا اس کے جانے کے بعد اس شخص کا کوئی احساس پر نہیں رہے گا۔

ooooo

راکیش اور خوشی دونوں انڈیا جا رہے تھے کیونکہ ان کے باپ کی آخری سانسیں چل رہی تھی اور وہ دونوں ہی اس سے اپنے حصے کی جائیداد نکلوانے کے چکر میں تھے

ایک منٹ یار میری بات سنو تم لوگوں کا باپ تم لوگوں کو اپنی اولاد مانتا ہی کہاں ہے جو تم لوگ اس سے اپنا حصہ نکلوانے جا رہے ہو۔۔۔؟

اور کون سا اس کے پاس اربوں کی دولت ہے جو وہ تم لوگوں کو دے گا چھوڑو ان سب کو ہم یہاں اس سے زیادہ پیسہ کما سکتے ہیں درک نے انہیں سمجھاتے ہوئے کہا وہ بے کار میں پنگے لے رہے تھے۔

یہ حقیقت ہے کہ اس کے پاس کوئی عربوں کی جائیداد نہیں ہے اور نا ہی وہ کروڑوں کا مالک ہے لیکن ہم اس کی اولادیں ہیں یہ اسے دنیا کے سامنے قبول کرنا ہو گا مرنے جارہا ہے مرنے سے پہلے ایک نیک کام تو کر جائے ہمیں دنیا کے سامنے اپنا نام دے کر جائے اس اتنی آسانی سے تو مرنے ہم بھی نہیں دیں گے اسے خوشی اسے دیکھتے ہوئے بولی تھی اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے اپنے باپ کے مرنے کی خبر سے دکھ کم خوشی زیادہ ہوئی ہو۔

چلو ٹھیک ہے یار جیسے تم لوگوں کی مرضی اگر تم لوگوں کا کام ہو جاتا ہے تو مجھے بھلا کیا اعتراض ہو سکتا ہے اسنے خوشی سے کہا

تو مجھے مس کروگے خوشی اُس کا ہاتھ تھامتے ہوئے بہت آس سے بولی لیکن درک اگلے ہی لمحے اس کا ہاتھ جھٹک چکا تھا

نہیں مجھے ایسی کوئی بیماری نہیں ہے جس کا علاج تمہیں یاد کرنا ہو

پتھر دل ہو تم درک تمہیں کسی کی فیلنگز کی قدر نہیں وہ شکوہ کر گئی

ایسا ہی ہوں میں اور مجھ سے کوئی امید رکھنے کی ضرورت بھی نہیں ہے

اور تم جلدی واپس آنا بہت کام پڑا ہے یہاں وہ راکیش کو دیکھتے ہوئے بولا دورہ کیا اس نے ہاں میں سر ہلایا۔

ان دونوں کا باپ کسی کمپنی میں نوکری کرتا تھا وہ ایک خوشحال گھرانہ تھا لیکن اس کے باپ نے جلد ہی اپنی آئیڈنٹٹی بدل کر ان کی ماں اور بچوں کو سڑک پر چھوڑ دیا

اور اپنی ایک نئی زندگی شروع کر دیں کسی امیر عورت سے شادی کر کے

اس نے کبھی ان بچوں کو اپنا نام نہ دیا۔ وہ بھی زندگی سے ہار کر ہی اس کی طرح ان راستوں پہ آ گئے تھے۔ ماں کے مرنے کے بعد ان کا کوئی آسرا نہ تھا لیکن اب نہیں پتہ چلا تھا کہ ان کا باپ بھی مرنے والا ہے۔

انہیں اپنے باپ کی زندگی سے کوئی لینا دینا نہیں تھا لیکن وہ چاہتے تھے کہ مرنے سے پہلے کم از کم وہ انہیں اپنا نام لے کر جائے

جس کے لیے وہ ایک چھوٹی سی کوشش کرنے جا رہے تھے اور دوران کے راستے میں رکاوٹ ہرگز نہیں بنا تھا

ooooo

وہ گھر واپس آیا تو کچھ عورتیں اس کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں جن کے ساتھ وہ بھی کافی خوشی خوشی باتوں میں مصروف تھی لیکن ہمیشہ کی طرح اسے دیکھتے ہی ان عورتوں کے موڈ بھی آف ہو گئے وہ فوراً اٹھ کھڑی ہوئیں

اچھا بیٹا ہم جاتے ہیں ان شاءاللہ پھر آئیں گے۔ بہت معصوم ہو تم بہت پیاری باتیں کرتی ہو وہ بے حد محبت سے اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے بولیں۔

اور پھر بنا اسے مخاطب کیے اس کے قریب سے نکل گئی درک نے فوراً شیشے کے دروازے پر پردہ گرا دیا تھا۔

یہاں پر میلہ کیوں لگا یا ہوا تھا یہ ساری عورتیں یہاں کیوں آئی تھی اور تم سے کیا کیا پوچھا بتاؤ مجھے یہ نہ ہو کہ مجھ سے پوچھنے پر میں کچھ غلط بتا دوں۔ وہ میز پر پڑی پلیٹز دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا

آپ فکر نہ کریں ان لوگوں نے مجھ سے ایسا کچھ نہیں پوچھا میں نے بریانی بنائی تھی تو خوشبو محسوس کر کے یہاں آگئی کہ اس گھر سے بھی کوئی خوشبو باہر نکلی ہے۔

وہ کیا ہے نہ میں بریانی بہت اچھی بناتی ہوں مجھے سمجھ نہیں آ رہا تھا میں آپ کے لیے کیا بناؤں تو پھر میں نے بریانی بنا دی

لیکن مجھے بالکل اندازہ نہیں تھا یہ سب لوگ یہاں آ جائیں گے۔

وہ میز سے پلیٹ اٹھاتے ہوئے اسے بتانے لگی۔

میرے لئے کچھ چھوڑا بھی ہے یہ سب کچھ انہیں کو کھلا کر ختم کروا چکی ہو۔۔۔گھر میں داخل ہوتے ہوئے ایک پیاری سی خوشبو اس کی نتھوں سے بھی ٹکرائی تھی

آپ فریش ہو جائیں میں ابھی لگاتی ہوں اس نے مسکراتے ہوئے کہا جبکہ وہ ہاں میں سر ہلاتا اپنے کمرے میں داخل ہو چکا تھا وہ بھی جلدی سے اس کے بھوک کا احساس کرتے ہوئے پر کھانا لگانے لگی۔

ابھی وہ باہر آیا ہی تھا کہ اچانک باہر سے کسی کے چلانے کی آواز آئی۔

پری تیزی سے پردہ پیچھے کرتے ہوئے باہر نکلی تھی اس کے پیچھے ہیں وہ بھی آ کر کا تھا

OOOOOO

یااللہ اس میں پریشانی سے اپنا دل تھام لیا

سامنے ہی ایک بزرگ زمین پر گرے ہوئے تھے جن سے اب اٹھا نہیں جا رہا تھا۔

ان کی مدد کریں ان سے اٹھا نہیں جا رہا اس نے فوراً پیچھے اس کی جانب دیکھتے ہوئے التجا کی۔

اس بڈھے سے چلا بھی نہیں جا رہا بستر سے اٹھنے کی ضرورت ہی کیا تھی وہ اپنا ہاتھ چھڑوتا اندر داخل ہو گیا۔

اس نے بے یقینی سے اسے دیکھا تھا جو اب میں میز پر بیٹھے بڑے مزے سے اپنا کھانا کھا رہا تھا اسے کوئی پرواہ نہیں تھی کہ باہر کوئی شخص اٹھ کر چلنے سے مجبور ہے۔

وہ افسوس سے نفی میں سر ہلاتے باہر آئی تھی۔اس سے پہلے کہ وہ انہیں اٹھانے میں مدد کرتی اور بھی بہت سارے لوگوں کے ہاتھ ساتھ شامل ہو گئے تھے۔

اسے افسوس صرف اس شخص پر تھا۔جس کے لیے اس وقت اپنے کھانے سے زیادہ اہم اور کچھ بھی نہیں تھا

ان بزرگ کو وہی رکھی ایک چیئر پر بٹھایا گیا۔

ان کے ہاتھ کی ہڈی ٹوٹ چکی تھی گرنے کی وجہ سے انہیں کافی زیادہ تکلیف ہو رہی تھی۔

وہ انہیں اس تکلیف سے گزرتے ہوئے دیکھ رہی تھی جب اچانک وہ باہر نکلا اور اونچی آواز میں چلا کے اسے مخاطب کیا

بس کر لی ہمدردی اب واپس آجاؤ یا وہیں رہنے کا ارادہ ہے اس کے انداز نے سب کے سامنے اسے شرمندہ کر دیا تھا

جاؤ بیٹا حیران ہونے کی ضرورت نہیں ہے وہ ایسا ہی ہے کسی کی فکر یا کسی کے لیے ہمدردی جتانہ وہ شخص جانتا ہی نہیں

پتا نہیں اسے تم سے محبت کیسے ہوگی ہم نے تو اس سے بڑا پتھر دل زندگی میں کبھی دیکھا بھی نہیں ہے۔وہ لوگ ان بزرگ کو سہارا دے کر اندر لے کر جا رہے تھے جب انہوں نے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

۔

جبکہ وہ شرمندگی سے سر جھکاتی اندر کی جانب قدم بڑھا چکی تھی

دیکھو لڑکی کچھ باتیں میں تمہیں کلیر کر کے بتا دینا چاہتا ہوں تم یہاں صرف چار دن کی مہمان ہو چار دن کے بعد تمہیں یہاں سے جانا ہوگا۔

اور میں نہیں چاہتا کہ تمہارے جانے کے بعد مجھے کسی بھی قسم کا کوئی مسئلہ درپیش ہو تمہارے جانے کے بعد میں اپنے سر پر کسی بھی قسم کی کوئی مصیبت نہیں چاہتا۔

وہ اس کے گھر میں داخل ہوتے ہی اسے واضح الفاظ میں بتانے لگا۔

میں سمجھی نہیں آپ کیا کہنا چاہتے ہیں پلیز مجھے کلئیر کر کے بتائیں میں جب یہاں سے چلے جاؤں گی تب آپ کے لئے مسئلہ کیسے بنوں گی میرا مطلب ہے میرے جانے کے بعد آپ کو کیا مسئلہ ہوگا میں سمجھ نہیں پا رہی ہوں وہ اس کی بات کو سمجھی نہیں تھی۔

میں تمہیں صاف الفاظ میں ہی بتا رہا ہوں کہ اس گھر سے باہر مت نکلو زیادہ لوگوں کی نظروں میں مت آؤ۔

تمہیں لوگ یہاں پر میرے نام کی وجہ سے جاننے لگے ہیں سب کو لگ رہا ہے کہ تم میری بیوی ہو دیکھو

ہماری سوسائٹی میں اس گھر کو چھوڑ کر سات گھر مطلب سات خاندان اور ہیں

اور ان سب لوگوں کو ہی تقریبا ایک دوسرے کی زندگی میں انٹرفئیر کرنے کا بہت زیادہ شوق ہے

اب میری زندگی میں ہی دیکھ لو میں ان لوگوں سے بات تک نہیں کرتا ان لوگوں کی طرف دیکھتا تک نہیں

لیکن اس کے باوجود بھی ان لوگوں کو میری زندگی میں کافی زیادہ انٹرسٹ ہے۔

یہاں سے تھوڑا دور شہر کے بیچوں بیچ میرا ایک فلیٹ بھی ہے جو آج کل میرے دو دوستوں کی رہائش پذیر ہے۔

لیکن مجھے وہاں رہنا پسند نہیں میں چھوٹے اور صاف ستھرے گھر میں رہنا پسند کرتا ہوں۔

میں شروع سے ہی اکیلا رہتا ہوں اس لئے مجھے ایسی جگہ پسند نہیں زیادہ لوگوں کے لیے بنائی گئی ہو۔ جیسے کہ

اب وہ فلیٹ کافی بڑا ہے وہاں کافی سارے لوگ آسانی سے رہ سکتے ہیں۔

وہاں پر بہت بڑی بڑی فیملیز رہتی ہیں لیکن میری کوئی فیملی ہی نہیں ہے اس لیے مجھے اس فلیٹ میں رہنا بہت عجیب لگتا ہے

یہی وجہ تھی کہ میں نے یہاں پر ایک پرسکون اور چھوٹا سا گھر لیا تھا لیکن یہ مسلم سوسائٹی والوں نے میرا جینا حرام کر دیا ہے۔

ان سب لوگوں کو اپنی زندگی سے زیادہ پروسی کی زندگی میں دخل اندازی کرنے کا شوق چڑھا رہتا ہے آج کیا کھایا آج کیا پکایا یہاں گئی یا وہاں اتنی بکواس کرتے ہیں یہ سب میں ان لوگوں سے بہت زیادہ تنگ ہوں لیکن پھر بھی مجھے یہ گھر پسند ہے۔

اس لیے میں یہاں پر رہتا ہوں۔اور تمہارے جانے کے بعد بھی میں یہیں پر رہوں گا تو میں نہیں چاہتا۔ کہ تم یہاں کے لوگوں سے گل مل کر بات میرے لئے بہت سارے سوال چھوڑ دو۔

اس لیے بہتر ہو گا کہ خود تک محدود رہو ان لوگوں کے ساتھ زیادہ اٹیچ ہونے کی ضرورت نہیں۔ آئی سمجھ میں میری بات وہ اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگا تو پری نے فوراً ہاں میں سر ہلایا۔

گڈ اچھی بات ہے تمہیں چائے بنانی آتی ہے۔ وہ جانے ہی لگی تھی جب اسے پیچھے سے آواز آئی

جی آتی ہے۔اس نے پلٹ کر جواب دیا

اچھی بات ہے تو پھر بناو۔ میرا کپ اوپر چھت پر دے جانا۔ وہ بس اتنا کہہ کر سیڑھیاں چڑھ گیا جب کہ پری اس کے نئے آرڈر پر سر ہلاتے کیچن کی جانب چلی گئی۔

وہ چھت پر آئی تو یہاں بھی کافی خوصورت جگہ تھی وہ ٹھیک کہتا تھا یہ گھر بہت خوبصورت تھا کہنے کو چھوٹا سا تھا

ایک ہی نظر میں پورا نظر آجاتا تھا لیکن اس کے باوجود بھی اس چھوٹے سے گھر کی اپنی ہی خوبصورت تھی۔

اور یہاں کے لوگوں بھی تو سبھی ایک دوسرے سے انجان تھے لیکن ان کا رہن سہن ایک دوسرے سے ملنا جلنا صرف اس لئے تھا کہ وہ ایک سرزمین سے تعلق رکھتے تھے۔

وہ سب ایک دوسرے کے ساتھ مل کر ایک دوسرے کا خیال رکھتے تھے لیکن درک کی نظر میں یہ ساری ایک دوسرے کی زندگی میں دخل اندازی تھی۔

وہ درک کی سوچ کو بدل نہیں سکتی تھی لیکن ان سب کو ایک ساتھ دے کر اسے خوشی ہوتی تھی

OOOOOOO

ہائے کیسے ہو تم۔۔۔۔؟ اس نے جیسے ہی فلیٹ سے باہر قدم رکھا معصومہ اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔

ٹھیک ہوں۔وہ بس اتنا کہہ کر آگے بڑھنے لگا

یہ اپنا فلیٹ کن پاگلوں کو دے دیا ہے تم نے دونوں 24 گھنٹے لڑتے رہتے ہیں۔

ایک پل کا سکون نہیں ہے۔معصومہ شکایتی انداز میں بولی۔

ہاں وہ تو نہ جانے والے ہیں اب تمہیں سکون آجائے گا۔خیر تمہارے باس کی بیوی کیسی ہے جو بیمار تھی۔

ماشاءاللہ اب پہلے سے کافی بہتر ہے اور جب سے رویام پیدا ہوا ہے اس کی تو زندگی ہی بدل گئی ہے۔ہمیشہ خوش رہتی ہے۔

ویسے میں نے ایک چیز نوٹ کی ہے تم نے کبھی اپنی پروسن کا حال چال نہیں پوچھا لیکن میرے بوس کی بیوی میں تمہیں خاصا انٹرسٹ ہے۔

وہ شکی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔

حال اس کا پوچھا جاتا ہے جو بیمار ہو۔اور تم نے ہی مجھے بتایا تھا غالباوہ بیمار ہے۔اسی لئے سوچا حال پوچھ لوں ۔تمہیں اچھا نہیں لگا تو آئندہ نہیں پوچھوں گا وہ رکھے انداز میں کہتا آگے بڑھنے لگا۔

ارے نہیں نہیں میرا وہ مطلب تو نہیں تھا۔میں تو بس ایسے ہی کہہ رہی تھی خیر اب وہ بہت بہتر ہے۔اب تو ماشاءاللہ سے ایک بچے کی ماں بن گئی ہے۔

اس نے خوش دلی سے بتایا۔جبکہ یہ بات تو وہ پہلے سے ہی جانتا تھا۔

اچھی بات ہے۔وہ بس اتنا کہہ کر آگے بڑھنے لگا۔

اپنے دوست کا حال ہی پوچھ لو وہ اس کے ساتھ ہی سیڑھیاں اترتی کہنے لگی

میں جانتا ہوں وہ اپنے پسندیدہ انسان کے ساتھ ہو گا تو خوش ہی رہے گا۔جانوروں کی یہی تو خاصیت ہے وہ اپنے من پسند انسان کے ساتھ ہمیشہ خوش رہتے ہیں۔

وہ راستہ بدلتا کہنے لگا۔ معصومہ نے مسکرا کر اسے بائے کہا اور اپنی گاڑی میں بیٹھ کر اپنے آفس کے لیے نکل گئی۔

○○○○○

معصومہ اس کے پرانے فلیٹ میں اس کی پروسن تھی اور وہ یارم کے لیے کام کرتی تھی وہ جب چاہتا معصومہ سے روح کی خیریت جان لیتا تھا لیکن آج وہ شک میں مبتلا ہو گئی تھی اس کا صرف روح کا حال چال پوچھنا اسے شک میں ڈال گیا تھا اور اب اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اس سے آئندہ روح کے بارے میں کبھی بھی کچھ بھی نہیں پوچھے گا۔

وہ کبھی بھی روح پر ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا کہ روح کا اس کے ساتھ کیا رشتہ ہے۔

اور وہ ابھی تب جب خضر صاف اسے میں بتا چکا تھا کہ وہ اپنے باپ کے لیے اپنے دل میں ایک خاص مقام رکھتی ہے۔

اور اب اگر وہ اس کا بھائی بن کر اس کے سامنے آیا تو روح کی طرف سے اسے صرف نفرت ہی ملے گی۔

اور یہ حقیقت تھی کہ ساری دنیا کی نظروں میں خود کو حقیر اور گندی اولاد تصور کر کے وہ اپنی بہن سے نفرت کی امید ہرگز نہیں رکھتا تھا۔

آج تک وہ جہاں بھی گیا تھا جس مقام تک پہنچا تھا اس نے خود کو لوگوں کی نظروں میں گندا ہی پایا۔

لوگ اسے گندگی کا ڈھیر کہتے تھے۔اور اب وہ روح کے منہ سے ایسے الفاظ نہیں سن سکتا تھا۔

ہاں وہ ظاہر نہیں کرتا تھا لیکن روح کے ساتھ اس کا احساس کا رشتہ تھا۔اور روح کی طرف سے شاید نفرت کو برداشت نہ کر پاتا۔

○○○○○

راکیش اور خوشی جا چکے تھے جب کہ اب وہ صرف آج کل یہ جو نیا کیس اس پر آنکلا تھا اس کا حل چاہتا تھا صارم دو بارہ اسے فون کر چکا تھا

اسے لگا تھا یہ کیس بند ہو جائے گا لیکن ایسا نہ ہوا اس نے خوشی اور راکیش کو اس بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا۔ کیونکہ اس کی مصیبت سے ان دونوں کا کوئی لینا دینا نہیں تھا یہ مصیبت اس نے خود اپنے گلے میں ہار بنا کر ڈالی تھی۔

جو صرف اور صرف اس کی غلطی تھی اور وہ اس میں کسی کو بھی شامل کیے بنا حل چاہتا تھا جو کہ اس کے لئے کافی مشکل ہو چکا تھا۔

وہ گھر واپس آیا تو محترمہ گھر پر ہی نہیں تھی۔اسے اس وقت بہت زیادہ غصہ آرہا تھا۔وہ پہلے ہی اس پر کلیئر کر چکا تھا کہ تم نے اپنے آپ کو چھپا کر رکھنا ہے تاکہ تمہارے جانے کے بعد مجھ سے زیادہ سوالات نہ کیے جائیں

۔

لیکن شاید اس کی کسی بھی بات کو پری سمجھنا ضروری ہے نہ سمجھا تھا۔پتا نہیں ان سامنے والے سات گھروں میں سے کسی گھر میں گھسی ہو گئی ہے۔

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کون سے گھر میں جائے یہ سات گھر تھے اور سبھی لوگ زیادہ تر ایک دوسرے کے گھر میں ہی پائے جاتے تھے۔

درک کو ان کے گھر جاتے ہوئے بہت عجیب لگ رہا تھا۔وہ تقریباً چار ماہ سے یہاں پر رہ رہا تھا وہ لوگ اسے بھی اچھے طریقے سے جان چکے تھے وہ آج تک کسی کے گھر میں نہیں گیا تھا اور نہ ہی آگے جانے کا ارادہ رکھتا تھا۔

لیکن اسے پریشانی تھی کہ یہ لڑکی کوئی اور کہانی نا بنا دے پتا نہیں وہ لوگ اس سے کیا کیا سوال کریں گے اور وہ پتہ نہیں کیا کیا جواب دیں گی

ایک تو یہ لڑکی بولنے میں اتنی کنجوسی کرتی تھی کہ کچھ بھی اسے تفصیل سے بتاتی ہی نہیں تھی۔

لیکن وہ جانا بھی نہیں چاہتا تھا کہیں پر بھی وہ اندر آ کر اس کا انتظار کرنے لگا تقریبا ایک گھنٹے تک وہ مسلسل اس کا انتظار کرتا رہا

کچن سے خوشبو آ رہی تھی وہ اس کے لئے کھانا بنا کر گئی تھی۔اس لڑکی کے ہاتھ میں الگ ہی ذائقہ تھا وہ کھانا بہت اچھا بناتی تھی۔

اور یہ واحد چیز تھی جو درک کو پسند آئی تھی اس کے حوالے سے۔ورنہ آج تیسرا دن تھا اس لڑکی کو یہاں رہتے ہوئے اور وہ صرف اس کی پریشانی کی ہی وجہ بن رہی تھی ابھی تک اس کی طرف سے اسے کوئی بھی اچھی خبر نہیں ملی تھی۔

کافی دیر انتظار کے بعد آخر وہ ہمت ہار ہی گیا یہ لڑکی اس کے لیے بڑا مسئلہ بن سکتی تھی۔

OOOOOO

ارے درک بیٹا تم دروازے پر کیوں کھڑے ہو اندر آؤ نا آنٹی مسکراتے ہوئے بولی آج پہلی دفعہ انھوں نے اپنے دروازے پر درک کو دیکھا تھا

نہیں مجھے نہیں آنا آپ بس یہ بتائیں کہ وہ کہاں ہے۔اپنی بیوی کہنا اسے یہ بہت عجیب لگ رہا تھا وہ سامنے نہیں تو اسے اس نام سے کیوں پکارنا۔

بیٹا موحد صاحب کا بازو ٹوٹ گیا تھا انہیں دیکھنے گئی ہوئی ہے۔پیاری بچی ہے بہت نیک سلیقہ شعار آنٹی نے مسکراتے ہوئے اس کی تعریف کی۔

موحد صاحب کا گھر کونسا ہے وہ ان کی باتوں پر دھیان دیں ہے بنا بولا یہ سارے لوگ اس انداز میں ایک دوسرے کے ساتھ رہتے تھے کہ درک کو چار ماہ میں پتہ بھی نہیں چلا کہ کون سے گھر میں کون سے انسان کا ہے۔

ارے بیٹا یہاں سے دوسرا گھر یہی پر رہتے ہو اور اتنا بھی نہیں جانتے آنٹی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ہاں کیوں کہ میں اپنے آپ سے زیادہ مطلب رکھتا ہوں دوسروں کے بارے میں جاننے کا مجھے کوئی شوق نہیں ہوتا وی تحفی سے کہتا آگے بڑھ گیا آنٹی بیچاری اپنا سامنہ لے کر رہ گئیں

وہ سیدھا تیسرے گھر کی طرف آیا اور دروازہ کھٹکھٹانے ہی لگا کے اسے پتہ چل گیا کہ دروازہ کھلا ہوا ہے اس نے وہیں سے تھوڑا سا دروازہ کھولا اور اسے آواز دی۔

پری باہر آؤ تم یہاں کیا کر رہی ہو جلدی سے باہر آؤ میں انتظار کر رہا ہوں وہ غصے سے بولا۔

ارے بیٹا اندر آجاو پری تو کچن میں چائے بنا رہی ہے تم بھی آؤ ادھر چائے پیو۔ موحد صاحب نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

اتنے وقت میں سب پہلی بار ہوا تھا کہ کسی نے اتنی محبت سے اس سے بات کی تھی ورنہ یہاں کے لوگ تو اسے کاٹ کھانے کو دوڑتے تھے

نہیں آپ پری کو باہر بھیجیں مجھے چائے نہیں پینی۔ وہ لیے دیے انداز میں بولا

ٹھیک ہے بیٹا جیسی تمہاری مرضی پری بیٹا درک بلا رہا ہے وہ کچن سے چائے کے برتن لئے برآمد ہوئی تو انکل نے بتایا

آپ آگئے میں کافی دیر آپ کا انتظار کرتی رہی پھر آنٹی آئی اور کہا کہ وہ لوگ انکل کو دیکھنے جا رہے ہیں تو میں بھی ان کے ساتھ آگئی۔

انکل یہ چائے پیئں میں جارہی ہوں ان شاءاللہ کل آؤں گی آپ کو دیکھنے کے لیے۔اس نے مسکراتے ہوئے چائے سامنے میز پر رکھتے ہوئے کہا

ہاں اور کل جلدی آنا بیٹا تمہارے ہاتھ کے وہ کٹلس بھی تو کھانے ہیں۔انکل نے دروازے تک جاتے جاتے یاد کروایا تو وہ ہاں میں سر ہلاتی باہر نکل گئی جبکہ درک تو اس سب ڈرامے پر حیران پریشان تھا۔

OOOOOO

لڑکی میں نے تمہیں منع کیا تھا ان سب کے ساتھ زیادہ گھلنے ملنے کی ضرورت نہیں ہے لیکن تمھیں میری بات سمجھ میں نہیں آئی تھی۔

تمہیں پتا ہے کل تمہیں چار دن پورے ہو جائیں گے اور میں تمہیں ہسپتال سے سیدھا تھانے لے کر جاؤں گا

۔

جہاں پر تم کہانی بناؤ گی کہ تم یہاں تک کیسے آئی اور تم ان سب کو یہ کہو گی کہ تمہیں کتنا یاد کر کے یہاں لایا گیا ہے وہاں سے اپنی جان بچا کر تم بھاگ گئی ہو اور اب تمہیں تمہارے ملک واپس جانا ہے اس کے بعد وہ پولیس والے تمہارے ملک واپس بھیج دیں گے۔

اور یہاں تم میری جان کا عذاب بن گئی ہو۔تمہارے جانے کے بعد یہ سارے لوگ مجھ سے سوال کریں گے اور مجھے نہیں پتہ کہ میں ان لوگوں کے سوالوں کے کیا جواب دوں گا۔

آپ پریشان مت ہوں۔مجھے تو بس انکل کی ٹینشن تھی کل۔ان کا بازو ٹوٹ گیا تھا اب میں باہر نہیں جاؤں گی میں وعدہ۔کرتی ہوں میں آپ کے لیے کوئی مسئلہ نہیں بنوں گی۔

اس نے اس کی پریشانی کو سمجھتے ہوئے کہا واقعی یہ بہت بڑا مسئلہ بن سکتا تھا اس کے لیے

ہاں بس ٹھیک ہے اب آگے احتیاط کرنا

کھانا لگاؤں آپ کے لئے وہ اٹھ کر اندر جانے لگا۔

ہاں لگا میں فریش ہو کے آتا ہوں۔

ooooo

چار دن ہو چکے تھے آج اسے ہسپتال لے کر جانا تھا وہ صبح جب اسے گاڑی میں بیٹھنے کا اشارہ کر رہا تھا تب تقریباً باہر سب لوگ ہی دھوپ میں بیٹھے ہوئے انہیں جاتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔

اسے پتہ تھا جب وہ اس کے بغیر شام کو گھر آئے گا تو ان سب کے پاس ایک ایک سوال ہو گا۔

ہاں اسے کسی کے سوالوں سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا وہ انھیں نظر انداز کرنا بھی بخوبی جانتا تھا۔

ہاں لیکن یہ لڑکی جاتے جاتے اپنی خوش اخلاقی سے اس کے لئے ایک اچھا خاصا بڑا مسئلہ بنا گئی تھی۔

oooooo

آپ ان کا علاج شروع کروا دیں۔ان کی کنڈیشن بہت خراب ہے۔یہ تقریبا ایک سال سے زیادہ عرصے سے اس بیماری کا شکار ہیں۔

اگر ان کا علاج ابھی سے شروع نہ ہوا تو ان کی جان بھی جا سکتی ہے۔ڈاکٹر اس کا پورا سیٹ کرنے کے بعد درک کو کمرے میں بلا کر اسے بتانے لگی۔

ٹھیک ہے۔آپ مجھے بتائیں کب سے شروع کرنا ہے لیکن میں اسے ہسپتال میں ایڈمٹ نہیں کروا سکتا آپ ایسا کریں کہ آپ مجھے اس کی میڈیسن کی تفصیلات بتا دیں۔

جس کے ساتھ وہ ایزیلی ریکور کر سکتی ہے۔درک نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

جی میں آپ کو میڈیسن تو ساری لکھ کر دے دوں گی لیکن آپ کو ہر ہفتے ان کو مکمل چیک اپ کے لئے لانا ہو گا تا کہ ہم چیک کر سکیں گے ان کے خون میں کس حد تک صفائی ہو رہی ہے

ان کا جسم بالکل بھی خون بنا نہیں رہا۔اور ان میڈیسن سے ان کی بلڈ ہیلتھ پر کتنا اثر پڑے گا یہ ہمیں ہر ہفتے چیک کرنا ہو گا۔فی الحال کے لیے اب یہ میڈیسنس انہیں وقت پر دیتے رہے

اور ایک اہم بات کہ یہ میڈیسن ایک بھی وقت میسنگ نہیں ہونی چاہئے اس سے ان کی طبیعت اور زیادہ بھی کر سکتی ہے وہ ایک پرچی اس کے حوالے کرتے ہوئے کہنے لگی

OOOOO

یہ لو پاکستان پہنچ کر اپنا مکمل چیک اپ کروانا ہو گا تمہیں ہر ہفتے اور یہ میڈیسن تمہیں کھانی ہیں اس سے تمہاری طبیعت ٹھیک ہو گی۔

پاکستان میں کسی اچھے ڈاکٹر سے علاج کروانا پہلے جس سے کرواتی تھی اس سے نہیں وہ گاڑی چلاتے ہوئے اسے ہدایت دے رہا تھا۔

پاکستان میں اس بیماری کا کوئی علاج نہیں ہے مجھے اپنا علاج کروانے کے لیے کسی دوسرے ملک جانا ہو گا وہاں کیا کوئی ڈاکٹر میرا علاج نہیں کر پا رہا۔

کس بے وقوف نے کہا کہ پاکستان میں اتھروسمیا کا علاج نہیں ہے۔مجھے تو لگتا ہے کہ کوئی تمہیں بے وقوف بنا رہا ہے وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے بولا۔

یہ اتھروسمیا نہیں ہے۔اس کی کوئی بہت خطرناک قسم ہے۔یہ بیماری انسان کے اندر خوف سے پیدا ہوتی ہے ادھر کا کوئی علاج نہیں ہوتا وہ اپنی بیماری کے بارے میں اس سے بہتر جانتی تھی جبکہ درک کو سمجھ نہیں آرہا تھا وہ بات کیا کر رہی ہے۔

اس نے تھانے کے سامنے گاڑی روک کر اسے اندر جانے کے لیے کہہ دیا۔

اب سوسائٹی میں لوگوں کو کیا کہیں گے میرے بارے میں وہ گاڑی سے اترتے پوچھنے لگی۔

وہ میرا مسئلہ ہے میں حل کر لوں گا تم جاؤاور اپنا علاج کرواناتمہاری حالت بہت خراب ہے اس نے بس اتنا ہی کہا پری نے ہاں میں سر ہلایا وہ گاڑی سٹارٹ کرتا تھوڑی ہی دیر میں اس کی نظروں سے اوجھل ہو چکا تھا جب کہ پری نے ایک نظر اس پولیس سٹیشن پر ڈالیں جہاں بہت سارے لوگ کالے رنگ کی یونیفارم میں تھے

وہ اسے چھوڑ کر جاچکا تھااور وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی تھانے کے اندر داخل ہوئی یہاں پر بہت سارے لوگ تھے یونیفارم میں اس کے علاوہ بھی یہاں کافی سارے لوگ جمع تھے

کچھ تو یقینا یہاں پر کام کرتے ہوں گے باقی شاید اسی کی طرح اپنے اپنے مسائل لے کر آئے ہوں گے۔

اس نے کسی کو بھی مخاطب نہ کیا سوائے سامنے کرسی پر بیٹھے آدمی کے

السلام علیکم۔اس کے سلام کرنے پر سامنے بیٹھے شخص نے ایک نظر اسے دیکھا اور ہاں میں سر ہلایا شاید یہ اس کا اندازہ تھا سلام کا جواب دینے کا۔

میرا نام پریزے ہے مجھے آپ کی مدد کی ضرورت ہے پلیز آپ میری مدد کریں وہ اسے دیکھ کر التجا کرنے لگی جبکہ سامنے بیٹھا شخص شاید اس کی بات کو سمجھ نہیں پایا تھا

پری بھی اندازہ لگا چکی تھی کہ وہ اس کی بات کو سمجھنے سے قاصر ہے شاید وہ اردو نہیں جانتا تھا

میں پاکستان سے ہوں مجھے میرے ملک واپس جانا ہے پلیز میری مدد کریں۔

اس نے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا جبکہ سامنے بیٹھا شخص اس کی بات کو نہ سمجھتے ہوئے کافی پریشانی سے اسے دیکھنے لگا

لیکن پھر کسی کو اشارے سے اپنے پاس بلایا اور اسے کچھ کہا۔

اس آدمی نے پری کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا جبکہ سامنے بیٹھا شخص بھی یہی کہہ رہا تھا لیکن اشارے سے وہ اس کی بات کو سمجھ گئی اور فوراً ہی اس کے قریب سے اٹھ کر دوسرے آدمی کے پیچھے چلی گئی۔

وہ آدمی اسے کسی کے آفس کے باہر چھوڑ کر اندر جانے کا اشارہ کرتا وہیں سے پلٹ گیا پری کافی نروس ہو رہی تھی اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ اپنی بات کس طرح سے سمجھائے

اس نے دروازہ کھٹکھٹایا تو تھوڑی ہی دیر میں اندر سے آواز آئی

اجازت ملتے ہی وہ کمرے کے اندر داخل ہوئی تو سامنے ایک اور آفیسر بیٹھا ہوا تھا

السلام علیکم میرا نام پریزے خان ہے میں پاکستان سے یہاں آئی ہوں مجھے یہاں غیر قانونی طریقے سے لایا گیا ہے

پلیز میری مدد کریں میں اپنے ملک واپس جانا چاہتی ہوں میں بہت مشکل سے اپنی جان بچا کر یہاں تک پہنچی ہوں

پلیز میری مدد کریں میں یہاں کسی کو نہیں جانتی میں بہت زیادہ مصیبت میں ہوں مجھے آپ کی مدد کی ضرورت ہے کیا آپ مجھے میرے ملک واپس پہنچا دیں گے۔

وہ اسے دیکھتے ہوئے عاجزی سے کہنے لگی تو اس آدمی نے سر سے پیر تک اسے دیکھا اس کی آنکھوں میں چھپی ہوس کو وہ بہت اچھے طریقے سے پہچان گئی تھی

اس کا دیکھنے کا انداز ایسا تھا کہ پری نے چاہا کہ وہ فوراً یہیں سے پلٹ جائے وہ مزید اس شخص کے سامنے رکنا بالکل نہیں چاہتی تھی لیکن اس کی مجبوری تھی

اس شخص کے علاوہ شاید اور کوئی اس کی مدد بھی نہیں کر سکتا تھا

چھوڑ دیں گے آپ کو آپ کے ملک واپس کہاں سے تعلق ہے آپ کا یہاں بیٹھے تو سہی ہمیں تفصیل سے بتائیں اس طرح میں آپ کی مدد کیسے کر سکتا ہوں

جب تک آپ مجھے پوری بات نہیں بتائے گی وہ اٹھ کر اس کے پاس آتا کرسی گھسیٹ کر اس کے سامنے کرتا اس کا ہاتھ تھام چکا تھا

اس کے انداز پر گھبرا کر پری نے اپنا ہاتھ کھینچا اور دو قدم کے فاصلے پر جا رکی

آپ پلیز مجھے میرے ملک واپس پہنچا دیں میں آپ کی بہت شکر گزار رہوں گی وہ التجا کرتی ذرا فاصلے پر ہو کر بولی

ارے اتنے دور سے کیسے مدد کروں آپ کی پاس آ کر ذرا تفصیل سے بتائیں وہ ہوس شدہ نظروں سے اس کے بدن کو دیکھتا ایک بار پھر سے اس کے قریب آنے لگا۔

جب کہ اس کے پاس آنے پر وہ پھر سے دور ہونے لگی لیکن اس سے پہلے ہی وہ اس کا ہاتھ تھام کر اسے اپنی طرف گھسیٹ رہا تھا

چھوڑو مجھے میں یہاں آپ سے مدد مانگنے آئی ہوں اور آپ۔۔۔

مجھے نہیں پتا تھا آپ اس طرح گھٹیا اور گرے ہوئے شخص ہوں گے۔ وہ اسے دھکا دیتی اس سے کافی دور آ رکی تھی

شاید میں غلط جگہ مدد مانگنے آ گئی چھوڑیں مجھے ورنہ۔۔۔۔۔

ورنہ ورنہ کیا کرو گی تم۔۔۔؟ مجھے بھی تو پتہ چلے ایک معصوم لاچار بے سہارا سی لڑکی آخر کیا کر سکتی ہے دیکھو تمہیں میری مدد چاہیے میں تمہیں تمہارے ملک واپس پہنچا دوں گا لیکن اس سے پہلے تمہیں میری کچھ مدد کرنی ہو گی۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے ایک بار پھر سے بہلانے والے انداز میں بولا

میں آپ کی کیا مدد کر سکتی ہوں بھلا مجھے میرے ملک واپس جانا ہے پلیز مجھے واپس بھیج دیں آپ کا بہت احسان ہو گا۔

تم ہی تو مدد کر سکتی ہو میری بس ایک رات اپنا یہ حسین وجود میرے نام کر دو اور میں تمہیں تمہارے ملک واپس بھیج دوں گا

ویسے بھی تم نے غیر قانونی طریقے سے یہاں لایا گیا ہے آسانی سے تم جا نہیں سکتی تمہارے پاس نہ تو پاسپورٹ ہے اور نہ ہی ویزہ اور تمہیں یہاں کوئی بنا اجازت کے یہاں رکھ بھی نہیں سکتا

اور میرے علاوہ تمہیں تمہارے ملک واپس بھیج بھی کوئی نہیں سکتا اگر تم اپنے ملک واپس جانا چاہتی ہو تو تمہیں پہلے میری آگ بجھانے ہو گی ایک رات میرے نام کر دو ویسے بھی جس کے ساتھ یہاں تک آئی ہو وہ استعمال کر ہی چکا ہو گا تمہیں تو میرے ساتھ ایک رات گزارنے سے کیا فرق پڑ جائے گا

وہ ایک بار پھر سے اس کی طرف بڑھنے لگا۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ اسے چھوے اپری اپنا ہاتھ تھپڑ کی صورت میں اس کے منہ پر لگا چکی تھی اور اسے دھکا دیتی اس سے کافی زیادہ فاصلے پر دروازے کے بالکل قریب جا رکی۔

جس کے ساتھ میں یہاں آئی ہوں تم میں اور اس میں زمین آسمان کا فرق ہے تم اس کے پیر کی جوتی کے برابر نہیں ہو

میں اس کے ساتھ چار راتیں گزار کر آئی ہوں لیکن اس نے مجھے آج تک اس نظر سے نہیں دیکھا جس نظر سے تم نے مجھے پہلی نظر میں دیکھا تھا

تم جیسے انتہائی گھٹیا اور ذلیل شخص اس یونیفارم کے قابل ہر گز نہیں ہی جلاد و اسے اتار کے لوگ تم جیسے لوگوں کو فرشتہ سمجھ کر تم سے مدد کی بھیک مانگنے آتے ہیں تم لوگوں کو آگ لگا کر اس میں پھینک دینا۔

انسان کے نام پر دھبہ ہو تم جاؤ چلو بھر پانی میں ڈوب مر وہ غصے سے کہتی کہ وہاں سے باہر نکل چکی تھی جب کہ وہ شخص غصے سے دروازے کو گھورے جا رہا تھا۔

○○○○○○

درک پری کہاں ہے بیٹا ہم لوگ کب سے آپ کا انتظار کر رہے ہیں

اس نے کہا تھا شام تک ہمارے گھر آئے گی لیکن وہ نہیں آئی اور اب تمہارے ساتھ بھی نہیں آئی کہاں ہے وہ۔۔۔۔؟

وہ گاڑی سے تنہا اتر کر گھر کے اندر داخل ہوا تو سامنے کھڑے انکل خالق پریشانی سے اس کے گھر کے دروازے تک آ گئے

وہ اپنی سہیلی کے پاس رہ گئی ہے وہ کہہ کر دروازہ بند کرنے ہی لگا تھا کہ انکل نے دروازے پر ہاتھ رکھ لیا

لیکن اس نے تو کہا تھا کہ اس کی کوئی سہیلی نہیں ہے یہاں پر وہ تمہارے علاوہ کسی کو نہیں جانتی تو تم کون سی۔ سہیلی کے پاس چھوڑ کر آئے ہو اسے وہ تشفیش کرنے لگے

بن گئی اس کی سہیلی اب کیا میں آپ کو تفصیلات دوں جائیں یہاں سے آرام کرنا ہے مجھے اس طرح سے کسی کو تنگ نہیں کیا جاتا

اور آپ پڑوسی ہیں پروسی بن کر رہے اس کے باپ بننے کی کوشش نہ کریں تو زیادہ بہتر ہو گا وہ بے حد بدلحاظ ہو گیا

میں اس کا کیا ہوں کیا نہیں تمہیں بتانے کی ضرورت نہیں ہے

بتاؤ مجھے اس لڑکی کو کہاں چھوڑ کر آئے ہو تم وہ لڑکی ہمیں بتا چکی ہے کہ وہ دبئ میں کسی کو نہیں جانتی کسی کو بھی نہیں

توتم بھلااسے کون سی سہیلی کے گھر چھوڑکے آئے ہوذراہمیں بھی پتہ چلے

تمہارے ساتھ کسی لڑکی کا یہاں تک آنا کوئی عام بات ہر گز نہیں تھی تم نے کہاوہ تمہاری بیوی ہے اسی لئے ہم سب پر سکون ہو گئے

لیکن صرف چار دن وہ تمہارے ساتھ رہیں اور پھر تم اسے کہیں چھوڑآئے اپنی بیوی کو بلایوں کوئی چھوڑ کر آتا ہے وہ بھی تب جب تمہاری بیوی کو پاکستان سے یہاں آئے صرف چار دن گزرے ہوں

تم بتاؤ مجھے وہ لڑکی کہاں ہے ورنہ میں بھی پولیس کو فون کروں گا تمہاری حرکتیں پہلے دن سے مشکوک ہیں کہیں پاکستان سے کسی لڑکی کو بہلا پھسلا کر یہاں لا کر کسی شیخ کے سامنے پیش تو نہیں کر ہی دیا

تمہارے جیسے انسان سے کسی بھی چیز کی امید کی جاسکتی ہے تمہارے حق میں بہتر یہی ہو گا کہ تم بتادو کہ پری کدھر ہے ورنہ ہم ابھی پولیس میں جائیں گے انکل اونچی آواز میں بول رہے تھے کہ آس پاس کے سارے لوگ ہی اس کے گھر کے باہر جمع ہونے لگے

بات سنے آپ میری کیاآپ کو دلل لگتاہوں میں جو لڑکیاں بہلا پھسلا کر بیچوں گا میں یہاں بیمار ہے وہ ہسپتال میں ہے طبیعت زیادہ خراب ہو گئی تھی تو اسے ایڈمٹ کرناپڑا صبح تک واپس آجائے گی

اگر آپ کو یقین نہیں آرہاتو یہ رپورٹ دیکھ لیں۔

یہ مت سوچیے گا کہ میں آپ کی پولیس کی دھمکی کے ڈر سے دے رہاہوں۔مجھے نہ تو پولیس سے ڈر لگتا ہے اور نہ ہی آپ سے

یہ ثبوت میں نے آپ کو صرف اس لئے دیاہے کیونکہ ضرورت سے زیادہ بکواس کیے جارہے ہیں نہیں ہے کوئی سہیلی اس کی یہاں لیکن وہ اپنی وجہ۔سے آپ کو پریشان نہیں کرناچاہتی تھی۔

وہ ان کے ہاتھ میں سپورٹس دیتا بے غصے سے بولا تھا انکل رپورٹس دیکھنے لگے جس پر پریزے درکشم لکھا تھا۔

ساتھ شوہر والے حصے میں اس کا نام درج تھا۔پریزے کو ایک بہت خطرناک بیماری تھی جس کا ڈاکٹر علاج کر رہے تھے

اس نے خود بھی کل دوپہر میں ان کے سامنے اس بیماری کا ذکر کیا تھا۔اس نے انہیں بتایا تھا کہ وہ خون کی کمی کا شکار ہے جس کے لیے اس سے علاج کروانا ہے

رپورٹ سے انہیں درک کی بات پر یقین تو آ گیا تھا لیکن وہ سچ میں بہت ہی غلط الفاظ کا استعمال کر چکے تھے

یہ ان کا قصور ہر گز نہیں تھا بلکہ درک کی روٹین ہی ایسی تھی اس کا اٹھنا بیٹھنا ایسے لوگوں میں سے تھا جو نشہ کرتے تھے۔

کہیں بار درک کے ساتھ اس کے دوست بھی ان کی سوسائٹی کے باہر تک آئے تھے اس کی روٹین بہت ہی زیادہ عجیب تھی

وہ الگ الگ کلب میں جاتا تھا جہاں عورتوں کا برہنہ ناچ ایک بہت ہی عام سی بات تھی وہ سب ہی لوگ درک کو بہت غلط اور بگڑا ہوا انسان سمجھتے تھے

اور پھر پری کا آنا پری درک سے بہت زیادہ الگ تھی اس کا اٹھنا بیٹھنا بات کرنا سب کچھ درک کے ساتھ کہیں بھی سوٹ نہیں کرتا تھا اسی لیے وہ سارے ہی شک میں مبتلا ہو گئے کہ بلا درک جیسے لڑکے کو پری جیسی لڑکی سے محبت کیسے ہو گی اور اچانک بھی ان کی شادی کیسے ہوئی

وہ سب درک کی ذات کو لے کر وہ پہلے ہی پریشان تھے پھر پری نے آ کر مزید سوالیہ نشان لگا دیا

تم پری کو لے کر گئے تھے اسی لیے ہم سب بہت پریشان تھے تمہارا یوں اکیلے آنا ہماری پریشانی کو مزید بڑھا دیا گیا۔

لیکن ہم نے سچ میں بہت غلط الفاظ استعمال کئے ہیں اس دن بھی اور آج بھی ہمیں تمہیں سمجھنے میں بہت غلط فہمی ہو گئی ہو سکے تو ہمیں معاف کر دینا اور جتنا جلدی ہو سکے پرء کو واپس لے آؤ وہ بچی کچھ ہی دنوں میں ہم سب کے لیے بہت خاص ہو گئی ہے۔

میری وجہ سے میرے الفاظ سے تمہیں تکلیف پہنچی اس کے لئے میں تم سے بہت معذرت خواہ ہوں

۔تم جاؤ شاید تمہیں بھی ہسپتال واپس جانا ہو گا تمہیں تنگ کیا اس کے لئے معذرت وہ سب لوگ انکل کی ہاں میں ہاں ملاتے وہاں سے جا چکے تھے جبکہ درج ایک اور پریشانی میں پھنس گیا تھا۔

ان سب کے سامنے تو اس نے کہانی بنالی تھی لیکن اب وہ پری کو واپس کہاں سے لائے گا اب تک تو وہ پولیس والوں کے سامنے اپنا مسئلہ بھی بیان کر چکی ہو گی۔

اور شاید وہ لوگ اسے واپس بھیجنے کا انتظام بھی کر رہے ہوں گے

ooooo

وہ غصے سے پولیس سٹیشن سے باہر نکلی اور تیزی سے قدم بڑھاتی پتا نہیں کس طرف جا رہی تھی وہ خود بھی نہیں جانتی تھی کہ اس کی منزل کیا ہے

پتہ نہیں وہ واپس پاکستان جا پائے گی یا نہیں لیکن اس پولیس والے پر اسے بے حد غصہ آ رہا تھا کاش کوئی انسان ایسے ہوس پرست لوگوں کو ان کے انجام تک پہنچاتا

نہ جانے کتنی معصوم لڑکیاں اس شخص کی گندی نیت کا شکار ہو چکی ہوں گی انسپکٹر وجے سوریا ونشی یہ نام شاید اب وہ کبھی بھی نہ بھلاتی۔

اگر میرے بس میں ہوا تو میں تمہاری شکایت اوپر تک لے جاؤں گی تم اس یونیفارم کے لائق ہر گز نہیں ہوں اللہ تمہیں تمہارے انجام تک پہنچائے۔

وہ تیزی سے ایک اندھیری گلی کی جانب داخل ہوئی تو اسے محسوس ہوا جیسے کوئی پیچھے اس کے چلا آرہا ہے اس نے مڑ کر دیکھا تو وہی انسپکٹر تھوڑے فاصلے پر ہوس زدہ نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا

یہ شخص اس کے پیچھے یہاں تک آجائے گا یہ اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا پری نے اپنی عزت کی خاطر وہاں سے بھاگنے میں ہی اپنی بھلائی سمجھی۔

کیونکہ جو شخص اتنے لوگوں کی موجودگی میں ایسے گری ہوئی حرکت کر سکتا ہے وہ بلا اس اندھی گلی میں اپنی ہوس کو کیوں مارتا۔

وہ جانتی تھی وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہونے کے لیے اس کا پیچھا ضرور کرے گا لیکن اب آگے کیا ہو گا وہ نہیں جانتی تھی وہ تیزی سے بھاگ رہی تھی اسے کیسے بھی اپنی عزت کی حفاظت کرنی تھی۔

یا اللہ کسی کو بھیج دیں وہ بھاگ بھاگ کر تھکنے لگی تھی اس کی سانس پھولنے لگی تھی اس سے ایک اور قدم نہیں اٹھایا جا رہا تھا

اس کا سر بری طرح سے چکرا رہا تھا اس کے اعصاب جواب دے چکے تھے اس سے پہلے کہ وہ زمین پر گرتی کسی کی مضبوط باہوں نے اسے اپنے بازو میں قید کر لیا تھا۔

OOOOOO

اس نے اپنی آنکھیں کھولیں تو اس کی نظر کے سامنے بپار پڑے اس انسپکٹر پر پڑی جس کے پورے منہ پر خون لگا ہوا تھا

وہ کافی زیادہ زخمی حالت میں بے ہوش پڑا تھا جب کہ وہ اس کے بالکل پاس اس کا گال تھپتھپا رہا تھا

تم ٹھیک ہو۔۔؟اس کے آنکھیں کھولتے ہی وہ اس سے پوچھنے لگا اس نے ہاں میں سر ہلایا اور اس کے سہارے اٹھ کر بیٹھی

درک وہ شخص۔۔۔۔مجھے ایسے لوگوں کی مدد نہیں چاہے ان لوگوں کے سہارے میں اپنے ملک واپس نہیں جاؤں گی

یہ بہت گندے لوگ ہیں آپ کو پتہ ہے وہ مجھ سے کس چیز کی ڈیمانڈ کر رہا تھا میں بہت مشکل سے وہاں سے بھاگی لیکن میرے پیچھے پیچھے آگیا۔

اتنا گھٹیا اور ذلیل انسان ہے۔کہ وہ کہتے کہتے بری طرح سے پھوٹ کر رونے لگی تو درک نے آہستہ سے اس کے بال سہلائے

اب بے فکر ہو جاؤ اس آدمی کے ہاتھ پیر میں ہمت نہیں ہے کہ تم پر غلط نظر ڈال سکے ویسے بڑا بغیرت انسان ہے کہہ رہا تھا کہ تم اس کی بیوی ہو اور میں راستے میں نہ آؤں

لیکن پھر میں نے سوچا تمہارا شوہر تو میں ہوں اور یہ بات میں نے اس آدمی کو بتائیں کہ میری بیوی کی فماغ حالت تھوڑا ی خراب ہے

اسی لیے وہ اکثر اپنی یاداشت بھول جاتی ہے اور اپنے آپ کو کسی فلم کی ہیروئن سمجھنے لگتی ہے لیکن یہ آدمی میری کوئی بات ماننے کو تیار ہی نہیں تھا پھر میں نے اس کی ہڈیوں کا کچومر بنا ڈالا

اب یہ یقینا مجھ پر اچھی طرح سے یقین کر چکا ہو گا۔اور اب تمہیں اس سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے ۔یہاں لانے سے بہتر تھا کہ میں خود ہی تمہیں کسی نہ کسی طریقے سے تمہارے ملک واپس بھیج دیتا

وہاں سے اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگا

آپ مجھے پاکستان بھیج سکتے ہیں

بڑی بڑی آنکھوں میں خوف لیے وہ امید سے اس کے پیچھے پیچھے چلتی پوچھنے لگی۔

ہاں۔۔اس سے دو قدم آگے چلتا درک ایک لفظ بولا

مطلب آپ مجھے واپس پاکستان بھیج دیں گے۔۔۔۔؟وہ پھر سے سوال کرنے لگی اسے کیسے بھی اپنے ملک واپس جانا تھا

نہیں۔۔۔اس نے پھر ایک لفظ ادا کیا۔پری کو اپنی امید ٹوٹتی ہوئی نظر آئی وہ اسے موت کے منہ سے بچا سکتا تھا تو واپس اسے اس کے ملک کیوں نہیں بھیج سکتا تھا۔

کیوں۔۔۔۔؟اس کے قدم رک چکے تھے اس کی آنسوؤں سے بھیگی آواز نے اس کے قدموں کو بھی روک دیا

درک نے مڑ کر دیکھا۔اس کی معصومیت سے بڑی آنکھیں اس وقت آنسوؤں سے بھری ہوئی تھی۔

کیونکہ تم بیمار ہو۔وہ آنسوؤں پر نرم پڑنے والوں میں سے نہیں تھا۔

میں بیمار نہیں ہوں۔صرف بلیڈ کا مسئلہ ہے۔اور اس کا علاج دبئی میں نہیں ہے۔آپ مجھے واپس پاکستان بھیج دیں۔پلیز آپ کا جتنا بھی خرچہ ہو گا میں دے دوں گی۔

تمہارا علاج دبئی میں ہے اور کہاں سے دو گی تم پیسے۔۔۔؟وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے بولا۔

میں جاب کروں گی وہاں جا کے۔اس نے فوراً جواب دیا۔

تمہارا علاج پاکستان میں بھی ممکن نہیں ہے۔بہتر ہے تم یہاں رہ کر جاب کرو اور اپنا علاج کروا کر ٹھیک ہو جانا۔وہ مشورہ دے رہا تھا۔

مگر میں یہاں کیسے رہ سکتی ہوں۔۔۔؟یہ تو قانون کے خلاف ہے۔

میں رکھ سکتا ہوں۔یہاں کے قانون ہم بناتے ہیں۔۔اس کے لہجے میں بے فکری تھی

لیکن میں رہوں گی کہاں۔۔۔؟وہ پریشانی سے بولی

میرے گھر میں۔اس کے پاس حل تھا

مگر میں آپ کے ساتھ کیسے رہ سکتی ہوں۔۔۔۔؟

کیوں نہیں رہ سکتی۔۔۔۔؟وہ غصے سے بولا

کیوں کہ آپ نامحرم ہیں میرے لیے۔آپ پہلے بھی اس بات کو نہیں سمجھے تھے اب بھی نہیں سمجھیں گے اس نے فوراً جواب دیا

تو مجھے محرم بنالو۔۔۔اس کے پاس اس کا بھی حل تھا

وہ کیسے۔۔۔وہ الجھی

مجھ سے شادی کر کے۔اس نے سٹاپ لہجے میں جواب دیا

۔کیا وہ اسے شادی کے لیے پرپوز کر رہا تھا۔۔۔۔؟وہ حیرانگی سے اسے دیکھ رہی تھی۔

وہ اسے اپنے ساتھ ایک مسجد میں لایا تھا۔

اس سے انفو لے کر اس نے اس کے خان بابا سے رابطہ کیا وہ ان کا نمبر نہیں جانتی تھی لیکن پھر بھی اس کے خان بابا کسی بہت بڑی مارکیٹ کے مالک کے دوست تھے۔

جو انٹر ٹنٹ پر بھی کافی فیمس تھی۔جس کی وجہ سے درک کو خان بابا سے رابطہ کرنے میں آسانی ہوئی

اس نے خان بابا کو واضح الفاظ میں یہ بتایا تھا کہ وہ پری سے نکاح کرنا چاہتا ہے پری نے انہیں بتایا کہ وہ کس طرح پاکستان سے دبئی لائی گئی ہے اور یہاں اسے درک ملا

وہ درک کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتے تھے لیکن جب پری نے انہیں یہ بتایا کہ درک نے یہاں اس کی عزت اور جان بچائی ہے تو خان بابا نے اسے درک سے نکاح کرنے کی اجازت دے دی

درک دبئی جیسے ملک میں اسے اپنے ساتھ بنا نکاح کے نہیں رکھ سکتا تھا جبکہ وہ خود بہت بڑی مصیبت میں پھنس چکا تھا اسے اپنے گھر لے جا کر۔

مسجد میں بہت سادگی سے ان دونوں کا نکاح ہوا ان کے نکاح کے دوران خان بابا فون کال پر موجود تھے۔

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کرنے جارہی ہے خان بابا سے اس نے کافی اچھے طریقے سے بات کی تھی کہ اسے خود بھی یقین نہ آیا کہ یہ وہی شخص ہے جو پچھلے چار دن سے اس کے ساتھ رہا ہے۔

اس نے خان بابا کو بے فکر کر کے ان سے وعدہ کیا تھا کہ وہ پری کا مکمل علاج کروانے کے بعد اسے پاکستان لے کر آئے گا ان سے ملوانے کے لیے۔خان بابا کو اس سے بات کر کے بہت خوشی ہوئی تھی نکاح کی اجازت ملتے ہی اس نے کہہ دیا تھا کہ وہ ویڈیو کال پر ان کے ساتھ ہی رہے گا نکاح کی پوری رسم کے دوران اور اس نے ایسا ہی کیا تھا

سادگی سے نکاح کر کے وہ دونوں مسجد کے باہر آئے دونوں کا رشتہ بدل چکا تھا۔

اب کہاں جانا ہے پری نے پوچھا

گھر جانا ہے اور کہاں جانا ہے ویسے بھی کافی لمبا نہیں تھا یہ ہمارا نکاح پتا نہیں مولوی کیا کیا پڑھ رہا تھا۔کیا نکاح اتنا لمبا ہوتا ہے وہ اس کے ساتھ نکلتا ہوا پوچھنے لگا۔

ہاں نکاح تو لمبا ہوتا ہے بہت کچھ پڑھا جاتا ہے خوشحالی کی دعا مانگی جاتی ہے کیا آپ نے کبھی کسی کا نکاح اٹینڈ نہیں کیا۔وہ اس کے ساتھ گاڑی میں بیٹھتے ہوئے پوچھنے لگی

انہیں یہ پہلا اتفاق تھا کسی کے نکاح کو اٹینڈ کرنے کا اور وہ بھی اپنے خیر اچھا تھا مزا آیا۔وہ گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے بولا تو پری نہ چاہتے ہوئے بھی مسکرا دی

کتنا عجیب تھا یہ شخص اس نے کبھی کسی کا نکاح اٹینڈ نہیں کیا تھا اور اپنے نکاح میں مزے لے رہا تھا۔ پتہ نہیں اس کی زندگی آگے کیا ہونے والی تھی

ooooo

صبح تقریباً چار بجے کے قریب وہ اسے لے کر سوسائٹی کے اندر داخل ہوا۔ ایک آنٹی نماز پڑھنے کے لئے اٹھی ہوئی تھی گاڑی اندر آتے دیکھ وہ گھر سے باہر نکل آئیں

پری بیٹا اب کیسی طبیعت ہے تمہاری درک نے بتایا تمہیں کوئی بیماری ہے اللہ تمہیں جلد شفایاب کرے اپنا خیال رکھا کرو۔ کوئی بھی مسئلہ ہو تو ہمیں ضرور بتانا ہمیں اپنا ہی سمجھو بیٹا وہ اس سے بہت پیار سے کہہ رہی تھی جب کہ درک اکتائے ہوئے انداز میں اندر چلا گیا۔

جی انٹی اللہ کا کرم ہے میں بالکل ٹھیک ہوں بس تھوڑی طبیعت خراب ہو گئی تھی لیکن اب بہتر ہوں اس نے مسکراتے ہوئے کہا

کتنے پیارے تھے یہاں کے لوگ ایک دوسرے سے کتنی محبت کرتے تھے اور درک اس بات کو سمجھ نہیں پا رہا تھا ان کے لہجے میں کسی بھی قسم کا کوئی مطلب نہیں تھا بس وہ اپنوں سے دور تھے اس لئے سب کو اپنا بنا کے رکھتے تھے۔

کتنے محبت کرنے والے تھے یہ لوگ وہ ان لوگوں کو پاکر بے حد خوش تھی لیکن شاید درک اس کی خوشی کو نہیں سمجھ سکتا

اس کے لیے یہ سب کچھ ڈرامہ تھا ایک دوسرے سے یہ لوگ جھوٹی محبت جتاتے تھے صرف دکھاوا کرتے تھے۔ لیکن اسے یقین تھا کہ درک کبھی نہ کبھی ان لوگوں کو سمجھ جائے گا کہ یہ کوئی دکھاوا نہیں بلکہ یہ ایک حقیقت ہے

بیٹا ہم دن میں تم سے ملنے کے لیے آئیں گے ابھی جاؤ تم بھی آرام کرو تمہیں آرام کی ضرورت ہے تمہیں یہاں سردی میں باہر نہیں کھڑے رہنا چاہیے۔اور اوپر سے تم نے کوئی گرم کپڑے بھی نہیں پہنے۔اللہ تمہیں صحت اور تندرستی دے جاؤ آرام کرو۔آنٹی نے فکر مندی سے کہا تو وہ ہاں میں سر ہلا تی اندر چلی گئی

۔

گھر کے اندر داخل ہوتے ہی اس نے وضو کر کے سب سے پہلے فجر کی نماز ادا کی تھی۔اللہ نے اس کی عزت رکھ لی تھی اسے ایک نام دے دیا تھا اب وہ یہاں اس گھر میں کسی غیر محرم رشتے سے نہیں بلکہ ایک جائز رشتے سے رہ رہی تھی اب اسے اس گھر میں رہنے میں کوئی مسئلہ نہیں تھا

مسئلہ تو پہلے بھی پیش نہیں آیا تھا درک یقین کرنے کے قابل تھا۔اس نے پہلے بھی ایسی کوئی حرکت نہیں کی تھی جس سے لے کر وہ پریشان ہوتی یا اس سے ان سیکیور محسوس کرتی

وہ نہیں جانتی تھی کہ درک کیسا انسان ہے کیا کرتا ہے کس طرح کے لوگوں میں اٹھتا بیٹھتا ہے اس کی صحبت کیسی ہے یا پھر وہ کس طرح کی عادتوں کا مالک ہے۔

اسے بس یہ پتا تھا کہ وہ بری نیت کا مالک نہیں ہے وہ ہوس پرست نہیں ہے اس میں ہزار بری عادتیں ہوں گی لیکن کسی عورت کو غلط نظر سے نہیں دیکھتا۔اس نے پچھلے چار دنوں میں بھی کہیں دفعہ نوٹ کیا تھا اگر کوئی بھی لڑکی یا عورت اس کے پاس سے گزرتی تو وہ نظر جھکا لیتا تھا اور یہ اس کی واحد خوبی تھی جو اس کو بے حد پسند تھی

ooooo

درک باہر آیا تو وہ صوفے پر لیٹی ہوئی تھی سو تو نہیں رہی تھی لیکن اسے باہر دیکھ کر اس کے سر پر آرکا

میں نے تم سے نکاح اس لیے نہیں کیا کہ تمہیں یہاں باہر صوفے پر سلاوں اٹھو یہاں سے اور اندر کمرے میں چلو اور آج سے تم وہی پر رہو گی میرے کمرے میں میرے بیڈ پر

نکاح ہو چکا ہے ہمارا اب ہم دونوں ایک دوسرے کے محرم ہیں اسی لیے یہ ڈرامے بازی بند کرو اٹھو اور کمرے میں آؤ۔ وہ اسے کمرے میں آنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگا۔

نہیں میں یہیں پر ٹھیک ہو کوئی مسئلہ نہیں ہے میں یہاں آسانی سے سو سکتی ہوں آپ آرام کریں پر وہ گھبرائے ہوئے لہجے میں بولی۔

کیوں۔۔۔ یہاں کیوں سو سکتی ہو جب کے اندر بیڈ ہے اور اب ہم کوئی غیر بھی نہیں ہیں ایک دوسرے کے لئے تو بہتر ہے کہ تم بھی اندر آ کے سو جاؤ بیڈ بہت بڑا ہے ہم دونوں آسانی سے وہاں سو سکتے ہیں اور تم ٹینشن لینے کی ضرورت نہیں ہے میں فلحال تمہارے ساتھ ازوجی زندگی شروع کرنے میں بالکل بھی انٹرسٹڈ نہیں ہوں۔

تمہیں دیکھ کر میرے اندر کسی قسم کی کوئی فیلنگ نہیں جاگتی میرے لیے فی الحال تم صرف ایک پلاسٹک کی گڑیا ہو۔ اتنی سی ہو تم کسی چھوٹی سی بچی سے بھی چھوٹی

اور تمہاری اتنی صحت بھی نہیں ہے کہ تم میرے ساتھ ریلیشن بنا سکو تو اس چیز کو لے کر تمہیں فکر مند ہونے یا گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے میں کم از کم اگلے چھ مہینے تک تمہارے ساتھ اس طرح کا کوئی ریلیشن شپ نہیں رکھوں گا۔

کیونکہ میں فی الحال تمہیں مارنے کا ارادہ نہیں رکھتا تمہارا اعلاج ہو جائے تم ٹھیک ہو جاؤ اس کے بعد سوچیں گے ہم ریلیشن شپ کے بارے میں بچوں کے بارے میں فیملی کے بارے میں آہستہ آہستہ

لیکن ابھی کے لیے میں یہ سب کچھ نہیں سوچ رہا تو بہتر ہے کہ تم بے فکر ہو کر اندر آ جاؤ اس رشتے کے لیے میں تمہیں چھ مہینے دے رہا ہوں اگر تم میرے ساتھ ایسے ریلیشن شپ کو کنٹینیو کرنا چاہتی ہو تو مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے

کیونکہ میں جس لڑکی سے شادی کرنا چاہتا تھا اس کا مسلمان ہونا ضروری تھا اور الحمدللہ تم مسلمان ہو اس کے علاوہ میری لڑکی کو لے کر اور کوئی بھی ڈیمانڈ نہیں تھی۔ میری بیوی کا صرف مسلمان ہونا شرط تھا اور اگر تم یہ سوچ رہی ہو کہ میں تمہیں یہاں کس لئے لایا ہوں یا تمہارا علاج کیوں کر رہا ہوں تو اصل بات یہ ہے کہ مجھے یہ گھر بہت پسند ہے۔ کیونکہ میرے بہت ہی عزیز دوست کا گھر تھا لیکن کچھ سال پہلے ان کا انتقال ہو گیا

ان کی فیملی یہ گھر اس سوسائٹی کے کسی انسان کو بیچ کر یہاں سے چلی گئی

اور یہ سوسائٹی کے لوگ کسی اکیلے لڑکے کو یہ گھر دینے کو تیار نہیں تھے میں کرائے کی بیوی لاتا اس سے تو بہتر ہے کہ اصلی بیوی لے آیا۔

تم یہاں سے پاکستان جاؤ گی پاکستان تمہارا علاج نہیں ہے۔ وہاں جا کر تم کوئی نوکری کرو گی پھر تم کسی ملک میں قانونی طریقے سے جاؤ گی۔ پھر وہاں جا کر نوکری کرو گی اپنا علاج کرواؤ گی وغیرہ وغیرہ

تو آگے جا کر تمھارے لیے کافی سارے مسئلے بن جاتے اس سے بہتر ہے کہ تم یہاں پر رہ کر اپنا علاج آسانی سے کرا سکتی ہو۔ اور یہاں پر تمہارے سپورٹ کے لئے میں ہوں ہمارے اس رشتے کو لے کر آگے جا سکتے ہیں۔

اب کمرے میں آ جاؤ میں انتظار کر رہا ہوں وہ اس کے قریب سے اٹھ کر اندر چلا گیا جبکہ وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی کمرے کے اندر آئی تھی کیونکہ اب بہت ساری باتیں کلیئر کرنے کا وقت آ گیا تھا

یہ بات غلط نہیں تھی کہ وہ اس کا شوہر تھا لیکن وہ ایسا رشتہ نہیں چاہتی تھی جو احساس سے عاری ہو جتنا ان دنوں میں اس شخص کو وہ سمجھی تھی اس کے اندر احساس نام کی کوئی چیز نہیں تھی

ooooo

وہ کمرے کے اندر داخل ہوئی تو درک اپنے موبائل پر مصروف تھا اسے دیکھ کر فون رکھ کر بیڈ پر آنے کا اشارہ کیا

درک اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ آپ میرے شوہر ہیں مجھ پر ہر قسم کا حق رکھتے ہیں آپ نے نکاح کر کے مجھے اپنا نام دیا ہے یہاں رہنے کی ایک وجہ دی ہے لیکن میری زندگی میں شادی یا شادی شدہ زندگی کو نبھانا کہیں پر بھی نہیں تھا

آپ نے کہا کہ آپ اپنی بیوی کے لئے صرف اتنا سوچتے ہیں کہ وہ مسلمان ہو لیکن میری سوچ تھوڑی سی الگ ہے

میں بنا احساس کے کسی رشتے کو آگے لے کر نہیں جانا چاہتی درک۔ میں اپنے شوہر کو صرف مسلمان ہونے کے ناطے نہیں اپنا سکتی

اگر آپ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں تو بہت غلط کہتے ہیں کیونکہ ابھی تک میں نے آپ کو نماز ادا کرتے نہیں دیکھا اور جو مسلمان نماز ادا نہیں کرتا وہ مسلمان کہلوانے کا حق نہیں رکھتا

یہ مت سوچیے گا کہ میں آپ پر انگلی اٹھا رہی ہوں یہ آپ کا اور اللہ کا معاملہ ہے آپ بے شک نہ پڑھیں لیکن دوسرے کو مسلمان ہونے کا اعزاز آپ نہیں دے سکتے

آپ مجھے صرف میرے نام کو لے کر مسلمان کہتے ہیں تو آپ کی سوچ غلط ہے۔اور جہاں تک میرے پلاسٹک کی گڑیا ہونے کا سوال ہے تو شاید آپ کو احساس نہیں ہوا لیکن آپ نے میری عزت نفس کی توہین کی ہے۔یہ کمنٹ میری صحت کو دیکھتے ہوئے کیا ہوگا لیکن آپ نے کہا ہے کہ میں آپ کے قابل نہیں ہوں۔ اور جب تک میرا علاج مکمل نہیں ہو جاتا تب تک میں آپ کے قابل نہیں بن سکتی۔آپ چاہتے ہیں کہ چھ مہینے کے بعد میں آپ کے ساتھ ایک نئی زندگی کی شروعات کروں جس میں آپ احساس سے عاری صرف ایک مجبوری کی طرح یہ رشتہ نبھائیں اور میں اپنے جذبات اپنے احساسات کو مار کر آپ کے ساتھ ایک انچاہی زندگی گزاروں۔

تو میرا جواب نہیں ہے معاف کیجیے گا میں ایسا نہیں کر سکتی میں آپ کے ساتھ اس رشتے کو لے کر آگے نہیں جانا چاہتی

آپ نے مجھ سے شادی کی تاکہ آپ ایک فیملی کی طرح اپنے دوست کے اس گھر میں مجھے رکھ سکے اور کوئی بھی آپ پر سوال نہ اٹھائے۔

اور میرا یہاں رہنا ضروری ہے تاکہ میں اپنا علاج کروا سکوں۔

آپ چھ مہینے کے بعد اس رشتے کو نبھانا چاہیں یا نہیں چاہیں لیکن میں اس رشتے کو لے کر آگے نہیں جانا چاہتی تھی میں آپ کے گھر میں رہنے کو تیار ہوں آپ اس گھر کو چھوڑنا نہیں چاہتے یہ کہ آپ کے لئے عزیز ہے تو میں آپ کی فیملی کے روپ میں ہر کسی کے سامنے رہنے کو تیار ہوں لیکن آپ کی بیوی کے روپ میں اس رشتے کو نبھانے کے لیے تیار نہیں ہوں۔

اس کا لہجہ بے حد نرم تھا وہ بہت مدہم آواز میں بات کر رہی تھی اس کے انداز سے کہیں سے بھی ظاہر نہیں ہو رہا تھا کہ وہ غصے میں ہے

لیکن وہ اندازہ لگا چکا تھا کہ وہ غصے میں ہے لیکن شاید اپنے غصے کو ظاہر نہیں کر پا رہی۔شاید اس چیز کی اجازت بھی اس کی صحت اسے نہیں دیتی۔

کلیئر بات کرو تم چاہتی کیا ہو اتنی دیر میں وہ صرف ایک ہی جملہ بولا تھا

میں اپنا خرچہ خود اٹھانا چاہتی ہوں میں اپنا علاج بھی خود کروالوں گی میں خود ہی کوئی نوکری تلاش کروں گی ۔وہ کلیئر بات کرنے لگی

مطلب کے تم یہ گھر چھوڑ کر جانا چاہتی ہو۔تم اس گھر میں نہیں رہو گی میرے ساتھ اسے حیرت کا جھٹکا لگا تھا وہ اٹھ کر سیدھا ہو کر بیٹھا

نہیں میں یہیں پر رہوں گی آپ کے ساتھ اخر آپ نے میری عزت بچائی ہے مجھے اپنا نام دیا ہے آپ مجھے یہاں رکھ رہے ہیں یہ سب میرے لئے آپ کے کسی احسان سے کم نہیں ہے لیکن مزید آپ کا احسان نہیں لینا چاہتی۔میں اس رشتے کی آر میں آپ کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچانا چاہتی

مطلب کے تم کہنا چاہتی ہو کہ چھ مہینے تک تم یہاں میرے گھر میں سب کے سامنے میری بیوی کے طور پر رہو گی اور جو احسان میں نے تم پر کیا ہے بقول تمہارے وہ پورا ہو جائے گا۔ٹھیک ہے مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے

ویسے بھی تم حساب برابر ہی کرنا چاہتی ہو تو یاد رکھنا میں تمہیں دو بار ہسپتال لے کر گیا ہوں تمہارا چیک اپ کروایا ہے اس کے پیسے بھی تم نے مجھے دینے ہونگے۔اور باقی کھانے پینے کے لئے تمہیں میں ہی دونگا اس گھر میں تو یہ گھر صاف کرنا اور اس گھر کے کام وغیرہ کرنا تمہارا کام ہے

آسان الفاظ میں سب کے سامنے تم بے شک میری بیوی کے طور پر یہ سب کچھ کرو گی لیکن میرے لیے تم ایک ملازم ہو۔۔

اور اس گھر کا اور بیڈ کا کرایہ جب تمہاری نوکری شروع ہو گی تب سے دینا وہ بیڈ کے بیچوں بیچ تکیے لگاتا کروٹ بدل کر لٹنے لگا تھا پھر اچانک اٹھ کر اسے دیکھتے ہوئے بولا

اور تم بالکل بے فکر ہو جاؤ میں تمہیں چھونے کی ہاتھ لگانے کی غلطی بالکل بھی نہیں کروں گا کیونکہ سچ میں تم میرے نزدیک پلاسٹک کی گڑیا ہی ہو ایک چھوٹی سی کیوٹ سی بچے تمہیں دیکھ کر تم ایک چاکلیٹ پکڑانے کا دل کرتا ہے

تمہیں دیکھ کر مجھے تم پر ترس آتا ہے مجھے سمجھ میں نہیں آتا کہ اس انسپکٹر نے تم میں ایسا کیا دیکھا کہ وہ تمہارے پیچھے پڑ گیا اتنی سی تو خود تو وہ دوسری بار دو انگلیوں کے بیچ تھوڑا سا فاصلہ بناتے ہوئے اسے مزید آگ لگا گیا

اور اگر تمہیں میری اس بات سے اتنی زیادہ توہین محسوس ہوئی ہے تو خود کو بہتر کرنے کی کوشش کرو۔اور ایک اور بات غلطی سے بھی چھت پہ مت جانا وہاں بہت زیادہ ہوائیں چل رہی ہوتی ہیں آگے ہی کہاں کہاں سے ڈھونڈ کر لایا ہوں ان ہواؤں کی وجہ سے اڑ کر کہیں پر بھی مت چلی جانا۔

اور کل سے تم نوکری ڈھونڈنا شروع کر دو میں زیادہ دن فری کا نہیں کھلاتا تو بہتر ہے کہ جلد سے جلد تم اپنی نوکری تلاش کر لو۔وہ کروٹ لیتا آنکھیں بند کر چکا تھا

پری کو اس وقت اتنا غصہ آ رہا تھا کہ اسے رونا بھی آنے لگا وہ بیڈ پر لیٹی اس کی پیٹھ کو غصے سے گھورے جا رہی تھی۔

اللہ کرے آپ اتنے کمزور ہو جائیں کہ میں پھونک ماروں اور آپ اڑ جائیں۔کافی دیر کے بعد اس کی تھوڑی سی آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی۔

کیا چوزے کی طرح چوں چوں کیے جا رہی ہو کلیئر بولو کیا کہنا چاہتی ہو وہ نیند سے بھری آنکھوں سے اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

اوہ ہاں یاد آیا تم تو ہو ہی چوزی چوں چوں ہی کرو گی نہ اللہ تمہیں صحت دے اس کی بد دعا پر وہ اسے دعا دیتا ہوا دوبارہ لیٹ گیا۔

جب کہ اپنی اتنی زیادہ توہین پر اس سے بہت زیادہ رونا آرہا تھا لیکن اس نے فیصلہ کر لیا تھا وہ بالکل بھی نہیں روئے گی بلکہ اسے دکھائے گی کہ اس کے کچھ بھی کہنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا اور اس کے سارے پیسے بھی وہ اس کے منہ پر مارنے کا ارادہ رکھتی تھی بس اس کی ایک دفعہ نوکری لگ جائے وہ اپنا علاج خود ہی کروائے گی

اس شخص کا کوئی احسان نہیں لے گی وہ اور اس گھر کا بھی کرایا دے گی اور جو اس کا کھاتی ہے اس کے بدلے وہ ویسے بھی گھر کو صاف رکھے گی کیونکہ گندگی میں رہنا اس کی عادت نہیں تھی۔

وہ غصے سے کھولتی آہستہ سے اپنی آنکھیں بند کر چکی تھی نیند کب اس پر سوار ہوئی وہ نہیں جانتی تھی لیکن آج پہلی بار اسے کسی پر اس حد تک غصہ آیا تھا۔ وہ اسے پلاسٹک کی گڑیا کہتا تھا کبھی چوزہ کہتا تھا کبھی اس کی صحت پر کمنٹ کرتا تھا۔

لیکن اب اسنے بھی سوچ لیا تھا وہ ہمت نہیں ہارے گی ایک بار اس کی نوکری لگ جائے

اس کی آنکھ کھلی تو اسے اپنے چہرے پر گرم سانسوں کا لمس محسوس ہوا وہ جھٹکے سے اٹھ بیٹھی تھی۔

درک اس کے بے حد قریب تکیے کو باہوں میں دبوچے گہری نیند سو رہا تھا

حد ہے بارڈر بیچ میں بنا ہی دیا ہے تو اتنے پاس سونے کی کیا ضرورت ہے پری غصے سے ہر بڑبڑائی اور اس کے قریب سے اٹھتی ہوئی فریش ہونے چلی گئی

ظہر کا وقت ہو رہا تھا یہ تو شکر تھا کہ اس کی آنکھ کھل گئی کل رات ساری رات جاگنے کی وجہ سے صبح فجر کے وقت تو وہ گھر پہنچے تھے۔ ترکی نماز تو اس نے گھر آتے ہی پڑ لی تھی۔

اب ظہر کے وقت اس کی آنکھ کھل گئی۔اس نے بے حد پر سکون سے نماز ادا کی۔اور اب اس گھر کی حالت سدھارنے کے پیچھے لگ گئی تھی وہ سمجھ گئی تھی کہ اب یہ سارے کام اس کے ہیں اور اسی نے ہی کرنے ہیں

۔

سب سے پہلے تو اس نے اپنے لئے ناشتہ بنایا تھا اور ناشتہ کرنے کے بعد کچن کا نقشہ چمکایا تھا۔

ارے بیٹا یہ ہسپتال سے آتے ہیں کن کاموں میں لگ گئی ہوا بھی آرام کرو گھر کے کام تو ہوتے رہیں گے تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے ابھی وہ صفائی کر ہی رہی تھی کہ دروازے پر دستک ہوئی اس نے جیسے ہی دروازہ کھولا پڑوس کی آنٹی کچن کی بکھری حالت دیکھ کر کہنے لگی۔

ارے نہیں آنٹی میں کچھ خاص نہیں بس یہ تھوڑا بہت گند صاف کر رہی تھی لگتا ہے درک کو ٹائم نہیں ملتا گھر کی صفائی کرنے کا اسی لیے ہر چیز پر دور مٹی ہے لیکن اب میں آ گئی ہوں نا اب تو مجھے ایک ایک چیز صاف کرنی پڑے گی۔

اور اپنے گھر کا کام تو مجھے آج بھی کرنا ہے کل بھی اب میں اتنی بیمار نہیں ہوں یہ گھر کے کاموں میں سستی کروں۔اور ان کے لئے چائے بناتے ہوئے کہنے لگی۔

ایک وقت تھا جب یہ آدمی صبح اس گھر سے نکلتا تھا اور رات کو پتہ نہیں کب آتا تھا اس گھر کا دروازہ ہمیشہ بند رہتا تھا جب سے تم آئی ہو یہاں رونق سی لگ گئی ہے۔

اللہ تم دونوں کی جوڑی کو ہمیشہ سلامت رکھے ایک دوسرے کے ساتھ کتنے پیارے لگتے ہو میں نے تو کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ اس کھڑوس کے ساتھ کبھی کوئی اچھی لڑکی دیکھنے کو ملے گی۔

میرا کھڑوس کہنا تمہیں برا تو نہیں لگا آنٹی بڑے مزے سے اس کے سامنے درک کی تعریف کر رہی تھیں ان کے کھڑوس کہنے پر وہ ہنسی تو آنٹی اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگیں

برا لگا آنٹی بہت برا لگا آپ نے تعریف میں تھوڑی کنجوسی جو کر دی کھڑوس نہیں کھڑوس دیو کہیں دیکھیں نہ معصوم سی پری اس کے جال میں پھنس گئی۔ وہ بڑے مزے سے کھکھلاتے ہوئے بولی تو آنٹی بھی ہنس دیں

اف لڑکی تم تو بہت زیادہ بگڑی ہوئی ہو شوہر کے لئے ایسے الفاظ نہیں استعمال کرتے آنٹی نے فوراً اسے ڈانٹا

واہ جی واہ آپ خود انہیں کچھ بھی کہیں کوئی بات نہیں اور اگر میں کچھ کہہ دیا تو شوہر ہو گیا۔ خود کیسے موقع پر چوکا مارا ہے اور مجھے بہتی ندی میں ہاتھ بھی نہیں دھونے دے رہی وہ منہ بسورتے ہوئے بولی۔

اچھا اچھا جو دل میں آئے وہ کہ ویسے بھی تمہارا شوہر ہے تو پھر کون روک سکتا ہے آنٹی پھر اسی انداز میں بولیں تو وہ ان کے ہاتھ کے ہاتھ مارتی قہقہ لگا اٹھی۔

اگر فضول کے قہقے بند ہو گئے ہوں تو دروازہ بند کر دو سونا ہے مجھے فضول میں شور مچا رکھا ہے اس گھر میں انسان سکون سے سو بھی نہیں سکتا وہ بے حد غصے میں اندر سے بولا تھا کہ جیسے ان کے قہقوں کو بریک لگ گئی۔

تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں کہ اندر جاگ رہا ہے۔ میں تو یہ سوچ رہی تھی کہ وہ سو رہا ہے اب تمہاری خیر نہیں آنٹی اسے گھورتے ہوئے کہنے لگیں

پہلے تو سو رہے تھے پتہ نہیں آپ کیسے جاگ گئے وہ تھوک نگلتے ہوئے بولی۔

تو کیا ساری زندگی سوئے رہنا تھا اس نے کم از کم کمرہ تو بند کر دیتی کم از کم آواز تو ادھر نہیں جاتی چلو میں جاتی ہوں تم اپنا مسئلہ حل کرو اللہ تمہاری جان بچائے آنٹی اسے دعائیں دیتیں اس کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے اٹھیں۔

آنٹی فاتحہ پڑھنے جایئے گا۔وہ بے حد معصومیت سے بولی

اللہ نہ کرے میری جان اتنا بھی ظالم نہیں ہے آنٹی کو اس کی صورت پر ترس آیا۔

آنٹی آپ نہیں جانتیں میں چار دنوں میں سمجھ گئی ہوں۔وہ اپنے ہی دھیان میں بولی تو آنٹی مسکرا دیں۔

پیار سے سکون سے بات کرنا نہیں ناراض ہو گا پھر آؤں گی شام کو اپنا خیال رکھنا اور ڈاکٹر نے جو میڈیسن دی ہیں وہ وقت پر لیتی رہنا وہ بے حد پیار سے کہتیں اٹھ کر باہر نکل گئی۔جب کہ پری اب یہ سوچ رہی تھی کہ اب اس کھڑوس دیو کے پاس کس طرح سے جائے۔

وہ آہستہ سے اٹھی اور اس کے کمرے کے دروازے سے جھانکا وہ شاید ابھی تک نیند میں تھا اس نے آہستہ سے اس کے کمرے کا دروازہ بند کر دیا۔فی الحال کے لیے اس کی جان محفوظ تھی اس کے لئے اتنا ہی کافی تھا باقی آگے اس کی جان اللہ بچائے گا۔

وہ ایک بار پھر سے کچن میں آئی اور کچن کا فرش چمکنے لگی کچن کا کام ختم کر کے وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ کھانے میں کیا بنائے۔جو اس کھڑوس دیو کو پسند آجائے اور وہ یہ بات بلکل بھی بھول جائے

کاش اس نے یہ سب کچھ نیند میں سنا ہو

اگر اس نے برا منا کر مجھے گھر سے نکال دیا تو میں کہاں جاؤں گی ویسے اتنا برا نہیں ہے آنٹی ٹھیک ہی کہتی ہیں لیکن اس شخص کا کوئی بھروسہ بھی تو نہیں ہے۔کب کس چیز پر اس کا موڈ خراب ہو جائے وہ اپنی ہی سوچوں میں مصروف آنے والے وقت کو سوچ رہی تھی

ooooo

وہ ایک بھرپور نیند لے کر اٹھا تو اسے وہ ساری باتیں یاد آگئیں جو وہ آنٹی کو بتا رہی تھی

ایک تو اس کی اتنی زیادہ ہیلپ کر رہا تھا اور اوپر سے وہ اسی کے خلاف باتیں کر رہی تھی وہ بھی ان لوگوں سے جو پہلے ہی اس کے خلاف تھے

کیسے مزے سے ان لوگوں کے ساتھ انٹرٹین ہو رہی تھی اس کے خلاف فضول بکواس کر کے کر اس وقت اسے اپنی نیند پیاری نہ ہوتی تو وہ اسی وقت اس کے ہوش ٹھکانے لگا دیتا

فریش ہو کر باہر نکلا تو وہ بالکنی کی صفائی میں مصروف تھی۔

لیکن اس وقت اسے بہت بھوک لگی تھی کہ شاید اگر اسے کھانا نہ ملتا تو وہ پری کو ہی کھا جاتا کھانا کدھر ہے میرا وہ اونچی آواز میں چلایا

جبکہ اس کی غصے سے بھرپور آواز سن کر وہ بوتل کے جن کی طرح اس کے سامنے حاضر ہوئی تھی

ناشتہ میں نے تیار کر کے رکھا تھا لیکن آپ اٹھے نہیں تو وہ ٹھنڈا ہو گیا ابھی میں نے کھانا بنا کے رکھا ہے اگر آپ کہیں تو میں آپ کو روٹی بنا دوں

ویسے بھی ٹائم تو نہیں ہوا لیکن پھر بھی آپ نے صبح سے کچھ کھایا نہیں ہے ایسے سوئے جیسے انسان سونا رہا ہو بلکہ مرا پڑا۔۔۔۔

میرا مطلب بے ہوش پڑا ہو اب ایسا بھی کیا سونا نا آگے کا ہوش نہ پیچھے کا وہ اپنی بات کی درستگی کرتے ہوئے خود ہی اپنے بھونگے ڈائیلاگ پر ہنسی

ہو گیا اب جاؤ اور میرے لیے کھانا لے کر آؤ اور اتنا بھی مرا نہیں پڑا تھا میں کہ تمہارے نادر خیالات سن نا پاؤں یہ جو سوسائٹی کی عورتوں کے ساتھ تم نے میری چوگلیاں شروع کی ہیں نہ انہیں ابھی سے ختم کر دو تو تمہارے لیے بہتر ہے ورنہ آگے جا کر مسئلہ بن سکتا ہے تمہارے لیے

کیونکہ ابھی کے لیے اس گھر کے علاوہ تمہارا کوئی ٹھکانا نہیں ہے جہاں جا کر تم رہ سکو۔اور اس سوسائٹی کے باہر تمہیں میرے جیسے نہیں اس انسپکٹر جیسے لوگ ملیں گے جو تمہاری چوزی لکڈ دیکھ کر تم پر ترس ہر گز نہیں کھائیں گے

آئی میری بات سمجھ میں چوزی جاؤ جا کے کھانا لے کر آؤ وہ بے حد غصے سے کہتا لگے ہاتھ اس پر ٹونٹ کر کے صوفے پر پھیل کر بیٹھ گیا

جیسے اس نے کوئی بہت بڑا کام سر انجام دیا ہو وہ اسے بے حد غصے سے گھومتی پیر پکتی کچن کی جانب آ گئی کیونکہ جو بھی تھا اس بات میں کوئی شک نہیں تھا کہ فی الحال کے لئے اس کا سہارا وہی ہے

ooooo

ایک بار مجھے نوکری مل جائے اس کی عقل ٹھکانے نہ لگا دی تو میرا نام بھی پری خان نہیں۔پتا نہیں اپنے آپ کو سمجھتا کیا ہے وہ روٹیاں بیلتی ساتھ ساتھ بڑبڑائے جا رہی تھی

اتنا بھی مت بیلو بازو ہی ٹوٹ جائے گا خیر تمہارے بازو کو بازو کہنا بازو کی توہین ہے یہ تو لکڑی کا ٹکڑا ہے یا اللہ اسے صحت دے۔دیکھ کر بھی ترس آتا ہے جلدی کھانا بناؤ اور میرے خلاف بڑبڑانے والے کام تم بعد میں کرنا پوری صحت مل جائے وہ اسے دعا دیتا وہی کچن میں رکھی اکلوتی کرسی پر بیٹھ گیا

شاید اسے سچ میں بہت بھوک لگی تھی پری نے جلدی سے روٹی بنا کر گرم گرم ہی اتار کر کھانا کرسی کے سامنے رکھی چھوٹی سی ٹیبل پر لگا دیا۔

غصے میں کھانا اور بھی اچھا بناتی ہو یار تم کک کیوں نہیں بن جاتی

خیر تمہیں کک بھی کون رکھے گا اس کام کی بھی اجازت تمہیں تمہاری صحت نہیں دیتی تم بس میری ہی کک بن کے رہو۔

وہ ایک بار پھر سے ہنستا کھانا شروع کر چکا تھا پری کا دل چاہا کہ ہاتھ میں پکڑا ہوا بیلن اٹھا کر اس کے سر پر مارے

وہ اسے گھورتے ہوئے وہ پلٹی ہی تھی کہ اسے ایک پر پھر سے بہت زیادہ غصہ آنے لگا وہ اس کے بارے میں ایسا کیسے کہہ سکتا تھا۔

اب برداشت کی انتہا ہو چکی تھی وہ اپنے بارے میں اتنا فضول بھی نہیں سن سکتی تھی اور تیزی سے قدم اٹھاتی اس کے سامنے سے کھانے کے برتن اٹھاتی ہاتھ کا مضبوط مکا بنا کے اس کے منہ پر دے مارا

اس سے پہلے کہ وہ کچھ بھی اور سمجھتا وہ بائیں ہاتھ کا مکا اس کے منہ پر مار چکی تھی وہ حیرانگی سے اسے دیکھے جا رہا تھا

جب کہ اس کے ہاتھ کا زوردار پنچ کھانے کے بعد اس کے ناک سے خون نکلنے لگا تھا

سمجھ کیا رکھا ہے مجھے کبھی پلاسٹک کی گڑیا کہتے ہو تو کبھی چوزی کہتے ہو کبھی کہتے ہو میں ہوا میں اڑ جاؤں گی کبھی کیا کبھی کیا جب سے آئی ہوں مذاق بناتے جا رہے ہو

کھڑوس دیو ہو تم سنا تم نے کھڑوس دیو نہیں ڈرتی میں تم سے جو ہو وہ ہو۔ آج کے بعد نہ مجھے ان فضول ناموں سے نہیں پکارنا ورنہ ہڈی پسلی ایک کر دوں گی

میں دیکھنے میں کمزور ہوں اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ میں تمہارا مقابلہ نہیں کر سکتی بڑا آیا مجھے فضول باتیں سنانے والا وہ اپنا غصہ نکال کر واپس پلٹی کہ اسے پیچھے سے آواز سنائی تھی

او بی بی روٹی دے دو بھوکا مارنا ہے مجھے۔ اس نے حیران ہو کر پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ آرام سے کرسی پر بیٹھا ویسے ہی کھانا کھا رہا تھا

مطلب اس نے اسے نہیں مارا تھا نہ ہی اس کے ہوش ٹھکانے لگائے تھے وہ تو اب بھی ویسے ہی بیٹھا تھا جیسے پہلے بیٹھا ہوا تھا اس کے تو کسی چیز میں کوئی چیلنجگ نہیں آئی تھی اور ناک سے خون بھی نہیں نکل رہا تھا مطلب یہ سب صرف اس کی امیجیشن تھی۔اس نے حقیقت کچھ بھی نہیں تھی

کیا سانپ سو گیا ہے اتنا وقت لگتا ہے ایک روٹی بنانے میں وہ اسے گھورتے ہوئے بولا تو جیسے وہ ہوش کی دنیا میں آتے ہوئے تیزی سے روٹی نکال کر اسے دینے لگی کہ دیکھا روٹی تو جل کے سوا ہو گئی ہے۔

روٹی تو جل گئی اس نے بے حد معصومیت سے کہا

تمہاری صحت سے جل گئی ہو گی وہ ہنستے ہوئے ایک بار پھر سے ٹونٹ کر گیا

دوسری بناؤ دو وقت نہیں ہے مجھے جانا ہے کہیں وہ فورا کہنے لگا پری ایک بار پھر سے منہ بسورتے روٹی بنانے لگی

کاش یہ خواب سچ ہو جاتا کاش وہ سچ میں اس کا برتا بنا چکی ہوتی کتنا حسین تھا اس کا کاش یہ سچ ہو چکا ہوتا لیکن وہ صرف ایسا سوچ بھی نہیں سکتی تھی

ooooo

وہ نا جانے کہاں جا چکا تھا اسے تو بس اس نے اتنا ہی کہا تھا کہ وہ کسی ضروری کام کے لیے جا رہا ہے

وہ کام کیا کرتا ہے اس بارے میں وہ کچھ نہیں جانتی تھی اور نہ ہی وہ اس کے بارے میں کچھ بھی پوچھتی تھی۔

اس کے جاتے ہی وہ باہر سوسائٹی میں آگئی تھی سوسائٹی میں سات گھر تھے اور تقریبا سب ہی لوگ شام کے وقت باہر بیٹھے تھے

اس پوری سوسائٹی میں صرف دو دکانیں تھیں جیسے ان کے محلے میں ہوا کرتی تھیں بڑے چاچا کی دکان بالکل ویسے ہی

یہاں آکر اسے بالکل نہیں لگا تھا کہ وہ اپنے ملک کو چھوڑ چکی ہے یہاں کے لوگ بہت پیار کرنے والے تھے اور ساتھ نبھانے والے تھے۔

وہ سب اسے بہت زیادہ اہمیت دے رہے تھے اس لڑکی کو لے کر ان سب کو ایک بار نہیں بلکہ دو بار غلط فہمی ہوئی تھی وہ اسے بہت غلط تصور کر چکے تھے جب کہ اسے جاننے کے بعد وہ سب کو ہی پیاری لگنے لگی تھی۔

سبھی اس کے لیے دعا کرتے تھے کہ وہ اپنی بیماری سے نکل کر جلد صحت یاب ہو جائے۔

بچ گئی یاس نے کچھ کہا آنٹی نے پوچھا

کسی کی یہ مجال جو ہمیں کچھ کہے وہ اترا کر بولی تو آنٹی ہنسیں۔

شکر ہے میں تو گھبرا گئی تھی کہ اس نے کچھ کہا نہ ہو ویسے نام خوب ڈالا ہے تم نے اس کا آنٹی پر سکون سانس لیتے ہوئے بولیں تو وہ بھی ہنسی

ارے آنٹی آپ تو آدھی ادھوری بات سن کر خوش ہو جاتیں ہیں آپ میری پوری بات تو سنیں۔ ہوا کچھ یوں کہ وہ مجھے طعنے مار رہے تھے کہ میں نے ان کے خلاف اتنی ساری باتیں کی اور اپنی صحت پر بالکل غور نہیں کیا پھر کیا تھا جب انہوں نے میری صحت کے خلاف بات کی تو مجھے بڑا غصہ آ گیا

پھر۔۔۔اس کے انداز نے آنٹی کو متجسس کر دیا تھا

پھر کیا انٹی میں غصے سے پلٹی دائیں گال پر مکا مارا بائیں گال پر مکا مارا منہ ناک سے خون آنے لگا تھا نہیں وہ بولی تو آنٹی جیسے بے ہوش ہونے کے قریب پہنچ گئیں۔

یہ تم کیا کہہ رہی ہو لڑکی مجھے یقین نہیں آرہا کیا یہ حقیقت ہے آنٹی حیرانگی سے پوچھنے لگیں۔

یہی تو مجھے پتا نہیں آپ بتائیں کیا خواب حقیقت ہوتے ہیں اور کیا جاگتی آنکھوں سے انسان خواب دیکھ سکتا ہے عہ معصومیت سے آنکھیں پٹپٹاتے پوچھنے لگی تو آنٹی نے اگلے ہی لمحے اس کے سر پر چپت لگائی تھی۔

اف لڑکی تم نے تو مجھے پریشان کر دیا تھا مجھے لگا سچ میں یہ سب کچھ ہوا ہے آنٹی ہنستے ہوئے بولی۔

سچ ہو گا آنٹی بس ایک بار مجھے صحت میں آجانے دیں میں ان کے اوپر بیٹھ گئی تو میرے نیچے ساری عقل ٹھکانے آجائے گی اتنی موٹی ہو جاؤں گی میں کہ میں پھونک ماروں گی اور وہ۔۔۔

بس بس لڑکی آسمانوں سے نیچے اتر آؤ جو بات ممکن ہی نہیں اس کے بارے میں کیا سوچنا آنٹی نے لمحے کی تاخیر نہ کرتے ہوئے اسے حقیقت کا آئینہ دکھایا تو وہ ایک بار پھر سے منہ بنا کر بیٹھ گئی۔

کاش ایسا ہو جائے پتہ نہیں اپنے آپ کو سمجھتے کیا ہیں اللہ نے تھوڑی صحت کیا دی ہے بندے کے نخرے ہی ختم نہیں ہوتے آپ بھی تو ماشاءاللہ سے اتنی خوبصورت صحت کی مالک ہیں آپ نے تو کبھی غرور نہیں کیا وہ ان کے جسم کو دیکھتے ہوئے کہنے لگی

آنٹی نے ایک نظر اپنے بے ڈول جسم کو دیکھا تھا جسے وہ نظر نہ لگ جانے کی غرض سے ماشاءاللہ کہہ رہی تھی۔

میری جان ایسے ہی تنگ کرتا ہے تمہیں تم اس کی باتوں کو دل پر مت لگایا کرو اور جو عجیب و غریب خواب دیکھا ہے نہ تم نے دوبارہ کبھی مت دیکھنا گناہ ملتا ہے شوہر کے یہ ایسا نہیں سوچتے وہ اسے سمجھانے والے انداز میں بولیں

ooooo

لو میں نے تمہارے لئے نوکری ڈھونڈ لی ہے ایک ریسٹورنٹ ہے وہاں پر کچھ ورکرز کی ضرورت ہے تمہاری جھوٹی سی وی بنادی ہے میں نے وہاں پر کام آئے گی

اب کتنے دن یہیں پڑی رہو گی نوکری کرو اور اپنا علاج کرواو۔ اگر تمہیں یاد ہو تو دو دن کے بعد تمہیں پھر سے ڈاکٹر کے پاس جانا ہے اور وہاں جو خرچا ہو گا وہ میں ہر گز نہیں کروں گا

ہاں لیکن میں تمہارا کرایا بچالوں گا ہسپتال تک جانے کا مطلب ہے میں تمہیں فری میں ہسپتال پہنچادوں گا۔ میرے پاس اپنی گاڑی ہے۔اور اس معاملے میں تمہارے سوسائٹی کے لوگ بھی تمہاری بالکل مدد نہیں کر سکتے کیونکہ یہاں کسی کے پاس بھی اپنی گاڑی نہیں ہے سوائے میرے

خیر کیا یاد کروگی کل تمہیں اس ریسٹورنٹ میں بھی میں ہی پہنچادوں گا اب بیوی ہو تم میری اتنی مدت تو کر ہی سکتا ہوں۔وہ فل ایٹیٹیوڈ سے کہتا اپنے کمرے میں بند ہو گیا۔

عجیب آدمی تھا اس کے علاوہ کسی سے بات نہیں کرتا تھا اور اس سے بھی بات اس انداز میں کرتا تھا جیسے بات نہیں آحسان کر رہا ہو اس کی ذات پر۔

ہنستا نہیں تھا زیادہ خاموش ہی رہتا تھا بہت کم بات کرتا تھا جب بھی کرتا تھا دل جلا کر رکھ دیتا تھا۔

اٹھتے بیٹھتے اللہ سے اس کے لیے صحت کی دعا مانگتا تھا جو دعا سے زیادہ تانا لگتی تھی۔

وہ ایک ہفتے سے اس کے ساتھ رہ رہی تھی لیکن اب تک اس کی ذات کی پہیلی کو سلجھا نہیں پائی تھی اسے کھانے میں کیا پسند تھا کیا نہیں وہ نہیں جانتی تھی لیکن وہ جو کچھ بھی بناتی تھی خاموشی سے کھالیتا تھا۔

کل اس نے باہر کی سیٹنگ چینج کی تھی اسے لگا تھا وہ آکر سوال اٹھائے گا لیکن اس نے کچھ بھی نہیں کہا اور آج کا بیڈروم کی سیٹنگ چینج کرنے کا ارادہ تھا کل اس کا کچھ بھی نہ کہنا سے حوصلہ دے گیا تھا

اس کے جانے کے بعد وہ سب سے پہلے بیڈروم میں آئی تھی کیونکہ آج اس نے قسم کھا رکھی تھی کہ وہ بیڈ روم کی ساری سیٹنگ چینج کر دے گی

کل باہر کے صوفے کو گھسیٹتے ہوئے اس کی جان آدھی ہو گئی تھی لیکن اس نے پھر بھی ہمت نہیں ہاری تھی اور وہ پیچھے ہٹنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی تھی

آج بیڈروم کی مکمل سیٹنگ چینج کرنے کے بعد ہی اس نے سکون کا سانس لینا تھا۔

کمرے میں آ کر وہ سب سے پہلے الماری کی طرف بڑھی تھی اس نے الماری سے تمام کپڑے نکال کر بیڈ پر رکھے

اور اپنی ساری جان لگا دی اس الماری کو گھسیٹنے میں ۔ یہ بہت مشکل کام تھا ایک تو الماری اتنی لمبی تھی اوپر سے اس سے گھسیٹی بھی نہیں جا رہی تھی آخر اس کی محنت نے ذرا سا رنگ دکھایا تو الماری دیوار سے ذرا آگے آئی

یا شاید الماری کو خود ہی اس معصوم پر ترس آ گیا تھا اس نے بے حد فخر سے اپنے آپ کو شیشے میں دیکھا اور اپنے کندھے سے مصنوعی دھول اڑ کر وہ پیچھے کی جانب آئی ۔

دیوار کا سہارا لے کر اس نے آخر الماری کو گھسیٹ کر اس کی نئی جگہ پر پہنچا ہی تھی اب وہاں وہ کافی اچھی لگ رہی تھی پہلے کی بنسبت کمرہ کھولتے ہی الماری سامنے اسے بالکل اچھی نہیں لگ رہی تھی

ٹھیک تھا اس کے کمرے میں اس کے علاوہ کوئی بھی آتا جاتا نہیں تھا لیکن اگر کوئی اتفاق سے آ ہی جائے تو کیا سوچے انہیں یہ بھی نہیں پتہ کہ الماری دروازے کے سامنے نہیں رکھی جاتی ۔

لیکن اس میں اس بیچارے کا بھی کیا قصور تھا اسے کیا پتا تھا اور ویسے بھی مردوں کو کیا پتا ہوتا ہے یہ سارے کام تو عورتوں کے ہوتے ہیں اور اب اس گھر میں ایک عورت رہی تھی

اب تو ظاہری سی بات ہے اس گھر کا ایک ایک کونا شیشے کی طرح چمکنا چاہیے اور سیٹنگ بھی بالکل پرفیکٹ ہونی چاہیے ۔ بس اب وہ اپنے عورت ہونے کا حق ادا کر رہی تھی پورے گھر کی سیٹنگ چینج کر کے ۔

سب سے پہلے اس نے کچن کی سیٹنگ چینج کی تھی اس کے بعد باہر موجود چھوٹے سے حال کی اور اب اس اکلوتے کمرے کی کر رہی تھی ۔ لیکن اس کمرے میں موجود ساری چیزیں کافی وزنی تھی جو اس سے اٹھائی نہیں جا رہی تھی لیکن پھر بھی اس نے عورت ہونے کا حق ادا کرنا تھا ۔

اخراس نے ہمت کر کے ہر چیز کو اصل جگہ پر پہنچادیا تھااب صرف بیڈ کی سیٹنگ رہتی تھی جو دیکھنے میں ہی ضرورت سے زیادہ بھاری محسوس ہو رہا تھا

یااللہ مجھے ہمت دیں کہ میں اس کو کھینچ سکوں بس یہی ایک کام رہتا ہے باقی کمرہ کتنا پیارالگ رہا ہے۔اسے اپنے کام سے کافی خوشی ہورہی تھی۔بس اب یہ ایک بیڈرہ گیا تھا جس کے لیے اس نے پتہ نہیں کتنی جان لگانی تھی

بیڈ کو ذرا سا کھینچنے پر ہی اسے ایسا لگا کہ اگر سے پانی نہ ملا تو یہیں پر مر جائے گی

وہ فورا کیچن میں گئی تھی اور جگ بھر کر پانی کا لائی تھی اس نے گٹاگٹ ایک گلاس پانی کا چڑھایااور بیڈ پر اپنی جان لگانے لگی

لیکن اگلے ہی لمحے اسے محسوس ہوا تھا کہ یہ اس کے بس سے باہر ہے وہ بیڈ پر لیٹ گئی

نہیں پری تجھے ہمت نہیں ہارنی تو ایک عورت ہے اور یہ سب کچھ نہیں چل سکتا ایسی سیٹنگ صرف مرد حضرات ہی کر سکتے ہیں

کتنا برا ہے یہاں سب کچھ میں ایسا نہیں ہونے دوں گی میں اس گھر میں رہتی ہوں اور اگلے چھ مہینے تک مجھے یہیں پر رہنا ہے تو بہتر ہے کہ ہمت ہارنے کے بجائے ہمت سے کام لوں اور ویسے بھی اگر اس کھڑوس دیو کو پتہ چل گیا کہ میں نے ہمت کر کے اس بیڈ کو تھوڑا سا آگھسایا ہے۔

لیکن آگے نہیں گھسیٹ پائی تو وہ کتنا مزاق اڑئے گا میرا پتہ نہیں کیا کیا کہتا رہتا ہے بلڈوزر کہیں گا نہیں میں اب خود کی ذات پر کوئی بات نہیں سنوں گی میں ہمت کروں گی مجھے یہ بیڈ گھسیٹنا ہے

وہ پانی کا ایک اور گلاس پیتی اپنی ساری ہمت جمع کرتے ہوئے اس بیڈ کو گھسیٹنے میں لگ گئی۔

آخر تین گھنٹے کی جان توڑ محنت کے ساتھ اس نے بیڈ کو گھسیٹ ہی لیا تھا اور اب وہ اتنا زیادہ تھک چکی تھی کہ اس میں اتنی ہمت بھی نہیں تھی کہ کچن میں جا کر پانی کا ایک گلاس ہی پی پاتی

لیکن پھر بھی اسے اس کھڑوس دیو کے لئے رات کا کھانا تو تیار کرنا ہی تھا۔

لیکن وہ ایسا کیا بنائے جو جلدی بن جائے کیونکہ اب اس کے آنے میں تھوڑا ہی وقت باقی تھا اور کچھ بھی اچھا سا بنانے کے لئے اسے وقت درکار تھا جو اس کے پاس نہیں تھا اور نا ہی اس میں اتنی ہمت ہیں کہ وہ زیادہ دیر کھڑی رہ کر کچھ بنا پاتی۔

کافی دیر سوچنے کے بعد اسے جو بھی سمجھ میں آیا اس نے بنا کر رکھ دیا۔ ابھی وہ کھانا بنا کر فارغ ہی ہوئی تھی کہ دروازے پر دستک ہوئی وہ شیشے کے دروازے پر پردہ کم ہی گراتی تھی۔

اسی لئے وہ اسے دیکھتے ہی فوراً دروازہ کھول چکی تھی لیکن وہ اندر داخل ہوتے ہی پردہ گرا چکا تھا۔

oooooo

ہاں تو محترمہ چوزی میڈم کیا کیا سارا دن اور کل کے انٹرویو کی تیاری کر لی ہے نا تم نے وہ صوفے پر بیٹھتے ہوئے ٹی وی آن کرنے لگا

مجھے پتہ ہی نہیں ہے کہ وہ کیا سوال کریں گے مجھے سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ میں کونسے سوالوں کی تیاری کروں۔ وہ پریشانی سے بولی

اچھا چھوڑو جو بھی ہو گا دیکھا جائے گا جاو کھانا لاؤ بھوک لگی ہے مجھے وہ اس کی بات ختم کرتا سامنے میز پر پیر رکھنے لگا تھا

ایسے مت کریں شیشے کا ٹیبل ہے ٹوٹ جائے گا اور ویسے بھی آپ کے بوٹ کے داغ رہ جاتے ہیں گندا میز اچھا لگتا ہے کیا وہ اسے ٹوکتے ہوئے بولی تو درک نے اسے گھور کر دیکھا اس کا انداز ایسا تھا جیسے یہ گھر درک کا نہیں بلکہ اس کا ہو۔

اور کوئی حکم ہو ہاتھ باندھتے ہوئے کافی عاجزی سے بولا

نہیں بس اتنا ہی بہت ہے میں کھانا لاتی ہوں وہ شرمندگی سے کچن کی جانب چل دی جب کہ اس کے جاتے ہی اس نے فوراً ہی پیر ٹیبل کے اوپر رکھ لیے تھے۔

وہ جلدی سے کھانا لاتی اس کے پاس رکھ چکی تھی ساتھ ہی وہ اس کے لئے چائے بنا کر لائی تھی

یہ چائے کیوں لائی ہو تم کھانے کے ساتھ چائے کون دیتا ہے وہ چائے کے کپ دیکھ کر پوچھنے لگا۔

میں پیتی ہوں بہت مزے کی لگتی ہے وہ اس کے سامنے کھانا کھولتے ہوئے کہنے لگی جبکہ کھانے کی جگہ سینڈوچ دیکھ کر اس کا موڈ آف ہو گیا تھا

یہ کیا ہے کھانا کھایا میں نہیں کھاتا یہ سب کچھ وہ فوراً بھگڑے موڈ کے ساتھ بولا تھا

یہ کھانا ہے اور جو ملتا ہے نہ وہ شکر الحمدللہ کہہ کر کھا لینا چاہیے کیا پتا کل یہ بھی نصیب ہو یا نہ ہو

اور آج میں سارا دن کام کر رہی تھی تو مجھے کھانا بنانے کا وقت نہیں ملا اور میں بہت زیادہ تھک گئی تھی جس کی وجہ سے میں نے کھانا نہیں بنایا

لیکن یہ سینڈوچ بناتے ہوئے بھی مجھے اچھا خاصا وقت لگا ہے اسی لیے بنا کچھ بھی کہیں آرام سے کھا لیں اور یہ کیچپ اسے اور بھی زیادہ ٹیسٹ کر دے گا اس کو وہ اپنے سینڈوچ پر کیچپ ڈالتے ہوئے اس کے سینڈوچ پر بھی اچھا خاصا ڈال چکی تھی۔

لڑکی میں نے کہا میں یہ سب کچھ نہیں کھاتا وہ ذرا غصے سے بولا جب کہ وہ پرواہ کیے بغیر اپنی بھوک مٹانے لگی تھی وہ اپنا فرض ادا کر چکی تھ

کون سے تیر مارے ہیں صبح سے تم نے جو کھانا تک نہیں بنایا اسے اس وقت سچ میں بہت بھوک لگی تھی اور سینڈوچ دیکھ کر اس کا موڈ بری طرح سے خراب ہو چکا تھا اس لئے بے حد غصے سے بولا

آپ کا جو سالوں سے گند پڑا ہوا تھا اسے ہی صاف کر رہی تھی اب جا کر کہیں فارغ ہوئی تھی میں کمرہ صاف کر رہی تھی آپ کا

وہ غصے کے جواب میں غصے سے بولی لیکن اس کے باوجود بھی وہ اس کے غصے کو محسوس نہیں کر پایا تھا یہی تو اس کی بری عادت تھی وہ اپنا آپ ظاہر نہیں کر پاتی تھی

تم اپنا کھانا ختم کر کے مجھے کچھ اور بنا دو وہ آخر نتیجے پر پہنچا تھا۔

مجھ میں اور کچھ بھی بنانے کی بالکل ہمت نہیں ہے اگر آپ سے کھایا جاتا ہے تو آپ بتائیں ورنہ باہر سے کچھ لے کر کھا کر آ جائیں

یا ایسا کرتی ہوں آپ مجھے پیسے دیں میں سامنے انکل کی دکان سے کوئی چیز لے آتی ہوں اس کی بھوک کا سوچتے ہوئے وہ پریشانی سے کہنے لگی کیا کرتی اپنے نرم دل کا جو کسی کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا تھا۔

اب تو وقت بھی بہت زیادہ ہو گیا تھا کھانا بنتے بنتے تو نہ جانے کتنا وقت لگ جاتا

کیا کھاؤں گا میں ان کی دکان سے وہ بچوں والے پاپڑ۔۔۔وہ غصے سے غرایا۔

لاؤ یہی کھا لیتا ہوں نصیب میں یہی لکھا ہے۔وہ غصے سے گھورتے ہوئے سینڈوچ اپنی طرف گھسیٹ کر کھانے لگا۔

لیکن پہلا بائیٹ کھانے کے بعد اسے احساس ہوا کہ اتنا بھی برا نہیں تھا جتنا وہ سوچ رہا تھا ہاں بس کیچپ کی مقدار بہت زیادہ ہو گئی تھی پری نے چائے کے کپ کی طرف اشارہ کیا تو اس نے وہ بھی تھام لیا۔

یہ ایک نیو ایکسپریس تھا لیکن کافی مزیدار تھا وہ شروع میں اسے کھاتے ہوئے ہچکچا رہا تھا لیکن اب آرام سے صوفے پر بیٹھ کر کھانے لگا تھا یہ واقعہ اچھی چیز تھی۔

اسے سکون سے کھانا کھاتے دیکھ پری بھی پر سکون ہو گئی تھی

آپ کو ایک سرپرائز ملے گا جب آپ کمرے میں جائیں گے میں نے آپ کا کمرہ شیشے کی طرح چمکا دیا ہے ۔اس بے حد خوشی سے بتایا۔

اچھا تو آج تم نے کمرے کی صفائی کی ہے لیکن کمرے میں اتنا بھی کام نہیں تھا کہ تم سارا دن اسی پر لگا دو کھانا بھی نہ بناؤ۔ وہ اسے گھورتے ہوئے بولا واقع ہی اس نے کھانا نہیں بنایا تھا کمرہ اتنا بڑا نہیں تھا جو سارا دن اسی میں لگ جاتا۔

ہاں میں نے پورے کمرے کا نقشہ بدل دیا ہے آپ دیکھیں گے تو حیران ہو جائیں گے وہ بے حد فخر سے بتا رہی تھی

پھر تو سچ میں دیکھنا ہی پڑے گا ایسا بھی کیا کر دیا ہے تم نے کمرے میں کہ میں دیکھ کر حیران رہ جاؤں گا وہ کھانا کھا کر اٹھ کر اپنے کمرے کی جانب جانے لگا تو وہ بھی اس کے پیچھے پیچھے ہی آئی۔

ooooo

اس نے کمرے کا دروازہ کھول کر جیسے ہی قدم اندر رکھا اسے پتہ چل گیا کہ الماری اپنی جگہ پر موجود نہیں ہے لیکن یہ کیا میز بھی اپنی جگہ پر موجود نہیں تھا۔ اور سب سے حیران کر دینے والی بات بیڈ کی شیپ چینج کر دی گئی تھی۔

بیڈ کو سامنے والی دیوار کی بجائے دوسری دیوار کے ساتھ لگا دیا گیا تھا اس نے حیران ہو کر اسے دیکھا۔ جو بڑے فخر سے مسکرائے جا رہی تھی۔ اسے یقین تھا کہ اس کی سیٹنگ اسے بے حد پسند آئے گی اور وہ خوش ہو کر اسے شاباشی بھی دے گا۔

لیکن وہ تو حیرانگی سے کبھی اسے تو کبھی بیڈ کو دیکھ رہا تھا وہ بیڈ کو دیکھتے ہوئے نظریں اس کی طرف کرتا اسے سر سے پیر تک دیکھتا شاکڈ کی کیفیت میں تھا۔

جب کہ وہ کبھی اس کے ادھر ادھر دیکھنے پر مسکراتی تو کبھی کنفیوز ہو کر اسے دیکھتی اس کے دماغ میں چل کے آرہا تھا وہ انہی سوچوں میں مصروف تھی کہ اسے درک کے بے ساختہ قہقے کی آواز سنائی دی

یہ۔۔۔سب تم نے کیا ہے۔۔۔۔۔وہ قہقے پر قہقے لگاتا اس سے پوچھ رہا تھا جب اچانک ہی وہ اس کا بازو تھام کر اس کے بازو پر تھپکی لگاتا پھر سے قہقہ لگا اٹھا۔

یہ سب کچھ کرنے میں کسی نے تمہاری مدد کی ہے وہ بڑی مشکل سے خاموش ہوتا اس سے پوچھنے لگا

نہیں میں نے سب کچھ اکیلے کیا ہے بالکل اکیلے کسی نے کوئی مدد نہیں کی اور نہ ہی میں نے کسی سے کوئی مدد مانگی اس کے قہقے پر پریشان ہوتی وہ بتانے لگی۔ لیکن اس کے ساتھ ہی وہ پھر سے ہنسنے لگا۔

کبھی وہ دو انگلیوں کے بیچ ایک آنکھ بند کر کے اس کی صحت دیکھتا تو کبھی بیڈ کو دیکھ کر پھر سے ہنسنے لگتا۔

یا اللہ اسے صحت دے۔ یا اللہ اس میرے حصے کی صحت دے۔

یا اللہ یہ تو کمزوروں کے نام پر بھی توہین ہے اس پر رحم فرما میرے مولا۔

وہ دونوں ہاتھ دعا کی صورت میں اٹھاتا اوپر کی جانب دیکھتے ہوئے اسے آگ لگا گیا۔

جب کہ وہ غصے سے پاؤں پٹختی وہاں سے جانے ہی لگی تھی کہ اچانک درک نے اس کا بازو تھام لیا۔

ارے چوزی میڈم کہاں جا رہی ہو۔۔۔؟ یہی رکو وہ اس کا بازو تھام کر اسے بیڈ کے قریب کھڑا کر چکا تھا۔

اس نے بیڈ سے ایک تکیہ اٹھا کر آہستہ سے اس کے ہاتھ میں پکڑایا اور ساتھ ہی دوسرا تکیہ اٹھا کر اسے دیا ۔اس نے کمبل اٹھا کر اس کے اوپر پھینکا اور بیڈ شیٹ بھی اسی انداز میں اتار کر اس کے حوالے کی۔

میٹرس کو ایک دھکا مار کر اس نے نیچے زمین پر پھینکا اور اگلے ہی لمحے بیڈ کر واپس اسی جگہ لے گیا جہاں وہ صبح سے لائی تھی۔اپنی محنت ضائع ہوتے دیکھ پری کو رونا آنے لگا۔

جب کہ اب وہ اسے ذرا سا آگے آنے کا اشارہ کرتا میٹرس دوبارہ بیڈ پر ڈال چکا تھا۔بیڈ شیٹ اس کے اوپر سے اتار کر بیڈ پر پھیلاتا وہ اس کے ہاتھ سے کمبل لے کر بیڈ پر پھینک چکا تھا اور دونوں تکیہ واپس جگہ پر رکھتا وہ آرام سے بیڈ پر لیٹ گیا۔

میں یہاں گھر میں سکون لینے آتا ہوں آرام سے اپنی نیند پوری کرنے آتا ہوں اور وہاں اس دیوار کے ساتھ مجھے کبھی نیند نہیں آئے گی کیونکہ میں بچپن سے ہی اس طرف سونے کا عادی ہوں اس لئے دوبارہ یہ سیٹنگ چینج مت کرنا۔

گڈ نائٹ وہ آنکھیں بند کرتا اس کی ساری محنت پر پانی پھینک چکا تھا۔

جبکہ پری یا شاکڈ کی کیفیت میں تھی اسے تو سمجھ میں نہیں آرہا تھا آخر اس کے ساتھ ہوا کیا ہے کوئی اتنا بے رحم کیسے ہو سکتا ہے وہ اس کے سارے دن کی محنت لمحوں میں اڑا چکا تھا۔

ooooo

پری صبح صبح ہی اٹھ کر تیار ہونے لگی

لڑکی تم نے کتنے دنوں سے یہی کپڑے پہنے ہوئے ہیں اب ریسٹورنٹ میں انٹرویو دینے کے لیے بھی تمہیں کپڑے پہن کر جارہی ہو تمہارے پاس کپڑے نہیں ہے کیا۔وہ اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا وہ تو رات سے ہی بھری پڑی تھی اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اسے جان سے مار ڈالے۔

نہیں کڈنیپرز نے مجھے کڈنیپ کرنے سے پہلے پوری پیکنگ کی اجازت دی تھی میں توسب کچھ پیک کر کے لائی ہوں یہاں میرا دل ہی نہیں کرتا کچھ پہننے کو بس یہی کپڑے مجھے اچھے لگتے ہیں۔ وہ بہت غصے سے اسے گھورتے ہوئے بولی

لیکن اس کا غصہ بھی کتنا معصوم تھا اس نے بالکل برا نہیں منایا اس کی بات کا۔

چلو ٹھیک ہے جہاں میں تمہیں اتنا سارا قرضہ دے چکا ہوں وہی تھوڑا اور سہی آج تمہیں شاپنگ پر لے چلوں گا۔

اپنے لیے کوئی کپڑے وغیرہ خرید لینا لیکن اس سے پہلے میرے کپڑے استری کر و وہ اپنے کپڑے اسے دیتے ہوئے بولا۔

وہ جو اب تک سارے کام خوشی خوشی کر رہی تھی یہاں آکر منہ بنا گئی اسے کپڑے استری کرنا پسند نہیں تھا۔ خان بابا کو بھی یہ بات پتا تھی لیکن وہ پھر بھی اسی کے ہاتھ سے استری ہوئے کپڑے پہنتے تھے۔

اور وہ جان بوجھ کر کپڑوں کے وہی حصے استری کرتی تھی جو اس کی واسکٹ سے باہر ہوتے تھے۔ کیونکہ جو چیز نظر ہی نہیں آتی اسے کیا چمکانا۔ اس کے پاس لاجک تھا جو یہاں کام نہیں آنا تھا کیونکہ درک اس کے سر پر کھڑا تھا۔

اپنے ہاتھ ٹوٹے ہوئے ہیں جناب کے سارے کام میں ہی کروں ملازمہ ہی بنا دیا ہے۔ اتنے بڑے امیر کبیر ملک میں رہتے ہیں کم از کم کپڑے تو باہر سے استری کروا ہی سکتے ہیں۔ ورنہ خود کر لیں

لیکن نہیں انہیں تو مفت کی ملازمہ مل گئی ہے سارے کام کرنے کے لیے ضرورت کیا ہے خود کو تکلیف دینے کی۔ وہ غصے سے بڑبڑائے جارہی تھی۔ لیکن درک کب سے اس کے چہرے کو دیکھ رہا تھا اس نے اچانک سامنے دیکھا تو وہ چہرہ پھیر گیا۔

چوزی میڈم کب سے چوں چوں کیے جا رہی ہو کچھ سمجھ نہیں آ رہا۔ صاف صاف اور تھوڑا اونچا بول کیا بول رہی ہو۔ وہ پوچھنے لگا۔

آپ کے کپڑے استری ہو گئے بس یہی بتا رہی ہوں آپ کو۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی اور ساتھ ہی کپڑے اس کے حوالے کر دیے۔

ہاں ٹھیک ہے لے لو میرے کپڑے دو اور دوپہر میں جب تم واپس آؤں گی تو کھانا بنا دینا اور ہاں کچھ پہلے بنا دینا ساتھ تھوڑا سا اور اس میں ملکی بہت کم رکھنا وہ زیادہ تیز مرچیں نہیں کھاتی

کون نہیں کھا پاتی وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے بولی

کوئی نہیں جتنا کہا ہے اتنا کرو کھانا لازمی بنا دینا اندر ٹیفن پڑا ہو گا چھوٹا اس میں ڈال دینا میں آ کر لے جاؤں گا ۔ وہ اپنی بات ختم کرتا کپڑے لے کر چینج کرنے چلا گیا۔

جب کہ کنفیوژن ہو رہی تھی کہ ٹیفن میں کھانا کس کے لئے ڈالنا ہے وہ تو نارمل مرچ ڈالتی تھی جتنا وہ خود بھی آسانی سے کھا لیتا تھا تو اب کس کے لیے بنانا تھا جس میں مرچی حد کم ہونی چاہیے

اس کا انٹرویو تقریبا 11 بجے کے قریب تھا اور وہ اس کے ساتھ ہی جانے کا ارادہ رکھتا تھا۔ لیکن اس سے پہلے وہ اسے کسی کے لیے کھانا بنانے کا کہہ چکا تھا۔ وہ ساتھ ہی اپنے لیے بھی کھانا بنانے لگی پتہ نہیں انٹرویو سے کتنی دیر میں فارغ ہونا تھا اچھا ہی تھا کہ وہ کھانا بنا کر جاتی

پتہ نہیں کس کے لئے کھانا بنوا رہے ہیں خیر میرا کیا ہے کھانا تو میں نے ویسے بھی بنانا ہی تھا۔ چلو بنا دیتی ہوں کیا ہو گیا اگر ایک اضافی انسان کے لیے بنا رہی ہوں تو لگتا ہے کوئی مریض ہے جو اتنی کم مرچی کھاتا ہے۔

اللہ شفا دے اسے وہ بے حد کم مرچی والا کھانا بنا کر ٹیفن میں ڈال کر ساتھ ہی اسے دعا دینے لگی۔ اور ساتھ ہی اپنے کھانے میں میچ کی مقدار تھوڑی زیادہ کر لیں کیونکہ وہ یہ بات اپنے سمجھ گئی تھی کہ درک تیز مرچوں والا کھانا پسند کرتا ہے

ہاں تم نے کھانا بنا لیا مجھے دو وہ کمرے سے باہر نکلا تو ٹیفن اس کے سامنے تیار تھا

جی میں نے کھانا بنا دیا ہے یہ آپ لے جائیں یہ کوئی مریض ہے کیا جس کے لیے کھانا لے کر جا رہے ہیں وہ پوچھے بھی نہ رہ سکی

دیکھو لڑکی جس چیز سے تمہارا کوئی مطلب نہیں ہے اس چیز میں پڑنے کی ضرورت بھی نہیں ہے

تمہارا کام صرف کھانا بنانا ہے اور گھر صاف کرنا اس کے علاوہ میری زندگی میں کیا ہوتا ہے کیا نہیں ان سب چیزوں سے تمہارا کو لینا دینا نہیں

اور آئندہ یہ بات یاد رکھنا جس چیز سے تمہارا کوئی لینا دینا نہیں اس کے بارے میں تم کبھی کوئی سوال نہیں کرو گی وہ زرا سخت لہجے میں سمجھا رہا تھا۔

ہاں میرا کوئی لینا دینا نہیں ہے میں تو بس ایسے ہی پوچھ رہی تھی آپ کو برا لگا تو سوری اور وہ فوراً اپنی غلطی مانتے ہوئے بولی۔

اس کی معصومیت پر وہ مزید اسے کچھ بھی نہیں بول پایا صرف ہاں میں سر ہلاتا سے باہر رہنے کا اشارہ کیا وہ بھی اس کے ساتھ باہر آ گئی تھی سارے رستے میں وہ یہی سوچ کر پریشان تھی نہ جانے اس کے انٹرویو میں کون سے سوال پوچھے جائیں گے۔

اس کی کسی قسم کی کوئی تیاری نہیں تھی اور نہ ہی اسے اندازہ تھا کہ انٹرویو میں کس طرح کے سوال پوچھیں جائیں گے ہاں لیکن بہت ساری دعاوں کے ساتھ اس نے یہ قدم اٹھا لیا تھا۔

ooooo

آپ کہاں جا رہے ہیں وہ اسے ریسٹورنٹ چھوڑ کر آگے جانے والا تھا کہ پر پوچھنے لگی

جیسے تم کام کے لئے آئی ہو ویسے میں بھی اپنے کام کے لئے ہی جا رہا ہوں اس نے نارمل سے انداز میں جواب دیا

آپ کام بھی کرتے ہیں وہ معصومیت سے پوچھنے لگی

کیا بیوقوفانہ سوال ہے کیا مجھے کوئی کام نہیں ہو سکتا وہ برک اٹھا

ہو سکتا ہے کیوں نہیں ہو سکتا لیکن آپ کو دیکھ کر لگتا نہیں کہ آپ 9 ٹو 6 والی جاب کرتے ہیں۔اور ویسے بھی کون سا بوس آپ جیسے کھڑوس دیو میرا مطلب ہے لاڈو گورنر نہیں آپ جیسے کو برداشت کرتا ہو گا۔وہ اپنے الفاظ . درست کرتی جواب دینے لگی

اگر یہ مذاق تھا نہ تو انتہائی برا مذاق تھا میں بھی جاب کرتا ہوں اور مجھے بھی جانا ہے خیر جاؤ تم جا کر انٹرویو دو وہ اسے جانے کے لیے کہنے لگا

میں واپس گھر کیسے جاؤں گی مجھے تو اس جگہ کے بارے میں کچھ پتا بھی نہیں ہے اس کے اپنے ہی بہت سارے مسائل تھے

تمہیں کس نے کہا کہ تم اپنے ذہن کو تکلیف دو وہ سو رہا ہے نہ تو اسے سونے دو میں تمہیں خود لینے آوں گا ضرورت سے زیادہ اپنے دماغ کا استعمال کر کے کہیں نکل مت جانا مت بھولو کہ اب اکیلی نہیں ہو تم میرا نام تمہارے ساتھ جوڑا ہے وہ سمجھاتے ہوئے بولا

میں تو نہیں جاؤں گی لیکن اگر انٹرویو میں۔ میں فیل ہو گئی تو پھر کیا سارا دن میں یہی باہر بیٹھی رہوں گی وہ بے حد معصومیت سے بولی

پریزے بی بی موبائل فون کیوں بنائے گئے ہیں اویاد آیا تمہارے پاس تو موبائل فون بھی نہیں ہے اور اس وقت میرے پاس بھی کوئی اکسٹرا فون نہیں ہے چلو تم ایسا کرنا کہ میراانتظار ہی کر لینا میں جلدی آنے کی کوشش کروں گا وہ کافی دیر سوچنے کے بعد بولا

اگر آپ مجھے بھول گئے تو میں یہی کھو جاؤں گی نہیں مجھے نہیں اگر جانا مجھے اپنے ساتھ لے کر چلے وہ نفی میں سر ہلاتی ہوئی کہنے لگی

اب کیا مسئلہ ہے وہ اکتا کر پوچھنے لگا۔

نہیں پلیز مجھے یہاں اکیلے ڈر لگے گا آپ مت جائے مجھے چھوڑ کر آپ کو پتہ ہے آپ کے علاوہ میرا کوئی ہے بھی نہیں یاں میں کہاں جاؤں گی اب تو یہاں اکیلے نکلنے میں بھی ڈر لگتا ہے وہ بس رو دینے کو تھی

وہ کچھ بہت سخت بولنا چاہتا تھا لیکن اس کی نمی سے بھرپور آنکھوں کو دیکھ کر کچھ بھی نہیں بول پایا

اچھا ٹھیک ہے میں یہیں پر ہوں نہ جانے کیا سوچ کر وہ کہنے لگا

میں جلدی آنے کی کوشش کروں گی آپ جائے گا نہیں یہاں سے وہ اسے دیکھتے ہوئے جاتے جاتے پھر سے بتا گئی اس نے صرف سر ہلایا

ooooo

وہ وہیں پر باہر کھڑا رہا نہ جانے کتنی دیر اسے یہاں رکنا تھا۔ وہ اپنے موبائل میں مصروف نہ جانے کتنی دیر اس کے آنے کا انتظار کرتا رہا پھر آخر تقریباڈیڑھ گھنٹے کے بعد وہ اسے آتی نظر آئی

ہاں بتاؤ کیا بنا تمہارے انٹرویو کا۔۔۔؟ وہ جیسے ہی باہر آئی وہ اس سے سوال کرنے لگا اس نے گردن جھکا کر نہ میں سر ہلایا

مجھے پہلے ہی پتہ تھا خیر تمہیں مایوس ہونے کی ضرورت نہیں نوکریاں بہت ہیں کوئی نہ کوئی مل جائے گی۔

منہ سیدھا کرو اپنا اور چلو یہاں سے فلحال چلو میں تمہیں گھر چھوڑ کر خود اپنے کام کے لیے نکلوں گا وہ گاڑی اسٹارٹ کرتا ہوا بولا

کیا آپ نے ابھی تک اپنا کام نہیں کیا میرا مطلب آپ سچ میں ابھی تک اپنے کام پر نہیں گئے وہ حیران ہوئی تھی

ہاں تو کیا کرتا تمہیں تو ڈر لگ رہا تھا یہاں اکیلے ویسے کیا کہا ان لوگوں نے اور انٹرویو میں کیا کیا پوچھا وہ یہ ٹوپک ختم کرتے ہوئے پوچھنے لگا شاید وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ اس بارے میں زیادہ بات کریں کہ وہ اتنی دیر اس کا انتظار کیوں کرتا رہا

وہ پوچھ رہے تھے کہ تم کچھ کھاتی تھی نہیں ہو کیا۔۔۔۔کچھ کھایا پیا کرو اور انہوں نے کہا کہ سی وی دیکھ کر کہیں سے بھی نہیں لگتا کہ تم اتنی پڑھی لکھی ہو۔۔۔آپ نے یہ سی وی بنائی ہے مجھ سے پوچھ کر بھی تو بنا سکتے تھے اتنا بڑھا چڑھا کر لکھنے کی ضرورت ہی کیا تھی۔

انہوں نے کہا ہے کہ اس سی وی پر مجھے کبھی نوکری نہیں مل سکتی۔آج تک کبھی سنا ہے آپ نے 18 سال کی لڑکی نے ڈبل ایم بی کیا ہو

کم از کم آپ میری تعلیم تو سچ لکھتے۔میں نے صرف ایف ایس سی کی ہے۔اتنی زیادہ پڑھی لکھی نہیں ہوں میں وہ بے حد مدھم سی آواز میں ہاتھ مروڑتی اپنا غصہ ظاہر کر رہی تھی۔

دیکھو یہ میں نے نہیں بنائی کسی سے بنوائی تھی اور میں نے اس کو یہی کہا تھا کہ تمہاری عمر تقریبا 18 سال ہو گی باقی وہ خود ہینڈل کر لے

تو جتنا تمہارے بارے میں مجھے نکاح نامے پر پتہ تھا اس حساب سے بتا دیا مجھے نہیں پتہ کہ یہ ڈبل ایم بی کون سی عمر میں جا کے ہوتا ہے

چلو کوئی بات نہیں میں پھر سے بنوا دوں گا کوئی نہ کوئی نوکری تو تمہیں ضرور مل جائے گی وہ اس کی ہمت بڑھاتے ہوئے بولا

اگلی بار پلیز مجھ سے پوچھ کر سب بنوایئے گا اگلی دفعہ کچھ بھی جھوٹ نہیں ہونا چاہیے اس سے مجھے اتنی شرمندگی ہوئی وہ سب لوگ ہنس رہے تھے مجھ پر وہ اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگی اس کی آواز رنڈی ہوئی تھی اسے یقین تھا اگر اب اس نے کچھ بھی کہا تو وہ رونے بیٹھ جائے گی

اچھا ٹھیک ہے رونا شروع کر دینا۔اب اتنی بھی کوئی بڑی بات نہیں ہوئی کہ تم رونے بیٹھ جاؤ۔

یہ آنسو صاف کرو اپنے زہر لگتی ہیں مجھے وہ لڑکیاں جو ذرا سی بات پر آنسو بہانے لگتی ہے رونا دھونا بند کرو اور زندگی کے ہر قدم پر رونے سے کامیابی نہیں ملتی یہ یاد رکھنا

وہ سختی سے ڈاپتے ہوئے بولا تو پری فوراً اپنے آنسو اپنے دوپٹے سے صاف کرنے لگی وہ اسے گھر لے جانے کی بجائے شاپنگ مال کی طرف لایا تھا۔

تم دو منٹ یہی رکو میں تھوڑی دیر میں آتا ہوں کوئی سے گاڑی میں ہی بیٹھنے کا کہتا شاپنگ مال کے اندر چلا گیا تھا۔پری وہی گاڑی میں اس کا انتظار کرنے لگی نہ جانے وہ اندر کون سی چیزیں خریدنے گیا تھا

تقریباً دس منٹ کے بعد وہ لوٹ کر آیا تو اس کے دونوں ہاتھوں میں شاپر تھے۔

وہ دروازہ کھول کر پچھلی سیٹ پر سارے شاپر رکھتا واپس اپنی ڈرائیونگ سیٹ سنبھال چکا تھا۔

یہ میں تمہارے تین چار ڈریس لایا ہوں فی الحال تو انہیں پر گزارہ کرو کچھ دن کے بعد دوبارہ تمہیں شاپنگ پر لے کر آؤں گا تو اپنی مرضی سے شاپنگ کر لینا

اس وقت مجھے کہیں ضروری کام کے لیے جانا ہے تمہیں شاپنگ پر لگا دیتا تو تم نے سال یہی پر لگا دینا ہے اور میرا کام یہی رک جاتا سو تمہیں شاپنگ کرنے کا موقع اگلی دفعہ دوں گا۔

اس سب میں آپ کے کتنے پیسے خرچ ہوئے ہیں وہ پریشانی سے پوچھنے لگی۔

جتنے بھی خرچ ہوئے ہیں اس سے تمہارا کوئی لینا دینا نہیں یہ میری طرف سے تمہارے لئے گفٹ ہے وہ کیا بولتے ہاں شادی کا تحفہ یہ تمہارے لیے ویڈنگ گفٹ ہے۔ہر چیز کے پیسے تو میں تم سے لینے سے رہا۔

اس کے چہرے کی پریشانی دیکھ کر پہلے تو اس کا ہنسنے کو دل چاہا لیکن پھر بڑے دل کا ثبوت دیتے ہوئے اسے پیسے معاف کر دیے۔

وہ جو اپنے سر پر اتنا سارا قرض پہلے ہی لے چکی تھی مزید قرض نہ ہونے پر اس نے شکر الحمدللہ پڑھتے ہوئے اسے تھینکس کہا۔

ooooo

اسے گھر چھوڑ کر وہ واپس چلا گیا تھا جب کہ وہ پر سکون ہو کر اندر آتی اس کی لائی ہوئی ساری ڈریس چیک کرنے لگی۔

تقریبا ساری ڈریسز بہت خوبصورت تھی۔اور یہ ساری پہننے میں بھی اسے کافی آسانی ہو رہی تھی وہ اس کے لئے مناسب اور گھر میں پہننے والے کپڑے ہی لایا تھا۔

ایسے تو نہیں لگا تھا کہ یہاں دبئی میں پاکستانی کپڑوں کی اس طرح کی کوئی دوکان ہو گی۔ لیکن شاید یہ کپڑے تھے ہی پاکستانی عورتوں کے لیے بنائے گئے۔

تبھی تو درک صرف دس منٹ کے اندر ہی شاپنگ کر کے واپس آگیا تھا اور اس کے دوران اس نے اس کے لیے سات کپڑوں کے جوڑے لائے تھے۔

اسے تقریباً سارے ہی کپڑے بہت پسند آئے تھے اور جس طرح وہ گھر کی الماری میں اس کے کپڑے لگتی تھی آج اس نے اپنے کپڑے بھی اپنی جگہ بنا کر رکھ لئے تھے کیونکہ چھ مہینے تک جب تک وہ اس کے گھر پر تھی اس کی ہر چیز پر اس کا ارادہ تھا

اور اسے فرق نہیں پڑتا تھا کہ درک اس کی اس بات کو کس انداز میں لے لیتا ہے۔کیوں کہ درک نے ہی کہا تھا کہ وہ سب کے سامنے اس کی بیوی بن کر رہے گی اور اگر وہ اس کی بیوی بن کر رہے گی تو پھر تو اس کی ہر چیز پر اس کا پورا پورا حق بنتا تھا

اور وہ اپنے حق میں آئی ہوئی چیزوں کو استعمال کیوں نہ کرے

ooooo

وہ گھر واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک سی وی تھی جو کہ بالکل پرفیکٹ اور سچ سچ تھی۔

یہ لو تمہاری سی وی اس میں کسی بھی قسم کا کوئی جھوٹ نہیں ہے جیسے تم چاہتی تھی بالکل ویسی ہی بنی ہے

لیکن اس کے حساب سے مشکل ہی ہے کہ تمہیں کوئی نوکری مل پائے لیکن اس کے باوجود آج صبح کی اخبار پر ایک اور جگہ نوکری کے بارے میں پتا چلا ہے تو وہاں پر ٹرائی کرو ممکن ہے تو میں نوکری مل جائے چانس کم ہے

ویٹرس کی نوکری ہے جس طرح کے تمہاری سی وی ہے اس حساب سے تمہیں اسی طرح کی نوکریوں کی کوشش کرنی چاہیے

میں تمہیں صبح یہاں پر لے چلتا ہوں نہیں تو پرسوں سے اخبار پڑھنا شروع کردو اخباروں میں بہت ساری نوکریوں کے لیے ایڈس آتے ہیں جو سمجھ میں آئے تو ٹرائی کر لینا۔اگر مل گئی تو تمہارا فائدہ ہو جائے گا اگر نہیں ملی تو کچھ سمجھ کر قبول کر لینا

مگر فی الحال میرے لیے کھانا لے کر آؤ مجھے بہت بھوک لگی ہے وہ بات ختم کرتے ہوئے بولا تو وہ فوراً ہی اس کے لیے کھانا لانے جا چکی تھی

ooooo

اگلے دن وہ پھر سے نوکری کی تلاش میں گئی تھی لیکن وہاں سے بھی اسے یہی جواب ملا وہ سخت مایوس ہو چکی تھی

پتہ نہیں اسے نوکری ملنی بھی تھی یا نہیں اور اگر اسے نوکری نہیں ملتی تو پھر کیا ہوتا کیا وہ اس جیسی بیمار لڑکی کو اپنے ساتھ رکھتا۔

نہیں ہر گز نہیں وہ ایسی بیمار لڑکی کو ساری زندگی اپنے اوپر بوجھ نہیں بنا سکتا تھا اس نے خود بھی کسی پر بوجھ نہ بننے کا ارادہ کیا تھا اگر وہ اپنا علاج نہیں کروا سکتی تھی تو وہ کسی پر بوجھ بھی نہیں بننا چاہتی تھی

وہ فیصلہ کر چکی تھی کہ اگر اسے نوکری نہ ملی تو وہ پاکستان واپس چلی جائے گی اس کا یہاں رہنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا وہ شخص پہلے ہی اس پر بہت سارے احسانات کر چکا تھا

اب وہ اور اس کے احسانوں تلے دب نہیں سکتی تھی۔اس نے واپس جانا تھا مگر اس کے پاس تو اتنے بھی پیسے نہیں تھے کہ وہ واپس جا پاتی۔کاش وہ اپنے بل بوتے پر کچھ کر سکتی۔کتنی لاچار اور بے بس تھی وہ۔اپنی مدد خود بھی نہیں کر سکتی تھی

وہ اپنی ہی سوچوں میں گم نا جانے کہاں کہاں پہنچ چکی تھی کاش وہ کسی طرح اپنی مدد کر پاتی اب مایوس ہونے لگی تھی۔

وہ گھر واپس آیا تو دیکھا وہ صوفے پر سو رہی تھی۔وہ اس کے پاس آتے ہوئے اسے جگانے لگا وہ کہیں باہر سے یہاں پر سونے کے لیے منع کر چکا تھا

لیکن یہ لڑکی اس کی بات مانتی ہی نہیں تھی۔اس نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تو اسے احساس ہوا کہ وہ بخار میں جھلس رہی ہے وہ اس کی طرف جھکتے ہوئے اس کی کال کو تھپتھپانے لگا لیکن وہ بے ہوش پڑی تھی

وہ پریشانی سے اسے اٹھا کر ہسپتال لے کر آیا تھا ڈاکٹر نے اس کی خوشی کی وجہ ٹینشن بتائی تھی

یقینا اسے نوکری کی بھی کا پریشانی تھی لیکن وہاں سے ساری زندگی اپنے بل بوتے پر کھلانے ہی سکتا تھا۔یہ بات ٹھیک تھی کہ وہ اسے تو کیا اس جیسی ہزاروں کو اپنے ساتھ رکھ کر ان کا خرچہ اٹھا سکتا تھا لیکن وہ ایسا کرنا نہیں چاہتا تھا نوکری تو اسے ہر قیمت پر کرنی تھی

وہ اسے واپس گھر لے کر آیا تو سوسائٹی کے تقریبا سبھی لوگ باری باری اس سے ملنے کے لیے آئے تھے ان سب کے سامنے اس کی زبان کینیچی کی طرح چل رہی تھی جب کہ اس کے سامنے تو وہ کچھ بولتی ہی نہیں تھی اور اگر بولتی تھی تو صرف منہ ہی منہ میں وہ کھل کر سن نہیں پاتا

○○○○○○

اس نے ایک بار پھر سے نوکری کیلئے اس پر زور ڈالا وہ ایک بار پھر سے کوشش کرنے لگی اور آج ایک اور جگہ سے مایوس ہو کر لوٹی تھی کل سے درک بھی اس سے کافی روڈلی بات کرتا تھا

آگئی تم واپس انٹرویو دینے گئی تھی نہ کیا بنا وہ اس کے سامنے بیٹھا اسے دیکھ کر پوچھنے لگا

نوکری نہیں ملی۔میری تعلیم بھی کم ہے اور میری صحت بھی اس نوکری کی اجازت نہیں دیتی وہ سر جھکائے اقرار جرم کر رہی تھی

۔ہم۔۔۔تو پھر تم نے کیا سوچا تمہیں پتہ ہے تم نے کل میرا کتنا خرچہ کروایا ہے تمہارے پاکستانی روپے کے حساب سے بتاؤں تو اب تک میں تم پر اپنے سات لاکھ روپے خرچ کر چکا ہوں۔

تمہارے کھانے پینے اور رہائش کا خرچہ الگ کر کے

اور جس طرح سے تمہیں نوکری نہیں مل رہی مجھے تو یہی لگتا ہے کہ میں اپنے پیسے غلط جگہ لگا رہا ہوں۔ تم سے تمہیں کسی قسم کی واپسی کی امید ہی نہیں لگا سکتا۔ وہ شاید شرمندہ کرنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن اسے شرمندہ کر کے کون سا اسے اس کے پیسے مل جانے تھے وہ سر جھکائے ویسے ہی کھڑی رہی۔

یہاں پر تو پھر امید تھی کہ اگر نوکری مل گئی تو وہ جیسے تیسے کر کے یہ پیسے واپس کر دے گی پاکستان میں تو اپنی قابلیت کے حساب سے کسی نوکری کا سوچتے ہوئے وہ یہ اندازہ لگا سکتی تھی کہ اس کے پیسے واپس کرتے کرتے وہ بڑھی ہو جائے گی

باقی سب کے سامنے تو تمہاری زبان قینچی کی طرح چلتی ہے میرے سامنے آکر بند کیوں ہو جاتی ہے یہ بات مجھے سمجھ میں نہیں آتی تھی خیر تمہارے لئے ایک نوکری ہے میرے پاس بولو کرو گی۔ وہ اسے دیکھ کر پوچھنے لگا تو پری نے فوراز ور و شور سے ہاں میں سر ہلایا ہاں مگر منہ سے کچھ بھی نہیں بولی اور اس کی اس عادت سے اسے چڑ تھی

وہاں ٹیبل پر نیوز پیپر پڑا ہے اسے اٹھا کر لاؤ اور یہاں پر کھڑے ہو کر ففٹی پرسنٹ آواز میں پڑھ کر سناؤ۔ تمہاری آواز اگر ففٹی پرسنٹ سے ایک پرسنٹ بھی کم ہوئی تو میں تمہیں اس نوکری سے نکال دوں گا۔ وہ پر سکون انداز میں اسے کہتا ٹانگ پر ٹانگ رکھ کے چائے کا کپ اٹھا کر پینے لگا۔

بس اتنا ہی کا دل خوش ہوا اس نے فوراً سے بھاگ کر ٹیبل سے نیوز پیپر اٹھایا اس کے سر پہ آکر کھڑی ہوئی۔ ففٹی پرسنٹ آواز کتنی تھی اسے اندازہ نہیں تھا لیکن یہ نوکری اب تک کی وہ نوکری تھی جو اس کی صحت پر بھی سوٹ کرتی تھی

شروع کرو میر امنہ کیا دیکھ رہی ہو وہ ذرا سخت آواز میں بولا تو پری ہاں میں سر ہلاتی نیوز پیپر کی جانب دیکھنے لگی

چی طو چم کم چگن۔۔۔۔یہ کیا لکھا ہے یہ تو پڑھا ہی نہیں جا رہا۔اور سمجھ میں نہیں آرہا اس نے شروعات جتنے زور و شور سے کی تھی آہستہ آہستہ اس کی آواز اتنی کم ہو گئی کہ درک کے کانوں تک پہنچ بھی نہیں پائی۔

جیسا پڑھا جا رہا ہے بڑھتی جاؤ یہ اخبار چائنیز میں ہے تمہیں سمجھنے کی ضرورت نہیں اس نے ایک اور دھماکہ کیا پری اسے گھور کر رہ گئی۔اگر وہ اس وقت اس شخص کے رحم و کرم پر نہ ہوتی تو ضرور سائیڈ پہ رکھا ہوا گملا اٹھا کر اس کے سر پر مار دیتی۔

سائیکو۔۔وہ زیر لب بڑبڑاتی اس کبھی نہ سمجھ آنے والے اخبار کو گھورنے لگی

بچاو۔۔۔۔بچاو۔۔وہ نیند میں بڑبڑا رہی تھی جب درک کی آنکھ کھل گئی۔

پری اٹھو کیوں چلا رہی ہو تم۔۔۔۔!

وہ اس کا کندھا ہلاتے ہوئے اسے جگانے لگا۔وہ آنکھیں کھولتی انجان نظروں سے اسے دیکھنے لگی

کیا مسئلہ ہے تمہیں کیوں آدھی رات کو میری اور اپنی نیند خراب کر رہی ہو بلکہ اپنی نہیں صرف میری خود مزے سے نیند میں بولے جا رہی ہو۔

اب گھور کیا رہی ہو یاداشت بھول گئی ہو کیا۔۔۔۔؟

بتاؤ مجھے کیوں چلا رہی تھی تم کوئی برا خواب دیکھ رہی تھی کیا۔۔۔؟

اگر ہاں تو مجھے تھینکیو بول سکتی ہو میں نے تمہیں بچا لیا۔وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا

کچھ دن پہلے بھی وہ اسی طرح نیند میں بڑبڑا رہی تھی اس دن پہلے تو وہ اس کی باتیں سننے کی کوشش کرتا رہا کہ وہ کیا کہنا چاہ رہی ہے لیکن پھر اس کی بے چینی کو دیکھتے ہوئے اس نے اسے نیند سے جگا دیا تھا اور آج بھی ایسا ہی ہوا تھا۔

شاید کوئی براخواب دیکھ رہی تھی۔ تھینک یو وہ نیند سے بھری آنکھوں سے اس کا شکریہ ادا کرتی دوبارہ اپنی آنکھیں بند کر چکی تھی۔

دوک نے اسے غور سے دیکھا وہ ایک بار پھر سے گہری نیند میں اتر چکی تھی وہ نفی میں سر ہلایا اپنا سر تکیے پر رکھ گیا

پچھلے تین دن سے وہ اسے کی نوکری کر رہی تھی پتہ نہیں کون کون سی زبان کے اخبارات وہ اس سے سنتا تھا وہ اپنی آواز کم کر دیتی تو وہ ذرا سختی سے گھورتا اس کی آواز اپنے آپ تیز ہو جاتی تھی۔

اس نے شدت سے خود کو کوسا تھا آخر کون سا منحوس وقت تھا جب وہ اس کی نوکری کرنے کو تیار ہو گئی اسے درک کی نوکری کرنے کی بجائے باہر کوئی نوکری ڈھونڈنی چاہیے تھی سڑک پر جھاڑو لگا لینا اس کے چائنیز زبان کے اخبارات سے آسان تھا۔ لیکن اب کیا فائدہ اب تو چڑیا کھیت چگ چکی تھی۔اب تو اگلے آنے والے چھ مہینوں میں اسے یہ نوکری کرنی تھی

جب کہ سوسائٹی میں وہ کافی آسانی سے رہنے لگے تھے ساری سوسائٹی کو اب ان لوگوں پر کوئی شک نہیں تھا پری کی میل جول والی نیچر کی وجہ سے سب ہی ان کے گھر آنے جانے لگے تھے۔

وہ تو اب بھی سب سے کٹ کر ہی رہتا تھا لیکن شام کو وہ جب گھر آتا تو اگر کوئی باہر بیٹھا ہوتا اسے ہیلو ضرور کرتا جب کہ پہلے ایسا کچھ نہیں تھا وہ تو کبھی ان لوگوں کی طرف دیکھتا بھی نہیں تھا اور یہ لوگ بھی اسے زیادہ پسند نہیں کرتے تھے

لیکن اب پری کی وجہ سے حالات میں کچھ بدلاؤ آ گیا تھا اب یہاں موجود سارے ہی لوگ اسے بھی پسند کرنے لگے تھے جب کہ وہ تو ویسا ہی تھا جیسا پہلے دن سے۔اس کی ذات میں کسی قسم کی تو کوئی تبدیلی نہیں آئی تھی اس عزت اور محبت کی وجہ پری تھی

اپنی خوبصورت نیچر کی وجہ سے وہ ہر کسی کو پسند تھی اور اس کی وجہ سے ہی وہ اسے بھی پسند کرنے لگے تھے۔

ooooo۔

اب وہ پہلے سے کافی زیادہ ریکور کر چکی ہیں آپ ایسے ہی ان کا خیال رکھے اور میڈیسن ٹائم پر دیتے رہے

پھر جلد ہی ان کی ایڈمٹ ڈیٹیلز دیں گے تاکہ آپ انہیں ہسپتال میں ایڈمٹ کروا سکے۔ وہ اسے ہسپتال لے کر آیا تھا ڈاکٹر چیک اپ کرنے کے بعد درک کو بتانے لگی

ہسپتال میں ایڈمٹ کیوں کرنا تھا آپ ہی کہہ رہی ہیں کہ وہ ٹھیک ہو رہی ہے تو ٹھیک ہو رہی ہے تو اسے ہسپتال میں رکھنے کی کیا ضرورت ہے درک نے پریشانی سے پوچھا۔

ضرورت تو ہے ہم آپ کو بھی ان کی بیماری کی مکمل تفصیل بتا چکے ہیں۔ جب تک ان کا جسم خون بنانا شروع نہیں کر دیتا تب تک ہمیں ان ہسپتال میں رکھنا ہو گا۔ان کے اندرونی سیل خون بنانے کے لیے ابھی مکمل تیار نہیں ہے۔

ایسا عموماً تب ہوتا ہے جب بچہ یا بچی ڈیلیوری کے وقت سے پہلے پیدا ہو جائے۔ مطلب کوئی سات ماہ یا آٹھ ماہ کا بچہ ہو تو اس کا جسم ابھی پوری طرح کام کرنا شروع نہیں کرتا لیکن اگر بچہ وقت سے پہلے پیدا ہو جائے تو اس کا ٹریٹمنٹ کروایا جاتا ہے تاکہ وہ بچپن میں ہی ٹھیک ہو جائے۔

اور اگر اس کا ٹریٹمنٹ نہ کروایا جائے یہ بیماری جنم لیتی ہے جو اس وقت آپ کی وائف کو ہے۔اس وقت تو میں آپ کو کلیئر لی نہیں بتا سکتی لیکن میرے خیال سے وہ سیون منتھس چلیڈ ہیں۔

یعنی کہ بچہ جو نگہداشت اپنی ماں کے پیٹ میں پاتا ہے وہیں اس کی زندگی میں آگے بڑھنے میں مدد کرتی ہیں یہ نو مہینے ایک بچے کے لیے بے حد اہم ہوتے ہیں اگر ان نو مہینوں میں بچے کا ٹھیک طرح خیال نہ رکھا جائے تو ایسے کیسز سامنے آتے ہیں۔

یہ بیماری اتنی زیادہ عام نہیں ہے۔ میرا مطلب ہے ہر سات ماہ والے بچے کو ضروری نہیں کہ یہ بیماری ہو یہ بیماری صرف چند ایک لوگوں کو ہی ہوتی ہے۔ یہ بیماری ظاہر ہوتی ہے کمزوری سے اس سے بچے صحت نہیں پکڑتے۔ اس بیماری زیادہ ظاہر نہیں ہوتی۔ لیکن کچھ عادتوں سے اس بیماری کو شروع میں ہی کنٹرول کیا جاسکتا ہے جیسے

اس بیماری میں پیشنٹز زیادہ ایکٹیو نہیں ہوتے۔ زیادہ سوشل نہیں ہوتے۔ اکیلے رہنا پسند کرتے ہیں۔ بے حد کم بولتے ہیں۔ ڈاکٹر اپنی دھن میں بولے جا رہی تھی جب کہ اس کے ذہن میں پری گھوم رہی تھی

وہ تو اتنی زیادہ سوشل تھی سب کے سامنے کتنا زیادہ بولتی تھی صرف اس کے سامنے اس کی بولتی بند رہتی تھی اکیلے تو بالکل بھی نہیں رہ سکتی تھی وہ۔ اس کی ساری عادتیں اس بیماری کے بالکل خلاف تھی۔

اچھا ٹھیک ہے ڈاکٹر مجھے یہ بتائیں کہ اس بیماری پر کنٹرول کیسے کیا جاسکتا ہے۔ پری کے مطابق اسے یہ بیماری پچھلے ایک ڈیڑھ سال سے ہے۔

تو آپ مجھے یہ بتائیں کہ کیا اب اس کا کنٹرول ممکن ہے۔۔۔؟ وہ اس کی لمبی لمبی تقریروں سے تنگ آتے ہوئے پوچھنے لگا۔

جی ہاں علاج ممکن ہے اس پر ابھی بھی کنٹرول کیا جاسکتا ہے لیکن ان کا تین دفعہ بلیڈ چینج کر دیا گیا ہے اور تین الگ الگ خون بھی لگا یا گیا ہے۔ ان کی بیماری پر غور کیا جائے تو اگر ان کی طبیعت اچانک خراب ہو جاتی ہے تو

شاید وقتی علاج کے لئے ہمیں بھی انہیں خون لگانا پڑے گا یا شاید بلیڈ چینجنگ لیکن اس سے آگے جا کر کافی سارے مسائل پیدا ہو سکتے ہیں۔

کیونکہ ہر جسم اپنا خون خود بناتا ہے۔ لیکن ان کا جسم خون بنانے کے بجائے خون سو کھا دیتا ہے۔ ان کے جسم کے اندر جو خون کی نلیاں ہیں وہ بے حد کمزور ہیں۔ جس کی وجہ سے ان کا جسم باہر والے خون کو ار جسٹ نہیں کر پاتا کوئی ان کی طبیعت ہر درجہ پر بگڑ جاتی ہے۔

دیکھیں ڈاکٹر آپ کب سے اپنا اور میرا وقت برباد کر رہی ہیں آپ مجھے صاف بتائیں کہ علاج کیسے کرنا ہے مجھے نہیں جاننا اس کی بیماری اور جسم کے اندر کیا کیا ہو رہا ہے اس کے بارے میں

اور نہ ہی میں اس بارے میں کوئی معلومات رکھتا ہوں میں جتنا پوچھ رہا ہوں آپ اتنا ہی بتائیں۔ اتنی زیادہ تفصیلات میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہے مین پوائنٹ بتائیں وہ بے حد بگڑ کر بولا۔

جی میں آپ کو ہی بتا رہی ہوں کہ آپ کو انہیں ہسپتال میں ایڈمٹ کرنا ہو گا۔ کیوں کہ جب وہ ایک ہفتے تک ہی ہسپتال میں رہیں گی تب ہی ہمیں پتہ چلے گا کہ ان اور کسی چیز کا ڈر تو نہیں ہے۔ کیوں کہ آپ کے مطابق وہ کسی چیز سے نہیں ڈرتی جبکہ ہمارے مطابق ان کے خون سوکھنے کی وجہ ان کا ڈر ہے۔

خون سوکھنے کی دو بڑی وجہ ہوتی ہیں سوچ یا ڈر یہ دونوں چیزیں انسان کو اندر ہی اندر کمزور کرتی ہیں۔

جیسے جب ہم ضرورت سے زیادہ سوچنا شروع کر دیتے ہیں تب ہمارا پورا جسم ہمارے ساتھ کام کر رہا ہوتا ہے ہمارا ذہن ہی نہیں بلکہ ہمارا پوری بوڈی اس چیز کے ساتھ ہی ریلیٹ کرتی ہے۔ لیکن یہ ایک پوزیٹو ورک ہے۔ اگر اپنی سوچ پر کنٹرول کر سکے تو

دوسری وجہ ڈر۔ایسا ہی ہوتا ہے ڈر کے وقت اگر ہمیں کسی چیز سے ڈر لگ رہا ہوتا ہے تو ہمارا پورا جسم کا پتا ہے یہاں تک کہ ہماری آنکھیں تک حرکت کرتی ہیں دل کا زور سے نہ دھڑکنا و غیر مطلب کے ڈر کے وقت بھی ہماری پوری بوڈی کام کر رہی ہوتی ہے اور ڈر ہمیں نیگٹیو کی طرف لے کر جاتا ہے۔

یعنی کہ ہماری بوڈی ڈرنا نہیں چاہتی جب ہماری بوڈی کے اندر کوئی نہ کوئی ڈر ہوتا ہے تب ہمارا خون سوکھتا ہے۔

کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ ڈر دماغ کے اندر بنتا ہے لیکن یہ ایک غلط بات ہے ڈر پورے جسم کو قابو کرتا ہے بلکہ یہ کہنا غلط نہیں ہوگا کہ اس دنیا میں ڈر سے بڑی بیماری اور کوئی نہیں۔ڈر ہمارے اندر پوری طرح ایفیکٹ کرتا ہے یہ ہمارا خون بھی سوکھا دیتا ہے عام انسان کا دس پرسنٹ جب کہ اس بیماری والے پیشنٹ کا 90 پرسینٹ

۔

آپ کی وائف کی بیماری کے علاج کرنے کے لیے ہمیں سب سے پہلے ان کا ڈر ان کے اندر سے نکالنا ہوگا کیونکہ جب تک وہ اس ڈر سے باہر نہیں نکلتی تب تک ان کا علاج ممکن نہیں ہے ڈاکٹر نے اسے پوری تفصیل سے بتایا۔

لیکن میرا نہیں خیال کہ وہ ایسی کسی چیز سے خوف زدہ ہے جو اس کی بیماری کے ریلیٹڈ ہو۔مجھے لگتا ہے یہ ایک عام سی بیماری ہے اور آپ اسے بہت لمبا لے کے جا رہے ہیں آپ جلدی علاج نہیں کر سکتے اس کا مطلب کے اسے ایڈمیٹ کروانے کی ضرورت نہ پڑے

وہ کچھ سوچتے ہوئے کہنے لگا تو ڈاکٹر نے نا میں سر ہلایا۔لیکن پھر کافی دیر کے بعد بولی

میں آپ کو میڈیسن لکھ دیتی ہوں میں آپ کو ایک ہفتہ دیتی ہوں آپ مجھے ان کے ڈر کی وجہ بتائیں۔وہ کس وجہ سے خوفزدہ ہیں اگر آپ اس کی وجہ تلاش کر سکتے ہیں تو ہم ان کو ایڈمیٹ نہیں کریں گے لیکن اگر آپ

ان کے ڈر کی وجہ ڈھونڈنے میں ناکام رہے تو آپ کو ایک ہفتے کے بعد خود ہی انہیں ہسپتال میں ایڈمٹ کرنا ہو گا

ٹھیک ہے میں اس کے ڈر کی وجہ سے ڈھونڈلوں گا اور نہیں ڈھونڈ سکا تو پھر اگلے ہفتے میں اسے اسی ہسپتال میں ایڈمٹ کروادوں گا اس نے کچھ سوچتے ہوئے کہا تھا ڈاکٹر نے ہاں میں سر ہلایا۔

ooooo

درک گاڑی میں بھی مسلسل ایک ہی چیز سوچ رہا تھا آخر وہ کس چیز سے خوف زدہ ہے کونسی چیز ہے جو اسے ڈراتی ہے کس چیز کا خوف ہے اسے

پچھلے دو ہفتوں میں اسے تو ایسی کوئی چیز سمجھ میں نہیں آئی تھی۔اس کی بیماری کو پوری طرح سمجھنے کے لئے اس کے اندر کا ڈر جانا بھی ضروری تھا

لیکن شاید وہ اپنا ڈر خود تک محدود رکھنے کا فن جانتی تھی یا وہ اپنا ڈر سب سے چھپا کر رکھنا چاہتی تھی

لیکن اسے کیسے بھی اس کا ڈر جانا تھا وہ اسے ہسپتال میں نہیں رکھ سکتا تھا انسپکٹر طارق نے اسے ایک اور اہم کام دے دیا تھا جس میں وہ کسی بھی قسم کی غلطی نہیں کر سکتا تھا

شاید اسے اس کام کے لیے کچھ دن تک باہر جانے کی بھی ضرورت پڑتی۔وہ اسے اکیلے ہسپتال چھوڑ کر ہرگز نہیں جاسکتا تھا۔لیکن وہ چاہتا تھا کہ اس کا علاج ہو جائے وہ ایک مکمل زندگی جیے نہ جانے کیوں لیکن اس دن اس کی تکلیف دیکھنے کے بعد وہ اسے مزید تکلیف میں نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔

وہ بے ہوش ہو گئی تھی لیکن بے ہوشی کے درمیان جس طرح سے اس کا وجود کانپ رہا تھا اس لیے لگا تھا کہ شاید وہ زندہ نہیں بچے گی۔

اس لڑکی کے ساتھ کہنے کو اس کا کوئی رشتہ بھی نہیں تھا لیکن پھر بھی وہ دونوں ایک دوسرے کے نکاح میں تھے کوئی رشتہ نہ ہونے کے باوجود قدرت نے ان دونوں کو بے حد حسین رشتہ میں بندھ دیا تھا

شاید اس رشتے کی ہی طاقت تھی جو اسے پری کی جانب کھینچتی تھی وہ اس لڑکی کو تکلیف میں نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔

اسے گھر چھوڑ کر وہ اپنے کام کے سلسلے میں آ کے بھر گیا۔جب کہ وہ پر سکون سی سوسائٹی کی آنٹی کے پاس چلی گئی تھی۔ جنہوں نے آج اس کیلئے کچھ بنایا تھا۔

درک اسے منع کرتا تھا ان لوگوں کے ساتھ زیادہ اٹیچ مت ہو کسی کے ساتھ زیادہ اٹیچ ہونا ہی نہیں چاہیے یہ بعد میں ہمیں تکلیف دیتا ہے لیکن پری کو اس کی فلاسفی بالکل پسند نہیں تھی وہ تو سب سے مل جل کر رہنا ہی پسند کرتی تھی۔

اسے اچھا لگتا تھا بزرگوں کے ساتھ وقت گزارنا۔اسے سب سے برا یہ جان کا لگا تھا کہ ان سب لوگوں کے بچے اپنا اپنا گھر بسا کر یہاں سے جا چکے ہیں اگر کبھی ماں باپ کی یاد آ جائے تو ایک بار دیکھنے آ جایا کرتے ہیں یہاں کا رواج ایسا ہی ہے ایک گھر میں کم سے کم لوگ رہتے تھے بچوں کے بالغ ہوتے ہی شادی کے بعد الگ گھر لے لینا یہ کوئی بہت بری بات نہیں تھی لیکن اس چیز نے پری کو دکھ دیا تھا

ساری زندگی والدین اپنی اولاد کو پالتے رہیں اور جب اولاد کچھ قابل بنے تو اپنا گھر بسا لیں

oooooo

وہ گھر آیا تو پری کیچن میں مصروف تھی

کھانا لاؤ بھوک لگی ہے وہ صوفے پر بیٹھا کہنے لگا

کھانا ابھی بن رہا ہے تھوڑا وقت لگے گا تب تک آپ انجوائے کرے۔ آپ ایسا کریں ٹی وی لگا لیں اس میں بہت سارے چینل آتے ہیں آپ کو کچھ نہ کچھ پسند آ جائے گا۔ وہ مسکراتے ہوئے کہنے لگی

ہاں تھینک یو سو مچ تم نے بتا دیا مجھے تو پتہ ہی نہیں تھا کہ اس پر ڈیش لگی ہوئی ہے میں تو آج پہلی بار اس یہاں پر بیٹھ کر ٹی وی آن کر رہا ہوں نا۔ حد ہوتی ہے کسی چیز کی بھوک لگی ہے مجھے کھانا لاؤ

میرا کوئی مطلب نہیں ہے کھانا لیٹ ہے ابھی بنا نہیں ہے یا وقت پر نہیں ہے مجھے کھانا ابھی چاہیے پائے بنا رہی ہو جو اتنا وقت لگ رہا ہے۔ سارا دن کرتی کیا رہی ہو تم جو وقت پر کھانا بھی نہیں بن سکا۔

وہ بے حد غصہ ہو رہا تھا پری یہ چیز کافی دنوں سے نوٹ کر چکی تھی کہ وہ بھوک کا بہت کچا ہے کھانا اسے وقت پر ہی چاہیے ہوتا ہے۔ لیکن آجکل سوسائٹی میں چلے جانے کی وجہ سے اس کا کھانا لیٹ ہو گیا تھا۔ ورنہ روز تو وقت پر ہی بنا لیتی تھی۔

وہ کیا ہے نہ پار سامنے رضیہ آنٹی ہیں نا آج ان کے بیٹے کی برتھ ڈے تھی۔ اور ان کا وہ بیٹا نہ سات سال کا تھا جب فوت ہو گیا۔ وہ بہت زیادہ اداس ہو رہی تھیں۔ ان کی حالت دیکھ کر مجھ سے آیا نہیں گیا ورنہ میں کب کا کھانا بنا کر فارغ ہو جاتی وہ آنکھوں میں نمی لیے اسے بتانے لگی۔

کسی کا بیٹا مرے یا وہ آنٹی خود مرے میرا کسی چیز سے کوئی لینا دینا نہیں ہے لیکن آج کے بعد تم اپنا کام وقت پر کرنا

مت بھولو کے یہ کام تم اپنی مرضی سے کر رہی ہو تا کہ میرا کوئی احسان تم پر نہ ہو۔ تا کہ میں تمہیں بعد میں یہ نہ کہہ سکوں کے اتنے دن سے تم یہاں فری میں میرا دیا ہوا کھانا کھاتی رہی ہو یا پھر میرے گھر میں رہتی رہی ہو۔

میرے احسان اتارنے کے لیے نوکری کرنا چاہتی تھی تم۔ کیوں کہ تم میرے ساتھ کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتی۔ تم میں سیلف ریسپیکٹ ہے اور تم نہیں چاہتی کہ تمھاری سلف رسپیکٹ ہرٹ ہو تو تمہارے لئے یہی بہتر ہے کہ جو کام تم نے اپنے سر پے لیے ہیں وہ وقت پر کرو۔ ان سب کے ساتھ رشتہ داری بنانا تمہاری کام میں شامل نہیں ہے۔ وہ بے حد سختی سے کہہ رہا تھا

جبکہ پری تو اس کے الفاظ پر غور کر رہی تھی کتنی آسانی سے وہ اس آنٹی کے مرنے کے بات کر رہا تھا جو اپنا سات سالہ بچہ کھو چکی تھیں۔

آج ان کے آنسو دیکھ کر وہ ان کے سامنے بے بس ہو گئی تھی لیکن اب سوچ رہی تھی کہ کاش وہ وقت پر گھر آ جاتی تو یقیناً وہ ان کے خلاف یہ بات تو نہ کرتا۔ آہستہ آہستہ اس کی سخت دلی اس کی سامنے آ رہی تھی اس شخص کو کسی سے کوئی لینا دینا نہیں تھا پیار محبت جذبات احساس کسی کے ساتھ کسی قسم کا کوئی رشتہ نہیں تھا

وہ احساس سے عاری شخص تھا اس کے اندر کسی قسم کا کوئی جذبہ نہیں تھا۔ اور اسے یوں دیکھ کر وہ بہت مایوس ہو گئی تھی۔

کیا اس کے ایسے رویے کے پیچھے کوئی وجہ تھی کیوں تھا وہ ایسا عجیب سا۔ کبھی اتنا اچھا ہو جاتا تھا تو کبھی اتنا روڈ۔ باہر تو سب لوگ اسے پتھر دل کہتے تھے سب کا کہنا تھا اسے کسی کے ہونے یا نہ ہونے سے کوئی مطلب نہیں ہے۔

لیکن نہ جانے کیوں ایسے لگتا تھا کہ درک کو فرق پڑتا ہے چھوٹی سے چھوٹی چیز سے لے کر بڑی سے بڑی چیز کا اس کے ذات پر فرق ہوتا ہے لیکن وہ ظاہر نہیں کرتا وہ اپنی ذات میں چھپا ہوا ہے

وہ نہیں چاہتا کہ لوگ اس کے بارے میں جانے وہ اپنے آپ کو چھپا کر رکھنا چاہتا ہے۔ لیکن ایسا شخص تو خود میں ہی گھوٹ گھوٹ کر اپنا آپ ختم کر دیتا ہے اور پری ایسا بلکل نہیں چاہتی تھی۔ وہ چاہتی تھی وہ بھی اس کے ساتھ ہنسے مسکرائے زندگی کو جینے کی کوشش کرے اور وہ جانتی تھی ایسا ضرور ہو گا۔

بس ایک بار اس کے سامنے ظاہر تو ہو۔ پری نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ اس کی ذات کو سمجھنے کی کوشش کرے گی وہ اسے جاننے کی کوشش کرے گی۔

وہ نہیں جانتی تھی درک اس رشتے کو مانتا تھا یا نہیں لیکن اس کے نکاح میں آنے کے بعد وہ اس کے علاوہ اور کچھ بھی سوچ نہیں پاتی تھی

،درک واپس آیا تو بہت زیادہ پریشان تھا آج کھانا کھائے بنا ہی اپنے کمرے میں چلا گیا

آپ کھانا نہیں کھائے گے اس کا موڈ دیکھ کر پہلے تو اس نے چاہا کہ وہ اس کے پاس نا ہی جائے

لیکن پھر وہ اپنے دل کا کیا کرتی جو کسی کو بھوکا نہیں رکھنا چاہتا تھا

نہیں مجھے بھوک نہیں ہے جب وہ ہو گئی تو بتا دوں گا وہ آف موڈ کے ساتھ بیڈ پر لیٹ گیا آخر اسے ہوا کیا تھا پریشانی سے سوچنے لگی۔

تم نے میڈیسن لی ہے۔۔۔؟ تھوڑی دیر کے بعد جب وہ بیڈ پر آکر لیٹی تو درک پوچھنے لگا

نہیں جب آپ کھانا کھائیں گے آپ کے ساتھ ہی کھا کر لوں گی مجھ سے اکیلے کھانا نہیں کھایا جاتا

جب آپ کو بھوک لگے گی مجھے بتا دیجئے گا وہ اسے جواب دیتی اپنے تکیے پر سر رکھ چکی تھی

میں کسی وجہ سے نہیں کھا رہا تھا تو تم تو کھا لو مرنے کا ارادہ ہے کیا اور میڈیسن نہیں لوں گی تو کام کیسے بنے گا

تمہیں پتا بھی ہے تمہاری طبیعت کس حد تک خراب ہے کم از کم اپنا خیال رکھو کیوں مرنا چاہتی ہو تم لڑکی وہ غصے سے بیٹھ کر پوچھنے لگا

میں اپنا بہت خیال رکھتی ہوں اور میڈیسن بھی وقت پر لیتی ہوں بس اکیلے کھانا کھانے کا دل نہیں کر رہا اسی لئے جب آپ کو بھوک لگے گی آپ مجھے بتائیں گے تو ہم مل کر کھانا کھا لیں گے

ٹھیک ہے فائن جا کر کھانا لے کر آؤ حد ہوتی ہے کسی چیز کی نہ اپنا ہوش ہے اور نہ ہی اپنی صحت کا اگر اب تم بیمار ہوئی نہ تو کوئی علاج نہیں کرواؤں گا میں

وہ کافی غصے سے ڈانٹ رہا تھا جبکہ وہ مسکراتی ہوئی آٹھ کر کھانا لینے چلی گئی۔اس کی طبیعت ذرا سی خراب ہوتی تھی تو وہ فوراً اسے ڈاکٹر کے پاس لے جایا کرتا تھا یہ بات تو بہت غلط تھی اس کی وہ اس کا علاج نہیں کروائے گا

وہ کھانا لے کر آئی تو درک بیڈ پر بیٹھا اسی کے انتظار میں تھا وہ کھانا رکھنے لگی تو درک نے ایک ڈبہ اس کی طرف بڑھایا

یہ موبائل فون ہے۔رکھ لو یہ آجکل ہر انسان کی ضرورت ہے۔اور اس سے تم اپنے خان بابا کو فون کر کے ان سے بھی بات کر سکتی ہو مجھے دو تین بار ان کا فون آیا تھا کافی زیادہ پریشان تھے تم سے بات کرنا چاہتے تھے لیکن میں گھر پر تو نہیں ہوتا

تو سوچا کہ تمہارا یہ مسئلہ حل کر دوں اب تم جب چاہو اپنے خان بابا سے اس پر بات کر سکتی ہو وہ کھانا شروع کرتے ہوئے کہنے لگا جب کہ اس کے چہرے کی خوشی کو وہ نظر انداز کر گیا تھا۔

تھینک یو سوچ میں خود بھی خان بابا سے بات کرنا چاہتی تھی وہ خوشی سے بولی تو درک صرف ہاں میں سر ہلاتا اسے کھانے کا اشارہ کرنے لگا

اس کے ساتھ ہی بیڈ پر بیٹھ کر وہ بھی کھانا کھانے لگی۔دونوں نے مل کر کھانا کھایا اور کھانا کھانے کے بعد اس نے چائے بنائی تھی۔یہ عادت اس میں اسی نے ڈالی تھی وہ خود کھانا کھا کر چائے پینے کی عادت تھی اور اب اس میں درک کو بھی اپنے ساتھ عادی کر لیا تھا

کیا تمہیں کسی چیز کا خوف ہے کوئی ڈر میرا مطلب ہے تم کسی چیز سے خوفزدہ رہتی ہو دیکھو ہر انسان کسی نہ کسی چیز سے ڈرتا ہے ہو سکتا ہے تمہیں کس چیز سے خوف آتا ہو کیا تم مجھ سے اپنا ڈر شیئر کر سکتی ہو میں جاننا چاہتا ہوں تمہیں کس چیز کا خوف ہے کون سی چیز تمہیں ڈراتی ہے کیونکہ ڈاکٹر نے کہا ہے کہ تمہاری بیماری تمہارے اندر پڑے کسی ڈر کی وجہ سے ہے

اسے سمجھ نہیں آیا تھا کہ وہ کس طرح اس کا ڈر سامنے لائے اسی لئے آج وہ اس سے پوچھنے لگا

مجھے بھلا کون سا ڈر ہو سکتا ہے میں تو بالکل نارمل ہوں۔ایسا کوئی خوف نہیں ہے مجھے جسے لے کر میں بیمار ہو جاؤں۔

اور میری بیماری کی وجہ خون ہے کوئی ڈر بلا کسی کی بیماری کی وجہ ہو سکتا ہے کیا لگتا ہے ڈاکٹر نے اپنے پاس سے پیسے بنانے کے لیے لمبی لمبی چھوڑ دی ہے اور آپ نے ان پر یقین کر لیا۔وہ ہنستے ہوئے کہنے لگی

نہیں ڈاکٹر نے جو کہا ہے وہ بالکل صحیح ہے اس بیماری کی وجہ خوف ہی ہے یعنی کہ تمہارے اندر کوئی ڈر ہے اس کی وجہ سے تمہارا سارا خون سوکھ جاتا ہے اور اس طرح سے تمہاری جان بھی جا سکتی ہے۔

اگر تم کسی چیز سے ڈرتی ہو تو تم مجھے بتا سکتی ہو ہاں انسان کسی نہ کسی چیز سے ڈرتا ہے اس میں کسی قسم کی کوئی شرمندگی والی بات نہیں ہے میں جتنی ہو سکے تمہاری مدد کروں گا تم اپنی کوئی بھی بات مجھ سے شیئر کر سکتی ہو

ایسا کچھ نہیں ہے درک کیا ہو گیا ہے آپ کو کیا مجھے دیکھ کر آپ کو لگتا ہے کہ میں کس چیز سے خوفزدہ ہوں ۔کوئی چیز نہیں ہے مجھے کسی چیز کا خوف نہیں ہے اگر کچھ ہوتا تو آپ کو بتا دیتی

ہاں اگر ڈر کے بارے میں بات کی جائے تو چوہا کاکر سانپ کتا ایسے جانوروں سے مجھے ڈر لگتا ہے لیکن یہ اتنا زیادہ بھی نہیں ہے کہ میری جان چلی جائے یا ان سے خوفزدہ ہو کر میں مر جاؤں۔

وہ پوری ایمانداری سے بتارہی تھی وہ اس کے چہرے سے ہی اندازہ لگا چکا تھا اس کے لفظوں میں کوئی جھوٹ نہیں ہے

لیکن پھر ایسی کون سی چیز تھی جس سے وہ اتنی خوفزدہ تھی یقیناوہ اس چیز کا ذکر بھی نہیں کرنا چاہتی تھی اور نہ ہی اس بارے میں اسے کچھ بتانا چاہتی تھی۔ لیکن وہ سب کچھ جاننا چاہتا تھا

فی الحال تو اس نے ہاں میں سر ہلا کر بات کو ختم کر دیا لیکن اس نے سوچ لیا تھا وہ اس بارے میں جان کر رہے گا

ooooo

آپ کہیں جارہے ہیں۔۔۔وہ اسے تیار ہوتے دیکھو پوچھے بنا نہ رہ سکی

ہاں مجھے کچھ ضروری کام ہے تم اندر سے دروازہ بند کر لو مجھے آنے میں وقت لگ جائے گا وہ جیکٹ پہنتے کہنے لگا

اس وقت بھلا کیا کام ہے آپ کو پلیز آپ مت جائیں ابھی تو بہت زیادہ لیٹ ہو گیا ہے دیکھیں رات کے نو دس بجے ہیں نہ جائیں صبح چلے جائے گا وہ اسے منع کر رہی تھی

کیوں نہ جاؤں۔مجھے ہزار کام ہوتے ہیں لڑکی میں ہر وقت تمہارے ساتھ تو نہیں رہ سکتا سخت لہجے میں کہنے لگا۔

وہ مجھے میری طبیعت ٹھیک محسوس نہیں ہو رہی۔اسی لیے میں چاہتی ہوں کے آپ کہیں مت جائیں وہ اسکے سختی سے بات کرنے پر وہ منہ بنا کر بولی۔

کیا تمہاری طبیعت خراب ہے اور تم مجھے اب بتارہی ہوں لڑکی دماغ کہاں ہوتا ہے تمہارا میں ہسپتال لے کر چلتا ہوں وہ پریشان ہوا تھا

اتنی طبیعت خراب نہیں ہے بس گھبراہٹ محسوس ہو رہی ہے اسی لیے کہہ رہی ہوں کہ مجھے چھوڑ کر مت جائیں وہ سر جھکا کر کہنے لگی۔

گھبراہٹ ہو رہی ہے کا کیا مطلب ہے یار مجھے تمہاری گھبراہٹ سمجھ میں نہیں آتی مجھے کلئیر کر کے بتایا کرو وہ کنفیوز ہو کر پوچھنے لگا

مجھے لگ رہا ہے کہ میں اب طبیعت خراب ہو گی اسی لئے تو آپ سے کہہ رہی ہوں کہ آپ مت جائیں وہ پریشانی سے کہنے لگے

یار کیا مطلب ہے تمہیں ہسپتال بھی نہ لے کر جاؤ اور تمہاری طبیعت بھی خراب ہونے والی ہے لڑکی تم مجھے پاگل کر دوں گی تو میرے ساتھ چلو ویسے بھی اپنے فلیٹ میں جا رہا تھا کچھ چیزیں لانی تھی وہاں سے اچھا ہے تم بھی دیکھ آؤ اپنا دوسرا گھر وہ اس کو ساتھ آنے کو کہنے لگا

دوسرا گھر مطلب کے آپ کے پاس دو گھر ہیں آپ مجھے پہلے وہاں کیوں نہیں لے کر گئے اگر آپ مجھے وہاں لے کر جاتے تو سوسائٹی کا مسئلہ ہی نہیں ہوتا نا وہ اس کے ساتھ ہی باہر نکلتی کہنے لگی نہ جانے کیوں اس کے ساتھ باہر جانے پر اسے بہت زیادہ خوشی ہو رہی تھی

ہاں وہاں میرا ایک دوست اور اس کی بہن رہتی تھی لیکن کچھ دن پہلے وہ اپنے ملک واپس چلے گئے ہیں تو آج کل وہ خالی پڑا ہوا ہے وہاں میرا کچھ سامان ہے میں وہی لینے جا رہا تھا

وہ گاڑی اسٹارٹ کرتا اسے بتانے لگا۔

ارے ارے یہ رومانٹک کپل کس طرف جا رہا ہے وہ جیسے ہی وہ گاڑی میں بیٹھے آنٹی کی آواز آئی۔ نہ جانے کیوں شرم سے اس کے چہرے پر سرخی دوڑ گئی تھی

آنٹی ہم گھومنے جارہے ہیں میری بیوی کا دل گھبرارہا ہے اسی لئے ہم ذرا آؤٹنگ کررہے ہیں یقیناً لونگ ڈرائیو سے اس کی صحت پر اچھا اثر پڑے گا اس سے پہلے کہ پری کوئی جواب دیتی درک نے جواب دیا۔

ہاں ضرور جاؤ اللہ تمہیں خوش رکھے ہمیشہ ہنستے مسکراتے رہو تم دونوں کی جوڑی ہمیشہ سلامت رکھے

آمین ثم آمین نجانے آج یہ کس موڈ میں تھا کہ نہ صرف ان کے سارے سوالوں کے جواب دے رہا تھا بلکہ کافی خوشگوار انداز میں ان سے بات کررہا تھا ان کی دعاؤں کے جواب میں آمین کہنے پری چہرے پر ایک بار پھر سے سرخی بکھر گئی

آپ کا وہ گھر اس گھر سے بڑا ہے کیا ابھی سفر کرتے تھوڑا ہی وقت ہوا تھا کہ پری آکسائیڈ سے پوچھنے لگی

ہاں وہ فلیٹ اس گھر سے کافی بڑا ہے لیکن مجھے یہی رہنا پسند ہے سو اس لئے میں نے یہ گھر لیا ہے اس نے نرمی سے بتایا

آپ کو اس گھر میں رہنا کیوں پسند ہے میرا مطلب ہے انکل کہہ رہے تھے کہ اس گھر میں پہلے کوئی اور رہتا تھا اپنی بیوی اور چھوٹی سی بیٹی کے ساتھ لیکن اس آدمی کی موت بہت پر اسرار طریقے سے ہوئی تھی اور پھر کچھ عرصے کے بعد اس کی بیوی بھی مر گئی جب کہ اس کی بیٹی کا کوئی اتا پتا نہیں ہے کیا یہ حقیقت ہے وہ بے حد پریشانی سے پوچھ رہی تھی

مجھے یہ سب کچھ نہیں پتا بس مجھے یہ گھر بہت پسند تھا اس لیے میں نے خرید لیا اور اب مزید کوئی سوال مت کرنا وہ ایک بڑی بلڈنگ کے سامنے گاڑی روکتا اسے گاڑی سے باہر آنے کا کہنے لگا

وہ بھی بنا کچھ بولے آہستہ سے گاڑی سے اترتے ہی اس کے پیچھے پیچھے آنے لگی

یہ بلڈنگ بہت بڑی تھی اس بلڈنگ میں تقریب پانچ سو سے زیادہ فلیٹ تھے وہ لفٹ کے سہارے اپنے فلیٹ کا نمبر پریس کرتا خاموشی سے کھڑا اپنی منزل کا انتظار کررہا تھا۔

لفٹ رکی تو وہ اسے باہر آنے کا اشارہ کرتا اپنی جیب سے چابی نکالنے لگا پہلے دو دروازے چھوڑ کر اس نے تیسرا دروازہ کھولا اور اس کے اندر داخل ہو گیا جبکہ اس کے بالکل سامنے والے دروازے پر ایک گول مٹول موٹا بچہ جس کی عمر تقریبا ڈھائی تین سال ہو گی پری کو بہت غور سے دیکھ رہا تھا

اس بچے کی صحت دیکھ کر پڑھی ماشاءاللہ کہے بنا نہیں رہ سکی اور جیسے ہی درک اندر گیا پری دو قدم پیچھے ہٹاتے اس بچے کے پاس بیٹھتی بے حد زور سے اس کا گال چوم لیا اور اپنے فلیٹ کے اندر بھاگ گئی تھی

جب کہ پیچھے سے بچے کے اچانک رونے پر درک نے حیرانگی سے اسے دیکھا تھا جب کہ وہ انجان بن کر اپنے فلیٹ پر نظر کرم کرنے لگی

درک واپس دروازے تک آیا تو معصومہ مشارف کو اٹھاتی اسے چپ کرانے میں مگن تھی

وہ بنا اسے مخاطب کیے اپنے فلیٹ کا دروازہ بند کر گیا

واو گھر تو بہت بڑا ہے اس کے مقابلے میں دوسرا گھر بہت چھوٹا سا ہے وہ گھر دیکھتے ہوئے تبصرہ کرنے لگی

ہاں یہ تو ہے اس گھر میں صرف ایک ہی بیڈروم ہے یہاں پر تین ہیں یہ گھر اس گھر سے بہت بہتر ہے لیکن مجھے وہ جگہ بہت پسند ہے وہ چھوٹا سا گھر میرے لئے بے حد عزیز ہے۔

ادھر آجاؤ یہ ہے ہمارا بیڈروم وہ اسے اندر آنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگا تو اس کے پیچھے ہی اس بند کمرے میں داخل ہوئی جس پر کافی زیادہ دھول مٹی تھی

میں تقریبا ایک مہینے سے اپنے کمرے میں نہیں آیا میں نے اس کمرہ کو بند کیا ہوا ہے اپنا کمرہ میں کسی کو نہیں دیتا میرے دوست باہر ہی رہتے ہیں اس کمرے میں کوئی نہیں آتا اس کمرے کی چابی ہمیشہ میرے پاس ہوتی ہے

اس لئے اس کی حالت بہت خراب ہے۔اگر اب تمہیں گھبراہٹ محسوس نہیں ہو رہی تو تم یہ کمرہ تھوڑا بہت صاف کر دو تب تک میں چائے بناتا ہوں۔

پھر چائے پیتے ہیں وہ مسکراتے ہوئے کہتا کہ کیچن میں چلا گیا تھا جبکہ کمرے کی حالت اتنی خراب نہیں تھی کہ وہ منٹوں میں صاف نہ کر پائے اس نے بھی بہت خوشی سے کمرے کی صفائی کی تھی تھوڑی ہی دیر میں وہ چائے لے آیا

میں آج آپ کے ہاتھ کی چائے پہلی بار پینے جا رہی ہوں وہ خوشی سے بولی تھی۔

پیو گی تو پتہ چلے گا کہ کیسی ہے ویسے میں اپنے حساب سے چائے بہت اچھی بناتا ہوں لیکن میں نے نوٹ کیا ہے تم سب کچھ اچھا بنا لیتی ہو تو ضروری نہیں کہ تمہیں میری چائے پسند آئے

درک چائے کا کپ اس کی طرف بڑھاتا بڑے مزے سے اپنے بیڈ پر بیٹھ گیا تھا یہ بیڈ بھی دوسرے بیڈ کی بانسبت کافی بڑا اور کھلا تھا

مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے کہ آپ کا واپس جانے کا کوئی ارادہ نہیں ہے وہ اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگی اور ساتھ ہی چائے کا ایک سیپ لیا چائے اتنی بھی بری نہیں تھی

تمہیں بالکل ٹھیک لگ رہا ہے تمہیں لگتا ہے اتنا لمبا سفر کرنے کے بعد میں پھر سے یہاں رہنے بجائے ڈرائیو نگ کر کے واپس جانے کے بارے میں سوچوں گا

میں تو یہیں پر رہنے والا ہوں آجاؤ تم بھی سو جاؤ وہ اسے بیڈ کی دوسری طرف آنے کا اشارہ کر رہا تھا۔پری مسکرائی

کیامزے ہیں نہ امیر لوگوں کے بھی دو دو گھر گاڑیاں اپنی پسند سے ہر چیز خرید سکتے ہیں اور ایک ہم لوگ ہیں جو صرف بچوں کو کسی کر کے بھاگ جاتے ہیں وہ اپنی ہی دھن میں بڑبڑاتی ہوئی بیڈ کی دوسری جانب آئی تھی جب اچانک اسے بہت پیارا سا بچہ یاد آگیا

تم نے پھر سے چوں چوں شروع کر دی مجھے اتنی کم آواز نہیں آتی ہے اپنی بات کرنے کے لیے ذرا اونچا بولا کرو وہ ذرا سختی سے بولا تھا

ارے میں آپ سے بات نہیں کر رہی میں تو اپنے آپ سے بات کر رہی ہوں وہ بولی تو درک نامیں سر ہلاتا بیڈ پر لیٹ گیا

ooooo

صبح تقریبا چار بجے کے قریب اس کی آنکھ کھولی تھی وہ نماز ادا کر کے واپس سو گئی تھی اور اس کے بعد سات آٹھ بجے کے قریب اس کی آنکھ کھلی تھی

دوک اب تک سو رہا تھا اور وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ وہ یہاں کیا کرے گھر کی ہلکی پھلکی صفائی کر کے وہ بالکل فارغ ہو گئی تھی جب اسے پھر سے اس چھوٹے سے بچے کا خیال آیا اس کی آنکھوں میں شیطانی چمک آ گی اس نے دروازہ کھولا تو وہ چھوٹا سا بچہ سامنے ہی فل یونیفارم کے ساتھ تیار اپنے پیچھے چھوٹا سا بستہ لگائے بہت خوش نظر آ رہا تھا اس پر نظر پڑتے ہیں وہ فوراً اپنے فلیٹ کے دروازے کی طرف بھاگا۔

وہ تیزی سے اس کے پیچھے آئی تھی تاکہ اسے پکڑ لے لیکن اس سے پہلے ہی وہاں سے ایک آدمی باہر نکلا وہ فورا وہی سے پلٹنے لگی تھی

وہ کنفیوز ہو کر پوچھنے لگا پہلے تو اس لڑکی کی ڈریسنگ

کون ہو تم تمہیں اس سے پہلے تو یہاں کبھی نہیں دیکھا شارف کی آواز نے اسے پلٹنے پر مجبور کر دیا

آپ مجھ سے بات کر رہے ہیں اس نے پلٹ کر انجان بنتے ہوئے اپنی طرف اشارہ کیا

ہاں بالکل میں تمہاری ہی بات کر رہا ہوں کون ہو تم میں نے پہلے تو تمہیں کبھی اس طرف نہیں دیکھا کیا تم نئی آئی ہو

نہیں میں تو بس اپنے شوہر کے ساتھ آئی تھیں یہاں فلیٹ دیکھنے کے لیے ان کا فلیٹ ہے ہم تو دوسرے گھر میں رہتے ہیں اس نے فورا بتایا تھا

تمہارا شوہر کون ہے یہ اسکا فلیٹ ہے وہ سامنے والے فلیٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگا تو پری نے فوراً ہاں میں سر ہلایا

کیا راکیش نے شادی کر لی۔ وہ بے حد پریشانی سے پوچھنے لگا تھا راکیش کی پسند اس جیسی لڑکی تو ہرگز نہیں ہو سکتی تھی۔

نہیں ان کا نام تو درک ہے میرے خیال میں آپ کسی اور کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔ وہ بات کلیئر کرتے ہوئے بولی جب درک گھر سے نکلا

تم درک کی بیوی ہو اسے تم جیسے جھٹکا لگا تھا

جی ہاں باہر کیا کر رہی ہو میں کب سے تمہیں اندر آواز دے رہا ہوں کان بند ہے کیا تمہارے وہ بے حد غصے سے بولا تھا جبکہ سامنے شارف کو نظر انداز کرتا ہے وہ اسے اندر جانے کا اشارہ کر رہا تھا

جی یہ ہے میرے ہسبنڈ اس نے ایک بار پھر سے شارف کو دیکھ کر گھر کی جانب اشارہ کیا تھا۔

جبکہ وہ خود بھی شارف کو نظر انداز کرتا پری کے ساتھ ہی اپنے فلیٹ کی جانب چلا گیا

وہ جیسے ہی دروازہ بند کر کے اندر آئے پیچھے دروازے پر بیل ہوئی

یہ کون آگیا پری حیرانی سے دروازے کی جانب دیکھنے لگی

اس آدمی کو سکون نہیں ہے وہ غصے سے دانت پیس کر بولا

کون سے آدمی کو وہ حیرانگی سے پوچھنے لگی

یارم کاظمی کے منہ بولے سالے کو وہ بے حد غصے سے دروازے کی جانب آیا

کیا تکلیف ہے تمہیں۔۔۔؟ وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں اس سے گھورتے ہوئے پوچھنے لگا

مجھے تکلیف تمہاری طرف سے ملی تازہ ترین خبر سے ہے بتاؤ مجھے کون ہے یہ لڑکی اور کب تم نے شادی کی وہ پری کو دیکھتے ہوئے سوال کرنے لگا اور بنا اس کے غصے کی پرواہ کیے وہ اندر داخل ہو چکا تھا

ارے میں آپ کو بتا تو چکی ہوں کہ میں ان کی بیوی ہوں پھر کیوں پوچھنے آ گئے اس کا انداز پری کو بھی کچھ عجیب سا لگا تھا اس لئے تو وہ اس سے پوچھنے لگی۔

دیکھو لڑکی مجھے بہتر پتا ہے سب کچھ اس لئے میرے سامنے ڈرامہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے بہت اچھے طریقے سے جانتا ہوں میں اسے تم بتانے والے ہو مجھے یا پھر میں یہ بات آگے تک پہنچاؤں

تمہارے پاکستانی پولیس والوں کو پتا ہے اس لڑکی کے بارے میں وہ تو تمہیں اپنی مرضی سے سانس بھی نہیں لینے دیتے اور یہاں تم شادی کر کے بیٹھے ہو پاگل سمجھا ہے مجھے تمہارا صرف دو ہی لوگوں سے واسطہ ہے ایک اس خوشی سے اور ایک اس کے بھائی صحیح ہے صحیح ہے مجھے تمہاری زندگی میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے اور نہ ہی میں تمہارے بارے میں کچھ بھی جاننا چاہتا ہوں لیکن یہ لڑکی شکل سے کافی معصوم اور ناسمجھ لگ رہی ہے

اور اس طرح کی لڑکی کا تمہارے ساتھ ہونا کوئی چھوٹی بات ہرگز نہیں ہے اسی لئے تم مجھ سے بتاؤ کہ لڑکی کون ہے اور تمہیں کہاں سے ملی شادی کہاں پر ہوئی نکاح نامہ کہاں ہے شادی کی کوئی تصویر وغیرہ ہوگی

چھوٹا موٹا اپنے نکاح کا ثبوت دے دو تاکہ میں یقین کر لوں یہ سچ میں تمہاری بیوی ہے میرے پاس انسپکٹر طارق کا نمبر بھی ہے اور گنجے انسپیکر کا نام کیا ہے اس کا بھی نمبر ہے میرے پاس۔اگر تم نہیں چاہتے کہ بات اس گھر سے آگے کہیں پر بھی جائے تو حقیقت کھول کر میرے سامنے رکھ دو تو تمہارے لیے بہتر ہو گا وہ اس سے دھمکی دے رہا تھا

درک نے بے حد آہستہ سے اس کے دونوں کندھوں پر ہاتھ رکھا تھا اور پھر اس کے کندھوں پر زور ڈالتے ہوئے سے پیچھے کی جانب دھکا دیا

بھاڑ میں جاؤ تم اور تمہاری انفارمیشن جس کو خبر دینی ہے دے دو اور انسپیکٹر طارق میرا باپ نہیں ہے جو مجھ سے سوال کرے گا ان دونوں کی نوکریاں ابھی تک میری وجہ سے ھی بچی ہوئی ہے ورنہ کب کے معطل کر دیے جاتے

اور تم مجھے ان کا ڈر دکھا رہے ہو مجھے کسی کے ہونے یا نہ ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا اور نہ ہی مجھے تمہارے منہ بولے جی جے سے کوئی لینا دینا ہے تو بہتر ہے کہ میرے معاملات میں دخل اندازی کرنا چھوڑ دو واپسی کا دروازہ اس طرف نکلو یہاں سے کیونکہ مجھے تمہیں دھکے دے کر نکالنا اچھا نہیں لگے گا وہ اسے بے حد غصے سے گھورتا دروازے کی جانب اشارہ کرتا ہے خود اپنے کمرے میں چلا گیا تھا جب کہ پری وہیں کھڑی اس آدمی کی ڈھٹائی دیکھ رہی تھی

کیا تم سچ میں اس کی بیوی ہو وہ اس کی طرف متوجہ ہوا پری نے فوراً ہاں میں سر ہلایا

تمہیں ڈرنے یا گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے میں تمہاری پوری ہیلپ کر سکتا ہوں اگر تمہیں کوئی بھی مسئلہ ہے تم مجھ سے شیئر کر سکتی ہو وہ اسے یقین دلا رہا تھا

آپ پتا نہیں کیا بولے جا رہے ہیں میں سچ کہہ رہی ہوں میری اور ان کی شادی ہوئی ہے میرے پاس نکاح نامہ موجود ہیں لیکن وہ تو ہم اپنے دوسرے گھر چھوڑ کے آئے ہیں اگر آپ کو پتہ ہو تو سوسائٹی میں بھی ہمارا ایک گھر ہے نکاح نامہ وہاں ہے اگر آپ وہاں چلے تو میں آپ کو دکھا بھی دوں گی

درک کو پریشان اور کسی مصیبت میں پھنسا سوچ اس نے اسے صفائی دینا بہتر سمجھا وہ نہیں چاہتی تھی کہ اس کی وجہ سے درک کو کسی بھی قسم کا کوئی مسئلہ ہو

ٹھیک ہے میں تمہارا نکاح نامہ ضرور دیکھوں گا کیوں کہ اس بندے پر مجھے ایک پرسنٹ بھی یقین نہیں ہے لیکن تمہیں دیکھ کر یہی لگتا ہے کہ تم سچ بول رہی ہو کیونکہ جھوٹ بولنے والی تمہاری صحت نہیں ہے وہ ایک نظر اسے دیکھتا ترس کھاتے انداز میں بولا اتنی دیر میں وہ اسے پہلی بار اتنا برا لگا تھا

کیا تم مجھے اپنا نمبر دے سکتی ہوں وہ اپنا موبائل نکال کر اس سے اس کا نمبر مانگنے لگا

ایسے تو نہیں دے سکتی ان سے پوچھ کر ہی دوں گی وہ کچھ پریشان سی بولی

ٹھیک ہے پھر انشاءاللہ دوبارہ ملیں گے وہ ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے کہنے لگا

پری کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ اس سے ہاتھ ملا رہا ہے کیا اسے ہاتھ ملانا چاہیے اگر نہ ملایا تو یہ نہ ہو کہ کوئی مسئلہ بن جائے وہ پریشانی کا سوچتے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دے چکی تھی

لیکن اس نے جیسے ہی اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھاما ویسے یہ زوردار دھکا اسے لگا تھا اور منہ پر ایک زوردار مکہ اسے دن میں تارے نظر آچکے تھے

ooooo

تیری ہمت کیسے ہوئی میری بیوی کا ہاتھ تھامنے کی کیا سڑک پر چلنے والی سمجھ کر رکھا ہے کہ جیسے دل کرے گا ویسے ٹچ کرے گا تو اسے وہ ایک اور مکہ اس کے منہ پر مارتا اس کا منہ سوجا چکا تھا

درک دماغ خراب ہو گیا ہے تم کیا کر رہے ہو وہ بے حد غصہ سے بولا تھا

صرف ہاتھ ملا رہا تھا جا رہا تھا یہاں سے وہ صفائی دیتے ہوئے بولا

ہاتھ ملانے اور ہاتھ چیک کرنے میں بہت فرق ہوتا ہے کیا کر رہے تھے تم میری بیوی کے ہاتھ کے ساتھ کیا چیک کر رہے تھے بتاؤ مجھے میں تمہیں چیک کر دیتا ہوں وہ اس کی چوری پکڑ چکا تھا شرف بھی شرمندہ ہو گیا جس گینگ میں خوشی اور راکیش کام کر چکے تھے اس گینگ کے لوگ ہاتھ پر ایک ٹیٹو بناتے تھے اور اسے شک تھا کہ ہو سکتا ہے اس لڑکی کا تعلق بھی اسی گینگ سے ہو لیکن ایسا کچھ نہیں تھا اس کے ہاتھ پر کسی قسم کا کوئی نشان نہیں تھا

وہ اس دروازے کی طرف دھکا دیتا ہوا سے پری کی جانب آیا تھا اسے غصے میں دیکھ کر وہ بھی بے حد پریشان ہو گئی تھی جب کہ وہ اس کا ہاتھ تھام کر اسے گھسیٹتے ہوئے اپنے کمرے میں لے گیا تھا

درک کیا کر رہے ہیں وہ پریشانی سے درک کے غصے سے گھبرا کر پوچھنے لگی

کیوں کہ وہ اسے سیدھا واش روم میں لے کر جاتا شاور کے نیچے کھڑا کر چکا تھا پانی نکلتے ہی ٹھنڈے پانی سے وہ پوری طرح بھیگ چکی تھی

ایک بات کان کھول کر سن لو اگر میرے علاوہ کسی دوسرے مرد نے تمہیں چھوا یا تم نے میرے ساتھ کسی بھی قسم کی بے ایمانی کرنے کی کوشش کی تو تمہیں زندہ زمین میں گاڑ دوں گا۔

اگر تم یہ سوچ رہی ہو کہ میرے نکاح میں آنے کے بعد یہ رشتہ صرف چھ مہینے تک چلے گا تو ایسا کچھ نہیں ہو گا تا قیامت میرے نکاح میں رہوں گی تم

میرا دماغ خراب نہیں ہے تمہارا علاج کروا رہا ہوں تمہیں اپنے ساتھ رکھ رہا ہوں

اگراس رشتے کو نبھانا میں نے تمہاری مرضی پر چھوڑا ہے تو اس کا یہ ہر گز مطلب نہیں ہے کہ میں تمہیں چھوڑ دوں گا۔میری بیوی ہو تم اور ہمیشہ رہوں گی 6 مہینے تک بھی اور ساٹھ سال تک بھی

ای میری بات سمجھ میں وہ اس کا جبڑا اپنے ہاتھوں میں لیے بے حد غصے سے بول رہا تھا جب کہ وہ حیرانگی سے آنکھیں کھولے اس کی باتوں کو سننے اور سمجھنے میں لگی ہوئی تھی

ooooo

دروازے کے باہر کھڑا اشارف اس کی ساری گفتگو سن چکا تھا جس میں اس لڑکی کی آواز میں تو صرف منمناہٹ ہی سنائی دی تھی لیکن درک کے الفاظ بہت واضح تھے

وہ اس کی بیوی تھی نکاح ہو چکا تھا لیکن نکاح کن حالات میں ہوا تھا یہ جاننا ابھی باقی تھا کوئی نہ کوئی مسئلہ تو تھا ان میں کوئی نہ کوئی کہانی چھپی ہوئی تھی سب سے پہلے یہ جاننا تھا کہ آخر وہ لڑکی کون ہے۔

دیکھنے میں تو معصوم سی لڑکی لگتی تھی اور اسے یقین تھا کہ وہ درک کے بارے میں بھی کچھ نہیں جانتی بات کرنے کا انداز پہننے اوڑنے کے سلیقے سے وہ پاکستانی ہی لگ رہی تھی لیکن ان کے انفارمیشن کے مطابق تو درک تقریبا دو سال سے پاکستان گیا ہی نہیں تھا

درک کے بارے میں وہ تقریبا ڈھائی سال سے جانتا تھا کہ وہ روح کا بھائی ہے جب یارم پر دشمنوں نے حملہ کیا اس نے ہی یارم کو بچایا تھا اور روح کو بھی اپنی جان پر کھیل کر ہسپتال پہنچایا تھا جب تک وہ سب لوگ سوئزرلینڈ پہنچیں درک وہیں روح کے قریب رہا تھا روح کو تو ہوش ہی نہیں تھا کسی چیز کا

یارم کو مصر علاج کے لیے پہنچانے کا مشورہ بھی درک نے ہی دیا تھا۔وہ ان کے لیے کافی ہے زیادہ فائدہ مند ثابت ہوا تھا لیکن اس کا انداز ہی ایسا تھا کہ وہ اس سے کسی قسم کا تعلق نہیں رکھنا چاہتے تھے ایک تو وہ بہت زیادہ مغرور تھا

دوسرا اس میں احساس نام کی کوئی چیز نہیں تھی۔اور ایسے لوگوں سے شارف کی بالکل نہیں بنتی تھی وہ کسی بھی اینگل سے روح کا بھائی نہیں لگتا تھا روح کا بھائی تو صرف وہی تھا منہ بولا کہ صحیح لیکن روح پر زیادہ حق اسی کا تھا کہ اس کی اپنی سوچ کے مطابق

اور جب سے یہ حصہ دار اس کے سامنے آیا تھا اسے زہر سے کم نہیں لگتا تھا۔

اب اس حصے دار کی ایک اور کہانی سامنے آچکی تھی اس کا ارادہ اس لڑکی کے بارے میں ساری انفارمیشن نکال کر ہی اس کے بارے میں یارم کو سب کچھ بتانے کا تھا۔

وہ خاموشی سے اس کے گھر سے نکل کر اپنے گھر میں داخل ہو چکا تھا وہ لوگ یہاں سے شیفٹ ہونے والے تھے۔شارف نے اپنا گھر بنوایا تھا کیونکہ یہ فلیٹ ان کے آفس سے بہت دور تھا آنے جانے میں کافی زیادہ مسئلہ ہوتا تھا

اور اس گھر کو چھوڑنے سے پہلے وہ اس لڑکی کے بارے میں سب کچھ جان لینا چاہتا تھا

oooooo

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتی اس کے غصے سے کافی خوفزدہ تھی۔وہ تو یہی سوچ رہی تھی کہ چھ مہینے کے بعد ان دونوں میں موجود یہ رشتہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا

اور اس کے بعد وہ اپنی اپنی زندگی جینے لگیں گے اپنے اپنے طریقے سے لیکن اس آدمی نے تو اب اسے پریشانی میں ڈال دیا تھا وہ تو واپس اپنے ملک جانے کا ارادہ رکھتی تھی چھ مہینے میں اپنا علاج کروا کر وہ واپس چلے جانا چاہتی تھی اس کا یہاں رہنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا

لیکن درک تو اسے کوئی اور ہی کہانی سنا رہا تھا

اس کا سارا جسم کانپ رہا تھا کیونکہ ٹھنڈے پانی نے اپنا کام دکھا دیا تھا اس سردی میں درک کی اس حرکت میں اسے اچھا خاصا شرمندہ کر دیا تھا لیکن وہ شرمندہ نہیں ہوا تھا۔

وہ اسے گھورے جا رہا تھا جب کہ وہ خاموشی سے نظریں جھکائے اس کی بھیگی ہوئی سفید شرٹ پر جمائے اس کے سہارے پر کھڑی تھی جب وہ آہستہ سے اپنی باہوں میں اٹھاتا اس نازک سے پیکر کو باہر لے آیا۔

میرے دل میں جو تھا میں تمہیں صاف صاف بتا چکا ہوں میں اپنی ملکیت میں آئی کسی بھی چیز کو چھوڑ نہیں سکتا بے شک کو کوئی انسان ہی کیوں نہ ہو جو میرا ہے وہ صرف میرا ہے

مجھ سے نکاح کر کے تم مجھ سے جڑے ہر رشتے کو قبول کر چکی ہو اب تم پر صرف میرا حق ہے۔ اگر تمہارے دماغ میں یہ سوچ ہے کہ میں تمہیں چھ مہینے کے بعد چھوڑ دوں گا تم میں ایسا کچھ نہیں کرنے والا

اگر میں تمہیں چھوڑنے کا ارادہ رکھتا تو کبھی اپنے گھر اپنے کمرے اپنے بیڈ پر تمہیں جگہ نہیں دیتا اب جیسے بھی اس رشتے کو چلاؤ تمہیں چلانا پڑے گا اب تم مجھ سے جڑ چکی ہو جب تک میری سانسیں ختم نہیں ہو جاتی تمہارا نام میرے نام سے الگ نہیں ہو گا۔

تمہیں مجھے قبول کرنا ہو گا من مرضی سے کرو یا پھر زبردستی مجھے فرق نہیں پڑتا۔

اسے آہستہ سے بیڈ پر رکھتا وہ الماری کی طرف بڑھ رہا تھا۔

الماری سے اپنی ایک شرٹ اور ٹروزر نکالتا واپس بیڈ پر آیا یہ پہن لو سردی لگ جائے گی۔ وہ کپڑے بیڈ پر رکھتا آ کر دوسری طرف بیڈ پر بیٹھ گیا۔

کہاں جا رہی ہو وہ اسے اٹھتے دیکھ پوچھنے لگا

کپڑے چینج کرنے وہ بے حد مدھم آواز میں بولی تھی اتنی دیر میں اس کی سرگوشی نما آواز گونجی تھی جانے کیوں اس کے انداز پر درک کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی تھی

یہیں پر چینج کر لوں اتنے بھی کیا پردے کون سا یہ پردے ساری زندگی رہیں گے وہ چہرے پر عجیب سی مسکراہٹ لئے بولا تو پری کے گال سرخ ہو گئے

اس آدمی کا دماغ بالکل خراب ہو چکا تھا پتا نہیں کیا کیا بولے جا رہا تھا پری تو اس کے بدلتے انداز دیکھ کر ہی پریشان ہو گئی تھی

نہیں میں واش روم میں ہی چینج کروں گی اس کی آواز اس دفعہ بالکل بھی نہیں نکلی تھی یہ آواز بھی کتنی بے وفا ہوتی ہے۔ جہاں نکلنی چاہیے وہاں نکلتی نہیں اور جہاں نہیں نکلنی چاہیے وہاں لاؤڈ اسپیکر کا کام سرانجام دیتی ہے

چلو پھر چوں چوں شروع ہو گئی جاؤ جا کر چینج کرو پہلے تھوڑی بہت آواز نکلتی تھی اب تو یہ بالکل ہی گونگی ہو گئی ہے درک بدمزہ ہوا جبکہ پری نے وہاں سے بھاگنے میں ہی اپنی بہتری سمجھی۔

کیوں کہ اس آدمی کا دماغ خراب ہو چکا تھا اب اس سے کسی بھی طرح کی امید کی جا سکتی تھی

گھر سے باہر نوکری کرنے کے بارے میں سوچ رہی تھی کہ آج وہ ارادہ بھی اس نے ترک کر دیا تھا صرف ہاتھ ملانے پر اس نے اسے پوری طرح سے نہلا دیا تھا۔ اگر غلطی سے کسی دوسرے کے ساتھ کام کرتی تو اسے زندہ زمین میں گاڑ سکتا تھا اس کی دھمکی یاد آتے ہی وہ واش روم میں بند ہوتی اپنے کپڑے چینج کرنے لگی۔

oooooo

اس کے دماغ میں کیا چل رہا تھا وہ نہیں جانتا تھا فلحال وہ پری سے اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتا تھا ہاں یہ حقیقت تھی کہ اس سے نکاح کرنے سے پہلے ہی وہ سوچ چکا تھا کہ جس بھی لڑکی سے نکاح کرے گا اسے کبھی نہیں چھوڑے گا کیونکہ وہ درکشم قیوم خلیل تھا قیوم خلیل نہیں

وہ اپنے باپ جیسا نہیں تھا اس نے اپنے آپ کو کبھی بھی قیوم خلیل نہیں بننے دیا تھا۔اس نے کبھی کسی عورت کو غلط نگاہ سے نہیں دیکھا تھا

پری کے ساتھ اس کا کس قسم کا تعلق تھا وہ نکاح کے بعد سمجھنے لگا تھا نکاح سے پہلے ہی اس نے سوچ لیا تھا کہ اگر وہ اس لڑکی سے نکاح کرے گا تو اسے کبھی بھی نہیں چھوڑے گا اور یہی بات اس نے شادی کی رات بھی پری کو بتادی تھی کہ وہ چھ مہینے کے بعد اس کے ساتھ ایک نئ زندگی کی شروعات کرے گا لیکن پری اس کا کوئی احسان نہیں لینا چاہتی تھی

اسی لیے اس نے کہا کہ وہ خود اپنی نوکری کرے گی اور اس کے ساتھ کسی بھی قسم کا تعلق نہیں رکھنا چاہتی لیکن تعلق رکھنا نہ رکھنا اس کی مرضی تھی

اور چھ مہینے علاج کے دوران وہ اسے بالکل بھی تنگ نہیں کرنا چاہتا تھا وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ کسی بھی چیز کو لے کر ٹینشن لے یا اس کی وجہ سے اس کی طبیعت خراب ہو لیکن یہ سچ تھا کہ وہ اس لڑکی کو اپنی ذمہ داری مانتا تھا

پری سے شادی کی سب سے بڑی وجہ اس کا بے سہارا ہونا تھا وہ کیا تھی کیا نہیں اسے نہیں پتا تھا بس اتنا پتا تھا کہ اس کی اور اس کی کہانی بالکل ایک جیسی ہے بس فرق بس اتنا ہے کے اسے کوئی پیدا کر کے کچرے میں ڈال گیا

اور اسے پیدا کر کے ہیرا منڈی چھوڑ گیا ایسے لوگوں کا کوئی نہیں ہوتا سوائے اللہ کے اور اللہ ہی ان کے لیے سہارے ڈھونڈ لیتا ہے

جب اس کے دل میں پری سے شادی کا خیال آیا وہ تب ہی سمجھ چکا تھا کہ اللہ نے اس لڑکی کو اسی کے لئے بھیجا ہے اور اب وہ اسی کی تھی۔

اور آج پری کو یہ سب کچھ بتانے کا مقصد بھی بس یہی تھا کہ وہ اپنے آپ کو اس رشتے کے لئے تیار کر لے۔
وہ اپنے دل میں اس کے علاوہ اور کسی کو نہ لائے نہ جانے کیوں وہ چاہتا تھا کہ اس چھوٹی سی لڑکی کو اس سے محبت ہو جائے آج تک جس سے بھی ملا تھا جس کو بھی جانا تھا اس نے اس سے نفرت ہی کی تھی بے شک وہ اس کی بہن ہی کیوں نہ ہو

اور اسے ان سب چیزوں سے کوئی مطلب بھی نہیں تھا لیکن نہ جانے کیوں وہ چاہتا تھا کہ پری اس سے محبت کرے

وہ اسے اسی وقت وہاں سے واپس لے آیا تھا۔اس کے بعد ان دونوں میں کوئی خاص بات نہیں ہوئی تھی درک گھر آتے ہی کمرے میں گھس گیا جب کہ وہ کھانا بنانے لگی لیکن اس کی طبیعت خراب ہونے کی وجہ سے وہ اسے کھانا بنانے سے منع کر چکا تھا

شام میں اس نے باہر سے کھانا منگوایا تھا۔جو ان دونوں کو بالکل بھی پسند نہیں آیا تھا لیکن مجبوری کا نام شکریہ دونوں نے کھالیا

کھانے کے بعد اس نے نہ جانے کس طرح اس پر ترس کھا کر اس کے لیے کہوہ بنایا تھا جو اس نے بنا چوں چراں کیے پی لیا کیونکہ وہ بہت سخت نظروں سے اسے گھور رہا تھا۔
جیسے اسے اس نے نہیں بھیگا یا ہو بلکہ وہ خود اپنی مرضی سے بھیگی ہو

وہ بیڈ ایک طرف پڑی کانپ رہی تھی ہر تھوڑی دیر کے بعد آچھوں اچھوں نے اس کی نیند عذاب کر رکھی تھی

جبکہ درک کچھ فاصلے پر بڑے مزے سے ٹی وی پر کچھ لگائے انجوائے کر رہا تھا اسے کوئی مطلب نہیں تھا کہ اس کی وجہ سے اسی کمرے میں موجود دوسرا وجود مصیبت میں ہے۔

اسے حیرت تھی کہ آخر اسے کچھ کیوں نہیں ہوا تھا وہ بھی تو اس کے ساتھ بھیگا تھا۔اور اس کی بھی جان عذاب کر دی تھی۔

یااللہ میں معصوم چھوٹی سی جان اس کھڑوس دیو کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ لیکن یہ ادھار ہے یاد رکھیے گا۔آپ کو مجھے اتنی طاقت دینی ہو گی کہ میں اس جلاد سے اپنا بدلہ لے سکوں۔

اور اسے بتا سکوں کہ میں کوئی چوں چوں کرنے والی چوزی نہیں ہوں۔ بلکہ میں ایک عورت ہوں اور عورت کی طاقت کوئی اس دنیا میں کوئی بھی مرد للکار نہیں سکتا۔ یااللہ جی پلیز مجھے اتنی طاقت دیں یہ کھڑوس دیو مجھے بہت انڈر سٹینڈ کرتا ہے

میں آپ سے زیادہ کچھ نہیں مانتی۔ بس تھوڑی سی صحت دے دیں۔ باقی اگر میں خود ہی سنبھال لوں گی آپ کو تو پتا ہے اس صحت کی وجہ سے میرا کانفیڈنس لیول بھی تھوڑا کم ہے۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ جب مجھے صحت مل جائے گی میرا کانفیڈنس لیول اپنے آپ ہی ہو جائے گا پھر تو میں اس آدمی کو منہ بھی نہیں لگاؤں گی

۔

نہیں نہیں اللہ جی یہ مت سمجھئے گا کہ میں مغرور ہو جاوں گی مجھے پتا ہے کہ آپ کو مغرور لوگ نہیں پسند ۔میں بالکل غرور نہیں کروں گی۔ بس تھوڑی سی صحت دے دیں اب تو اس آدمی کا دماغ بالکل خراب ہو گیا ہے

پتا نہیں اس سائیکو آدمی کے دماغ میں کیا چلتا ہے۔ پتا نہیں کیا کیا بولے جا رہا تھا۔ اگر اس کو ساری زندگی میرے ساتھ نباہ کرنا تھا تو اتنی فضول بکواس کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی

میں پسند بھی نہیں ہوں پلاسٹک کی گڑیا جیسی دکھتی ہوں مجھے دیکھ کر کوئی فیلنگس نہیں جاگتی چوں چوں کرنے والی چوزی ہوں میں لیکن پھر بھی ساری زندگی یہ جناب میرے ساتھ رہنا چاہتے ہیں۔

اگر پہلے ہی مائنڈ بنالیا تھا ساری زندگی اس شادی کو نبھانے کا تو مجھے بتا دیتے کہ میں تمہیں چھوڑنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا بیکار میں مجھے اتنی ٹینشن دی اور جگہ جگہ پر نوکری کے لیے بھیجا

اور تو اور اپنا فیصلہ سنا دیا مجھ سے ایک بار پوچھنے کی زحمت نہیں کی میں کیا ارادہ رکھتی ہوں اس شادی کو لے کر ۔ٹھیک ہے ٹھیک ہے میں بھی اللہ کا ناپسندیدہ کام ہر گز نہیں کرنا چاہتی لیکن بندہ ایک بار پوچھتا تو ہے۔

اس میں کون سا آگے سے یہ کہہ دیتی کہ میں آپ کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی جس شخص نے میری جان بچائی ہو میری عزت کی حفاظت کی ہو اس سے الگ ہونے کے بارے میں سوچنا ہے بے وقوفی ہے

جو شخص بنا کسی رشتے کے بنا کسی مطلب کے کسی کی مدد کرے وہ کبھی برا نہیں ہو سکتا اور اسے بھی یقین تھا کہ در برا نہیں ہے

ہاں بس حکم چلانے کی عادت ہے ایک بار جو کام کہہ دیا تو کہہ دیا کیسے ایک ہی لمحے میں کہہ دیا کہ وہ اس کی بیوی ہے وہ اسے چھوڑنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا یہی بات وہ سکون اور تحمل سے بھی تو سمجھا سکتا تھا لیکن نہیں اگر طریقے سے بات کرلے تو اسے درک کون کہے۔وہ ہر توڑی دیر کے بعد چھکتی اپنی ہی سوچوں میں مصروف تھی۔اچھی خاصی طبیعت آج اس شخص نے صرف اپنی ایک بات سمجھانے کے لیے بگاڑ کے رکھ دی تھی۔

اس کا سارا جسم سردی سے کانپ رہا تھا۔ویسے میں نیند آنا تو تقریباناممکن تھا۔کمرے میں خاموشی چھا گئی تھی اور پھر اندھیرا ابھی شاید مووی ختم ہو چکی تھی جس میں وہ مصروف تھا۔

ادھر آؤ میرے پاس وہ ٹی وی بند کر کے بیڈ پر لیٹتے ہوئے اسے کہنے لگا۔

جی۔۔۔۔۔۔وہ اس کی آواز سن کر کافی دیر کے بعد بولی۔

بہری ہو گیا ادھر آؤ میرے پاس وہ اسے پھر سے کہنے لگا تو بڑی کو گھبراہٹ سی ہونے لگی۔

نہیں میں ٹھیک ہوں یہی پر وہ بلینکیٹ کو مظبوطی سے ہاتھوں میں تھامتی کمزور سے لہجے میں بولی۔

میں نے کہا میرے پاس آؤ ورنہ ساری رات یوں ہی کانپتی رہو گی کیا تمہیں میری بات سمجھ میں نہیں آرہی وہ ذرا سختی سے بولا تھا۔

نہیں کوئی ضرورت نہیں ہے میں ٹھیک ہوں آپ سو جائیں پلیز وہ پریشانی سے بولی گھبراہٹ اس کے لہجے سے صاف واضح تھی۔

دماغ خراب کرر کھا ہے تم نے لڑکی ادھر آؤ میرے پاس وہ غصے سے کہتا ہے اسے لمحے میں کھینچ کر اپنے قریب کر چکا تھا

اچانک اس کی حرکت پر وہ اس کے سینے سے جا لگی تھی۔

میں تمہیں پہلے بھی بتا چکا ہوں لیکن اب آخری بار بتا رہا ہوں میں تمہیں کبھی بھی خود سے الگ نہیں کروں گا تو تم بھی مجھ سے بھاگنا چھوڑ دو

ہاں یہ بات ٹھیک ہے کہ تمہارے علاج سے پہلے میں تمہارے ساتھ اس طرح کا کوئی رشتہ نہیں بنانا چاہتا لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ تم مجھ سے دور رہو۔

میری ایک بات کان کھول کر سن لو تم میری ہو چکی ہوں اب قیامت تک میری ہی رہو گی تمہاری بیماری کا لحاظ کر رہا ہوں ورنہ کب کا تمہیں اس بات کا احساس دلا چکا ہوتا لیکن بگڑا اب بھی کچھ نہیں ہے مجھے مجبور مت کرو کہ میں آج ہی ساری دوریاں ختم کر دوں

وہ اس کے کان میں بھاری آواز میں سرگوشی کرتا اسے گھبرانے پر مجبور کر گیا۔

اب کمرے میں صرف پری کی سانسوں کی آواز گونج رہی تھی۔ ہر طرف خاموشی چھاچکی تھی وہ اس کا ہاتھ اپنی کمر پر محسوس کرتے ہوئے کانپ رہی تھی۔ جب کہ وہ اس کے ڈر پر مسکراتے ہوئے آہستہ آہستہ اس کی پیٹھ سہلا رہا تھا۔

لیکن۔۔۔۔آپ۔۔۔۔۔نے۔تو۔۔کہا۔۔۔۔تھا۔۔۔۔کہ۔۔۔میں پلاسٹک کی گڑیا۔۔۔۔ہوں۔چوں چوں۔۔۔۔۔۔کرنے والی۔۔۔چوزی ہوں۔۔۔۔تو اب کیسے۔۔۔۔آپ یہ سب کچھ۔۔۔! اسے جواب چاہیے تھا

اب بھی تمہیں یہی کہوں گا تم چوزی ہو لیکن صرف میری چوزی تم گڑیا بھی ہو لیکن صرف میری گڑیا تمہیں کوئی اور دیکھے یا چھوئے یہ چیز میں برداشت نہیں کر سکتا

آپ نے کہا تھا آپ۔۔۔۔۔۔کو مجھ۔۔۔پر ترس آتا ہے۔۔۔۔وہ ایک اور بات سوچتے ہوئے بولی۔ جبکہ اس کا اپنا چہرہ اس کے سینے سے ہٹانے کو بالکل دل نہیں کر رہا تھا۔

کیوں کہ اس وقت اس کا سینہ بے حد گرم تھا اور یہ گرمائش سے بے حد پیاری لگ رہی تھی۔ لیکن پھر بھی کروٹ بدل کر اپنی ناراضگی جتانے لگی

ہاں مجھے ترس آتا ہے تم پر کیوں کہ تم مجھے برداشت نہیں کر پاؤ گی. تمہاری صحت نہیں ہے مجھ جیسا بندہ برداشت کرنے کی وہ ایک جھٹکے سے اسے اپنے بے حد قریب کرتا اس کے کان پر لب رکھتے ہوئے بولا۔

اس کی اس حرکت نے پری کے پورے جسم میں سنسناہٹ پیدا کر دی تھی اس کے لبوں کا لمس کنے کانوں کی لوح پر اوا اس کا ہاتھ اپنے پیٹ پر محسوس کرتی وہ سختی سے آنکھیں بند کر گئی۔

پری انتظار میں تھی کہ کب وہ اگلی حرکت کرے گا لیکن اس کا انتظار انتظار ہی رہا جب اسے اپنی گردن پر اس کی گرم سانسوں کا لمس محسوس ہوا۔

وہ سوچکا تھااور وہ بے کار میں اسے ڈرے جارہی تھی کے نہ جانے وہ اس کے ساتھ کیا کردے گا۔یہ بات تو وہ اچھے طریقے سے سمجھ چکی تھی کہ وہ اس کے ساتھ اس کی مرضی کے خلاف کبھی کچھ نہیں کرے گا۔

اتنا برا بھی نہیں ہے وہ۔ سوچتے ہوئے پری کے لبوں پر مسکراہٹ بکھر گئی۔اسے اپنے قریب محسوس کر کے اس کے گال سرخ ہوچکے تھے۔نہ جانے کیوں اسے اس سے بہت شرم آرہی تھی جبکہ اس نے اس طرح کی کوئی حرکت کی بھی نہیں تھی کہ وہ شرماتی

لیکن پھر بھی وہ اس کی چھوٹی سی جان کو بڑی مشکل میں ڈال چکا تھااس کی پیٹھ اس کے گرم سینے سے لگی ہوئی تھی وہ اس پوری طرح سے اپنے حصار میں قید کئے ہوئے تھا

اس کا ایک ہاتھ اس کے نیچے تھاجب کہ دوسرے ہاتھ سے وہ اسے پوری طرح سے سردی سے محفوظ رکھے ہوئے تھا۔

اس سے پہلے وہ کبھی اسے اتنا اچھا نہیں لگا تھاہمیشہ اکڑ کر بات کرنا سرد مہری دکھانااسے بالکل اچھا نہیں لگتا تھا وہ کسی کا احساس نہیں کرتا تھا۔

سب لوگ اس سے پتھر دل یا بے دل کہتے تھے۔سب کا اپنے شوہر کے بارے میں اس طرح کے الفاظ کہنا اسے بالکل اچھا نہیں لگتا تھا لیکن وہ کسی کو منع بھی نہیں کرتی تھی

کیونکہ وہ خود بھی اسے ویسا ہی لگنے لگا تھا جیسا سب کو لگتا تھا۔لیکن آج تک وہ اسے بہت اچھا لگ رہا تھا شاید اچھا لگ رہا تھا یا شاید بہت اچھا لگ رہا تھا۔

۔اپنی ہی سوچوں میں گم اسے اب نیند آنے لگی تھی اس نے مسکراتے ہوئے اپنی آنکھیں بند کر لیں

oooo

بچاؤ۔۔۔پلیز کوئی بچاو۔۔۔۔کوئی توزوی کو بچاؤ۔۔۔

دیکھو وہ مر جائے گی۔۔۔۔پلیز ایسا مت کرو

زوی۔آنکھیں کھولو۔۔۔۔۔۔زوی پلیز آنکھیں کھولو میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گی۔

۔بچاؤ۔۔۔۔بچاؤ پلیز۔۔۔۔بچاؤ۔۔۔زوی۔۔۔۔زوی۔۔۔۔

وہ مسلسل نیند میں بڑبڑائے جارہی تھی جب کہ درک پریشانی سے اسے دیکھ رہا تھا اس نے اسے جگانے کی غلطی ہرگز نہیں کی تھی وہ جاننا چاہتا تھا کہ کہیں اس کے ڈر کی وجہ سے اس کے خواب تو نہیں۔

وہ پہلے بھی اسے کہیں باہر خواب میں بڑبار آتے ہوئے دیکھی تھی لیکن اس نے ہمیشہ اسے جگادیا تھا وہ اس کے ڈراؤنے خواب مکمل نہیں ہونے دیتا تھا لیکن آج اس نے فیصلہ کر لیا تھا اگر وہ خود اسے کچھ بتانے کو تیار نہیں تو وہ اس کے خوابوں کے سہارے اس کے ڈر کی وجہ جانے گا۔

وہ مسلسل نیند میں بولے جارہی تھی

اس کے پچھلے خواب بھی اسی خواب سے ہی جڑے ہوئے تھے کیونکہ وہ ہمیشہ نیند میں کسی کو بچانے کی بات کرتی تھی اور پھر بعد میں کسی کا نام لیتے ہوئے اسے آنکھیں کھولنے کا کہتی۔

وہ کس سے باتیں کرتی تھی کون تھا اس کے خوابوں کے پیچھے جس سے وہ انجان تھا۔اب وہ سب کچھ جاننا چاہتا تھا وہ اس لڑکی کے کسی بھی تلخ پہلو سے انجان نہیں رہنا چاہتا تھا اور نہ ہی وہ رہ سکتا تھا۔شاید اس کی بیماری کے پیچھے بھی ایسا ہی کوئی خواب ہوگا یا ممکن ہے ان خوابوں کے پیچھے ہی حقیقت تھی ہو۔

وہ بس غور سے اسے سنے جارہا تھا اس کے الفاظ پر غور کر رہا تھا

وہ جانتا تھا اس کا ایک لفظ بھی بے معنی اور بے وجہ نہیں ہے ان سب کے پیچھے کوئی نہ کوئی وجہ ہے اور وہ یہ وجہ جان کر ہی دم لے گا۔

بچاؤ۔۔۔۔۔پلیز کوئی تو بچاؤ۔۔۔۔۔۔۔زوی۔۔۔پلیز۔۔۔زوی۔۔۔۔۔پر چلاتی ہوئی اچانک اٹھ کر بیٹھ گئی تھی اوراب انجان نظروں سے درک کو دیکھنے لگی۔درک بھی اسی کو بہت غور سے دیکھ رہا تھا۔جب کے اس کے اس طرح سے دیکھنے پر وہ اس سے نظریں چرا کی زمین کو دیکھنے لگی اس وقت اس کی حالت بہت عجیب سی ہورہی تھی

وہ کبھی زمین کو دیکھتی تو کبھی اپنی انگلیاں چٹخانے لگتی۔وہ بہت عجیب طرح سے ہر چیز پر غور کررہی تھی جیسے وہ ان سب چیزوں کے بارے میں کچھ بھی نہ جانتی ہو۔

اور تو اور وہ درک کو بھی اس طرح سے ایک نظر چرا رہی تھی جیسے وہ اسے جانتی ہی نہ ہو

تم ٹھیک ہو وہ اس کی عجیب و غریب حرکتیں دیکھتا پوچھنے لگا

ہاں میں ٹھیک ہوں آپ کیسے ہیں۔۔۔؟وہ اچانک بکھلا کر پوچھنے لگی جس پر درک کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی تھی۔

الحمدللہ میں بالکل ٹھیک ٹھاک ہوں لگتا ہے تم برا خواب دیکھ رہی تھی کافی دیر سے بڑبڑا رہی تھی تم نیند میں اس نے مسکراتے ہوئے پوچھا تو جیسے کوئی سایہ سا اس کے چہرے پر آکر غائب ہوا ایک عجیب سی بے چینی تھی جو وہ چھپا رہی تھی۔

ہاں شاید کوئی خواب۔۔۔۔اس کے پاس کوئی جواب نہیں تھا جو وہ اسے دیتی۔

یہ زوی کون ہے۔۔۔۔؟اس کی بے چینی کو محسوس کرتے ہوئے اس نے سوال کیا۔

زوی۔۔۔۔کون۔۔۔زوی۔۔۔۔۔نی نہیں جانتی میں نہیں جانتی کسی زوی کو۔مجھے نہیں پتہ میں نہیں جانتی وہ بری طرح خوف سے کانتی تھی دوبارہ بیڈ پر لیٹتی خود پر بلینکیٹ لے چکی تھی۔

پری تم مجھ سے کچھ بھی شیئر کر سکتی ہو میں تم سے وعدہ کرتا ہوں میں تمہاری ہر بے چینی میں تمہارے ساتھ رہوں گا پلیز مجھے بتاو یہ ڈر ہے جو تمہیں اندر سے اتنا خوفزدہ کیے ہوئے ہے کہ تم اس کے بارے میں بات نہیں کرنا چاہتی

پری بات سنو میری پلیز مجھے بتاؤ کہ کون سی چیز تمہیں ڈراتی ہے۔پری جب تک تم بتاؤ گی نہیں میں تمہارا علاج نہیں کروا پاؤں گا تمہارے علاج کے لیے تمہارا ڈر ختم کرنا ضروری ہے پلیز مجھے بتاؤ تمہاری سوچ کیا ہے تمہارا خواب کیا ہے میں جانتا ہوں ان خوابوں کے پیچھے کوئی وجہ ہے

پلیز مجھے بتادو وہ اٹھ کر اس کے پاس آتے ہوئے اس سے پوچھنے لگا۔ لیکن وہ شاید کچھ بھی نہ بتانے کی قسم کھائے ہوئے تھی وہ سختی سے اپنی آنکھیں میچے مسلسل کانپ رہی تھی۔

میں نے کہا نا کہ میں کسی کو نہیں جانتی آپ پتا نہیں کس کے بارے میں بات کر رہے ہیں مجھے نیند آرہی ہے پلیز مجھے سونے دیں۔

وہ بے حد اونچی آواز میں چلاتے ہوئے بولی تھی اور ایسا پہلی بار ہوا تھا جب اسے اس کی اتنی زیادہ آواز سنائی دی تھی۔

میں جانتا ہوں کوئی ہے۔ تمہارے خوابوں کے پیچھے کوئی ہے بتاؤ مجھے اپنے خواب میں کس کو دیکھ رہی تھی کون ہے تمہارے ڈر کی وجہ اگر تم نے مجھے نہیں بتایا تو تمہارا علاج بھی ممکن نہیں ہو پائے گا۔

کون ہے زوی۔۔۔۔۔! بتاؤ کس کو بچانے کی بات کر رہی تھی تم مجھے بتاؤ میں بچاؤں گا اسے۔ میں تم سے وعدہ کرتا ہوں میں اسے بچالوں گا۔

وہ اسے یقین دلاتے ہوئے کہنے لگا

اب بچاؤ گے اسے وہ اس کے ہاتھ تھامتے ہوئے اٹھ کر بیٹھ گئی تھی۔

ہاں میں اسے بچاؤں گا تم مجھے بتاؤ کہ آخر وہ کون ہے کیا مسئلہ ہے اس کے ساتھ بس تم مجھے اپنی پریشانی کی وجہ بتاد و وہ اسے آہستہ سے اپنے سینے سے لگاتا اسے یقین دلانے لگا۔

کوئی نہیں بچا سکتا اسے آپ بھی نہیں بچا سکتے وہ اچانک اسے دھکا دیتی اس سے الگ ہوتی کافی دور ہو کر بیٹھی تھی

کوئی نہیں بچا پایا اسے میں چلاتے رہی روتی رہی لیکن اس ظالم نے نہیں چھوڑا اسے میرے سامنے مار دیا اسے میں اسے نہیں بچا پائی میں اس کے پاس تھی اتنے پاس وہ اپنا اور اس کا فاصلہ دکھاتے ہوئے بتا رہی تھی۔

میں نہیں بچا پائی تو آپ کیسے بچائیں گے۔۔۔۔؟

کوئی نہیں بچا سکتا اسے مر گئی میری زویا۔ میرے سامنے مر گئی۔ کسی نے نہیں بچایا اسے کسی نے بھی نہیں وہ بیڈ کروان سے سر لگاتی آہستہ سے اپنی آنکھیں بند کر چکی تھی۔

پری مجھے پوری بات بتاؤ اس نے مارا اسے کیسے مر گئی زویا کیا تمہارے سامنے اس کا قتل کیا گیا تھا بتاؤ مجھے وہ اس کے پاس آتے ہوئے اسکا کندہ ہلانے لگا لیکن وہ ہوش میں ہوتی تو اسے کچھ بتاتی نہیں

اس کا چہرہ زرد پڑ چکا تھا۔ اور وجود بے جان ہو چکا تھا۔ اس کے بندہ لانے پر وہ نیچے گرنے ہی والی تھی کہ اچانک درد نے اسے تھام لیا۔

اس کے گال تھپتھتا وہ اسے جگانے کی کوشش کر رہا تھا لیکن اسے سانس لینے میں شاید مسئلہ ہو رہا تھا وہ بے چین ہو کر اسے اپنی باہوں میں اٹھاتا ہے گھر سے باہر بھاگا تھا

OOOOOO

اندر کا علاج چل رہا تھا جب کہ وہ بے چینی سے باہر کے چکر کاٹ رہا تھا ڈاکٹر نے کہا تھا خوف سے اس کا خون سوکھ رہا ہے

یعنی کے اس کی بیماری زور پکڑ رہی ہے۔وہ بے حد پریشان تھا اس کے پاس اس کی پریشانی کا بس ایک ہی حل تھا۔ڈاکٹر کو ان کے کام پر لگا کر اپنا فون لیے وہ ہسپتال سے باہر آ گیا تھا۔

ایک دو کال پر دوسری طرف سے کال رسیو نہیں کی گئی لیکن اس نے ہمت نہیں ہاری وہ مسلسل فون کرے جا رہا تھا

پھر دوسری طرف سے فون اٹھا لیا گیا

ارے درک بیٹا خیریت تو ہے تم اس وقت مجھے فون کر رہے ہو پری تو ٹھیک ہے نہ بیٹا خان بابا پریشانی سے کہنے لگے۔

نہیں پری ٹھیک نہیں ہے میں آپ سے ایک سوال پوچھوں گا مجھے اس کا بالکل صحیح جواب دیجئے گا پلیز

ہاں بیٹا بولو کیا پوچھنا چاہتے ہو تم خان بابا نے فورا کہا

زویا کون ہے۔۔۔۔

کیا مطلب ہے تمہارا درک وہ انجان بنے میرا مطلب صاف ہے خان صاحب مجھے بتائیں وہ لڑکی زویا کون ہے بلکہ کون تھی مجھے زویا کے بارے میں سب کو جانا ہے پلیز مجھے اس کے بارے میں سب کچھ بتا دیجیے پری کی بیماری کا علاج ہم ڈھونڈ لیں گے آپ مجھے بس زویا کے بارے میں سب کچھ بتائیے پری کا علاج صرف اور صرف اس کا ڈر ختم کرنا ہے۔اگر آپ مجھے زویا کے بارے میں سب کچھ بتا دیں گے تو ہم پری کا علاج آسانی سے کروا سکیں گے۔

دیکھو بیٹا میں تم سے کچھ نہیں چھپاؤں گا تم اس کے شوہر ہوں تمہارا پورا حق بنتا ہے اس کے بارے میں سب کو جانے کا۔خان بابا نے تمہید باندھتے ہوئے کہا۔

خان صاحب آپ کیا کہنا چاہتے ہیں پلیز صاف صاف بات کریں میری بیوی کے ساتھ کیا مسئلہ ہے پلیز بتائیں مجھے اور اس لڑکی کے بارے میں بھی بتائیں جس کا وہ ذکر کر رہی ہے۔وہ واپس اندر جانا چاہتا تھا پری کو یہاں اکیلے وہ نہیں چھوڑ سکتا تھا اور اس وقت وہاں ڈاکٹرز کے علاوہ اس کے پاس اور کوئی نہیں تھا۔

دیکھو بیٹا دراصل بات یہ ہے کہ زویا کوئی نہیں ہے یہ صرف اس کی بیماری کا حصہ ہے۔خان صاحب نے بات شروع کی

کیا مطلب ہے آپ کی اس بات کا میں کچھ سمجھ نہیں پارہا پلیز کلیئر بات کریں

میں تمہیں کلیر ہی بتا رہا ہوں درک زویا نام کی کوئی لڑکی ہے ہی نہیں اور نہ کبھی تھی۔زویا صرف اور صرف ایک خیالی کردار ہے جو پری نے خود بنایا ہے۔بیماری کے دوران اسے ایسا محسوس ہونے لگا جیسے اس کے ساتھ کوئی لڑکی ہے جو ہمیشہ اس کے ساتھ رہتی ہیں لیکن پھر کچھ ہوا وہ لڑکی مر گئی

اوراب کبھی کبھی پری وہی ساری چیزیں سوچتی ہے لیکن جب اس کا علاج شروع ہوتا ہے تب اس کی یہ ساری سوچیں ختم ہونے لگتی ہیں میرا مطلب ہے وہ نارمل ہو جاتی ہے لیکن کبھی کبھی انہی سب چیزوں کی وجہ سے وہ بہت زیادہ ڈسٹرب ہو جاتی ہے

وہ اپنے ہی امیجنیشن سے خوفزدہ رہتی ہے۔اب جس لڑکی کا ذکر وہ کر رہی ہے اس کا کوئی وجود نہیں ہے وہ نہ تو کبھی زندہ تھی اور نہ ہی کبھی اس کے سامنے اس کی موت ہوئی ہے۔

اس نے خود ہی ایک کہانی بنائی ہے کہ وہ سب کچھ اس کی آنکھوں کے سامنے ہوا ہے لیکن اگر حقیقت دیکھی جائے تو ایسا کچھ بھی نہیں ہے کچھ بھی نہیں یہ صرف اس کی سوچ ہے

جو اس کے علاج ہونے کے بعد اپنے آپ اس کا پیچھا چھوڑ دے گی۔اسے مینٹل ڈیسآرڈر ہے۔وہ جو سوچتی ہے اسے ہی حقیقت سمجھنے لگتی ہے۔

اس کی سوچ ہی اس کے سامنے ایک صورت لے کر آتی ہے۔اور پھر وہی کردار اس کے سامنے ختم ہو جاتے ہیں تو اس کی حالت ایسی ہو جاتی ہے

زویا کا اپنا کوئی وجود نہیں ہے۔پری کے مطابق وہ اس کی دوست تھیں جو ہمیشہ سے اس کے ساتھ رہی ہے۔ وہ اس کے ساتھ اپنے بچپن کے قصے سناتی ہے لیکن یہاں پر ایسا کچھ بھی نہیں ہے پری کے ساتھ کبھی کوئی زویا نام کی لڑکی نہیں تھی اگر تمہیں مجھ پر یقین نہ آئے تو یہاں پر کسی سے بھی پوچھ لو تب ہی تم میری بات پر یقین کر پاؤ گے۔

پری اپنے ہی دماغ میں بنائی ایک کہانی میں خود ہی الجھ چکی ہے۔جب تم اس کے سامنے یہ کہو گے کہ زویا کوئی نہیں ہے یہ صرف تمہاری سوچ ہے۔تو وہ خود ہی ہو اس امیجینیشن سے باہر نکل آئے گی خان بابا نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا لیکن اس کے پاس جیسے کوئی جواب نہیں تھا

وہ خاموشی سے اپنا فون بند کرتا ہوا واپس ہسپتال کے اندر جا چکا تھا

کیا صرف ایک امیجنیشن اسے اتنی خطرناک حالت تک پہنچا سکتی ہے۔اس کا دماغ بری طرح ڈسٹرب ہو چکا تھا

ooooo

تو بتایئے درک صاحب کیا آپ ان کے ڈر کی وجہ جان پائیں کیا آپ کو کچھ پتہ چلا ہے

اگر آپ ان کا علاج کروانا چاہتے ہیں تو پلیز ان کے ڈر کی وجہ ڈھونڈے ورنہ ان کا کیس خطرناک موڑ تک جا چکا ہے اس طرح آہستہ آہستہ ان کا علاج ناممکن ہو جائے گا

آج پھر ہمیں بلڈ لگانا پر رہا ہے۔ایک انسانی جسم میں کم از کم تین مہینے کے وقفے کے بعد ہی بلڈ لگا یا جاتا ہے لیکن ان کی حالت آپ کے سامنے ہے آپ ہمارے لئے مزید مشکلات پیدا نہ کرے جلد سے جلد ان کے ڈر کو دور کریں۔

آپ پلیز ان کے ڈر کو جلد سے جلد جاننے کی کوشش کریں ورنہ اس طرح ان کا علاج دن بادن مشکل ہو رہا ہے آپ دیکھ رہے ہیں ان کی حالت آپ ان کی فیملی سے پوچھیں وہ کافی وقت سے اس بیماری سے لڑ رہی ہیں اسے مینٹل ڈیسارڈر ہے۔وہ اپنی بنائی کہانی میں بری طرح سے الجھ رہی ہے اسے لگ رہا ہے کہ جو کچھ اس کے خوابوں میں یا اس کی امیجنیشن میں ہوا ہے وہی حقیقت ہے

وہ اپنے خوابوں سے خوفزدہ ہے۔جہاں تک میں نے اس کے بارے میں جانا ہے وہ اپنے خوابوں میں ڈر جاتی ہے اور اس کے بعد اس کی ایسی حالت ہوتی ہے

شاید وہ برے خواب دیکھتی ہے اس کی وجہ سے درک نے تفصیل سے بتایا

آپ جاننے کی کوشش کریں کہ وہ اپنے خواب میں کیا دیکھتی ہیں کس چیز سے وہ خوفزدہ ہوتی ہیں آپ انہیں اس خوف سے باہر نکالے۔یاد رکھیں ڈر کا کوئی علاج نہیں ہے

ڈر کا مقابلہ صرف انسان خود کر سکتا ہے اگر وہ اس ڈر سے لڑنے کی ہمت نہیں رکھتی تو آپ ان میں ہمت پیدا کریں اس ڈر سے لڑنے کے لیے ان کا ساتھ دیں ان کے ڈر کی وجہ جانے۔

ڈاکٹر نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا

ooooo

کیسی طبیعت ہے اب تمہاری وہ اس کے پاس بیٹھتے ہوئے کہنے لگا اس کے چہرے سے پریشانی صاف جھلک رہی تھی

بہت بہتر میں ٹھیک ہوں اب مجھے گھر جانا ہے وہ اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔ وہ ہسپتال کے ماحول میں بہت انکنفرٹیبل محسوس کرتی تھی

ٹھیک ہے میں ڈاکٹر سے بات کر کے تمہیں گھر لے چلتا ہوں بلکہ گھر نہیں فلیٹ لے کر چلتا ہوں کیونکہ تمہیں گھر پر دیکھتے ہی سوسائٹی کے لوگ بار بار آنے لگیں گے تمہیں ٹھیک سے آرام بھی نہیں کرنے دیں گے تو بہتر ہے کہ فلیٹ ہی چلتے ہیں وہاں تم جلدی ریکور کر پاؤں گی

کیا مطلب ہم گھر نہیں جائیں گے واپس۔ وہ اداسی سے بولی تھی شاید اس وقت وہ ایسے لوگوں کے پاس رہنا چاہتی تھی جو اس سے پیار کرتے ہو

ان کے ساتھ وقت گزارنا اسے اچھا لگتا ہو اور وہ جانتا تھا کہ سوسائٹی کے لوگوں کے ساتھ وقت گزارنا سے بے حد پسند ہے

نہیں میں نے کہا نہ سب لوگ باری باری آئیں گے تو تمہیں آرام کرنے کا بالکل وقت نہیں ملے گا ویسے بھی عجیب قسم کے لوگ ہیں جب دل کرتا ہے منہ اٹھا کر آجاتے ہیں

مجھے ایسے لوگ بالکل پسند نہیں ہیں اور تم بھی ان سے فاصلہ بنا کر رکھو زیادہ رشتے داریا بنانے کی ضرورت نہیں ہے پروسی ہیں پروسی تک محدود رہنے دو

ان کا اتنا زیادہ آنا جانا بھی ٹھیک نہیں ہے وہ ناگواری سے کہنے لگا

ارے کیوں ٹھیک نہیں ہے اتنے اچھے ہیں وہ سب لوگ اور اتنے دور اپنے ملک کو چھوڑ کر کیسے ایک دوسرے کا خیال رکھتے ہیں۔ دیار غیر میں اپنوں کا ہی تو ساتھ ہوتا ہے

مجھے تو ان سب کے ساتھ وقت گزارنا بہت پسند ہے اور ویسے بھی ان سب کے بچے تو انہیں چھوڑ کر چلے گئے ہیں شاید ہم میں وہ اپنے بچوں کو دیکھتے ہوں گے وہ سمجھانے لگی

خوداپنی اولادیں چھوڑ کر چلی گئی تو کیا ہمیں اپنی اولاد بنالیں گے مجھے کوئی ضرورت نہیں ہے کسی کا بچہ بننے کی

اور تم بھی ان سے ذرا فاصلہ بنا کر رکھو

مجھے اتنا بھی چپکنا چپکنا پسند نہیں ہے۔ میرے خیال میں ہمیں فلیٹ میں ہی رہنا چاہیے زیادہ۔ وہاں پر تو لوگوں

کا آنا جانا ہی ختم نہیں ہوتا۔ وہ اپنے ہی سخت انداز میں بولا تو پری منہ بناتے سر جھکا گی اب پتا نہیں کیا بر بڑا رہی

تھی

ہو گئی چوں چوں شروع ایک بات میری کان کھول کر سن لو جب تک تم بالکل ٹھیک نہیں ہو جاتی تب تک تم

فلیٹ میں ہی رہو گی۔

اور اب منہ مت بناؤ جب تم ٹھیک ہو جاؤ گی تو واپس گھر لے جاؤں گا جاتا ہوں ڈاکٹر سے ڈسچارج کی بات کرتا

ہوں

ویسے بھی حالت چیونٹی جیسی ہو گئی ہے تمہاری یہاں ہسپتال میں رہ کر ٹھیک ہونے کے بجائے مزید بیمار ہو

جاؤں گی وہ نرمی سے اس کا گال چھوتا اٹھ کر باہر نکل گیا

جبکہ پری مسکرا دی تھی۔

اتنے بھی برے نہیں ہیں جسے سب کو لگتے ہیں ہاں تھوڑے سے کھڑوس ہیں۔ میرے کھڑوس دیو۔

ooooo

ڈاکٹر نے فی الحال ڈسچارج کے لیے منع کر دیا تھا لیکن پھر بھی درک نے پری کو ہسپتال نہ رکھنے کا فیصلہ کر لیا

تھا

اور پھر وہ پری کو بھی اندر کہہ کر ہی آیا تھا کہ وہ اسے اپنے ساتھ لے کر جائے گا وہ اپنی بات سے پھر نہیں سکتا

تھا اسی لئے ڈاکٹر سے بات کرنے کے بجائے وہ سینئر ڈاکٹر کے پاس چلا گیا تھا

جواس سے کافی اچھے طریقے سے جانتا تھا۔ لیکن وہ اس سے کم ہی ملتا تھا کیونکہ وہ یارم کا بھی بے حد قریبی دوست تھا اور پہلے یارم کے لیے کام بھی کر چکا تھا

اس ہسپتال میں جاب کرنے سے پہلے وہ یارم کے لیے کام کرتا تھا کام کے دوران آنے والی ساری چوٹوں کا علاج وہی کیا کرتا تھا۔

لیکن وہ ایک سٹیایبل جگہ نوکری کرنا چاہتا تھا۔ اور یہ ہسپتال اس کے لئے پرفیکٹ تھا

درک تم یہاں خیریت تو ہے ڈاکٹر اسے دیکھتے ہوئے مسکرا کر اٹھ کھڑا ہوا

میری بیوی کے ڈسچارج پیپر تیار کرواؤ اسپتال میں رہ کر میری بیوی اور بیمار ہو جائے گی وہ اپنے انداز میں بولا

ہاں وہ تو ٹھیک ہے لیکن تمہاری شادی کب ہوئی اور تم نے مجھے اپنی شادی پر نہیں بلا یا وہ ناراض ہو رہا تھا

یہ سب کچھ بعد میں فی الحال تم میری بیوی کی ڈسچارج پیپرز تیار کرواؤ اسے یہاں پر نہیں رہنا پلیز جلدی کرنا میں اس کے پاس جا رہا ہوں وہ اسے آرڈر تھا وہیں سے واپس نکل گیا تھا جبکہ ڈاکٹر حیرانگی سے ہاں میں سر ہلاتا اس کے پیچھے آیا تھا

○○○○○

وہ اسے واپس لے آیا تھا۔ فلیٹ کے باہر گاڑی روکتے ہوئے اس نے اسے وہی رک کر اس کا انتظار کرنے کو کہا اور خود کار پارک کرنے چلا گیا جب واپس آیا تو بہت مشکل سے دیوار کے سہارے کھڑی تھی

شاید میڈیسن کے اثر کی وجہ سے اسے چکر آرہے تھے وہ جلدی ہی واپس آ گیا تھا

کیا ہوا تم ٹھیک ہو وہ اسے سہارا دیتے ہوئے کہنے لگا تو پری نے ہاں میں سر ہلایا لیکن وہ اسے کہیں سے بھی ٹھیک نہ لگی تھی

درک نے نرمی سے اسے اپنی باہوں میں اٹھایا اور آہستہ آہستہ قدم لفٹ کی جانب بڑھنے لگا

میں ٹھیک ہوں اور درک مجھے نیچے اتاریں میں چل سکتی ہوں۔اس نے گھبراتے ہوئے آگے پیچھے کے لوگوں کو دیکھا جن کا زیادہ دھیان اسی پر تھا۔

تم نہیں چل پا رہی اسی لیے اٹھایا ہے تمہیں ورنہ کو شوق نہیں ہے مجھے کسی لڑکی کو اٹھا کر گھومنے کا خیر تم کوئی عام لڑکی تھوڑی ہو میری بیوی ہو تمہیں تو اٹھا کر گھوم سکتا ہوں۔

اتنا بھی پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے یہ پاکستان نہیں ہیں یہاں کے لوگوں کو کوئی فرق نہیں پڑتا کہ کوئی کیا کرتا ہے یہاں کے لوگ ایک دوسرے کی زندگی میں دخل اندازی نہیں کرتے

اور نہ ہی یہ تمہاری سوسائٹی ہے۔جہاں تمہیں بات بات کا حساب دینا ہو گا وہ بے فکر قدم آگے بڑھائے چلا جا رہا تھا

یہ کون سی جگہ ہے رومانس کرنے والی سامنے سے آتے شارف نے انہیں دیکھتے ہوئے کمنٹ کیا تھا۔پری تو شرمندگی سے اسی کے سینے میں سر چھپا گئی جبکہ درک نے اسے گھور کر دیکھا تھا جس کی آنکھ کے نیچے چھوٹا سا بیڈرج لگا ہوا تھا۔

کیا ہوا ہے اسے اس کے ہاتھ پر بیڈرج دیکھ کر وہ پریشانی سے پوچھنے لگا پہلے اس کا یوں اٹھا کر گھومنا اسے مستی میں بولنے پر مجبور کر گیا لیکن اب پری کے ہاتھ میں پٹی یکھ کر وہ پریشان ہوا تھا

طبیعت خراب تھی اس کی۔ہسپتال سے لے کر آیا ہوں کچھ اور پوچھنا ہے یا ہم جا سکتے ہیں۔وہ ہمیشہ کی طرح اپنے کھڑوس انداز میں بولا

تمہیں کون رک سکتا ہے۔جاؤ اور اسے بھی لے کر جاؤ اس کی حالت کافی خراب لگ رہی ہے خیال رکھنا اس کا وہ ایک نظر پری کو دیکھتے ہوئے کہنے لگا اسے اس کی طبیعت کافی زیادہ خراب محسوس ہو رہی تھی اسے جواب دیے بنا آگے بڑھ گیا

آپ ان سے ہمیشہ اس طرح سے بات کیوں کرتے ہیں درک۔۔۔وہ پوچھے بنا نہ رہ سکی

جو جس قابل ہوتا ہے اس سے ویسے ہی بات کی جاتی ہے وہ بات ختم کرنے کے موڈ میں تھا

آپ مجھ پر ہمیشہ چلاتے رہتے ہیں ہر وقت غصہ کرتے ہیں تو کیا میں صرف آپ کے غصے کے قابل ہوں۔وہ منہ بسورے شکوہ کرتی بے حد پیاری لگ رہی تھی

تم کس قابل ہو اور کس قابل نہیں یہ تو میں تمہیں وقت آنے پر ہی بتا پاؤں گا۔فی الحال تم بالکل ٹھیک ہو جاؤ میرے لئے اتنا ہی کافی ہے وہ لفٹ اوپن کرتا بٹن پریس کر کے اس کی طرف متوجہ ہوا تھا

اب کیسا محسوس کر رہی ہو۔

میں ٹھیک ہوں آپ تو ایسے ہی مجھے ہسپتال لے گئے میں تو سو رہی تھی اور آپ نے مجھے خون لکھوق دیا۔پتا نہیں کس انگریز کی اولاد نے دیا ہو گا وہ اپنا نازک ہاتھ دیکھتی کافی پریشان لگ رہی تھی۔

جب کہ وہ لفٹ سے باہر نکلتا آہستہ آہستہ اپنے فلیٹ کی طرف جا رہا تھا

جب سامنے معصومہ کان کے ساتھ فون لگائے لفٹ کی طرف آئی۔

درک میں نے سنا ہے تمہاری شادی ہو گئی ہے کیا یہ سچ ہے یا شارف صرف میرا کریش تم پر سے ہٹانے کے لئے جھوٹ بول رہا ہے۔ویسے اس حسینہ کو دیکھ کر مجھے لگتا تو نہیں کہ میرا معصوم سا شوہر جھوٹ بول رہا ہو گا وہ پری کو دیکھتے ہوئے مسکرا کر بولی

نہیں تمہارے معصوم سے شوہر نے بالکل ٹھیک کہا ہے یہ دروازہ کھول دو وہ چابی اس کے حوالے کرتے ہوئے بولا

مطلب تم سچ میں میرا دل توڑ رہے ہو وہ چابی لیتے اس کے فلیٹ کا دروازہ کھولنے لگی۔

ہاں کچھ ایسا ہی سمجھ لو تم لوگ بھی یہاں سے چلے گئے تھے نہ اپنے کسی دوسرے گھر میں تو پھر یہاں واپس کیوں آئے

اب دوبارہ نیا گھر کیوں بنا رہے ہو تم لوگوں کا تو اتنا خوبصورت اور بڑا گھر ہے اس گھر کو چھوڑنے کی کوئی خاص وجہ۔۔۔۔۔؟

وہ گھر کے اندر داخل ہوتا اسے بھی اندر آنے کا اشارہ کر چکا تھا

نہیں کوئی خاص وجہ نہیں ہے بس کچھ ایسے لوگوں کو پتہ چل گیا تھا اس گھر کے بارے میں جن کو نہیں پتہ چلنا چاہیے تھا حالات زیادہ خراب ہونے لگے تو ہم نے وہ گھر چھوڑ دیا۔

لیکن وہ پھر بھی ہماری خوبصورت یادوں میں سے ایک ہے کیونکہ وہ میرے باس نے ہمیں دیا تھا ہماری شادی کا گفٹ ہے۔

اور اب ہم جہاں پر گھر لے رہے ہیں وہ کر ہمارے باس کے گھر سے کافی قریب ہے۔ جبکہ یہ فلیٹ ہمارے آفس سے بہت دور خیر اب میں چلتی ہوں نیچے گاڑی میں شارف میرا انتظار کر رہا ہے۔

ویسے شارف کے منہ پر ڈیزائن خوبصورتی سے بنایا ہے تم نے مجھے پسند آیا لیکن لفٹ کے بجائے رائٹ پے ہوتا تو زیادہ پیارا لگتا وہ دروازے پر کھڑی اس انداز میں اس کی تعریف کر رہی تھی کہ پری حیرت سے آنکھیں کھولے اسے گھورے جا رہی تھی

وہ بے حد نرمی سے اسے صوفے پر بٹھاتا ساتھ ساتھ معصومہ سے باتیں کئے جا رہا تھا

کوئی بات نہیں اگلی بار تمہاری یہ خواہش بھی پوری کر دوں گا اسے بھیجنا پھر سے میرے معاملات میں دخل اندازی کرنے کے لئے وہ جیسے پہلے ہی سب کچھ تیار کر کے بیٹھا تھا

وہ چھوٹا سا گول مٹول کیوٹ سا بچہ آپ کا ہے۔۔۔۔؟ یہاں پر بات ہو رہی تھی اس لڑکے کے بارے میں جو کل ان کے گھر پہ آیا تھا اتنی بات تو وہ سمجھ چکی تھی اور وہ چھوٹا گول مٹول سا بچہ اسی آدمی کا تھا تو ظاہری سی بات ہے کہ یہ اس آدمی کی بیوی تھی

لگتا ہے تم مشارف کے بات کر رہی ہوں وہ میرا ہی بیٹا ہے کیوٹ ہے اپنے باپ پر بالکل نہیں گیا۔ مجھ پر گیا ہے وہ فخر سے بولی

کیوٹ کیوٹ تو بہت چھوٹا سا لفظ ہے وہ تو کتنا پیارا ہے اس کے گول گول سرخ سرخ گال دیکھتے ہی دل میں گدگدی سے ہونے لگتی ہے۔

میرا مطلب ہے اسے کشی کرنے کا دل کرتا ہے۔ اگر آپ کی اجازت ہو تو کیا میں اسے کشی کر لیا کروں وہ بے حد معصومیت سے پوچھ رہی تھی۔

ارے ہاں کیوں نہیں جو دل میں آئے کر لیا کرو لیکن ایک بات یاد رکھنا میرا بیٹا ضرورت سے زیادہ شیطان ہے اسے معصوم بچہ ہر گزمت سمجھنا وہ اسے وارن کرتی وہی سے قدم پیچھے کی جانب لے گئی

اگلے ہی لمحے درک نے دروازہ بند کر دیا تھا۔

یہاں بھی محلے داریاں شروع ہو گی تمہاری ایک بات کان کھول کر سن لو مجھے یہ ساری چیزیں پسند نہیں میں صرف چند لوگوں میں محدود رہنے والا انسان ہوں اور مجھے اچھا لگے گا کہ تم بھی میری طرح رہو۔

مطلب آپ کی طرح کھڑوس بن جاؤں۔ کسی سے ہنس کر بات نہ کروں جو بات کرے اسے یا تو جواب دیے بنا آگے بڑھ جاؤ یا منہ بنا کر غصے سے گھورتے ہوئے جواب دو نہیں نہیں یہ مجھ سے نہیں ہو گا۔

اللہ ناراض ہوتا ہے ایسے لوگوں سے میں جیسی ہوں ویسے ہی سہی ہوں مجھے نہیں بننا آپ کے جیسا ۔۔۔ کھڑوس دیو۔ وہ پھر سے بربراہٹ شروع کر چکی تھی جب کہ درک نفی میں سر ہلاتا کچن میں ناجانے کیا کرنے میں مصروف ہو گیا

آج سارا دن وہ کافی زیادہ تھک چکا تھا۔ صبح سے ایک لمحے کے لئے بھی اس نے اسے اکیلے نہیں چھوڑا تھا پھر واپس فلیٹ میں آکر اس نے اس کے لیے کھانا بھی بنایا اسے پہلی بار درک کے ہاتھ کا کھانا نصیب ہوا تھا وہ دیکھ رہی تھی وہ اس کی کافی کیئر کر رہا تھا

شاید وہ کسی پر ظاہر نہیں کرتا تھا لیکن اپنے سے جوڑے لوگوں کے ساتھ وہ اتنا ہی اٹیچ تھا جتنا ہر کوئی ہوتا ہے لیکن وہ اپنے آپ کو کسی کے سامنے ظاہر نہیں ہونے دیتا تھا۔

وہ تھوڑا الگ تھا اپنی فیلنگز اپنے جذبات کو لوگوں سے چھپا کر رکھتا تھا۔ وہ کسی پر بھی اس کی اہمیت نہیں جتاتا تھا ۔وہ کسی پر یہ بات ظاہر نہیں کرتا تھا کہ سامنے والا انسان اس کے لیے کتنا اہم ہے۔

لیکن انجانے میں ہی سہی وہ پری پر کہیں بار یہ ظاہر کر چکا تھا کہ نکاح سے پہلے کچھ بھی نہیں لیکن اب وہ اس کے لیے اہمیت رکھتی تھی۔ اس کی فکر کرنا اس کا خیال رکھنا یہ ساری چیزیں اسے اس کے لیے اہم ثابت کرتی تھی۔

آپ بھی کھانا اچھا بنا لیتے ہیں بلکہ بہت اچھا بناتے ہیں مجھے بہت اچھا لگا آپ کے ہاتھ کا کھانا اس نے کھانا کھا کر مسکراتے ہوئے اس کی تعریف کی تھی۔

ہاں بس بنالیتا ہوں۔ یہاں اکیلے رہ کر یہی تو سیکھا ہے میں نے تمہارے آنے سے پہلے مجھے اپنے ہاتھ کا کھانا پسند تھا لیکن تمہارے ہاتھ کا بھی بہت پسند آیا۔ تم وہ دوسری عورت ہو جس کے ہاتھ کا کھانا مجھے پسند ہے وہ برتن اٹھا کر کچن میں رکھ کر واپس آ گیا تھا

ڈاکٹر نے تمہیں چائے بند کر دی ہے سو ہم نہیں بنا رہے اگر قہوہ چاہے تو

نہیں میں نہیں پیوں گی آپ بہت کڑوا بناتے ہیں (بلکل اپنے جیسا) مجھے کڑوی چیزیں نہیں پسند۔ ویسے تو آپ بھی بہت کڑوے ہیں لیکن اب کیا کر سکتے ہیں اللہ نے نصیب جوڑ ہی دیا ہے تو نبھانا تو پڑے گا وہ منہ بسورے ہوئے بے حد کم آواز میں بولی لیکن درک نے سن لیا تھا۔

میں تمہارے نادر خیالات سے واقف ہوں تم میرے بارے میں کیا سوچتی ہو کیا نہیں سوچتی میں سب کچھ جانتا ہوں تم آواز اونچی رکھ لیا کرو ویسے بھی میں کسی چیز سے انجان تو ہوں نہیں نہ تمہاری سوچ سے نہ تمہاری بڑبڑاہٹ سے

تو بہتر ہے کہ تمہاری آواز مجھے سنائی دیتی رہی پچھلے تین دن سے تم نے مجھے نیوز پیپر بھی نہیں سنایا۔ تم جلدی ٹھیک ہو جاؤ مجھے تو پتہ بھی نہیں ہے کہ چائنہ اور اٹلی میں کیا ہو رہا ہے۔ وہ بیڈ پر بیٹھتے ہوئے کمبل درست کرنے لگا۔

ہاں تو آپ کون سا اٹلی اور چائنہ کے صدر ہیں جو آپ تک ہر بات پہنچنا بے حد ضروری ہے۔ اس کا لہجہ بے حد مدہم تھا۔ پری کو یقین تھا کہ وہ اس کی بات کو نہیں سن پایا ہو گا۔

ہاں صدر تو نہیں ہوں لیکن ہمیں اپنے آگے پیچھے ہونے والی چیزوں کا خیال رکھنا چاہیے وہ اس کی بات کا جواب دیتے ہوئے بولا

پری کو بالکل شرمندگی نہیں ہوئی تھی کونسا شرمندہ ہونے سے وہ اس سے چائنا اور اٹلی کا اخبار پڑھوانا چھوڑوا دے گا

ویسے آپ بتارہے تھے کہ میں دوسری ایسی انسان ہوں جس کے ہاتھ کا کھانا آپ کو بہت پسند ہے تو بتایئے پہلی کون ہے۔وہ اس وقت اس کی اخباروں میں نہیں گھسنا چاہتی تھی اسی لئے اس کی پرانی بات پکڑ کر پوچھنے لگی۔

میری سوتیلی ماں میں سوتیلی ماں کہہ رہاہوں اس کا یہ ہر گز مطلب نہیں ہے کہ وہ میری سوتیلی ماں تھی۔وہ ماں تھی میں اس کے پاس صرف چند دن ہی رہا تھا۔لیکن ان چند دنوں میں مجھے محسوس ہوا کہ ماں کیسے کہتے ہیں

وہ جب منانے پر آتی تھی ایسا لگتا تھا جیسے کوئی دوست منا رہا ہوں۔وہ جب ڈانٹنے پر آتی تھی ایسا لگتا تھا جیسے کوئی بڑی بہن ڈانٹ رہی ہو۔اور جب پیار کرتی تھی تو بالکل ماں جیسا پیار۔اس نے پہلی بار اس کے لبوں سے کسی کے لیے اس کے سینے میں پلتے جذبات کو محسوس کیا تھا

کیا آپ ان سے بہت محبت کرتے تھے۔اس کے الفاظ میں ایک سوتیلے رشتے کے لئے احساس کو محسوس کر کے وہ پوچھنے لگی۔

محبت۔۔۔۔!محبت کیسے ہو سکتی ہے میں تو کسی سے محبت نہیں کرتا میں نے تو اس سے بھی محبت نہیں کی جس نے مجھے جنم دیا۔

میں کسی کی محبت کے قابل نہیں ہوں۔اور نہ ہی کوئی میری محبت پا کر خود پر فخر محسوس کر سکتا ہے میں کسی سے محبت نہیں کرتا۔

میں اس عورت کے احسانات جھکا نہیں سکتا۔اس نے میرے لیے بہت کچھ کیا ہے یہاں تک کہ میرے لیے اپنے شوہر کے سامنے ڈھال بن کر کھڑی ہو گئیں تاکہ مجھے تکلیف نہ ہو

میں کبھی وہ رات بھلا نہیں سکتا پری جب میری وجہ سے وہ عورت مر گئی میری وجہ سے اس نے اپنی جان تک کی پرواہ نہ کی میں نے اس سے وعدہ کیا تھا اور میں اپنا وعدہ نبھانے کی پوری کوشش کر رہا ہوں لیکن ۔۔۔۔وہ کچھ بولتے بولتے اچانک خاموش ہو گیا

لیکن لیکن کیا بتائیں نادرک آپ خاموش کیوں ہو گئے۔وہ اس سے بات مکمل کرنے پر اکسانے لگی جب کہ وہ اسے دیکھ رہا تھا اپنی بے اختیاری پر وہ پریشان بھی تھا جو باتیں آج تک اس نے کبھی اکیلے میں خود سے بھی نہیں کی تھی آج وہ انجانے میں اس سے کئے جا رہا تھا

کچھ نہیں۔۔میں نے تمہیں پہلے بھی سمجھایا تھا جن چیزوں سے تمہارا کوئی لینا دینا نہ ہو انٹر فیر مت کیا کرو لیکن تمہیں شاید میری بات سمجھ نہیں آئی تھی۔وہ ذرا سختی سے بولا تو پری نے غصے سے اسے گھورا

بات تو اس نے خود بتانا شروع کی تھی اس نے کون سے اس کی منتیں کی تھی کہ وہ اسے اپنی لائف کے بارے میں کچھ بھی بتائے۔

پھر اب تو انٹرسٹ جاگ اٹھا اٹھا تھا اس کے بارے میں جاننے کا شکر ہے کسی ایک شخص کا نام اس نے محبت سے لیا تھا وہ سمجھ چکی تھی وہ ظاہر نہیں کرتا لیکن کہیں نہ کہیں اس عورت کے لیے اس کے دل میں بے حد نرم جذبہ ہے

وہ عورت جو کہنے کے لئے اس کی سوتیلی ماں تھی وہ اس سے خود سے بڑھ کر محبت کرتی تھی اس کی خاطر اس نے اپنے شوہر سے بھی بغاوت کر لی تھی وہ عورت سچ میں محبت کے لائق ہوئی ہو گی

ooooo

بچاؤ۔۔۔۔بچاؤ۔۔۔پلیز بچاؤ زوئی کو بچاؤ

مار رہا ہے اسے وہ مار دے گا اسے۔۔۔

کوئی نہیں مار رہا کوئی ہے ہی نہیں صرف وہم ہے دیکھو کوئی نہیں ہے کوئی بھی نہیں آنکھیں کھولو اپنی وہ اس کی پیٹھ سہلاتا اپنے سینے سے لگائے بے حد پیار سے جگا رہا تھا

کوئی نہیں ہے۔۔۔۔؟ وہ بند آنکھوں سے بہت معصومیات سے پوچھ رہی تھی

صرف وہم ہے تمہارا کوئی بھی نہیں ہے گھبراؤ مت میں تمہارے ساتھ ہوں وہ اسے اپنے سینے سے لگاتا بے حد پیار سے بول رہا تھا۔

زویا نہیں ہے صرف میرا وہم ہے وہ بڑابڑتی ہوئی بولی۔

ہاں وہ صرف تمہارا وہم ہے اور میں بہت جلد اس وہم کو دور کر دوں گا بہت جلد تمہارا علاج مکمل ہو گا تو تمہاری ساری امیجینیشن بھی ختم ہو جائیں گی

کوئی بھی نہیں ہے میں صرف امیجین کرتی ہوں میں پاگل ہوں وہ آنکھیں کھولے اسے دیکھتے ہوئے پوچھ رہی تھی اس کی آنکھوں میں نمی تھی۔ جسے دیکھ کر نہ جانے کیوں درک کا دل بری طرح سے دھڑکا تھا۔

نہیں میری جان تم پاگل نہیں ہو بس تم تھوڑی سی بیمار ہو اور میں بہت جلد سب ٹھیک کر دوں گا وہ نرمی سے اس کا ماتھا چومتا اسے خود میں بھیجتے ہوئے بولا۔

لیکن یہ سب کچھ تو پاگل لوگ کرتے ہیں نہ میں پاگل ہو رہی ہوں کیا۔۔۔؟

نہیں تم پاگل نہیں ہو رہی ہے بس تمہاری بیماری کی وجہ سے تمہاری سوچ بڑھ گئی ہے۔

لیکن آہستہ آہستہ تم ٹھیک ہو جاؤ گی بس تم اس حقیقت کو قبول کر لو کہ جو کچھ تم سوچتی ہو وہ صرف تمہاری سوچ ہے حقیقت نہیں وہ اسے سمجھا رہا تھا

لیکن زویا کہتی ہے کہ وہ سچ میں ہے بلکہ تھی۔ وہ تھی درک سچ میں تھی ہمیشہ سے میرے ساتھ تھی ہم دونوں ایک بینچ پر بیٹھتے تھے

ہمیشہ ایک دوسرے کے ساتھ رہتے تھے ہم ایک ہی کمرے میں رہتے تھے ہمارے بیڈ بھی ایک دوسرے کے بہت قریب تھے۔ لیکن پھر اس نے اسے مار ڈالا اور پھر سب کچھ بدل گیا

میری زندگی کے 17 سال میں سے زویا کو نکال دیا گیا سب کہتے ہیں کہ زویا کبھی تھی ہی نہیں۔ لیکن زویا تھی وہ سترہ سال تک میری ساتھ تھی بس اس نے اسے مار ڈالا۔

اس دن زویا مر گئی اور پھر زویا کا وجود بھی مٹا دیا گیا اس کی شناخت مٹا دی گئی سب کہتے ہیں کہ وہ کبھی تھی ہی نہیں۔

لیکن وہ تھی مجھے یقین ہے وہ تھی میری آنکھوں کے سامنے اسے مارا گیا کوئی میرا یقین نہیں کرتا آپ تو کریں پلیز میرا یقین کریں۔پری روتے ہوئے اس کے سینے سے لگی اس سے التجا کر رہی تھی۔

مجھے تم پر یقین ہے پری وہ تھی ہاں وہ تمہارے ساتھ ہر جگہ تھی لیکن صرف تمہاری میں سوچ میں حقیقت میں نہیں یہ کہانی تمہارے دماغ نے بنائی ہے

اور تم خود سوچو کہ ایک جیتی جاگتی لڑکی جو تمہارے ساتھ تھی جو اچانک دنیا سے غائب ہو گئی تو کیا کوئی کچھ نہیں کہے گا۔

اگر اس کا وجود ہوتا تو کہیں سے تو اس کے بارے میں پتہ چلتا۔

تمہاری کوئی تصویر ہوتی اس کے ساتھ یا اس کی کوئی تصویر ہوتی تمہارے پاس تمہارے پاس کچھ بھی نہیں ہے بس صرف ایک سوچ ہے

اور جیسے ہی تمہارا علاج مکمل ہو گا یہ سوچ ختم ہو جائیں گے

وہ بے حد نرمی سے اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہہ رہا تھا

اس کے بعد وہ کچھ بھی نہیں بولی بالکل خاموش ہو گی وہ کتنی دیر اس کے کچھ کہنے کا انتظار کرتا رہا لیکن وہ اس کے سینے پر سر رکھے دوبارہ آنکھیں بند کر گئی

شاید وہ ناامید ہو چکی تھی اس سے بھی وہ بھی باقیوں کی طرح اسے پاگل ہی سمجھتا تھا

پری۔۔۔! اس نے تھوڑی دیر کے بعد اسے پکارا جاگتے ہوئے بھی اس نے جواب نہیں دیا تھا

ooooo

صبح اس کی آنکھ کھلی تو وہ اس کے بے حد قریب تھا بلکہ اس کی آنکھ کھلی ہی اپنی گردن پر اس کی نرم گرم سانسوں سے تھی۔

اس نے تھوڑی سی آنکھیں کھول کر اسے گھور کر دیکھا وہ ہر روز اس کی نیند اسی طرح سے خراب کرتا تھا ۔اب پتا نہیں وہ یہ سب کچھ جان بوجھ کر کرتا تھا یا انجانے میں دیکھنے میں تو وہ سویا ہوا ہی لگ رہا تھا وہ یقین سے تو نہیں کہہ سکتی تھی کیونکہ اس شخص کا بلکل کوئی بھروسہ نہیں تھا لیکن شاید وہ سو ہی رہا تھا

اس نے آہستہ سے اس کا ہاتھ خود پر سے ہٹا کر پیچھے کیا وہ نماز کی نیت سے اٹھنے ہی والی تھی کہ اچانک اس نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے اپنی جانب کھینچ لیا

نماز پڑھ کے واپس یہاں آنا مجھے ابھی سونا ہے اس نے اسے عجیب و غریب سا حکم دیا تھا۔

میں کیا آپ کی نیند کی گولی ہوں۔ جو میرے بغیر آپ کو نیند نہیں آئے گی آپ سو جائیں میں نے کون سا آپ کو سونے سے منع کیا ہے وہ بے حد نرم لہجے میں آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے بولی۔

رات کو تو اس نے ہی کہا تھا کہ وہ جانتا ہے کہ وہ اس کے بارے میں کس کی طرح کے خیالات رکھتی ہے ۔اگر وہ اس کے بارے میں سب کچھ جانتا تھا تو وہ کیوں اللہ کے سامنے اپنے کا غذ کالے کرے وہ کھل کر بول سکتی تھی اس کے سامنے۔

تم نیند کی گولی نہیں میرا تکیہ ہو اس جگہ نیند مجھے کافی اچھی آتی ہے وہ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتا اس کی گردن کو انگلیوں کی پوروں سے چھوتے ہوئے بولا تو ایک لمحے کے لیے وہ سٹپٹا سی گئی۔

نہیں میں کوئی تکیہ نہیں ہوں میں انسان ہوں اور نہ ہی مجھے آپ کا تکیہ بننے کا شوق ہے آپ ذرا فاصلے پر سویا کریں اور جب سے ہم واپس آئے ہیں تب سے آپ نے بیچ سے بارڈر لائن کیوں ہٹا دی ہے وہ واپس لگائیں

وہ اس کے انداز سے گھبرا گئی تھی اس کے تو انداز دن بدن بدلتے ہی جا رہے تھے

باورڈ لائن ہو یا نہ ہو تمہیں میرے پاس تو ویسے بھی آنا ہے اور ویسے بھی مجھے باوڈر لائن سے کوئی فرق نہیں پڑتا کیوں کہ جو جگہ مجھے پسند آتی ہے وہاں میں سو ہی جاتا ہوں۔اسی لئے اب اس طرح کی کسی چیز کی کوئی ضرورت نہیں ہے

جاؤ جلدی سے نماز پڑھ کے آؤ۔انتظار کرتا ہوں وہ تکیہ پر سر رکھتے ہوئے بولا

اب میرا منہ کیا دیکھ رہی ہو جاؤ جا کر نماز پڑھ کر جلدی آؤ مجھے یہ کچھ خاص پسند نہیں وہ تکیے کو اپنے سر کے نیچے سیٹ کرتا کافی بیزاری سے بولا تھا

جب میں نہیں تھی تب تو پسند تھا نا وہ اسے گھورتے ہوئے کہنے لگی

ہاں گزارا چل رہا تھا لیکن اب تم ہو تو مجھے ایسی فضول چیزیں رکھنے کی ضرورت نہیں جاؤ جلدی ہو کر آؤ۔وہ اس کا منہ بند کرتے ہوئے اسے پھر سے جانے کا اشارہ کرنے لگا وہ پیر پٹکتی غصے سے اٹھ کر وضو کرنے جا چکی تھی

جب کہ اسے تنگ کر کے درک کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی تھی

ooooo

یہاں کیا کر رہی ہو تمہارا کام کرنا بند تھا یہ ناشتہ میں بناتا ہوں تم تھک جاؤ گی اسے ناشتہ بناتے دیکھ وہ کیچن میں آ گیا تھا

نہیں بس بن گیا ہے اور اب میں آرام کر کر کے تھک چکی ہوں پلیز مجھے تھوڑا سا کام کر کے تھکنے دیں۔

وہ انکار کرتے ہوئے مسکرا کر بولی تو وہ اس کے پاس ہی رک گیا

رات کو تم مجھ سے ناراض ہو کہ سو گئی تھی نا۔۔۔؟ وہ یقین سے پوچھ رہا تھا

نہیں میں آپ سے ناراض تو نہیں ہوں شاید میں بہت زیادہ سوچنے لگی ہوں اس نے مسکرا کر جیسے بات ختم کرنی چاہیے وہ بھی مسکرا دیا

اس طرح مسکراتی رہا کرو ہنستے ہوئے بہت پیاری لگتی ہو تم بالکل میری گڑیا کے جیسے وہ نرمی سے اس کے گالوں کو انگلیوں کے پوروں سے چھوتا ہوا بولا۔ تو اس نے منہ بنایا۔

آپ مجھے یہ گڑیا نہ کہا کریں مجھے بالکل اچھا نہیں لگتا اور نہ ہی مجھے چوں چوں کرنے والی چوزی کہا کریں۔ وہ منہ بسورے بولی تھی۔

میرا جو دل کرے گا میں تمہیں وہ بلاؤں گا اور تم مجھے منع کرنے والی کون ہوتی ہوں زیادہ سر پر چڑھنے کی ضرورت نہیں ہے نیچے ہی رہو تو تمہارے لیے بہتر ہو گا تم جو ہو میں تمہیں وہی کہتا ہوں۔

بنا لیا ناشتہ اب اٹھا کر باہر لے آؤ۔ پھر تمہیں ہسپتال بھی لے کر جانا ہے مجھے وہ پیچھے آنے کا اشارہ کرتے ہوئے بولا۔ اتنا اچھا بولتے بولتے اچانک اس سے ایسے الفاظ کی امید تو اسے ہرگز نہیں تھی

oooooo

ناشتہ کرنے کے بعد وہ اسے فلیٹ کو تالا لگانے کا کہتا ہوں نیچے چلا گیا تھا۔ اور جاتے جاتے اسے کہہ گیا تھا کہ جلدی آنا تمہارا انتظار کر رہا ہوں اور گھر میں اچھے سے لاک لگانا آج سے یہ کام تمہارا ہے

"وہ مشکل سے مشکل کام کو اتنے مزے سے کر لیتی تھی وہ یہ چھوٹے چھوٹے کام کرتے اچھا خاصہ غصہ آتا تھا

دروازے کو بند کر کے جیسے ہی موڑی تھی سامنے اسے وہی گول مٹول سا بچہ نظر آیا رستہ صاف دیکھتے ہوئے فوراً اس کے پاس آئی تھی جو چاکلیٹ لئے اپنے ہی کام میں مصروف تھا۔

شاید وہ یہ اندازہ لگانے میں مصروف تھا کہ یہ چاکلیٹ اس کے کتنے پارٹس میں ختم ہو گئی لیکن اسے اپنے قریب دیکھ کر فوراً خوفزدہ نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے اسے اپنی چاکلیٹ دینے لگا

شاید وہ اس سے لالچ دے رہا تھا کہ اسے کس کرنے کے بجائے وہ اس سے چاکلیٹ لے کر یہ قصہ یہیں ختم کر دے اس معصوم سے بچے کا یہ معصوم انداز پری کو بے حد پسند آیا اسے اور بھی زیادہ اس پر پیار آنے لگا تھا

اس نے آہستہ سے اس کا ننھا سا ہاتھ تھام کر چوکلیٹ سے ایک بائیٹ لیا۔

اس سے پہلے کہ وہ اسے تھینک یو بولتی ہے وہ منہ پھیر کر رونے لگا۔

دندی گل میلی توتلٹ تھا دیٔ (گندی گرل میری چوکلیٹ کھا گئی)۔وہ اونچی اونچی آواز میں چلاتا خود سے ہوئی پرانی زیادتی کا انتقام لے رہا تھا۔

ارے تم کیوں رو رہے ہو تم نے خود دی تھی میں نے کون سا تم سے چھین کر کھالی ہے اس کی رونے پر وہ بے حد پریشانی سے کہنے لگی لیکن سامنے والا تو شاید اپنے باپ کا بھی باپ تھا

وہ اور اونچی آواز میں چلانے لگا جب معصومہ باہر نکلی

اور اس کے باہر نکلتے ہی وہ شیطان مزید معصومیت سے منہ بناتا اور زیادہ رونے لگا معصومہ نے اپنے بیٹے کو فوراً اپنے سینے سے لگاتے ہوئے چپ کروایا

ماما یہ گل دندی اے اش نے میلی توتلیٹ تھالی (ماما یہ گرل گندی ہے اس نے میری چاکلیٹ کھالی) وہ منہ بنا کر اپنی ماں سے شکایت کرنے لگا۔

میں نے خود نہیں کھائی اس نے خود مجھے دی تھی پری معصومیت سے اپنی صفائی دینے لگی

ارے اس سے تمہیں ریپر کھولنے کے لیے دیا ہو گا تم نے چولکیٹ ہی کھالی وہ حیران رہ گی اور صدمے سے دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔

لیکن ریپر تو کھلا ہوا تھا اس نے مجھے کھانے کے لیے ہی آفر کی تھی میں سچ کہہ رہی ہوں پلیز میرا یقین کریں۔

کیا ہوا تم ابھی تک یہیں پر کیا کر رہی ہو میں کب سے تمہارا انتظار کر رہا ہوں درک واپس اوپر اس کے لئے آیا تھا جب اسے معصومہ کے ساتھ کھڑے دیکھا۔

درک اس بچے نے مجھے چاکلیٹ کھانے کے لیے آفر کی اور میں نے کھالی لیکن اب یہ میری شکایت لگا رہا ہے اپنی ماں سے کہ میں نے اس کی چوکلیٹ کھالی۔ وہ پریشانی سے درک کو دیکھتے ہوئے بولی

پریشان مت ہو اس نے بدلہ لیا ہے تم سے کچھ دن پہلے تم نے بھی تو ستم کیا تھا اس پر بس یہ اسی کا انتقام تھا شارف اپنے گھر کے دروازے پر کھڑا مسکراتے ہوئے بولا۔

میرا بیٹا بہت شیطان ہے معصومہ نے ہنستے ہوئے کہا

اب شیطانوں کا بچہ ہے تو شیطان ہی ہو گا نا اسے کہو رونا بند کرے جو چاکلیٹ میری بیوی نے کھائی ہے اس کی میں واپس کر دوں گا۔

اس نے ایک سخت نظر اس بچے پر ڈالتے ہوئے اس کے ماں باپ کو دیکھا

اور پری کا ہاتھ تھام کر اسے اپنے ساتھ لے گیا جبکہ پری تو پریشان تھی۔اس نے آج تک اتنا شرارتی بچہ نہیں دیکھا تھا

آپ کی ظاہری حالت تو کافی بہتر ہے لیکن پھر بھی آپ اپنا بہت زیادہ خیال رکھیں ڈاکٹر نے اس کا پورا چیک اپ کیا تھا

ڈاکٹر کوئی ہدایات ہیں تو دے دیں۔فی الحال میں اس سے کہیں دور کسی پر سکون جگہ لے کر جاتا ہوں جہاں یہ بہتر محسوس کرے۔

میں سوچ رہا ہوں کہ میں سے مصر لے جاتا ہوں۔ویسے بھی مجھے وہاں کچھ کام ہے اور وہ جگہ یہاں ں سے کافی پر سکون بھی ہو گی درک ڈاکٹر سے پوچھ رہا تھا جب کہ وہ خاموشی سے سن رہی تھی

ابھی تک اس کا سارا دھیان اس بچے پر لگا ہوا تھا کتنا شیطان بچہ تھا اس نے معصوم سا دیکھنے والا شیطان پہلی بار ہی دیکھا تھا

چھوڑوں گی تو تم میں بھی نہیں تمہیں موٹو۔کتنے پیار سے مجھے دے رہے تھے چاکلیٹ اور میرے کھانے پر کیسے منہ بنا لیا۔اب اسی منہ کو کشی. دے دے ایک سرخ نہ کر دیا تو میرا نام بھی پریزے خان نہیں بدلا تو میں بھی لے کر رہوں گئی تم سے۔

وہ اپنی ہی سوچوں میں ڈوبی ہوئی تھی جب درک نے اس کا کندھا ہلایا

کیا ہوا کن خیالوں میں گم ہو ڈاکٹر کب سے تمہیں بلا رہی ہے وہ اسے سوچوں سے نکالتے ہوئے بولا۔

میں کہیں نہیں یہیں ہوں میں نے کہاں جانا ہے وہ نروس ہو کر اسے دیکھنے لگی پتہ نہیں ان دونوں میں کون سے بات چل رہی تھی اس کا دماغ تو یہاں تھا ہی نہیں

مسز درک آپ کو پریشان ہونے کی بالکل بھی ضرورت نہیں ہے آپ کا علاج ہنڈریڈ پرسنٹ ممکن ہے ہم پوری کوشش کر رہے ہیں کہ آپ کو بہتر ماحول فراہم کر سکیں۔

آپ خود بھی اپنا خیال رکھنے کی پوری کوشش کریں اپنے دماغ سے ہر طرح کی سوچ کو نکال دیں زیادہ سے زیادہ وقت اپنے آگے پیچھے کے لوگوں کے ساتھ گزاریں یا پھر اپنے آنے والی زندگی کے بارے میں سوچیں

۔

ایک لڑکی کیلئے اس سے زیادہ خوبصورت سوچ اور کوئی نہیں ہوتی کہ وہ اپنی آنے والی زندگی کے بارے میں سوچتی ہے

آپ بھی اپنے آنے والی زندگی کے بارے میں سوچیں اپنے شوہر کے بارے میں سوچیں اپنے ہونے والے بچوں کے بارے میں سوچیں۔ آپ وہ سوچیں جو سوچ آپ کو سکون دیتی ہے ڈاکٹر جلد بازی میں بول گئی جبکہ بچوں کا نام سنتے ہی جہاں درک کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی تھی وہیں پری کا چہرہ شرم سے سرخ ہو گیا درک کے دیکھنے پر وہ فوراً چہرہ نیچے جھکا گئی تھی جس پر درک کے چہرے کی مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی۔

ڈاکٹر فلحال میں صرف اس کے علاج کے بارے میں سوچنا چاہتا ہوں پلیز ایسی کوئی سوچ میرے دماغ میں نہ لائیں جو مجھے میرے مقصد سے ہٹا دے

کیا مطلب مجھے کچھ سمجھ میں نہیں آیا ڈاکٹر نے پریشانی سے کہا جب کہ پری کا دل چاہا کہ وہ یہاں سے اٹھ کر بھاگ جائے

آپ کو کچھ سمجھنے کی ضرورت بھی نہیں ہے جس کو سمجھنا تھا وہ سمجھ چکی ہے کیوں ڈارلنگ میں نے ٹھیک کہا نا۔۔۔؟ وہ اس کے کندھے پہ بازو پھیلاتے ہوئے دوستانہ انداز میں بولا۔ جبکہ پری کا چہرہ جھکتے جھکتے اب بالکل ہی نیچے تک جا چکا تھا

○○○○○

کہاں کھوئی ہوئی ہو تم لڑکی میں کب سے تم سے بات کرنے کی کوشش کر رہا ہوں لیکن نہ جانے تمہارا دھیان کہاں ہے میری کسی بات کا جواب نہیں دے رہی ہو بتاؤ باہر کون ہے تمہاری سوچوں میں اس وقت ۔۔۔؟

وہ نہ جانے کب سے اس سے بات کر رہا تھا لیکن اس کی طرف سے کوئی جواب نہ پا کر اس نے اچانک ہی اس کا کندھا کھینچ کر اسے اپنی جانب کیا تھا اس کی اچانک ہونے والی اس حرکت نے پری کو ہلا کر رکھ دیا تھا وہ اس کے سینے سے لگی شاید اپنی آنکھوں کے آگے ناچتے ہوئے تاروں کو دیکھ رہی تھی

وہ جیسے مکمل طور پر ہوش میں آچکی تھی اس وقت وہ ایک ریسٹورنٹ کے باہر تھے ابھی کچھ دیر پہلے تو وہ ہسپتال کے باہر تھے وہ اتنی جلدی یہاں کیسے پہنچا گی خود بھی کنفیوز تھی

وہ تو بس ہسپتال سے نکل کر چپ چاپ اس کے ساتھ گاڑی میں بیٹھی تھی اور پھر سے اس کی ساری سوچو کا مرکز وہی موٹو بن گیا تھا جو یقیناً چاکلیٹ کھا کھا کر ہی اتنا موٹا ہوا ہو گا بگڑا ہوا شیطان

وہ جتنا اس کے بارے میں سوچ رہی تھی اسے اتنا ہی زیادہ خود پر غصہ آیا تھا وہ تو چھوٹا بچہ تھا چوکلیٹ دے رہا تھا تو اسے پکڑنے کی ضرورت ہی کیا تھی

میں تم سے بات کر رہا ہوں لڑکی بے ہوش ہو گئی ہو کیا وہ اسے اپنے سینے میں جھنجھوڑ کر بولا۔

نہیں ہوش میں ہوں لیکن جس طرح سے آپ مجھ پر ستم کر رہے ہیں یقیناً بے ہوش ہو جاؤں گی۔ وہ اس سے ذرا سا دور رہتے ہوئے بولی۔ اس کے تو سارے پرزے بھی ڈھیلے ہو چکے تھے اتنے زور سے جھنجھوڑا تھا اس نے

شکر ہے کہ واپس ہوش میں آگئی ورنہ اس بار اس طرح جھنجھوڑتا کہ تمہیں دفنانے کی ضرورت پیش آتی۔ وہ صاف گوئی سے کہتا اپنی سائیڈ کا دروازہ کھولتا نکل چکا تھا

ارے کہاں جارہے ہیں آپ مجھے ساتھ لے کر چلیں وہ تیزی سے گاڑی سے نکلتی اس کے پیچھے بھاگتے ہوئے ریسٹورنٹ کے اندر آئی تھی

وہ اسے اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتے ہوئے باہر رکھے ٹیبل پر اس کے سائیڈ سے ایک کرسی کھینچتے ہوئے اسے بیٹھنے کا کہنے لگا۔

بیٹھو میں کچھ کھانے کو آرڈر کر کے آتا ہوں۔ وہ اسے بٹھا کر پتہ نہیں کس طرف چلا گیا تھا جب کہ وہ تو بس ہوٹل کے ماحول کو انجوائے کر رہی تھی جو کافی اچھا تھا۔

اسے ایسی کھلی جگہ بے حد پسند تھی کبھی کبھی یتیم خانے میں بھی وہ باہر پیکنک وغیرہ پر جاتے تو اسی طرح باہر گارڈن میں بیٹھ کر کھانا کھاتے تھے۔

اپنے پرانے دنوں کو یاد کرتے ہوئے جہاں اس کے لبوں پر مسکراہٹ آگئی وہاں اچانک اسے کچھ یاد بھی آیا تھا

OOOO

پچھلے سے پچھلے سال فروری کی 28 تاریخ کو ہم سب لوگ پکنک پر گئے تھے وہاں پر احسان انکل ہماری تصویریں بنائی تھی

یقیناً ان کے پاس ساری تصویریں ہو گی۔ہاں ان کے پاس ساری تصویریں ہوں گی وہ تو سالوں کی تصویروں کو سنبھال کر رکھتے ہیں تو یقیناً اس دن کی تصویریں بھی ان کے پاس موجود ہوں گی

اور ان تصویروں میں تو زویا بھی تھی۔ہاں اس دن زویا ہم لوگوں کے ساتھ تھی۔مجھے خان بابا سے اس بارے میں بات کرنی چاہیے انہیں بتانا چاہیے کہ میں جھوٹ نہیں بول رہی۔

لیکن کوئی بھی مجھ پر یقین کیوں نہیں کرتا ایک جیتی جاگتی انسان جو اچانک چلی جائے چ غائب ہو جائے اسے بھلا دینا اور پھر یہ کہنا کہ وہ کبھی تھی ہی نہیں۔

ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔انسان کو غلط فہمی ہو سکتی ہے لیکن اتنے سارے لوگوں کا دعوی وہ سب لوگ اتنے یقین سے کیسے کہہ سکتے ہیں کہ زویا کبھی تھی ہی نہیں جبکہ وہ سب جانتے ہیں کہ زویا تھی ہمارے ساتھ تھی۔

لیکن اتنے سارے لوگ جھوٹ کیوں بولیں گے۔۔۔کیا سچ میں زویا کبھی بھی نہیں تھی۔کیا سچ میں یہ صرف میرا خیال ہے صرف ایک وہم بچپن سے لے کر سترہ سال تک وہ میرے ساتھ رہتی تھی میرے ساتھ کھیلتی تھی ساتھ سوتی تھی ساتھ پڑھتی تھی۔

وہ سب کے سامنے تھی تو پھر وہ اچانک کیسے غائب ہو گئی۔۔۔۔

وہ مر گئی اسے میرے سامنے مارا گیا لیکن کوئی بھی مجھ پر یقین نہیں کرتا۔مجھ پر یقین کرنے کے بجائے سب لوگ زویا کو ہی مٹا چکے ہیں۔

زویا کو انصاف دلانے کے بجائے زویا کا وجود ہی دنیا سے مٹا رہے ہیں ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔لیکن پھر اتنی ساری باتیں جھوٹ بھی تو نہیں ہو سکتی۔

تو کیا زویا نہیں ہے۔۔۔؟بس صرف میرا وہم ہے۔۔۔؟

کیا مجھے ان تصویروں کے بارے میں درک کو بتانا چاہیے ہو سکتا ہے وہ اس معاملے میں میری کچھ مدد کر سکیں۔ہاں مجھے انہیں بتا دینا چاہیے۔اگر یہ صرف میری سوچ ہے تو مجھے انہیں اپنی سوچ بتا دینی چاہیے ان سے کچھ نہیں چھپانا چاہیے ہو سکتا ہے وہ میری کچھ مدد کر سکیں۔وہ خود میں ہی الجھی ہوئی تھی۔جبکہ سامنے والے ٹیبل پر تین بدمعاش لڑکے سر سے پیر تک اس خیالوں کی دنیا میں کھوئی ہوئی لڑکی کو دیکھ رہے تھے۔

ان میں سے ایک لڑکے نے کرسی کا رخ اس کی جانب کرتے ہوئے ہے سیٹی بجائی لیکن وہ اپنے ہوش و حواس میں ہوتی تو اسے دیکھتی وہ تو اپنے ہی خیالوں میں گم تھی اسے ہوش تب آیا جب وہ لڑکا زمین پر پڑا تڑپ رہا تھا۔

تیری ہمت کیسے ہوئی میری بیوی کو دیکھ کر اپنی آوارگی ظاہر کرنے کی۔ تو میری بیوی کو نظر بھر کر دیکھے گا ۔تجھے کیا لگتا ہے تیری آنکھیں سلامت رہیں گی وہ اس کے جبڑے کو ہاتھوں میں دبوچتا ایک زوردار مکہ اس کی ناک پر مار جا چکا تھا

تو میری بیوی کو دیکھ کر سیٹی مارے گا اور میں چپ بیٹھا رہوں گا ایک پر ایک مکہ اس کے منہ پر مارتا وہ چند ہی لمحوں میں اس کا چہرہ سرخ کر چکا تھا۔

اس کے غصے اور اس ہنگامے کو دیکھتے ہوئے ہوٹل کے منیجر نے پولیس کو کال کر دی تھی لیکن اسے ہوش ہی کہا تھا اسے پتہ تھا تو صرف اتنا ہے کہ کسی نے اس کی بیوی کو غلط نگاہ سے دیکھا ہے

اور یہ چیز برداشت کرنا اس کے بس سے باہر تھا۔ وہ اس کے لئے کیا تھی وہ خود بھی نہیں جانتا تھا لیکن اس کے معاملے میں وہ بے حد ٹچی تھا۔

وہ اس وقت اپنے آپے سے باہر ہو چکا تھا وہی رکھی ایک کرسی کو اٹھا کر اس نے تینوں لڑکوں کو دھو ڈالا پری میں تو اتنی ہمت ہی پیدا نہیں ہو رہی تھی کہ وہ آگے بڑھ کر اسے روک پاتی وہ تو خود پریشان ہو چکی تھی اس کا یہ وحشت زدہ روپ دیکھ کر

لیکن وہ یہاں رک کر یہ سارا تماشہ ہوتے نہیں دیکھ سکتی تھی اسے کسی بھی حال میں اس پاگل انسان کو روکنا تھا جو نہ جانے یہاں کیا کرنے آیا تھا اور کیا کر رہا تھا

درک کیا ہو گیا ہے آپ کو آپ اس بچارے کو کیوں مار رہے ہیں اسے ان لڑکوں سے ہمدردی ہو رہی تھی اور اس بات میں درک کو مزید آگ لگا دی تھی

یہ بیچارا ہے۔۔۔؟ وہ بے حد غصے سے گھورتے ہوئے غرایا۔

اگر یہ بیچارا ہے تو میں اسے مار کیوں رہا ہوں میں تو اسے پھولوں کا ہار پہناتا ہوں کہ یہ تمہیں چھیڑ رہا تھا

سر سے پیر تک گھور رہا تھا تمہیں۔اگر تم ہوش و حواس سے بیگانہ ہو کر یہاں بیٹھی ہو تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ میں اپنی عزت کی حفاظت نہیں کر سکتا۔جان نکال دوں گا میں جب کوئی تمہیں آنکھ اٹھا کر دیکھے گا تمہاری زندگی پر نہیں تمہاری روح پر میرا نام لکھا ہے جس نے تمہاری طرف آنکھ اٹھا کر دیکھا آنکھیں نکال دوں گا اس کی۔

وہ اسے پیچھے کی جانب دھکا دیتا ایک بار پھر سے اس کا گلا دبا چکا تھا جو پہلے ہی اس سے معافی مانگ رہا تھا۔

اسے کنٹرول کرنا ان سب کے لیے کافی زیادہ مشکل ہو رہا تھا لیکن اچانک پولیس کے جانے کی وجہ سے معاملہ ٹھنڈا ہو گیا

ooooo

یہ باہر نہیں نکلنا چاہیے ورنہ میں خود اسے جان سے مار ڈالوں گا وہ غصے سے اس لڑکے کو دیکھتے ہوئے بولا تو صارم نے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے اس کے غصے کو کم کرنا چاہا

کنٹرول درک کنٹرول وہ باہر نہیں نکلے گا میں تمہیں گرنٹی دیتا ہوں لیکن وہ لڑکی ہے کون جس کے پیچھے تم یہ سب کچھ کر رہے ہو۔۔۔؟

کون ہے وہ لڑکی مجھے بھی تو پتہ چلے جس کے لیے تم پاگل ہو رہے ہو وہ ایک نظر پری کو دیکھتا پھر سے اس سے پوچھنے لگا

کوئی راہ چلتی نہیں میری بیوی ہے وہ۔خبر دار جو کسی نے بھی غلط نظر سے اسے دیکھا صارم کے نظر اٹھا کر دیکھتے ہی وہ اس کا چہرہ دبوچتے ہوئے اپنی طرف کر چکا تھا

مطلب کے تمہاری سچ میں شادی ہو چکی ہے ویسے تو یہ خبر مجھ تک پہنچی تھی لیکن میں نے یقین نہیں کیا کب ہو یہ حادثہ میرا مطلب ہے کب ہوئی تمہاری شادی کیا یارم اس بارے میں جانتا ہے۔۔۔؟ وہ اس کی شادی کی خبر سنکر شاکڈ میں تھا۔

یہ نہیں تھا کہ وہ اسے سالوں سے جانتا تھا لیکن یارم کے معاملے کے بعد اس نے خود ہی یارم کے بارے میں جب ساری انفارمیشن نکلوائی تو اسے پتہ چلا تھا کہ اس وقت یارم کو بچانے والا درک نام کا ایک لڑکا تھا اور خضر نے اس کے بارے میں اسے یہ بتایا تھا کہ وہ رشتے میں روح کا سوتیلا بھائی لگتا ہے۔روح کی وجہ سے وہ اپنے آپ ہی اس سے عزیز ہوتا جا رہا تھا لیکن روح کے نیچر اس کے نیچر سے بے حد الگ تھی۔

لیکن پھر یہ جانتے کہ وہ پاکستانی پولیس کا خبری اور ایک جاسوس ہونے کے ناطے تمام عرب ممالک میں ایک اہم مقصد سے آیا ہے تو اسے خوشی ہوئی تھی وہ یارم کی طرح کا کام نہیں کرتا تھا۔

یارم کاظمی میرا باپ نہیں ہے سمجھے تم وہ غصے سے غرایا تھا

ریلیکس میں تو بس ایسے ہی پوچھ رہا تھا کہ تمہاری شادی کے بارے میں یارم کو کچھ پتہ ہے یا نہیں تم غصہ کیوں ہو رہے ہو صارم نے اسے ریلیکس کرتے ہوئے پوچھا

اس کے چمچے کو پتہ ہے اب تک خبر پہنچ چکی ہو گی وہ گاڑی کی چابی اٹھاتے ہوئے پری کا ہاتھ تھامنے لگا

اس کی تو دو چمچے ہیں میرا مطلب ہے خضر اور شارف تم کس چمچے کی بات کر رہے ہو۔اگر خضر کی بات کر رہے ہو تو سوری ٹو سے وہ کبھی یارم سے کچھ نہیں چھپا سکتا اب تک اسے پتہ چل چکا ہو گا لیکن اگر تم شارف کی بات کر رہے ہو تو وہ بے وقوف آدمی پہلے اپنا دماغ چلاتا ہے صارم کو تو جیسے موقع مل گیا تھا شارف کے خلاف بولنے کا

شاید اگر صارم سے پوچھا جائے کہ اس دنیا میں کون سا شخص پسند نہیں ہے تو اس کا جواب شارف ہی ہو گا۔

میں نے یارم کے چمچوں پر پی ایچ ڈی نہیں کی اور اب تم میرا راستہ چھوڑو گے وہ کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔

صارم ہمیشہ سے اس لڑکے سے دوستی کرنا چاہتا تھا۔تاکہ وہ دونوں مل کر یارم اور اس کی ٹیم کے خلاف اپنی ایک الگ ٹیم بنائے۔ لیکن شاید اس کو صارم ہی پسند نہیں تھا

ہاں دفع کرو ہمیں کیا لینا دینا ہے اس کی ٹیم سے تم سناؤ شادی کب کی بھابھی سے ہی ملا دو۔اس نے دوستانہ انداز میں کہا

بات سنو میری تم سے میرا کوئی لینا دینا نہیں ہے نہ تو تم میرے بھائی ہو اور نہ ہی تم میرے دوست ہو تو میری بیوی تمہاری بھابھی کسی رشتے سے نہیں لگتی مجھ سے اور میری بیوی سے رشتہ داریاں بنانے کی ہرگز ضرورت نہیں ہے مجھے رشتہ داروں سے نفرت ہے۔وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دیتے ہوئے واضح الفاظ میں بولا

اور اس لڑکی کا کیا ہوا میرا مطلب ہے اس لاش کا کیا ہوا جو تم سے گم ہو گئی تھی اس جگہ سے اس کی لاش ملی تم لوگوں کو واپس وہ اچانک ہی مڑ کر اس سے سوال کرنے لگا انداز صاف مزاق اڑانے والا تھا۔

لیکن وہ اس سوال کا مقصد نہیں سمجھ سکتا تھا درک جاننا چاہتا تھا کہ آخر یہ کیس اتنی جلدی ٹھنڈا کیسے ہو گیا لاش گم ہو جانے پر دوبارہ اس سے کنٹیکٹ کیوں نہیں کیا۔آخر لاش کا گم ہو جانا کوئی ذرا سے بات تو ہرگز نہیں تھی

ہاں ہمیں مل گئی تھی اس لڑکی کی لاش شاید وہ لڑکی اس وقت زندہ تھی وہ وہاں سے نکل کر وہی سے تھوڑے فاصلے پر جنگل کے بیچ کی طرف چلی گئی تھی تقریبا 18 گھنٹوں کے بعد اس کی لاش مل گئی تھی۔

صارم نے تفصیل سے بتایا تو اس نے ہاں میں سر ہلا دیا جبکہ پری بہت غور سے یہ سب کچھ سن رہی تھی یقینا یہاں پر جس لاش کی بات کی جا رہی تھی وہ اس کی بھی ہو سکتی تھی۔

ooooo

یہ بریکنگ نیوز سے کم نہیں تھی وہ بہت کوشش کے باوجود بھی یہ بات خود تک نہیں رکھ پایا تھا صرف دو گھنٹے "دو گھنٹے اس نے خود پر جبر کیا اور پھر یارم کا نمبر ملایا

بولو صارم میں اس وقت بے حد اہم کام کر رہا ہوں تمہاری فضولیات سننے کا وقت نہیں ہے میرے پاس دوسری طرف سے گرجدار آواز آئی تھی۔

اتنی بھی فضول باتیں نہیں کرتا کہ تم میری ہر بات کو فضول قرار دے دو خیر میں تمہیں ایک بریکنگ نیوز دینے جا رہا ہوں جو تمہارے بہت ہی وفادار آدمی نے تم تک نہیں پہنچائی

جلدی صارم مجھے تمہاری کسی بات میں کوئی تجسس نہیں ہے ختم کرو بات کو وہ اس کی سسپینس پھیلانے والی عادت سے بے حد تنگ تھا

تمہارا سالا میرا مطلب ہے اصلی والا سالا شادی شدہ ہو چکا ہے ایک لڑکی کو اپنے ساتھ لے کر گھومتا ہے لڑکی معصوم سے دکھتی ہے۔

اور تمہارا سالا اسے لے کر بے حد ٹچی ہے میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ اگر میں تھوڑی دیر اور وہاں نہ جاتا تو وہ بیچارے تین لڑکے اس کے ہاتھوں مارے جاتے جنھوں نے صرف ایک نظر اس لڑکی کو دیکھ لیا تھا بلکہ تمہارا سالہ تو اس لڑکی کو لے کر اتنا زیادہ جذباتی ہو رہا تھا کہ اس نے مجھے بھی نظر اٹھا کر اس کی جانب نہیں دیکھنے دیا

لڑکی دیکھنے میں معصوم سی چھوٹی سی لگتی ہے حد درجہ کمزور زیادہ خوبصورت نہیں ہے۔ہڈیوں کا ڈھانچا کہنا زیادہ بہتر رہے گا لیکن مجھے لگتا ہے وہ ضرورت سے زیادہ ہی اسے لے کر۔۔۔۔۔۔۔

فضول بکواس بند کر وہ جیسی بھی ہے اس کی بیوی ہے۔اور کوئی بھی مرد اپنی بیوی پر کوئی غلط نظر برداشت نہیں کر سکتا اور تمہاری انفارمیشن کے لیے تم نے اس بار بھی مجھ تک بریکنگ نیوز پہنچانے میں بہت دیر کر دی۔

درک کی شادی کی خبر مارکیٹ میں آئے بہت ٹائم ہو چکا ہے چلو اب میں تمہیں انفارمیشن دیتا ہوں لڑکی کا تعلق پاکستان سے ہے بیچاری یتیم ہے۔ بچپن سے جوانی تک یتیم خانے میں ہی رہی ہے ماں باپ کا کہیں کوئی نام و نشان نہیں اسے پالنے والا آدمی پرویز خان ہے۔

جو ایک بہت ہی اچھا اور نیک شخص ہے اس کے علاوہ سندھ میں رہائش پذیر تھی۔اور وہ خون کی کمی کی ایک بیماری کا شکار ہے۔اور کچھ جاننا چاہوں گے یا اتنا کافی ہے وہ فون کان سے لگائے کب سے اس کی باتیں سن رہا تھا دوسری جانب سے یارم نے بات ختم کی

ہاں بس کچھ نہیں کہنا مجھے روح کو کہہ دینا سنڈے کو آؤں گا میں بچے ضد کر رہے تھے رویام سے ملنے کے لیے ۔ بریانی بنادے وہ فون رکھتے ہوئے فرمائشی انداز میں بولا۔

بلکل انسپیکٹر صارم ہوٹل کھلا ہوا ہے آپ جب چاہیں تشریف لائیں میں نے روح سے تمہاری پسند کا کھانا بنوانے کے لیے ہی تو شادی کی تھی۔

یارم تم جتنا مرضی سنالو مجھے بالکل بھی شرم نہیں آرہی اور نہ ہی میں تمہاری باتوں پر شرمندہ ہو رہا ہوں بس میری بہن کو میرا پیغام دے دینا وہ کہہ کر فون بند کر گیا

ہیلو گائیز کیسے ہو سب یارم تم نے مجھے یوں اچانک کیوں بلایا سب ٹھیک تو ہے نا۔۔۔؟شارف نے جیسے ہی آفس میں قدم رکھا اس کا پہلا سوال یہی تھا کہ یارم نے اسے اچانک کیوں بلایا

اندر ہی ہے اسی سے پوچھ لو اللہ تمہیں اپنے حفظ و امان میں رکھے خضر مسکرا کر رویام کو اپنی گود میں اٹھاتا باہر کی جانب جانے لگا

کیوں ایسا کیا ہو گیا کہ تم میرے لیے اس طرح کی دعا مانگ رہے ہو سب خیریت تو ہے نا ایسا کیوں لگتا ہے جیسے آج کا دن میرے لئے بہت برا ثابت ہونے والا ہے وہ کچھ پریشان ہوا

آج کا دن کیسا گزرے گا اچھا یا برا یہ تو تمہیں اندر جانے کے بعد پتہ چلے گا ویسے یارم کے کانوں کا ایک تازہ خبر ملی ہے

کسی نے شادی کے لڈو کھا لیے ہیں اور تمہیں اس بارے میں پتا تھا لیکن تم نے ہمیشہ کی طرح اپنا دماغ لڑانا ضروری سمجھا تو اب اپنے دماغ کا کچرا کروانے کے لئے تیار ہو جاؤ

اور جلدی جاو پہلے ہی تمہارے دیر سے آنے کی وجہ سے کافی زیادہ غصے میں خضر نے تفصیل سے بتایا

اللہ کس نے شادی کا لڈو کھا لیا ہے اور مجھے کہاں پتا ہے کسی کی شادی کے بارے میں کسی نے جھوٹی خبر پھیلائی ہو گی

تمہارے فلیٹ میں رہتا ہے یارم سالہ اسی کے بارے میں بات ہو رہی ہے اللہ رحم کرے مجھے تو دیکھ کر ہی تم پر ترس آرہا ہے اور یہ وائٹ شرٹ کس خوشی میں پہنی تم نے اس پر داغ لگے گا تو معصومہ کبھی بھی نہیں دھوئے گی

یا اللہ حفاظت کرنا خضر اسے مزید ڈراتا باہر نکلنے ہی والا تھا کہ اچانک ہی شارف نے اس کے ہاتھوں سے رویام کو نرمی سے اپنی باہوں میں لے لیا

ہو سکتا ہے بیٹے کو دیکھ کر ترس کھا لے ظالم انسان کا کوئی بھروسہ نہیں ہے وہ رویام کو اپنے سینے سے لگاتے ہوئے کہنے لگا جب کہ وہ اگلے ہی لمحے ہاتھوں پیروں کی جنگ شروع کر چکا تھا اسے شارف کچھ خاص پسند نہیں تھا

میری جان آج تم ہی مجھے بچا سکتا ہے مجھ پر ستم نہ کر وہ تیزی سے قدم آگے کی جانب بڑھاتے ہوئے اسے سنبھالنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا

بابا ماموو تو مالو مدے نی دانے دے لے نانو تے شات

(بابا ماموں کو مارو۔۔مجھے نہیں جانے دے رہے پھر نانو کے ساتھ) جیسے ہی کمرے میں قدم رکھا تھا رویام نے سب سے پہلا کام شکایت لگانے والا کیا تھا۔

ہاں میری جان تم فکر مت کرو آج تمہارے ماموں کی ہڈی پسلی ایک ہونے والی ہے

وہ احتیاط سے اسے شارف کی گود سے نکالتا زمین پر آزاد چھوڑ چکا تھا۔

آج میری باری ہے نہ یار م بھائی میں اس سے خود اپنے ساتھ لے کر جا رہا ہوں چاکلیٹ دلانے کے لیے اس نے کچھ یاد کرواتے ہوئے کہا

نی اپ مال تھاو می کجر نانو کے شات تلا داوں دا (نہیں آپ مار کھاؤ خضر نانو کے ساتھ چلا جاؤں گا) رویام نے فورا اس کی مشکل آسان کی تھی۔

بیٹا ایسا نہیں کرتے غلط بات ہوتی ہے اس نے سمجھانا چاہا

اسے چھوڑو مجھ سے بات کرو تم تم نے مجھے درک کی شادی کے بارے میں کیوں نہیں بتایا جبکہ تم سب کو جانتے تھے وہ اسے کالر سے پکڑ کر اپنی جانب گھسیٹتے ہوئے بولا تو اگلے ہی لمحے رویام خوشی سے تالیاں بجانے لگا

پتا نہیں شارف کو مار کھاتے دیکھ اسے کون سا سکون ملتا تھا۔

اول مالو اول مالو (اور مارو اور مارو) وہ خوشی سے چہکتے ہوئے بولا

ابے کیا بگاڑا ہے میں نے تیرا مروا رہا ہے مجھے شارف صدمے سے اسے دیکھتے ہوئے بولا وہ نہ صرف اچھا ماموں ہونے کے ناطے اسے چاکلیٹ آئسکریم دلواتا تھا بلکہ اس کا گھوڑا تک بنتا تھا۔

دیکھو یارم میری بات سنو میں تمہیں پوری بات بتاتا ہوں میں اس چیز کے بارے میں کچھ نہیں جانتا تھا میں نے سوچا جب تک مجھے مکمل معلومات نہیں مل جاتی میں تمہیں ادھوری بات نہیں بتاؤں گا تمہیں خوش کرنے میں کامیاب ہو جاؤں گا

اسی لیے میں نے تمہیں کچھ نہیں بتایا اس کمینے نے کسی سے شادی کر رکھی ہے اور وہ لڑکی کبھی اس کے ساتھ فلیٹ میں تو کبھی وہاں صدیق والے گھر میں ہوتی ہے

وہ لڑکی اس کی بیوی ہی ہے اس بات کی میں گارنٹی دے سکتا ہوں کیونکہ تمہیں تو پتہ ہے کہ وہ صدیق کے گھر کبھی کسی دوسری لڑکی کو لے کر نہیں جاتا صدیق کے گھر میں تو وہ اپنی کسی دوست کو بھی نہیں لے کر جاتا اپنے ساتھ اسی لئے مجھے یقین ہو گیا کہ وہ اس کی بیوی ہے

باقی وہ اسے لے کر بے حد پچی ہے اس کے لئے کچھ بھی کر گزرتا ہے۔بس اس کے علاوہ میں ابھی تک اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتا لڑکی سیدھی سادی سے کافی معصوم سی ہے اس کا تعلق کسی گینگ یا معافیہ سے ہر گز نہیں ہے۔

یہ ساری انفارمیشن میں تمہیں کل دینے ہی والا تھا لیکن کل تم نے مجھے دوسرے کام کے لیے بھیج دیا اسی لیے میں تمہیں نہیں بتا سکا اور آج یہ خبر خود میری دشمن بن کر تم تک آ پہنچی وہ پریشانی سے اپنی صفائی دیتے ہوئے بولا

کیونکہ یارم کا ہاتھ اب بھی اس کی گردن پر موجود تھا۔

اس کے بات مکمل ہوتے ہی یارم نے اسے چھوڑ دیا اس پر رویام کا موڈ بن گیا تھا۔

درک کی شادی کے بارے میں تو مجھے بھی پتہ چلا ہے لڑکی کی انفارمیشن میں نے نکالی ہے اس کا تعلق پاکستان سے ہے یتیم ہے بچاری لیکن مجھے تو ان سب میں کوئی حقیقت نہیں لگتی۔

لیکن وہ اسے صدیقی گھر کے لے کر گیا ہے اس بات نے مجھے بھی شک میں مبتلا کر دیا تھا اسی لئے میں نے اس کی مکمل انفارمیشن نکلوائی لیکن اسکے بارے میں بس اتنا ہی پتہ چلا ہے کہ لڑکی کا تعلق پاکستان سے ہے اس کی ماں بہن بھائی کے بارے میں کوئی معلومات نہیں ہے

درک اسے وہ ہر ہفتے ہسپتال مکمل چیک اپ کے لئے لے کر جاتا ہے ہمارا ایک ٹیم ممبر وہاں ہسپتال میں ڈاکٹر ہے اس نے بھی یہی بتایا ہے کہ وہ لڑکی اس کی بیوی ہے یارم نے رویام کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے اسے بتایا

تمہیں شک کس بات پر ہے اس لڑکی کے درک کی بیوی ہونے پر یا اس کا تعلق پاکستان سے ہونے پر اس نے پھر سے سوال کیا۔

مجھے کسی بات پر شک نہیں ہے بس میں نہیں چاہتا کہ وہ کسی بھی مصیبت میں پھنسے بے شک وہ ہم سے کوئی تعلق کوئی رشتہ نہیں چاہتا لیکن پھر بھی وہ روح کا بھائی ہے اگر اسے تکلیف ہوئی تر روح کو اچھا نہیں لگے گا اور میں اپنی روح کو کوئی تکلیف نہیں دینا چاہتا۔

یارم اپنی بات ختم کرتا رویام کا ننھا سا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھام کر آفیس سے باہر نکل گیا

روح تکلیف تب ہو گی جب اس کو پتہ چلے گا کہ وہ اس کا بھائی ہے اور میرا نہیں خیال کے درک خود بھی اس بارے میں روح کو کچھ بھی بتانا چاہتا ہے یا وہ روح سے کسی بھی قسم کا تعلق چاہتا ہے شارف اس کے پیچھے باہر آتے ہوئے کہنے لگا

یہ خون کا رشتہ ہے شارف ہم چاہے کتنی بھی کوشش کیوں نہ کر لے یہ رشتہ کبھی ختم نہیں ہو گا اور نہ ہی ہم اسے چھپا سکتے ہیں آج نہیں تو کل روح جان جائے گی

ڈھائی سال پہلے سوئزر لینڈ میں درک نے جب اسے اپنے سینے سے لگایا تھا خضر اور تم نے کوئی ری ایکشن نہیں دیا۔اس دن سے اس کے دماغ میں یہ سوال ہے کہ تم لوگ اتنی زیادہ غیر ذمہ داری کا مظاہرہ کیسے کر سکتے ہو

اور یہ اتنی چھوٹی سی بات ہر گز نہیں تھی جو وہ کبھی بھول پائے اور اس کا جواب یہی ہے کہ وہ روح کا بھائی ہے وہ سے ایسا تعلق رکھتا ہے کہ وہ سے اپنے گلے سے لگا سکے لیکن اگر یہ جواب میں نے اسے دیا تب وہ اور بھی بہت سارے سوال کرے گی

اور ویسے بھی میں نہیں چاہتا کہ درک پر کسی بھی قسم کی کوئی بھی مصیبت آئے اس نے میرا ہمیشہ ساتھ دیا ہے۔

اس نے ہمیشہ روح کے بھائی ہونے کا فرض ادا کیا ہے وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولا شارف نے صرف ہاں میں سر ہلا دیا۔

یارم نے گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے رویام کو اندر بٹھایا تو اس کے دروازے بند کرنے سے پہلے ہی وہ ڈرائیونگ سیٹ سنبھال چکا تھا

نہ جانے اسے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھنے میں کونسا سکون ملتا تھا۔

یارم نے مسکراتے ہوئے اسے اپنی گود میں بٹھایا۔یقیناوہ اسے گھر چھوڑنے جارہا تھا صبح گھر سے نکلتے وہ اس کے ساتھ آنے کی ضد کرتا تھا یارم کو نہ چاہتے ہوئے بھی اسے اپنے ساتھ لانا پڑتا تھا

oooooo

ساری میڈیسن بہت مزے کی ہیں بس یہ پتہ نہیں کس پر گئی ہے کالی کلوٹی کہیں کی اس کا ٹیسٹ بہت گندا ہے نہ کڑوا ہے نہ میٹھا ہے پتا نہیں

وہ کب سے بیٹھی اپنی میڈیسن کی چھان بین کر رہی تھی اور ہر بار ایک پہ آ کے عجیب قسم کے منہ کے ڈیزائن بنانے لگتی

وہ کافی دلچسپی سے آپ کی باتیں سن رہا تھا اس کے لبوں پر مسکراہٹ کتنی دیر سے تھی وہ خود بھی نہیں جانتا تھا ۔لیکن اس کے منہ بنا کر دوائی پر انکار کرنے پر اس کے مسکراتے لب اپنے آپ سکھڑ گئے

نہیں تم ان تمام میڈیسن میں سے ایک بھی میڈیسن نہیں چھوڑ سکتی اس سے تمہاری طبیعت پر فرق پڑ سکتا ہے اور میں ایسا بالکل بھی نہیں چاہتا

وہ میڈیسن بکس اپنی طرف گھسیٹا اس میں سے دوائیاں نکالتے ہوئے اس کے سامنے رکھنے لگا جس پر اس کا موڈ خراب ہونے لگا تھا ابھی تو آدھا گھنٹہ باقی تھا میڈیسن کھانے میں شاید اس نے خود ہی مصیبت کو آواز دے ڈالی تھی

ابھی آدھا گھنٹہ باقی ہے اس نے یاد کروانا چاہا

کوئی بات نہیں جلدی کھالو۔اچھا ہے طبیعت خراب ہونے کے چانس کم رہیں گے اس نے مسکراتے ہوئے دوائی اس کے منہ میں ڈالی

طبیعت تو ٹھیک رہے گی لیکن منہ کا ذائقہ خراب ہو جائے گا نااس نے منہ بناتے ہوئے کہا جس پر وہ صرف مسکرا دیا

کوئی بات نہیں اتنا تو چلتا ہی ہے۔ وہ قسے دوائی دینے کے بعد بالکل ریلیکس ہو کر کہنے لگا

خود کھانا پڑتا تو میں پوچھتی کیا اتنا چلتا ہے یا نہیں چلتا اس نے بے حد کم آواز میں کہا تھا جسے سنتے ہوئے بھی اس نے کوئی ری ایکشن نہیں دیا

چلو آؤ مل کر ایک فلم دیکھتے ہیں اچھے سے ٹائم پاس ہو جائے گا اس کے کندھے پہ ہاتھ پھیلاتے وہ اسے آپ نے بے حد قریب کرتے ہوئے کہنے لگا

شروع شروع میں اس کا یوں اس کے پاس آنا اس کا ہاتھ تھامنا اسے اپنے سینے سے لگانا بہت عجیب لگتا تھا لیکن اب جیسے وہ اس کے رویوں کی عادی ہونے لگی تھی

وہ اس کا قریب رہنا پسند کرنے لگی تھی اور شاید درک کو بھی اچھا لگتا تھا اس کے قریب آنا اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے وہ اسے اپنے سینے سے لگائے ٹی وی آن کر چکا تھا

ٹی وی پر کون سی فلم چل رہی تھی کون سا سین چل رہا تھا ان سب باتوں سے انجان وہ بس کبھی اسے دیکھتی تو کبھی اس کی گردن میں سانس لینے کی وجہ سے نظر آنے والی چھوٹی سی ہڈی کو۔

اسنے آہستہ سے انگلی اس کی گردن پر رکھی۔اور اس ہڈی کو محسوس کر کے مسکرائی اس نے ایک نظر اسے مسکراتے ہوئے دیکھا تو خود بھی مسکرا کر نرمی سے اس کے ماتھے پر لب رکھتے ہوئے اسے اپنے مزید قریب کر گیا

نہ جانے کیا تھا اس لمحے میں درک کی فکر اس کی کیئر کرنا۔اس کا اتنا خیال رکھنا اسے اچھا لگتا تھا۔

درک کا فیصلہ اسے بھی بے حد پسند تھا۔اور اب تو حالات ایسے ہو چکے تھے کہ وہ اس سے دور رہنا بھی نہیں چاہتی تھی۔اب تو دل کی دنیا بھی بدلتی جا رہی تھی بہت کچھ نیا بہت کچھ الگ محسوس ہونے لگا تھا

ooooo

رات نہ جانے کون سا وقت تھا جب اسے اپنی شرٹ پر اس کی سخت گرفت محسوس ہوئی اس کی آنکھ فورا کھل گئی تھی

اس نے ایک نظر اسے دیکھا شاید وہ خواب کے زہر اثر تھی اس نے فورا اسے اپنے سینے سے لگاتے ہوئے آہستہ سے جگایا تھا وہ اس کا کوئی خواب اس کی زندگی کا حصہ نہیں رہنے دینا چاہتا تھا جو اس کے ڈر کی وجہ بنے اس نے انجان نظروں سے آنکھیں کھول کر اس کی جانب دیکھا۔آج درک کو اس کی حالت دیکھ کر بہت برا لگا تا تھا۔

اس کا یوں اسے دیکھنا بے قرار ہونا اس کا تڑپنا اسے الجھن میں مبتلا کرتا تھا بے شک اس کی وجہ وہ نہیں تھا لیکن پھر بھی وہ اس کی تکلیف کو محسوس کرتا تھا۔

وہ ہر درد ہر تکلیف ہر ڈر کو مٹا دینا چاہتا تھا وہ اس کی ہر سوچ پر سوار ہو جانا چاہتا تھا اسے ہر سوچ سے دور لے جانا چاہتا تھا

وہ کچھ بول نہیں رہی تھی بس خاموشی سے اسے دیکھ رہی تھی۔وہ جانتی تھی وہ بھی اس کی خوابوں پر یقین نہیں کرتا اسے بھی کچھ بھی بتانے کا کوئی فائدہ نہیں تھا

وہ بھی سب کی طرح اگر اسے پاگل سمجھنے لگا تو شاید وہ بھی چھوڑ دے گا اسے اک پاگل بیمار لڑکی کے ساتھ کوئی ساری زندگی کیوں گزارنا چاہے گا وہ اپنی سوچوں میں الجھتے ہوئے کروٹ لینے لگی جب درک نے کندھے سے تھام لیا۔

یہ خاموشی معنی خیز تھی۔ کہ ان دونوں کو الجھنوں میں باندھے ہوئے تھی اس کے چہرے کی معصومیت کو دیکھتے ہوئے اس خاموشی میں سانس لیتا وہ اس کے چہرے پر جھکا تھا۔

وہ نرمی سے اس کے لبوں کو چھوتا اسے اپنے بے حد قریب کر گیا۔اس کے ایک ایک نقش کو اپنے لبوں سے چھوتا وہ اسے ہر سوچ سے دور لے آیا تھا۔

یہ لمحات دونوں کے لیے کافی مشکل تھے۔ایک دوسرے سے بلکل انجان وہ روح تک قریب آ چکے تھے ۔درک کا یہ فیصلہ ان دونوں کے لیے کیا مشکالات لا سکتا تھا وہ صرف سوچ ہی سکتا تھا کیونکہ اب پری سے دور ہونا اس کے بس سے باہر تھا۔

اسے اپنے سینے سے لگائے وہ ہر پردہ ہٹا چکا تھا۔اس کے نازک سے وجود کو اس نے بے حد احتیاط سے چھوا تھا جیسے اس کے ٹوٹنے کا ڈر ہو اس کی پناہوں میں وہ اپنے آپ کو سچ میں ایک گڑیا ہی تو محسوس کر رہی تھی ایک نازک انمول گڑیا۔اس کی پناہوں میں اپنا آپ چھپاتی اس کی شدت کو محسوس کر رہی تھی

○○○○○

صبح اس کی آنکھ کھلی تو وہ اسے اپنے بے حد قریب کئے اپنے سینے سے لگائے گہری نیند سو رہا تھا۔

پری چہرے پر ایک خوبصورت شرمیلی سی مسکراہٹ کھلی ہوئی تھی نہ جانے آنے والی زندگی کیسی ہو گی لیکن اس شخص کو اتنے قریب سے محسوس کر کے وہ اپنی زندگی کو خوبصورت ترین تصور کر رہی تھی

اس کے اٹھنے سے پہلے ہی وہ اس کے قریب سے اٹھ جانا چاہتی تھی لیکن اس کا حصار اتنا مضبوط تھا وہ چاہ کر بھی اس سے دور نہیں ہو پا رہی تھی

کیامسئلہ ہے تمہارے ساتھ لڑکی خاموشی سے لیٹی رہواپنی نیند کی وجہ سے اپنی نماز پہلے ہی قضا کر چکی ہو تم اوراب اٹھ کر کونسا تیر مار لینا ہے تم نے جو اتنی جلدی ہے اٹھنے کی وہ اسے گھورتا اسے خود میں دبوچے ہوئے بولا

اس کے انداز سے خوفزدہ ہو کر وہ اس کے سینے پر سر رکھتی نفی میں گردن ہلا چکی تھی اس کا یہ معصومانہ انداز پہلے ہی اس سے بہت آگے لے جا چکا تھا اور اب پھر سے اسے مسکرانے پر مجبور کر گیا تھا

اس کا فیصلہ غلط نہیں تھا وہ ساری زندگی اس کے ساتھ گزارنا چاہتا تھا لیکن یہ بات سچ تھی کہ وہ اتنی جلدی اسے گھریلو مسائل میں نہیں پڑنے دینا چاہتا تھا

لیکن اسے اس کی سوچوں سے دور لے جانے کے لیے اسے ایسا کرنا پڑا اسے یقین تھا کہ اب وہ اس سے اپنے خوابوں کے بارے میں بات نہیں کرے گی لیکن اس کی سوچوں پر وہی خواب سوار رہیں گے اور اس طرح وہ کبھی بھی اپنی سوچوں سے باہر نہیں نکل پائے گی اس کے علاج کے لئے ضروری تھا کہ وہ ہر بری چیز کو اپنے دماغ سے نکال کر صرف اور صرف اپنی آنے والی زندگی پر دھیان دے

وہ خود بھی اپنی روٹین سے اکتا چکا تھا وہ ایک نئی شروعات کرنا چاہتا تھا اپنی زندگی کو اپنے طریقے سے گزارنا چاہتا تھا اپنی مرضی اور اپنے اصولوں کے مطابق

یہ حقیقت تھی کہ اس کی زندگی میں کسی لڑکی کا کوئی وجود نہیں تھا۔اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ وہ کسی سے شادی کرے گا یا کسی کے ساتھ ساری زندگی گزارے گا یا پھر کوئی اس کے لیے اتنا اہم ہو جائے گا کہ وہ اپنی آنے والی زندگی کا ایک ایک لمحہ اسی کے ساتھ گزارنا چاہے گا

لیکن اب وقت اور سوچ بدل چکی تھی اب اس کی زندگی کا ہر لمحہ اس لڑکی کے نام تھا جو اس وقت اس کی پناہوں میں نرم و گرم سانس لے رہی تھی

آپ ناشتے میں کیا کھائیں گے۔ تھوڑی دیر کے بعد اس کی مدھم سی آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی

فی الحال اگر تم نے میرے قریب سے اٹھنے کے بارے میں سوچا بھی نا تو تمہاری آتی جاتی ہر سانس کا حساب

اپنے نام کرلوں گا وہ بے حد نرمی سے اس کے لبوں کو چھوتا اسے شرمانے پر مجبور کر گیا

اس کی نظروں سے چھپتی وہ ایک بار پھر سے اس کے سینے میں اپنا سر چھپا چکی تھی

ooooo

اپنے ایک اہم کام کی خاطر وہ اسے سوتے ہوئے ہی چھوڑ کر چلا گیا تھا واپس آیا تو گھر کے دروازے پر باہر سے

لاک لگا تھا درک دروازہ کھولتا ہوا گھر کے اندر داخل ہو چکا تھا اسے یقین تھا سوسائٹی میں واپس آتے ہی وہ ان

سب لوگوں سے ملنا جلنا شروع کر دے گی۔

لیکن یہ بھی اچھا تھا وہ کیسے بھی اپنی سوچوں سے دور رہے۔

شاید اس کی واپسی کی خبر اس تک بھی پہنچ چکی تھی اسی لیے ابھی وہ اپنے لئے چائے بنا کر ٹی وی اون کرنے ہی

لگا تھا کہ اسے دروازے سے اندر داخل ہوتے ہوئے دیکھا

اسے لگا تھا شاید درک کا یہ قدم اس کے لئے امتحان ثابت ہو گا لیکن ایسا کچھ بھی نہیں تھا پری نے کسی قسم کا

کوئی اعتراض نہیں جتایا تھا شاید وہ بھی اپنی آنے والی زندگی کو قبول کر چکی تھی

اور یقیناً اسے شوہر کے روپ میں بھی اس کا شرمایا شرمایا سا روپ بہت خوبصورت تھا وہ نگاہیں جھکائے مسکرا

کر اپنے دل کی دھڑکن کی تیزی پر کنٹرول کر رہی تھی

شکر ہے تمہارے سیر سپاٹے ختم ہوئے اس نے اسے پاس آنے کا اشرا کیا

وہ چپ چاپ دروازہ بند کر کے صوفے پر بیٹھی ہی تھی کہ درک اس کے قریب آیا تھا اس کا انداز اپنایت سے

بھرا ہوا تھا پری نے مسکراتے ہوئے اس کے ہاتھوں سے چائے کا کپ تھام کر ایک گھوٹ بھرا۔

میرے سیر سپاٹے ابھی ختم نہیں ہوئے ابھی مجھے جانا ہے وہ سامنے والی آنٹی ہیں نہ آنٹی زینب وہ کمیٹی ڈال رہی ہیں سوسائٹی کی ساری عورتیں ڈال رہی ہیں مجھے بھی ڈالنی ہے پیسے نکالیں وہ ہاتھ پھیلاتے ہوئے معصومیات سے بولی تو درک ہنس دیا

تم کیا کرو گی کمیٹی ڈال کر بتاؤ کتنے پیسے چاہیے میں دیتا ہوں وہ اسے فری ہٹ دیتے ہوئے کہنے لگا

پر مجھے تھوڑے سے پیسے نہیں چاہیے کمیٹی ڈالنے سے بہت سارے پیسے نکلتے ہیں اور میرے بھی بہت سارے پیسے نکلیں گے جب یہ کمیٹی ختم ہو گئی میں نے تو پہلے ہی بول دیا ہے میں اینڈ والی کمیٹی لو نگی اور وہ جو پیسے شادی سے پہلے آپ نے مجھ پر لگائے تھے نہ ادھار وہ بھی آپ کو واپس کر دوں گی کیونکہ شادی کے بعد تو آپ کا فرض ہے نا کہ آپ مجھ پر پیسے لگائے لیکن شادی سے پہلے تو میں آپ کی کچھ نہیں لگتی تھی نہ اسی لیے وہ پیسے بھی آپ کو واپس کروں گی اب نکالے پیسے وہ اسے تفصیل سے بتاتے ہوئے کہہ رہی تھی

مطلب تم میرے ہی پیسے مجھے ہی بعد میں واپس کروں گی جو باقول تمہارے آدھار ہیں وہ اس کے حساب پر قہقہ بھی نہ لگا سکا

ہاں بالکل تب آپ میرے شوہر تو نہیں تھے نہ اسی لئے مجھے آپ کو پیسے واپس کرنے ہیں تب ہمارا کوئی رشتہ نہیں تھا اس نے لاجک دیا

ہاں تو اب تو میں تمہارا شوہر ہوں اب جانے دو اور ویسے بھی میرے ہی پیسے تم مجھے دے کر کوئی بھی نیک کام نہیں کروں گی وہ سمجھاتے ہوئے کہنے لگا

لیکن میں قرض نہیں رکھتی آپ پیسے نکالیں اس کی بات ختم ہونے سے پہلے وہ بولی تھی

جانے دو میاں بیوی میں چلتا ہے وہ اس کے کندھے پہ ہاتھ پھیلاتے ہوئے کہنے لگا اس کے لبوں پر اپنے لب رکھنے ہی لگا تھا کہ اس نے فوراً اس کے ہاتھ پر رکھ کر چماٹ لگائی

شرم آنی چاہیے آپ کو آپ کی بیوی کا بال بال قرضے میں ڈوبا ہوا ہے اور آپ کو رومینس سوجھ رہا ہے۔ وہ برہم ہوئی

اوکے فائن۔ اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہوتے ہوئے وہ اسے گھورتے ہوئے اپنی جیب سے پیسے نکالنے لگا۔

لو اور اب ان پیسوں کی قیمت ادا کرو وہ دو انگلیوں کے بیچ اس کے نیچلے لب کو نرمی سے پکڑتا اس کے چہرے پر جھکنے لگا تھا۔

لیکن اس سے پہلے ہی وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔ باقی ساری بات بعد میں میں نے کمیٹی دینی ہے وہ اسے بائے کرتی جلدی سے دروازے سے باہر نکلنے ہی والی تھی۔

ایک سو درہم کی قیمت ہے ایک کس اور میں نے تمہیں تیس سو درہم دیے ہیں ان کے تیس کس۔ جب تک تم مجھے میرے کس نہیں دیتی ہے یہاں سے تم نہیں جاسکتی وہ اسے سختی سے خود کے قریب کرتے مسکراتے ہوئے بولا

کمیٹی نکلے گی تو آپ کا ادھار دوں گی وہ معصومیت سے بولی

وہ ادھار ہے اور ادھار تم نے کسی غیر سے لیا تھا اپنے شوہر سے نہیں لیکن یہ پیسے تم نے اپنے شوہر سے لئے ہیں اصول تو اصول ہیں۔

اس کے بالوں میں انگلیاں پھنساتا اسے اپنے بے حد قریب کرتے ہوئے اس کے لبوں کو فوکس کر کے وہ فتح مندی سے اس کے چہرے پر جھکا تھا۔

اگر تمہاری جان نازک نہ ہوتی تو میں اپنی دی رقم سود سمیت وصول کرتا۔ آنے والے تیس دن تم روز خود مجھے کس کروگی ورنہ میں نے کیا تو سود لگے گا اس کے لبوں کو آزاد کرتا وہ پیچھے ہوا۔ وہ لمحے میں وہاں ے بھاگ تھی۔ جبکہ اس کی سپیڈ دیکھ کر وہ قہقہ لگا اٹھا۔

اس کی ساری ادائیں ہیں غضب تھیں مگر شرمانہ سب سے قاتل ادا تھی

اس کی واپسی کافی دیر کے بعد ہوئی تھی واپس آتے ہی خود کچن میں گھس کر کھانا بنانے لگی

پری اس کے پاس نہیں بیٹھی تھی اور نہ ہی سامنے آئی تھی اسے اس سے شرم آرہی تھی۔

ویسے بھی وہ اس کے آس پاس کم ہی آتی تھی لیکن کل رات سے لے کر اب تک ان دونوں میں جو کچھ ہوا تھا اس کے بعد پری اس سے دور رہنے میں ہی اپنی بھلائی سمجھ رہی تھی

اس کی ہچکچاہٹ کو وہ اچھی طرح سے سمجھ چکا تھا وہ کوئی بولڈ یا کونفڈنٹ لڑکی ہر گز نہیں تھی جو اس سب کو اتنی آسانی سے فیس کر پاتی

اس کے لئے یہ سب کچھ بہت نیا تھا درک کا بدلتا انداز اس کا کھلے لفظوں میں اپنے جذبات کا اعتراف کرنا ۔محبت بھری نگاہیں اسے بہت کچھ جتا رہی تھی۔درک کے انداز بدلنے پر اسے کوئی اعتراض نہیں تھا اور نہ ہی اس کے اس قدم پر اس نے کسی بھی قسم کا کوئی اعتراض کیا تھا

بلکہ وہ درک کے اس قدم میں اس کے ساتھ تھی وہ بھی ایک نئی زندگی کی شروعات کرنا چاہتی تھی۔درک اس پر ہر طرح کے حق رکھتا تھا۔وہ پہلے ہی اسے اپنے ارادے بتا چکا تھا وہ اسے چھوڑنے والا ویسے بھی نہیں تھا۔

نکاح کے بندھن کے بعد اس کی فیلنگ ویسے بھی درک کے حوالے سے کافی بدل چکی تھی وہ اس کے لیے بے حد اہم ہو گیا تھا

اور اب اس کے ساتھ نئی زندگی کی شروعات پر اسے کوئی اعتراض نہیں تھا بلکہ وہ نئے قدم پر بے حد خوش تھی

ان دونوں کے درمیان جو ہچکچاہٹ تھی ختم ہو چکی تھی اب وہ اس سے کھل کر کوئی بھی بات کر سکتی تھی

۔اس نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ درک کو اپنی پچھلی زندگی کے بارے میں سب کچھ بتائے گی وہ نہیں جانتی تھی کہ زویا ایک خواب ہے یا حقیقت ہے

لیکن زویا کی وجہ سے اس کی اس زندگی پر بہت برا اثر پڑ رہا تھا اگر وہ صرف خواب تھی تب بھی وہ درک کو اس بارے میں سب کچھ بتا دینا چاہتی تھی

درک اس وقت وہ شخص تھا جس پر وہ یقین کر سکتی تھی اور وہ درک سے کبھی بھی کچھ نہیں چھپانا چاہتی تھی

وہ اس کا شوہر تھا اس کے بارے میں سب کچھ جاننے کا وہ حق رکھتا تھا۔اگر وہ اسے اپنے تمام تر حقوق دے چکا تھا تو وہ کیوں پیچھے ہٹتی

درک کے علاوہ اس کا اور کوئی نہیں تھا جس پر وہ یقین کر سکتی تھی اس کے اندر کا خوف مٹانے کے لیے اس کی بیماری کو ختم کرنے کے لیے ضروری تھا کہ وہ اپنے ڈر پر قابو پاتی

اور اپنے ڈر پر قابو پانے کے لیے اسے زویا کو مکمل طور پر اپنے دماغ سے نکالنا تھا اور اسے نکالنے کے لیے پہلے اسے زویا کے بارے میں جاننا تھا

وہ حقیقت تھی یا صرف ایک خواب۔۔۔

کیا امیجینیشن دماغ پر اس حد تک سوار ہو سکتی ہے کہ وہ آنکھوں کے سامنے ایک حقیقت بن کر آجائے وہ زویا کہ وجود کو جھٹلا نہیں سکتی تھی کیونکہ اس نے اس کے ساتھ زندگی کے 17 سال گزارے تھے۔

کن سوچوں میں گم ہو لٹل گرل وہ اچانک اسے پیچھے سے اپنے حصار میں لیتا پوچھنے لگا اس کی اچانک اس حرکت نے اس سے گھبرانے پر مجبور کر دیا

وہ یوں اچانک اس کے پیچھے آجائے گا اس نے سوچا بھی نہیں تھا وہ تو اپنی ہی سوچوں میں مگن کھانا بنانے میں مصروف تھی۔

وہ میں۔۔۔۔۔۔وہ۔۔۔۔اس کی گرم سانسوں کو اپنی گردن پر محسوس کرتی وہ کچھ بول ہی نہیں پائی تھی

ہاں۔۔۔تم۔۔۔بولو۔۔۔۔وہ ہاتھ کی انگلیوں سے اس کی گردن کو چھوتا بہکے بہکے انداز میں بولا۔اس کی جان جیسے لبوں میں آگئی۔

میں۔۔۔۔کچ۔۔۔کچھ۔۔نی۔۔۔نہیں۔۔۔۔آپ۔۔۔کیوں آئے ہیں۔۔۔۔جا۔۔جائیں یہاں سے ۔۔اس کی اچانک سے بے باک حرکتوں نے اس سے بوکھلا کر رکھ دیا تھا۔ تھوڑی دیر پہلے جب وہ اس سے پیسے مانگ رہی تھی تب اسے بالکل بھی اس سے کوئی ڈر نہیں لگ رہا تھا لیکن اب اس کے بدلتے انداز نے اسے گھبر آنے پر مجبور کر دیا تھا۔

میں کیوں جاؤں۔۔۔۔؟ یہ میرا گھر ہے میرا کچن ہے میں جہاں چاہے جاؤں تم مجھے کیسے منع کر سکتی ہو ۔۔۔۔اس کی گردن پر اپنے لبوں کا لمس چھوڑتا شاید وہ سچ میں اس کے ہوش اڑانے کا ارادہ رکھتا تھا۔

ہاں۔۔۔تو۔۔۔آپ۔۔۔اپنے گھر اور کچن میں جائیں۔مجھے کیوں۔۔۔۔۔

میں اپنی ذاتی بیوی سے رومینس کر رہا ہوں اس لیے کسی کو کوئی پرابلم نہیں ہونی چاہیے۔اور اگر کسی کو کوئی مسئلہ ہے تو وہ جا کر اپنا علاج کرائے میرا وقت ضائع نہ کرے اس کے گالوں کو نرمی سے چھوتا وہ اب بھی اپنے ہی کاموں میں مصروف تھا۔

بیوی ہونے۔۔۔ہونے کا مطلب۔۔۔۔۔یہ تو۔۔۔۔نہیں ہوتا۔۔۔۔کہ۔۔۔وہ ابھی بول ہی رہی تھی کہ وہ اس کی بات کاٹ گیا۔

بیوی ہونے کا مطلب بیوی ہونا ہی ہوتا ہے۔ مطلب کے جو اپنی بیوی ہوتی ہے اس پر اپنا حق ہوتا ہے چاہے بیڈ روم میں رومانس کر و یا چاہے کچن میں کسی کو کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیے اور میرا بس چلے تو میں تمہیں صرف اپنا بنالوں بلکہ تم پر او نلی می کی پرائیویسی لگا دوں

اس کا رخ اپنی جانب کرتے ہوئے اس کے گالوں کو لبوں سے چھوتے وہ بے باک انداز میں بولا اسے بالکل بھی نہیں لگا تھا کہ وہ اتنا بے باک بھی ہو سکتا ہے۔

درک یہ۔۔۔۔آپ کو۔۔۔اچانک سے۔۔۔۔کیا ہو گیا ہے۔۔آپ کے۔۔۔۔اس نئے۔۔روپ۔

۔۔۔اس انداز سے اب مجھے۔۔۔۔ڈر لگ رہا ہے۔وہ اپنی کپکپاہٹ پر بھی قابو نہیں کر پا رہی تھی جبکہ درک کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

تمہیں اب تک نہیں پتہ چلا کہ مجھے کیا ہوا ہے تمہیں سچ میں اندازہ نہیں ہے کہ میرے ساتھ کیا ہو رہا ہے بے وقوف لڑکی میں تو تم سے پوچھنے والا تھا کہ مجھے کیا ہو رہا ہے میں خود بھی نہیں جانتا کہ مجھے کیا ہو رہا ہے بس تم بہت بہت زیادہ اچھی لگنے لگی ہو۔۔۔اتنی اچھی جتنا کبھی کوئی نہیں لگا۔۔اپنی لگنے لگی ہو اتنا اپنا میرا اور کوئی نہیں ہے۔۔اپنے دل کو دھڑکتا ہوا محسوس کیا ہے میں نے۔۔۔

اپنے دل کی ایک ایک دھڑکن میں تمہارا نام محسوس کیا ہے میں نے 'میں نے سنا ہے میرا دل کہتا ہے کہ اس نے دھڑکنا شروع کر دیا ہے اس کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے وہ آہستہ سے اس کا ہاتھ اٹھا کر اپنے دل کے مقام پر رکھ چکا تھا

بکواس کرتے ہیں سارے کہتے ہیں کہ ہارٹ لیس ہوں کہتے ہیں کہ میرے سینے میں دل ہی نہیں ہے مجھے کسی کی پرواہ نہیں ہے کسی کے لئے جذبات نہیں رکھتا

لیکن انہیں نہیں پتا یہ بدل گیا ہے۔سچ کہہ رہا ہوں یہ دل بدل گیا ہے پری یہ دل سچ میں بدل گیا ہے اور کتنا بدل گیا ہے میں نہیں جانتا

لیکن صرف اس کے لئے جس کے لیے یہ دل دھڑکتا ہے۔

یہ سب کیا ہے پری مجھے کیا ہو رہا ہے۔ تم بتاؤ نہ تمہارے آنے کے بعد تو یہ سب کچھ شروع ہوا ہے تم جانتی ہو نا کہ میرے ساتھ کیا ہو رہا ہے بتاؤ یہ سب کیوں ہو رہا ہے میرے ساتھ۔ اس کے ہونٹوں کو اپنے لبوں سے چھوتا وہ بے قراری سے جواب مانگ رہا تھا۔

محبت۔۔۔ اس نے پھڑ پھڑاتے لبوں سے جواب دیا۔

محبت۔۔۔۔۔ مجھے محبت۔۔۔! وہ جسے خود پر حیران تھا اس کا قہقہ پھر بے ساختہ تھا۔ لیکن نجانے کیوں اس کا یوں قہقہ لگا کر ہنسنا پری کو اچھا نہیں لگا تھا۔

اسے لگا جیسے وہ اس کے جواب کا مذاق اڑا رہا ہو۔ لیکن اچانک اسے اپنے وجود پر اس کا حصار سختی سے محسوس ہوا۔

کیا مجھ جیسے لوگوں کے دلوں میں بھی اللہ محبت ڈالتا ہے۔۔۔ محبت تو اللہ کی طرف سے ملنے والا ایک تحفہ ہے نہ۔۔۔ تو مجھ جسے انسان کو اللہ یہ تحفہ کیوں دے گا۔ وہ اس سے سوال کرنے لگا جبکہ اس کے وجود پر اس کی پکڑ سخت سے سخت ہوتی چلی جارہی تھی۔

اب اس سوال کا جواب تو آپ اللہ سے مانگے جو اللہ دیتا ہے وہی بہتر جانتا ہے۔ وہ جیسے اس جواب کے ساتھ بری الذمہ ہو گئی تھی۔

اب اللہ سے کیسے پوچھوں وہ سوال کرنے لگا

اللہ سے ہمکلام تو سجدے میں ہی ہوا جا سکتا ہے۔ اس کے پاس جواب تھا۔

اتنے لوگ ہیں اسے سجدہ کرنے والے اسے مجھ جیسے کی کیا ضرورت ہے

یہ تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ اسے کس کی ضرورت ہے اور کس کی نہیں آپ نے کبھی سوچا ہے کہ اس نے آپ کو اتنا کچھ کیوں دیا۔

۔اس کے پاس کیا عبادت کرنے والوں کی کمی ہے جو وہ آپ کو نوازے گا۔اس کے پاس کیا سجدہ کرنے والوں کی کمی ہے جو وہ آپ کی ہر خواہش پوری کر کے آپ کے سجدے کا منتظر ہو گا۔

یاد رکھیے گا اللہ جیسے چاہتا ہے اسے دیتا ہے۔آپ نے کبھی ہاتھ اٹھا کر دعا کی ہے۔

کریں میں یقین سے کہہ سکتی کہ آپ کو چاہنے والا آپ کی ہر مراد پوری کرے گا جو آپ کی دل کی بے چینی کو بھی ختم کر دے گا بس آپ کو شش تو کریں اس کی نعمتوں کا شکریہ ادا کرنے کے

آپ کو ضرورت نہیں پڑے گی کسی اور سے پوچھنے کے لئے کہ آپ کس قابل ہیں اور کس قابل نہیں۔اس نے مسکراتے ہوئے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیا اس کے سمجھانے کا انداز بہت پیارا تھا۔

درک مسکراتے ہوئے اس کے چہرے پر جھکنے ہی لگا تھا کے باہر سے شور کی آواز آئی

ooooo

دیکھو لڑکی یہ روز روز کا ڈرامہ اب یہاں نہیں چلے گا اب یہاں ایک شادی شدہ جوڑا رہتا ہے درک کی شادی ہو چکی ہے اب تم اس سے کوئی امید مت رکھو اور بینڈ باجا بند کرتے ہوئے یہاں سے رفو چکر ہونے والی بات کرو

آنٹی کا بس نہیں چل رہا تھا کہ خوشی کو اٹھا کر سوسائٹی سے باہر پھینک دیں اندر تو انہوں نے ویسے بھی نہیں آنے دیا تھا وہ تو اپنی گاڑی میں بیٹھی شور شرابہ کر رہی تھی کہ درک خود ہی آواز سن کر باہر آجائے۔

مجھے آپ کی کسی بات پر کوئی یقین نہیں ہے درک کبھی یہ شادی نہیں کر سکتا وہ مجھ سے پیار کرتا ہے وہ میرا بوائے فرینڈ ہے

اگر آپ کو لگتا ہے کہ میں آپ کی ان باتوں پر یقین کر لوں گی تو یہ صرف آپ کی غلط فہمی ہے آپ جا کر درک کو باہر بلائیں ورنہ میں سوسائٹی کے اندر آکر شور شرابہ کروں گی"وہ دھمکاتے ہوئے بولی جبکہ یہ سارا شور سن کر وہ خود بھی باہر آگیا تھا۔

خوشی تم لوگ واپس کب آئے اور یہ سب کیا شور مچار کھا ہے بند کرو یہ بے ہودا گانے وہ گاڑی کا سپیکر آف کرتا اس سے کہنے لگا

درک ڈارلنگ دیکھو یہ سب کیا بکواس کر رہے ہیں کہہ رہے ہیں کہ تمہاری شادی ہو چکی ہے اور تم یہاں اپنی بیوی کے ساتھ رہ رہے ہو سوفنی۔

خیر میں بھی کون سا لوگوں کی باتوں پر یقین کر رہی ہوں میں نے تمہیں بہت مس کیا ہے راکیش تو آتے ہی سو گیا لیکن میرے لیے تم سے ملنا زیادہ ضروری تھا اسی لئے سیدھی یہاں چلی وہ بے باکی سے کہتی اس کے گلے سے لگنے ہی والی تھی کہ وہ اسے دور سے ہی اشارہ کرتے وہی روک گیا۔

دیکھو درک ہم کب سے اس لڑکی کو سمجھا رہے ہیں لیکن مجال ہے جو یہ لڑکی ہماری بات کو سمجھنے کی کوشش کرے جب سے آئی ہے شور مچائے جا رہی ہے ہماری کسی بات پر غور نہیں کر رہی۔آنٹی نے درک سے جیسے اس کی شکایت کی تھی

بیٹھو گاڑی میں چلو میں بات کرتا ہوں تم سے وہ اسے زبردستی گاڑی میں بٹھاتا خود گاڑی سٹارٹ کرتا ہوں وہاں سے چلا گیا۔

oooo

بیئر کی بڑی بوتل ہاتھ میں لیے وہ سرخ آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی جبکہ سامنے والی سیٹ پر بیٹھا راکیش خود بھی اچانک لگنے والے اس صدمے سے بہت پریشان تھا

تم لوگ مجھے اس طرح سے کیوں گھور رہے ہو جیسے میں نے شادی نہیں کوئی گناہ کر لیا ہو وہ ان کی نظروں سے اکتا کر کہنے لگا

مجھے یقین نہیں آرہا میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہو میں تم سے اتنی محبت کرتی ہوں میں نے تمہارے لئے کیا نہیں کیا اور تم نے میرے یہاں سے جاتے ہی شادی کر لی کون ہے وہ چڑیل بتاؤ مجھے میں اس کی جان لے لو۔۔۔۔۔۔۔

اس کے خلاف ایک لفظ بھی مت کہنا ورنہ یہی بیٹھے بیٹھے میں تمہاری جان لے لوں گا کسی سے بھی منہ اٹھا کر شادی نہیں کر لی میں نے

محبت کرتا ہوں اس سے جان ہے وہ میری۔زندگی ہے۔زندگی کی وجہ ہے۔وہ سب کچھ ہے میرے لیے۔وہ درکشم قیوم خلیل کی آتی جاتی سانسوں میں بسی ہے۔وہ چلایا تھا خوشی کو اچانک چپ لگ گئی

جب کہ اس کے اس طرح اتنے غصے سے کہنے پر وہ اچانک ہی رونے لگی

تم نے مجھے دھوکہ دیا ہے۔تم نے میرے جذبات کے ساتھ کھلوار کیا ہے۔تم نے میرے دل کے ہزار ٹکڑے کر دیے ہیں درک میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی۔سارے وعدے قسمیں۔۔

ایک منٹ ایک منٹ کون سے وعدے کون سی قسمیں وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے بولا ٹھیک ہے اس کا دل ٹوٹا تھا وہ دکھ میں تھی لیکن جھوٹ کیوں بول رہی تھی

وہ تم نے میرے خوابوں میں کئے تھے۔تم نے میرے خوابوں میں آ کر پتہ نہیں کیا کیا کیا تھا اگر خوابوں کی کوئی حقیقت ہوتی تو اب ہمارے دو تین بچے ہوتے۔وہ ٹیشو سے ناک پوچھتے ہوئے جذبات میں بہہ کر بولی۔

راکیش کے ساتھ ساتھ درک بھی اپنا سر تھام چکا تھا۔

بس کر میری بہن جانے دے تیرے نصیب میں یہی لکھا تھا اب تو اپنی زندگی میں آگے بڑھ اور یہ بوتل چھوڑ دے تجھے ہضم نہیں ہوگی اور اگر تجھے الٹی ہو گئی تو ریسٹورنٹ کا سارا فرش یہ بوڈی گارڈ مجھ سے دھولائیں گے راکشن نے اس کے ہاتھ سے بیئر کی بوتل چھینی چاہی۔

کیسے ذلیل بھائی ہو تم یہاں تمہاری بہن کا دل ٹوٹا ہے اور تمہیں فرش کی فکر ہے۔ خوشی کو ایک اور صدمہ لگ چکا تھا

اور وہ لڑکی جو تمہاری بیوی بن کر اس کے گھر میں بیٹھی ہے اس کی تو ایسی کی تیسی چھوڑوں گی نہیں اسے میں اس کے لمبے بال کاٹ کر اسے گنجا کر دوں گی پھر وہ تمہیں کبھی اچھی نہیں لگے گی وہ بری طرح روتے ہوئے بولی

بکواس بند کرو اس کی فضول بات پر وہ پھر سے چلایا تھا جب راکیش کو بیچ میں بولنا پڑا۔

درک تم پریشان مت ہو میں ہوں نا سب سنبھال لوں گا فلحال اسے کچھ مت کہو تمہاری شادی کی خبر سے اسے بہت بڑا جھٹکا لگا ہے یہ تم سے محبت کرتی ہے وہ اتنی جلدی سنبھل نہیں پائے گی اسی لیے جذبات میں بہہ کر کچھ بھی بول رہی ہے تم اس کی باتوں کو سیریس مت لو راکیش نے بات کو سنبھالنے کی کوشش کی تھی

۔

ٹھیک ہے اب یہاں رہ کر تم دونوں کیا کرنے والے ہو کوئی کام کاج تو ہے نہیں تمہارے پاس تو آجانا صبح وہی ریسٹورنٹ میں اور تم آج سے میری بیوی کا خیال رکھو گی ہمیشہ اس کے آس پاس رہو گی تاکہ اسے کوئی چونٹی بھی نہ کاٹے۔

اگر تمہارے ہوتے ہوئے میری بیوی کو اتنی سی بھی تکلیف ہوئی نا تو تمہارا میں وہ حال کروں گا جو تم نے کبھی سوچا بھی نہیں ہوگا۔

وہ جانتا تھا پری کو سب سے زیادہ خطرہ خوشی سے ہی ہے کیونکہ خوشی کچھ بھی کر سکتی تھی وہ اس سے صرف محبت کا دعوی ہی نہیں کرتی تھی بلکہ وہ اسے بے پناہ چاہتی تھی وہ خود بھی اس کی محبت سے بہت اچھے طریقے سے واقف تھا لیکن وہ اس کی سوچ پر کبھی بھی پوری نہیں اترتی تھی۔

وہ جانتا تھا کہ اگر پری کو کبھی بھی کچھ ہوا تو وہ خوشی کی جانب سے ہی ہوگا اسی لئے کہ اس نے پری کی ذمہ داری خوشی پر ہی ڈالنے کا سوچا تھا۔

مطلب کہ تم چاہتے ہو کہ میں اپنی سوتن کی باڈی گارڈ بن جاؤں۔وہ سلو کلیپنگ کرتے ہوئے اپنا مذاق اڑا رہی تھی

ہاں کیوں کہ اگر میری بیوی کو کچھ بھی ہوا تو وہ تمہاری طرف سے ہوگا تمہارے علاوہ اس کا اور کوئی دشمن نہیں ہے اسی لیے میں چاہتا ہوں کہ تم میری بیوی کی خود سے حفاظت کرو

وہ جیسے اپنے مسئلے کا حل نکال کر اسے بتا رہا تھا

بھائی دبئی میں خودکشی کرنے کی سب سے بیسٹ جگہ کون سی ہے اس چڑیل کی حفاظت کرنے سے بہتر ہے کہ میں خودکشی کر کے مر جاؤں۔وہ بچوں کی طرح منہ کے ڈیزائن بناتے اونچی اونچی آواز میں رونے لگی۔

مجھے پندرہ منٹ کا وقت دو میں تمہیں خود سرچ کر کے بیسٹ لوکیشن سینڈ کرتا ہوں درک نے فوراً کہا۔

اور اگر خودکشی کرنے کا ارادہ کینسل کر کے تم نے میری بیوی کی نوکری کر لی تو بھی اپنے لیے جگہ پسند کر کے آنا۔کیونکہ اگر تمہاری وجہ سے میری بیوی کو کوئی بھی نقصان ہوا تو تمہاری پسند کردہ جگہ پر ہی تمہیں دفناؤں گا۔وہ ٹیبل سے اٹھتے ہوئے بولا۔

یہ تو بتا کر جاؤ کہ کتنے بجے آنا ہے اس سوتن کی باڈی گارڈ کی جاب پر وہ دکھی دل سے بولی۔

نو سے نو بلکہ نہیں اس سے میرا روٹین خراب ہو گا تم صبح دس بجے آنا اور شام کو ساڑھے پانچ بجے تک چلی جانا وہ اسے ٹائم بتاتا باہر کی جانب قدم بڑھا چکا تھا۔

بہنا پیاری بہن اپنے دماغ سے اس لڑکے کو نکال دو یہ کبھی تمہارا نہیں ہو سکتا اور نہ ہی پہلے کبھی تمہارا ہو سکتا تھا اب تو اس نے شادی بھی کر لی ہے اور غلطی سے بھی اس لڑکی کو نقصان پہنچانے کے بارے میں مت سوچنا

راکیش اسے سمجھاتے ہوئے بولا

میں کسی کو کچھ نہیں کہوں گی اور جہاں تک اس لڑکی کی بات ہے تو اس نے مجھ سے میرا پیار چھینا ہے اگر اسے گنجا نہیں کر پائی نہ تو میں اس کے بال ایسے ڈیزائن سے کاٹوں گی جو درک کو کبھی اچھے نہیں لگیں گے۔

درک کو کبھی اس پر پیار نہیں آئے گا وہ ایک بار پھر سے راکیش کے کندھے پر سر رکھ کر رونے لگی۔

مجھے یہ تو نہیں پتا کہ اس لڑکی پر کبھی درک کو پیار آئے گا یا نہیں لیکن تمھارے بال مجھے بے حد عزیز ہیں۔ وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولا

جس کے بدلے میں خوشی نے اسے گھورتے ہوئے اسی کی شرٹ پر وومٹنگ کر دی تھی۔ اس سے پہلے کے راکیش بدلے میں اسے کچھ بھی کہہ پاتا وہ اسی کی باہوں میں جھول چکی تھی

اگر ہضم نہیں ہوتی تو پھر پیتی ہی کیوں ہو۔۔ چڑیل ڈائن کہاں پھنسا دیا مجھے۔ وہ غصے سے گھورتے ہوئے ریسٹورنٹ کے مینیجر کو دیکھنے لگا جو اسی کو دیکھ کم غصے سے گھور زیادہ رہا تھا

اس کی آنکھ کھلی تو اس نے اپنے آپ کو اس کے بازوں میں محسوس کیا

رات وہ کب آیا تھا اسے بالکل احساس نہیں ہوا وہ تو وقت پر ہی سو گئی تھی کیونکہ اسے فجر میں اٹھنا تھا

اوراب ٹھیک فجر کے وقت اس کی آنکھ کھل چکی تھی لیکن اس نے اسے اس انداز میں پکڑے رکھا تھا کہ وہ اس جگائے بغیر اٹھ نہیں سکتی تھی اور اسے جگانے کا مطلب تھا خود مصیبت کو آواز دینا

اس نے بہت کوشش کی اس کا ہاتھ خود پر سے ہٹا کر پیچھے کرنے کی لیکن شاید اس کی چھوٹی سی جان اس بات کی اجازت نہیں دیتی تھی آج سنڈے تھا اس کے چیک اپ کا دن تھا

وہ کل کہیں جانے سے پہلے ہی اسے بتا چکا تھا کہ آج وہ اسے ہسپتال لے کر جانے والا ہے اسی لیے وہ اپنے اور اس کے کپڑے رات کو ہی تیار کر کے سوئی تھی تا کہ صبح اٹھ کر اس کا شور شرابہ نہ سننا پڑے ویسے بھی کپڑے استری کرنے کے معاملے میں تو وہ اسے بہت ساری باتیں سنا چکا تھا اور وہ کیا کرتی یہ کام اسے پسند نہیں تھا اور وہ جان بوجھ کر یہ کام اس سے کرواتا تھا

وہ مسلسل کوشش میں مصروف تھی کہ اچانک ہی اس کے ہاتھ کی گرفت بے حد سخت ہو گئی۔ وہ جو اپنی تمام کوشش کر کے ٹھنڈی آہ بھر چکی تھی

وہ جاگ رہا تھا اور جاگتے ہوئے اسے تنگ کر رہا تھا۔ وہ کیسے بھول سکتی تھی کہ وہ نیند کا بے حد کچا تھا اگر رات کو اس کی ذرہ سی آواز نکلے تو یہ وہ جاگ جاتا تھا تو یہ کسے ممکن تھا کہ اتنی جدوجہد میں اس کی آنکھ نہ کھلتی

درک آپ جاگ ہی گئے ہیں تو مہربانی کر کے مجھے چھوڑ دیں کیونکہ اذان ہونے والی ہے اور مجھے فجر ادا کرنی ہے وہ اس کا ہاتھ ہٹاتے ہوئے کوشش کرنے لگی اس نے تکیے سے سر اٹھا کر تھوڑی سی آنکھیں کھول کر اسے دیکھا

پہلے بتاؤ رات کو میرا انتظار کیے بنا تم سو کیوں گئی۔ تمہیں پتہ نہیں ہے شوہر جب تھکا ہارا گھر آتا ہے تب اسے بیوی کی نرم و ملائم باہوں کی ضرورت ہوتی ہے بہت ہی خراب بیوی ہو تمہیں بہت کچھ سیکھنے کی ضرورت ہے۔

وہ لمحے میں اسے اپنے بے حد قریب کرتا اس کی گردن پر جا بجا اپنے لبوں کا لمس چھوڑنے لگا اس کی اس افتاد پر وہ پل بھر میں ہی گھبرا کر اسے روکنے کی کوشش کرنے لگی تھی۔

یہ کیا کر رہی ہو تم یہ ساری مزاحمت مجھے بالکل پسند نہیں ہے جب میں پیار کرنے میں مصروف ہوں تب مجھے بالکل بھی تنگ مت کیا کرو ورنہ اپنی ہی جان عذاب ہو گی وہ اس کے دونوں ہاتھ تھام کر تکیے سے لگا تا ایک بار پھر سے اس کی گردن پر جھکا تھا

مجھے نماز ادا کرنی ہے پلیز مجھے چھوڑ دیں۔اس کی ہلکی داڑھی کی چبھن اپنی گردن پر محسوس کرتے وہ التجا کرنے لگی۔

جن کا شوہر ان سے خوش نہ ہوں ان سے اللہ بھی خوش نہیں ہوتا پہلے مجھے خوش کرو ویسے بھی اذان ابھی ہونے والی ہے ہوئی تھوڑی ہے جو تم بھاگنے کی تیاریوں میں لگ گئی۔

وہ مسکراتے ہوئے اس کی ہر بات کی نفی کرتا اپنی من مانیوں پر اتر چکا تھا۔اور اس کے سامنے بے بس ہوتے ہوئے وہ ہتھیار ڈال چکی تھی

یار اتنی پیاری کیوں ہو تم اس کے لبوں کو اپنے لبوں کی دسترس میں لیتا وہ مدہوشی سے اس سے سوال کرنے لگا

میں پیاری کہاں ہوں میں تو پلاسٹک کی گڑیا ہو چوں چوں کرنے والی چوزی ہو بھول گئے آپ وہ آنکھیں پٹپٹاتی اسے اسی کی باتیں یاد دلانے لگی جس پر درک کا قہقہ بے ساختہ تھا۔

تو اب تم مجھے طعنے مارو گی اس کی گرفت اس کے ہاتھوں پر سخت ہوئی تھی

آسانی سے چھوڑوں گی بھی نہیں اس نے فوراً اپنے ارادے بتائے تھے

ارے واہ یہ تو اور بھی زیادہ مزہ آئے گا۔میری چوزی مجھ سے چوں چوں کرے گی۔اور میں تمہاری چوں چوں سے پہلے تمہاری بولتی بند کروں گا وہ اس کے لبوں پر پوری شدت سے جھکتا اپنے لب رکھ چکا تھا۔

پتا نہیں کون سا منحوس دن تھا جب میں آپ کو شریف اور نیک انسان سمجھنے لگی تھی اگر مجھے پتا ہوتا کہ آپ کی حقیقت یہ ہے تو۔۔۔

اکیلا کھا رلیتی تم بتاؤ ذرا مجھے وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے اس کی گردن پر اپنی انگلیوں کے لمس چھوڑتا پوری بے باکی سے جھکا اس کے ہوش اڑانے میں مصروف تھا۔

پری کی سانس تیز ہونے لگی تھی وہ ایک بار پھر سے اس کی جسارتوں کو محسوس کرنے کے لئے خود کو تیار کر چکی تھی

لیکن اس سے پہلے کہ وہ کوئی بھی حد پار کرتا اذان شروع ہو چکی تھی۔وہ اپنے آپ ہی مسکراتا ہوا اس سے دور ہوتا بیڈ پر لیٹ گیا تھا۔

جاؤ نماز پڑھ کے آؤ۔پھر تم سے دو دو ہاتھ کرتا ہوں وہ سے فری ہٹ دیتا کہنے لگا تو اگلے ہی لمحے وہ اس کے قریب سے اٹھتی واش روم میں بند ہوئی تھی۔

اس کا دل ابھی بھی اسی رفتار سے دھڑک رہا تھا۔اسے اس کے خطرناک ارادوں سے ڈر لگ رہا تھا

وہ کچھ ہی لمحوں میں اس کی سانسیں مشکل میں ڈال دیتا تھا لیکن اس کا چھونا اسے کے پاس آنا اسے برا نہیں لگتا تھا وہ اس کے ساتھ خود کو محفوظ محسوس کرتی تھی

اس کی محبتوں میں سانس لینا مشکل تھا لیکن وہ کتنی دیر خود کو اس کی خوشبو کے حصار میں محسوس کرتی تھی

اس وقت وہ اپنے آپ کو اس کے بے حد قریب محسوس کر رہی تھی اس کی گرم سانسوں کا لمس ابھی بھی اس کی گردن اور چہرے پر محسوس ہو رہا تھا۔جو اس کے چہرے کو ہزاروں خوبصورت رنگ بخشتے ہوئے تھا۔

اپنے آپ کو آئینے میں دیکھ کے بے ساختہ ہی اپنا چہرہ اپنے ہاتھوں میں چھپا کر شرما دی

جب اچانک ہی نظر اپنی گردن میں موجود لاکٹ پر پڑی یہ کل تک تو اس کے پاس نہیں تھا اب کہاں سے آیا

وہ اس کو اپنے ہاتھوں میں لیے دیکھنے لگی جس پر سٹائلش ساڈی لکھا ہوا تھا۔

وہ بے حد خوبصورت تھا یقیناً اس نے آرڈر پر اس کے لئے تیار کروایا ہوگا

اپنے نام کا ایک خوبصورت سا پینڈیٹ جانے کب اس نے اس کے گلے میں ڈالا تھا۔ہاں لیکن یہ بے حد خوبصورت تھا جو اس کی خوبصورت گردن پر چار چاند لگا رہا تھا۔

لیکن اس نے اسکے سامنے اس کا ذکر کیوں نہیں کیا وہ اپنے ہاتھ میں لاکٹ پکڑے سوچنے لگی

ان جناب کو اپنے جذبات کا اظہار کرنا پسند نہیں ہے اس کے بارے میں سوچتے ہوئے وہ بے ساختہ ہی مسکرا دی

اب کیا اس کا شکریہ ادا کرنا پڑے گا نہیں ضرورت نہیں ہے کون سا مجھے پہنا کر بتایا ہے۔اور جس کے بارے میں کچھ بتایا نہیں گیا ہو کہ میں تمہارے لئے گفٹ لایا ہوں اس کا کوئی شکریہ نہیں ہوتا۔

وہ مطمئن سی لاکٹ کو چومتی اپنے دل کے قریب کر چکی تھی

○○○○○

وہ نماز پڑھ کر واپس آئی تو درک جاگ رہا تھا اسے جاگتے دیکھ کر ایک پل میں اس کے دل نے پھر سے سپیڈ پکڑلی تھی

درک اسے آتے دیکھ اپنا موبائل رکھتا اسے اپنے پاس آنے کا اشارہ کرنے لگا

مجھے ناشتہ بنانا ہے بہت وقت ہو گیا ہے اسے کوئی بہانہ نہ سوجا

میرا ابھی ناشتہ کرنے کا کوئی موڈ نہیں ہے اور فی الحال اتنا بھی ٹائم نہیں ہوا کہ تمہیں کچن میں بھیج دیا جائے فی الحال یہاں آؤ

وہ اسے بیڈ پر آنے کا اشارہ کرتے ہوئے اس کے بہانے کو نظر انداز کر گیا تھا۔

لیکن مجھے تو بھوک لگ رہی ہے اس نے بہت دیر کے بعد کچھ سوچتے ہوئے کہا

تمہاری بھوک کی تو ایسی کی تیسی پہلے میری بھوک کا کوئی انتظام کرو وہ ہاتھ بڑھتا ایک لمحے میں ہی اس کی کلائی اپنے ہاتھ میں قید کرتا اسے اپنی جانب کھینچ چکا تھا

خود کو سنبھالنے کی ناکام کوشش کرتی وہ سیدھی اس کے سینے سے آلگی تھی۔

جبکہ وہ اسے خود کے قریب کرتا اس کے لبوں کو اپنے لبوں کی قید میں لے چکا تھا۔

اس کی لبوں کو اپنے چہرے پر جا پہنچا محسوس کرتے اس کے لبوں پر ایک شرمیلی سی مسکراہٹ آگئی تھی

پری تم خوش تو ہو نہ میرے ساتھ۔ تمہیں کسی چیز کو لے کر کوئی مسئلہ تو نہیں ہے میرا مطلب ہے اس رشتے کو لے کر تمہارے دل میں کوئی سوال ہے تو تم کر سکتی ہو میں تمہیں ہر سوال کا جواب دوں گا لیکن میں تمہیں اپنے ساتھ ایک خوش اور مطمئن زندگی گزارتے دیکھنا چاہتا ہوں وہ بے حد سیریس اس سے سوال کر رہا تھا

پری نے آہستہ سے اپنی آنکھیں کھولتے ہوئے اس کے چہرے کو دیکھا جہاں بے حد پریشانی واضح تھی

وہ آدمی جس کو میں پلاسٹک کی گڑیا لگتی ہوں یا اب وہ آدمی جسے میں چوں چوں کرنے والی چوزی لگتی ہوں جو جب مجھے دیکھتا تھا اسے مجھ پر ترس آتا تھا۔

وہی شخص اچانک کسی کو میری طرف دیکھنے نہ دے میری حفاظت کرے وہ میرے لئے لوگوں کو ریسٹورنٹ میں برتا بنا دے۔اس کے ساتھ خوش رہنے کے لئے یہی وجہ کافی ہے کہ وہ مجھ سے محبت کرنے لگا ہے

اس کے سینے میں منہ چھپاتے وہ بے حد مدہم انداز میں اسے مدہوش کر گئی تھی

اب یہ مت کہنا کہ یہ طعنے تم زندگی بھر مجھے مارتی رہو گی وہ ہنستے ہوئے ایک بار پھر سے اس کے چہرے پر جھکا تو اس کی بات پر پری کھلکھلا اٹھی تھی۔

آپ ابھی مجھے جانتے نہیں درکش صاحب میں تو ساری زندگی آپ کو ان الفاظوں پر پچھتانے پر مجبور کرتی رہوں گی اس کی سرگوشی نما آواز پر درک مسکرایا

یہ دکش کیا ہوتا ہے۔۔۔؟اس کے چہرے کو دیکھتا سوال کرنے لگا

آپ کا نام بہت مشکل ہے اور درک آپ کو سب کہتے ہیں۔ لیکن میں تو اسپیشل ہوں اور جو سب کہتے ہیں وہ اسپیشل تو نہیں کہہ سکتے اسی لیے میں نے خود آپ کا نام رکھا ہے۔آپ کو اچھا نہیں لگا۔وہ معصومیت سے منہ بناتی ہوئی پوچھنے لگی۔

پسند ہے بہت پسند ہے جو تمہیں پسند ہے وہ مجھے پسند ہے وہ اس کا ماتھا چومتے ہوئے بے حد پیار سے بولا۔

مطلب کے آپ کو وہ سب کچھ پسند ہے جو مجھے پسند ہے وہ خوشی سے کہنے لگی

ہاں۔ مگر یہ بھی تو بتاؤ کہ تمہیں کیا پسند ہے۔

مجھے تو سب کچھ پسند ہے پوری دنیا سب کڑوی چیزیں نہیں پسند وہ سوچتے ہوئے بولی۔

پوری دنیا میں تو میں بھی ہوں۔ وہ بے ساختہ بولا۔

ہاں لیکن میں نے یہ بھی تو کہا نہ کہ کڑوی چیزیں نہیں پسند وہ اپنی ہنسی دباتے ہوئے بولی تو درک نے اسے گھور کر دیکھا

مجھے افسوس ہو رہا ہے کہ تمہیں ساری زندگی اسی چیز کے ساتھ رہنا ہے وہ اسے گھورتے ہوئے ایک بار پھر سے اس کی گردن پر جھک گیا۔

اس کا انداز شدت سے بھرپور تھا جب کہ وہ مسکراتے ہوئے اس کی جسارتوں کو محسوس کر رہی تھی

○○○○○

وہ دونوں ناشتہ کر کے ابھی فارغ ہوئے تھے جب دروازے پر دستک ہوئی۔ دروازے پر پردہ ہٹا ہوا تھا ایک اسٹائلش سی لڑکی کو دروازے کے باہر دیکھ کر وہ سوالیہ نظروں سے درک کو دیکھنے لگی۔

یہ کون ہے درک وہ اٹھ کر دروازے کھولنے جانے لگی۔

ہاں دروازہ کھولو یہ تمہاری بوڈی گارڈ ہے میں گھر پر موجود نہیں ہوتا تو یہ تمہارے ساتھ رہے گی تمہاری حفاظت کے لیے اس نے مسکراتے ہوئے کہا

مجھے حفاظت کی بھلا کیا ضرورت ہے وہ دروازہ کھول کر اس لڑکی کو دیکھنے لگی جو خود بھی ستائشی نظروں سے اسی کی جانب دیکھ رہی تھی

۔

یہ ہے وہ لڑکی جس کی مجھے حفاظت کرنی ہے اس سلام دعا کیے بنا ہی سر سے پیر تک اسے دیکھنے لگی وہ ریلیکس تھی وہ اس سے زیادہ حسین تو ہرگز نہیں تھی

اس لڑکی میں ایسا کچھ بھی نہیں تھا کہ درک اس پر مر مٹتا یا اس کے لئے کچھ بھی کر بیٹھتا تو اس نے اس سے شادی کیوں کی تھی

ضرور اس کی کوئی نہ کوئی مجبوری ہی ہو گی ورنہ یہ لڑکی جو پھونک مارنے سے ہی اڑ جائے وہ بلا درک کی پسند کیسے ہو سکتی ہے۔۔

خوشی اپنی ہی سوچوں میں گم تھی جب اچانک درک نے پری کے کندھے پر ہاتھ رکھا

پری یہ خوشی ہے اور آج سے یہ ہر وقت تمہارے پاس رہا کرے گی سارا دن تم اسی کے ساتھ رہا کرو گی میرے آنے کے بعد شام کو یہ تمہیں چھوڑ کر جائے گی ویسے تم جو چاہے کر سکتی ہو تم پر کوئی روک ٹوک نہیں ہے بس اسے تمہارے ساتھ ہونا ہے

اس لڑکی کو نوکری چاہیے تھی بیچاری بہت غریب ہے میں جانتا ہوں تمہیں کسی بھی طرح کی حفاظت کی ضرورت ہر گز نہیں ہے لیکن اس بیچاری کے لیے مجھے ایسا کرنا پڑا۔

یہ بہت زیادہ مجبور لڑکی ہے پلیز اسے تم اپنے پاس نوکری پر رکھ لو وہ پری کو دیکھتے ہوئے بولا

تو پری کو درک پر بہت پیار آیا وہ کسی غریب مسکین کی مدد کر رہا تھا اس بے چاری لڑکی کو نوکری کی ضرورت تھی اور لوگ کیسے پتھر دل کہتے تھے اس کا دل تو بہت برا تھا

پری نے فوراً مسکرا کر ہاں میں سر ہلایا

یہ ہے میری بیوی پری۔ تمہیں اب سے سارا دن اسی کے ساتھ رہنا ہے اسی کے بارے میں بات کر رہا تھا میں آج سے یہ تمہاری میڈم ہے اس نے ایک نظر خوشی کو دیکھا نظروں میں وارننگ صاف جھلک رہی تھی

۔

فائن پری رائٹ۔۔۔؟ اس کے پر کہاں ہیں وہ پری کو سر سے پیر تک دیکھتے ہوئے سوال پوچھنے لگی۔

اس کے پر کا تو پتہ نہیں لیکن تمہارے پر ضرور نکل رہے ہیں کاٹنا میں اچھے سے جانتا ہوں۔ ذرا سخت لہجے میں بولا۔

دکش آپ کیوں ڈرا رہے ہیں اس بیچاری کو پہلے ہی نہ جانے کتنی مصیبتیں جھیل کرائی ہے اور آپ بھی یوں بات کر رہے ہیں۔

تم چھوڑوانہیں۔ تم ناشتہ کرلو پھر تم باہر کی صفائی کرنا تب تک میں روم کی صفائی کرلیتی ہوں۔ پری نے فوراً اسے کام بتایا تھا

ظاہری سی بات تھی اس لڑکی کو نوکری پر بھی رکھنا تھا اور اسے باڈی گارڈ کی بھی ضرورت نہیں تھی تو پھر اس سے گھر کے ہی کام کروانے تھے

ویسے بھی آج وہ کپڑے دھونے والی تھی تو اچھا ہی تھا کہ خوشی صفائی میں اس کی مدد کردیتی کیونکہ گیارہ بجے تقریباً ان لوگوں کو ہسپتال لے جانا تھا۔

کیا مطلب ہے تمہارا اب میں صفایاں کروں گی اتنے برے دن آ گئے ہیں میرے وہ اسے گھورتے ہوئے عربی میں بولی

میں اس سے بھی برے دن لا سکتا ہوں تم پر پری نہ سہی لیکن تم مجھے بہت اچھے طریقے سے جانتی ہو بہتر ہے کہ تم مجھے مجبور نہ کرو کو عربی میں جواب دیتا ایک بار پھر سے اسے وارن کرتا اپنے روم کی جانب چلا گیا تھا۔

کیا تمہیں اردو نہیں آتی پری پریشانی سے اس سے پوچھنے لگی

آتی ہے آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں میڈم وہ میڈم پر زور دیتی وہی رکھے صوفے پر بیٹھ گئی۔

اس کے عجیب و غریب انداز پر پر مسکرا بھی نہ سکی

شاید اس غریب لڑکی کو بھوک لگی ہوگی اسے لمحے میں اس غریب پر ترس آیا وہ فوراً ہی ناشتہ لا کر اس کے سامنے رکھ چکی تھی۔ بیچاری نے شرٹ بھی پھٹی ہوئی پہنی تھی سے زیادہ اور غربت کیا ہوگی وہ اس کی شرٹ کو کندھے سے پھٹا ہوا دیکھ کر اس پر ترس کھانے لگی۔

یہ کیا ہے اتنا ویلی میں یہ نہیں کھا سکتی اس سے تو کچھ ہی دنوں میں میں گول مٹول ہو جاؤں گی بالکل اس موٹے مشارف کی طرح کیا تم بھی یہی کھاتی ہو خوشی اسے دیکھ کر پوچھنے لگی۔

ہاں میں اور درک روز صبح پراٹھا ہی کھاتے ہیں کیونکہ ہمیں اچھے لگتے ہیں تمہیں اگر کچھ اور پسند ہے کہ تم بنا سکتی ہو میں تمہیں منع ہر گز نہیں کروں گی۔

اس نے مسکراتے ہوئے اسے کچن میں جانے کی اجازت دی تھی

اٹس اوکے میں باہر سے بر گر کھالوں گی۔وہ بیزاری سے بولی

لیکن پری کے حیرت سے بھرپور چہرے کو دیکھ کر مسکرائی۔یقیناً یہی سوچ رہی تھی کہ اتنے غریب لڑکی کے پاس اب بر گر کھانے کے پیسے کہاں سے آئیں گے۔

یہ ایک شاپ ہے وہاں غریبوں کو فری میں بر گر دیا جاتا ہے۔اس نے مسکراتے ہوئے اپنی بات پر پردہ ڈالا

غریب وہ ہوتا ہے جسے کھانا نہیں ملتا لیکن تمہیں یہاں کھانا مل رہا ہے تو بہتر ہے کہ اس بر گر کو باقی غریبوں کے لیے چھوڑ دو اگر یہ پسند نہیں ہے تو اندر سے کچھ اور بنا کر کھالو وہ ذرا سختی سے بولی

یقیناً وہ بر گر والا نیک انسان غریبوں کے لئے یہ کام کرتا ہوں گا جب کہ اس لڑکی کو کھانا مل رہا تھا تو وہ بلا کیوں باقی غریبوں کا حق مارتی پری کے اپنے ہی کچھ اصول تھے

وہ صوفے پر بیٹھ کر پری کو گھور رہی تھی جب پری چہرہ پھیرے اپنے کام میں مصروف ہو گئی اس کی نظر سے اس کی کمر پر بکھرے خوبصورت بالوں پر تھی

اسے اپنا مقصد اچھے سے یاد تھا وہ یہاں صرف اور صرف اسے گنجا کرنے آئی تھی

اس لڑکی نے اس سے اس کی محبت چھین لی تھی وہ اتنی آسانی سے اسے چھوڑ تو نہیں سکتی تھی

اب تک اس نے یہی اندازہ لگایا تھا پری کے پاس ان خوبصورت بالوں کے علاوہ اور کوئی خوبصورتی نہیں تھی ۔اور وہ اس سے کی خوبصورتی چھین کر درک کو ہمیشہ کیلئے اپنا بنانے والی تھی۔

جو اس کے سامنے اس کے درک کو دکش کہہ کر پکار رہی تھی وہ اب تو یہ نام بھی اسے زہر لگنے لگا تھا

ہسپتال میں بہت زیادہ رش تھا۔ وہ خوشی کو ساتھ لے کر آئی تھی کیونکہ اس کے حساب سے وہ اکیلی گھر پر کیا کرتی لیکن درک نے اسے ہسپتال کے اندر آنے سے منع کر دیا تھا۔

کیونکہ درک کے حساب سے وہ ہسپتال کے اندر بھی کچھ نہیں کر سکتی تھی۔ وہ گاڑی میں بیٹھی سخت بے زار ہو چکی تھی۔ اور بھوک نے الگ سے اسے تڑپا رکھا تھا

جب راکیش کا فون آیا۔ اس نے زندگی میں پہلی بار راکیش کا فون آنے پر اتنی خوشی ظاہر کی تھی

کیا کر رہی ہو پیاری سسٹر کیسا جا رہا ہے جاب کا پہلا دن اس نے ایک اچھے بھائی کی طرح سوال کیا تھا۔

بھوکی بیٹھی ہوں صبح سے میری زندگی کا سب سے برا دن ہے آج۔ میں تمہیں لاکیشن سینڈ کرتی ہوں ایک برگر ہی لے کر آ جاو ورنہ اور دس مینٹس میں میں زندہ نہیں رہ پاوں گی۔ اس نے التجا کی تھی۔

کیوں کیا درک کی بیوی نے تمہیں کھانا نہیں دیا وہ حیران ہوا تھا۔ یہ درک کی بیوی اس کی بہن کے ساتھ سوتن کے بجائے سوتیلی ماں والا سلوک کیوں کر رہی تھی

دیا تھا کھانا لیکن کھانے میں جو دیا تھا وہ میں کھا نہیں سکتی تھی۔ اس لیے نہیں کھایا مگر اب میری حالت خراب ہو رہی ہے۔

اگر مجھے کھانا نہ ملا تو میں مر جاوں گی۔ میری جان بچا لو میرے پیارے بھائی میری زندگی اب تمہارے ہاتھوں میں ہے وہ اسے اموشنل کرنے لگی۔

ہاں یار کرتا ہوں کچھ تمہیں ڈرامے کرنے کی ضرورت نہیں ہے وہ کہہ کر فون بند کرنے لگا۔

اس کی بات کا اس نے برا نہیں منایا تھا کیونکہ سوال اس کے پیٹ کا تھا۔ اگر پیٹ کا سوال نہ ہوتا تو اسے اس کی اوقات یاد دلا دیتی۔ جو اسے ڈرامے نہ کرنے کے مشوارے دے رہا تھا۔

فون رکھنے کے فوراًبعد سے وہ اس کا انتظار کرنے لگی بھوک کا احساس آج بہت سالوں بعد ہوا تھا اور اس احساس کے ساتھ ہی ایک مہربان کا چہرہ آنکھوں کے پردے پر اترا۔

آپ سچ میں ہم لوگوں کے لیے ایک مہربان تھے۔کاش ہم آپ کو بچا پاتے۔آپ اتنے سالوں تک اکیلے لڑتے ہیں اور کسی کو خبر بھی نہ ہونے دی۔آپ نے ہمارا تب ساتھ دیا جب ہر کوئی ہمیں کوڑے کرکٹ کی طرح دیکھ رہا تھا۔

آپ سچ میں انسان کے روپ میں فرشتے تھے۔ہم آپ کو کبھی نہیں بھول سکتے۔آپ کے قتل کا بیٹا جیل سے آزاد ہو چکا ہے۔اور ہم اسے زندگی سے آزاد کر دیں گے۔

ہم اسے کبھی آپ کی فیملی تک نہیں پہنچنے دیں گے۔وہ آدمی اپنے باپ کی موت کا بدلہ آپ کی بیٹیوں سے لینا چاہتا ہے اور ہم آپ کی موت کا بدلہ اس حیوان سے لیں گے۔

ہم آپ کی قربانی کو ضائع نہیں ہونے دیں گے یہ وعدہ ہے آپ سے آپ کی تینوں بیٹیاں کی حفاظت ہم اپنی جان دے کر کریں گے۔

بس ایک بر میں اپنی۔اس سوتن کے بال کاٹوں گی۔وہ اپنے خیالوں میں سفر کرتی اچانک ہی پری کی طرف آ گئی تھی۔جس کا اس کے پاس کوئی حل نہیں تھا۔کیونکہ اس کے پاس درک تھا

OOOO

تم صرف اسے سوچوں سے دور کر رہے ہو۔تمہیں اس کی سوچوں کو ختم کرنا ہے درک یہ کافی مشکل ہے لیکن تم اسے جاننے کی کوشش کرو گے تو مشکل نہیں ہو گا حسن نے آج خود پری کی رپورٹس چیک کی تھی

وہ اپنے خوابوں سے ڈرتی ہے۔اپنی سوچوں سے ڈرتی ہے اس کے ڈر کا کوئی وجود نہیں ہے جو میں اس کا ڈر اس سے دور کر سکوں میں خود اس کے ڈر کو ٹھیک سے سمجھ نہیں پا رہا حسن اس کی سوچیں میری سمجھ سے دور ہیں۔

میں صرف کوشش کر سکتا ہوں کہ وہ برے خواب نہ دیکھے یا پھر ان خوابوں کو نہ سوچیں اس سے زیادہ اور کچھ نہیں ہے میرے بس میں وہ ابھی باتوں میں مصروف تھا کہ اچانک دروازہ کھلا۔

اندر آنے والی شخصیت کو دیکھ اس نے چہرہ پھیر لیا تھا۔وہ بھی اسے نظر انداز کر گیا

حسن جلدی چلو میرے بیٹے کو بخار ہے اسے چیک کرو باقی سب بعد میں کرنا۔یارم نے حسن کو حکم دیا وہ لمحے کی دیر کیے بنا اٹھ کر باہر نکلا تھا۔یارم نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر باہر نکل گیا۔

وہ دونوں بہت عجیب تھے ایک دوسرے کو مخاطب نہیں کرتے تھے لیکن ان دونوں کی زندگی میں کیا ہو رہا تھا وہ دونوں بہت اچھے طریقے سے جانتے تھے

وہ ایک دوسرے کی زندگی کے ایک ایک لمحے سے واقف تھے لیکن اس کے باوجود بھی وہ انجان لوگوں کی طرح رہتے تھے جیسے وہ ایک دوسرے سے انجان ہوں یا کبھی ایک دوسرے کو دیکھا بھی نہ ہو۔

حسن تھوڑی دیر کے بعد واپس آ گیا تھا اور واپس آنے کے بعد ایک بار پھر سے اسے ہدایات دینے لگا پری کا علاج ممکن تھا وہ اب بھی ٹھیک ہو سکتی تھی لیکن اگر اس کی بیماری زیادہ زور پکڑ گئی تو وہ پاگل بھی ہو سکتی ہے

اب تک وہ پری کو اس کے خوابوں سے دور کرنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن یہ پری کے دماغ کے لیے بالکل سہی نہیں تھا

اسے پری کے خوابوں کے بارے میں جاننا تھا وہ جانتا تھا زویا کوئی وجود نہیں ہے لیکن اس کے لئے ضروری تھا کہ وہ زویا کہ بارے میں جانے اور زویا کے بارے میں سے سوائے پری کے اور کوئی بھی کچھ نہیں بتا سکتا تھا۔

کیوں کہ زویا صرف ایک خیال تھی صرف ایک دماغی کردار تھی اسے اس کے دماغ سے نکالنے سے پہلے اسے مکمل طور پر اسے جاننا تھا

ایک لمحے کیلئے اس کے دماغ میں یہ خیال آیا کہ یارم ہسپتال میں کیا کر رہا ہے۔روح کی طبیعت خراب تو نہیں۔لیکن یارم نے کہا تھا. کہ اس کا بیٹا بیمار ہے اس کا دل چاہا وہ پوچھ لے لیکن وہ کیوں پوچھتا اسے کوئی مطلب نہیں تھا روح سے یا اس کے بیٹے سے اور یہ بات وہ باقیوں سے زیادہ خود کو یقین دلانے کے لئے کہتا تھا۔

ooooo

یہ کہاں چلے گئے ابھی تو کہہ رہے تھے کہ ڈاکٹر سے مل کر آ جاوں گا اور اب یہ ڈرپ بھی ختم ہونے کو ہے اور ان کا کوئی آتا پتا نہیں۔خوشی بے چاری کو بھی باہر گاڑی میں چھوڑ آئے۔

اتنی دیر میں تو وہ بھی بور ہو گئی ہو گی۔ساتھ ہی لے آتے تو اچھا تھا۔اس بے چاری نے تو کھانا بھی نہیں کھایا تھا۔اگر پتا ہوتا اتنا ٹائم لگے گا تو اسے گھر پر ہی رہنے دیتی وہ بڑا بڑاتی ہوئی درک کو ڈھونڈ رہی تھی

سسٹر میرے شوہر کہاں ہیں وہ پاس کھڑی لڑکی سے پوچھنے لگی۔جو پہلے بھی دو بار اس سے اردو میں بات کر چکی تھی۔

جی آپ کے شوہر ڈاکٹر حسن کے کیبن میں ہیں۔اس نے مسکرا کر بتایا۔

کیا میں جاوں ادھر اس نے اسے دیکھتے ہوئے سوال کیا تو نرس نے مسکرا کر اس کی جانب قدم بڑھائے

شیور میم میں آپ کی ڈرپ اتار دیتی ہوں۔آپ چلی جائیں میں بھی لانچ بریک لے رہی ہوں وہ اس کی ڈرپ اتار کر چلی گئی۔پری بھی وہاں نہیں رہنا چاہتی تھی اس کی فوراََہی اٹھ کر باہر آ گئی۔

لیکن اب اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کس طرح جائے ایک تو یہ ہسپتال اتنا بڑا تھا اور دوسرا اسے کسی کی کوئی بات سمجھ نہیں آتی تھی پتہ نہیں یہ لوگ عربی زبان میں ایک دوسرے سے کیا باتیں کرتے تھے

سب کے بیچ تو وہ اپنے آپ کو جاھل گوار ہی سمجھتی تھی اس سے اچھی تو اس کی ملازمہ تھی کم از کم اسے عربی بولنے تو آتی تھیں غریب تھی لیکن زبان تو سمجھتی تھی اور وہ جاہلوں کی طرح لوگوں کے منہ دیکھتی رہتی تھی

اس نے فیصلہ کر لیا تھا چاہے کچھ بھی ہو جائے کم از کم یہ زبان تو وہ سیکھ کر رہے گی اگر اس نے ساری زندگی یہاں درک کے ساتھ رہنا تھا اس کے ملک کی زبان کو سمجھنا مشکل تھا لیکن وہ جانتی تھی کہ وہ سیکھ جائے گی۔

اس نے سوچا تھا وہ آج ہی درک سے اس بارے میں بات کرے گی لیکن درک کی تو آج کل ساری باتیں ہی غلط چیزوں کی طرف چلی جاتی تھی عجیب سوچ تھی اس بندے کی وہ کوئی بھی بات کرتی تو وہ اس سے اپنا مطلب نکال لیتا تھا

اس نے سوچا نہیں تھا کہ یہ بندہ اتنا رومانٹک ہو سکتا ہے لیکن وہ تھا اس کی سوچوں سے بھی کہیں زیادہ پہنچی ہوئی چیز نکلا تھا

اسے سوچتے ہوئے اس کے لبوں پر مسکراہٹ آ گئی تھی نرس نے بتایا تھا کہ اندر میٹنگ چل رہی ہے وہ وہی رکھے ایک چھوٹے سے بینچ پر بیٹھ گئی تھی جہاں پہلے ہی بہت سارے لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔

oooo

اندر میٹنگ ہو رہی تھی ڈرک اندر تھا ڈاکٹر کے ساتھ نرس تو بتا کر چلی گئی تھی لیکن وہ کافی بور ہو رہی تھی

اندر میٹنگ میں اس کا کوئی کام نہیں تھا اس لیے اس نے وہیں بیٹھنا بہتر سمجھا۔

پتا نہیں ابھی کتنی دیر لگنی تھی۔ جب نظر سامنے بیٹھی ایک لڑکی پر پڑی اس کی گود میں ایک پیارا سا نیلی آنکھوں والا بچہ تھا جو بار بار اسے دیکھ کر اپنے ڈمپلز کی نمائش کر رہا تھا۔

اسے دیکھ کر پری کے لبوں پر اپنے آپ ہی مسکراہٹ آگئی تھی۔ یہ سچ تھا کہ اس نے بہت بچے دیکھے ہوئے تھے۔

لیکن شاید ہی اس سے زیادہ کوئی پیارا ہو گیا۔ اور اوپر سے بار بار اس کا دیکھنا اور پھر مسکرانا اس کے اندر کا شیطان اسے بہکا رہا تھا۔ وہ اس سے چھپ کر بار بار دیکھتا اتنا کیوٹ لگ رہا تھا کہ حد نہیں

دیکھنے میں وہ لڑکی پاکستانی لگ رہی تھی لیکن پکا کہا بھی نہیں جا سکتا تھا آگے سے عربی میں شروع ہو گئی تو۔۔۔۔

وہ منہ بسورے اس پیارے سے بچے کو دیکھ رہی تھی کاش اسے عربی آتی تو اب تک تو وہ اسے دوست بھی بنا چکی ہوتی۔

دانو تھائیں۔۔۔۔ وہ ڈمپلز کی نمائش کرتا ہوا بڑے پیارے سے اسے دیکھ کر بولا۔

نہیں بیٹا وہ جانو سائیں نہیں ہے۔ اس لڑکی نے بچے کو جواب دیا تو جیسے پری خوشی سے نہال ہو گئی۔

اس کا دل تو اس بچے کے لئے اتنا مچل رہا تھا کہ وہ ابھی اسے اٹھا کر ایک آدھ کشتی تو کر ہی لیتی لیکن اخلاقات میں بھی تو کوئی چیز تھے

آپ پاکستان سے ہیں اس نے بڑی خوشی سے پوچھا تھا روح نے ایک نظر اسے دیکھ کر ہاں میں سر ہلایا

آپ بھی پاکستان سے ہیں کیا روح نے اس سے سوال کیا

جی جی میں پاکستان سے ہوں۔پری بھی خوشی خوشی اس سے باتیں کرنے لگیں اب چھوٹے ننھے سے ہینڈسم شہزادے کے پاس جانے کے لیے پہلے اس کی ماں کو بٹانا ضروری تھا

میں ملتان سے ہوں میرے شوہر یہاں سے ہیں تو میں اب یہیں پر رہتی ہوں اور آپ اس نے مسکراتے ہوئے پوچھا

میرے بھی شوہر یہاں کے ہیں ہم اب یہیں پر ہی رہتے ہیں۔اس نے فوراً جواب دیا تھا جب کہ اس کی نظر رویام پر اٹکی ہوئی تھی جو اس کے پاس آنا چاہتا تھا وہ کبھی اسے دیکھ کر مسکراتا تو کبھی اپنے آپ کو روح کے دوپٹے میں چھپالیتا

کیا تم شادی شدہ ہو مجھے لگا تم چودا پندرہ سال کی چھوٹی سی لڑکی ہو تمہیں دیکھ کر بالکل بھی نہیں لگتا کہ تم شادی شدہ ہو روح کو سچ میں حیرانگی ہوئی تھی جب اچانک دروازہ کھلا۔

باہر آنے والے شخص کو روح نے اس انداز میں نظر انداز کیا تھا جیسے اسے دیکھا ہی نہیں وہ شخص اسے جتنا برا لگتا تھا نہ جانے یہ اتنا ہی زیادہ اس کے سامنے کیوں آتا تھا وہ اس کی طرف دیکھنے کے بجائے سامنے بیٹھی اس لڑکی کی جانب متوجہ ہوا

ڈاکٹر نے کہا ہے کہ میڈیسن وقت پر لیتی رہو گی تو ٹھیک رہو گی۔میں نے بھی کہہ دیا کہ اب میری بیوی بالکل ٹھیک ہے ڈاکٹر نے کہا ہے کہ یہ دوائی لیتی رہو گی تو جلدی تمہاری باقی میڈیسن کم کر دی جائیں گی ویسے وہ کڑوی والی دوائی بھی جلد ہی چھوٹ بھی سکتی ہے

اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے اسے اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کرنے لگا پری نے ایک نظر رویام کی جانب دیکھا تھا جو درک کے ہاتھ میں پری کا ہاتھ دیکھ کر بالکل بھی خوش نہیں ہوا تھا وہ آنکھوں میں ناراضگی لئے اسے دور جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا

اس کے بائے کرنے پر وہ ناراضگی سے منہ پھیر گیا پری کو اس کا یوں چہرہ پھیرنہ بالکل اچھا نہیں لگا تھا

ماما دانو تھائیں تلی دئی (ماما جانو سائیں چلی گئی (اس نے ہونٹ باہر نکالتے ہوئے روح کو بتایا تھا

میری جان وہ جانو سائیں نہیں تھی کوئی اور تھی وہ اس کا ماتھا چومتے ہوئے پیار سے سمجھانے لگی جب کہ وہ اوف موڈ کے ساتھ اس کے سینے سے لگ گیا

oooo

تمہارے جیسا بھائی کسی کو نہ ملے تم اپنی بہن کی خاطر ایک بر گر نہ لا سکے۔ تمہیں اتنا بھکاری میں کبھی نہیں سمجھتی تھی۔

تمہیں تو شرم سے ڈوب مرنا چاہے راکیش اچھا ہی ہوا وہ بڈھا کچھ نام کرنے سے پہلے چل بسا ورنہ تم تو مجھے اس جائیداد کا ایک زرا بھی نہ دیتے۔

وہ جب سے خالی ہاتھ آیا تھا خوشی اسے کوسے جا رہی تھی اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اسے ہی کھا جائے۔

ہاں تو کس نے بولا تھا نخرے کرنے کے لیے جو مل رہا تھا کھا لیتی تو کم از کم بھوکی تو نہ ہوتی اب بیٹھ کر کوستی رہو مجھے۔ وہ لاپروا انداز میں بولا اسکا ارادہ تو تھا

اس کے لیے اس کی بولی ہوئی چیز لانے کا نہیں وہ برگر کی شاپ کے باہر سے گزارتے بھول گیا کہ آخر خوشی نے کیا لانے کا بولا تھا

اس کے دماغ میں اس وقت درک کی بتائی بہت ساری چیزیں چل رہی تھی۔ جن میں سے وہ کچھ بھی نظر انداز نہیں کر سکتا تھا۔ کیونکہ اگر وہ نظر انداز کرتا تو درک اسے دنیا سے ہی نظر انداز کر سکتا تھا۔

تھوڑا سا دل بڑا کر کے وہاں سے کچھ کھانے کو لا دو وہ سامنے سٹور کی جانب اشارہ کرتے ہوئے بولی تو آخر اس کو اس پر ترس آ ہی گیا

اچھا یار آگیا ترس تم پر تم گاڑی میں بیٹھو رہو میں ابھی تمہارے لئے کچھ لے کر آتا ہوں بھوکی باندری۔ وہ اس کا گال کھینچتا اسے مسکرانے پر مجبور کر گیا تھا

جلدی لانا بھوک لگی ہے مجھے وہ لاڈ سے بولی

وہ جیسے ہی پار گیا اسے روح نظر آئی

اس کے ہاتھ میں ایک پیارا سا گول مٹول سا بچہ تھا جیسے دور سے دیکھ رہی وہ سمجھ چکی تھی کہ یہ یارم کا ہی بچہ ہو سکتا ہے اس کی آنکھیں اور گال پر پڑنے والے ڈمپل بلکل یارم کی کاپی تھے۔

اس سے رہا نہ گیا تو اس نے فوراً روح کو پکار لیا تھا اور وہ اس کی دوست تھی دو سال سے ان دونوں کی کوئی ملاقات نہیں ہوئی تھی وہ فوراً ہی روح کے سر پر جا سوار ہوئی

ہائے روحی کیسی ہو تم وہ اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے پوچھنے لگی تو ایک پل کے لیے روح رک گئی وہ بھی اپنی زبردستی والی دوست کو بھول تو نہیں سکتی تھی اس نے مسکرا کر اسے دیکھا

کیسی ہو تم خوشی اس نے مسکراتے ہوئے پوچھا تھا

ارے میں تو بالکل ٹھیک ہوں تم سناؤ یہ تمہارا بیٹا ہے تمہارا ہی ہو گا یہ تو بالکل تمہارے ہسبینڈ جیسا ہے کوئی بھی اسے پہچان سکتا ہے خوشی نے مسکرا کر اسے چھونا چاہا لیکن شاید وہ رویام کو کچھ خاص پسند نہیں آئی تھی اسی لئے وہ اسے دیکھتے ہی چہرہ پھیر کر روح کی جانب ہو گیا ابھی فی الحال اس کا موڈ اف تھا کیونکہ اس کی جانو سائیں اسے چھوڑ کر کسی اور کا ہاتھ تھام کر چلی گئی تھی

جانو سائیں کی اس بے وفائی پر وہ بے حد افسردہ تھا

وہ بیمار ہے روح نے شرمندگی سے بتایا

اور کیا ہو گیا اس ہیر و کو کیوں بیمار ہو گیا خوشی کو اس کی بیماری کا جان پر بالکل بھی خوشی نہیں ہوئی تھی جب اچانک روح کی نظر خوشی کے پیچھے کھڑے اس آدمی پر پڑی

اسے پہچانے میں زیادہ وقت نہیں لگا تھا یہ وہی تو تھا جس نے شونو کو یارم کے ہاتھ بیچا تھا۔

اور اب وہ بھی تو اسی کے بارے میں بات کر رہا تھا روح کو جان کر حیرانگی ہوئی تھی کہ شونو درک کا کتا تھا

لیکن اس بات سے زیادہ روح کو یہ جان کر حیران گئی ہو رہی تھی کہ درک نے شادی کر لی تھی اور اس کی گرل فرینڈ خوشی تب بھی اس کے ساتھ رہ رہی تھی اور ہر جگہ اس کے ساتھ تھی

یارم کے واپس آجانے کی وجہ سے وہ زیادہ دیر تو وہ ان کے پاس رک نہیں پائی تھی لیکن وہ یہاں سے کافی پریشان ہو کر نکلی تھی

ooooo

یہ خوشی کے ساتھ کون ہے۔پری درک کے ساتھ ہسپتال سے باہر نکلتی پوچھنے لگی۔

اس کا بھائی ہے یہ بھی میرے ساتھ ہی کام کرتا ہے۔تم گاڑی میں بیٹھو میں بات کر کے آتا ہوں وہ گاڑی کا دروازہ کھل کر اسے اندر بیٹھنے کا اشارہ کرتا ارکیش کی جانب چلا گیا۔

تم دونوں کا ایک دوسرے کے بنا گزارا نہیں ہے کیا تمہیں میں وہاں اہم کام دے کر آیا تھا اور تم یہاں مزے کر رہے ہو دفع ہو جاؤ اور جا کر کام پر دھیان دو اگر کچھ گڑبڑ ہوئی تو تمہارے لیے اچھا نہیں ہو گا سمجھے۔وہ اسے سخت نظروں سے گھورتا ہوا بولا۔

وہ مجھے اس نے بولا تھا آنے کو اسے کوئی ضروری بات کرتی تھی راکش نے خوشی کو دیکھتے ہوئے کہا۔

بکواس بند کرو اپنی تمہاری شکل ہے ضروری بات کرنے والی وہ اسے گھور کر بولی۔

بند کرو تم دونوں اپنی فضولیات جاوخوشی اندر سے پری کی رپورٹس تیار کر لے لاو میں پری کو لانچ پر لے کر جا رہاہوں تم بھی لانچ کر کے آجانا۔۔وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

سن رہے ہو بھائی یہ ہے اس چڑیل کو اپنے ساتھ لنچ پر لے کر جارہا ہے اور میں محترمہ کی رپورٹس لے کر گھومتی رہوں ان کے پیچھے پیچھے وہ غصے سے راکیش کو دیکھتی ہسپتال کے اندر چلی گئی تھی جبکہ وہ نفی میں سر ہلاتا اپنے کام کی جانب چلا گیا

○○○○○

میم پیشنٹ کا سر نیم بتائیں نرس فائل بناتے ہوئے اس سے پوچھنے لگی

پریزے درکشم۔بلکہ نہیں پریزے صدیق لکھوا گر وہ اس کا پتی ہے کہ اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہر جگہ اس کے شوہر کا نام چلے گا۔

وہ کچھ سوچتے ہوئے بولی

اور کچھ ہی دیر میں نرس نے اس کی مکمل فائل تیار کر کے اس کے حوالے کر دی تھی جسے لے کر وہ سیدھی درک کے گھر ہی جانے والی تھی

وہ چینج کر کے آئی تو درک کمرے میں ہی تھا۔انہیں واپس آتے ہوئے کافی وقت لگ گیا تھا۔درک اسے اپنے ساتھ نیچ پر لے کر گیا تھا۔

جس کی وجہ سے ان کی واپسی ہوتے شام ہو گئی تھی۔درک کے ساتھ یہ وقت بہت خوبصورت اور پُر سکون تھا۔

وہ بہت خوش تھی۔وہ دونوں واپس آئے تو خوشی پہلے ہی آئی ہوئی تھی۔پتہ نہیں کیوں وہ لڑکی اسے دیکھتے ہی منہ بنا لیتی تھی۔پتا نہیں کیوں اس سے بات کرتے ہوئے خوشی کا موڈ آف ہی ہوتا۔

پتا نہیں اس لڑکی کو مسئلہ کیا تھا۔ایک تو یہ لڑکی کو وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی

کن سوچوں میں گم ہو میں یہاں کھڑا ہوں اور تم مجھے اپنے خوابوں میں دیکھ رہی ہو اپنے گالوں پر دہکتے لبوں کا لمس محسوس کر کے مسکرا دی

میں آپ کے بارے میں بالکل بھی نہیں سوچ رہی اس لیے آپ ذرا دور رہیں اور ویسے بھی جن کو میں پلاسٹک کی گڑیا لگتی ہوں یا پھر وہ چوں چوں کرنے والی چوزی لگتی ہوں ان کے بارے میں زیادہ سوچ بھی نہیں۔

اس کے سینے پہ ہاتھ رکھ کے اسے خود سے ذرا دور کرتی وہ منہ بنا کر بولی

تمہیں لگتا ہے مجھے ان باتوں سے کوئی فرق پڑتا ہے۔ان لوگوں میں سے نہیں ہوں جو اپنی باتوں پر پچھتاتے ہیں

یا کسی کی باتوں کے جال میں پھنس جاتے ہیں میں نے جو بھی کہا سب سچ کہا تھا میرا ایک لفظ بھی جھوٹ نہیں تھا لڑکی میں اب بھی تمہیں وہی کہتا ہوں جو پہلے روز سے کہتا تھا ہاں لیکن اب میرا تو میں دیکھنے کا انداز بدل گیا ہے

تم اب بھی وہی ہو۔وہ اس کی تھوڑی کو انگلیوں سے اوپر کرتا آہستہ سے اس کے لبوں کو اپنے لبوں کی قید میں لے چکا تھا۔جب اچانک دروازہ کھول کر خوشی اندر داخل ہو گئی۔وہ بوکھلا کر اس سے دور ہوئی۔جس پر درک نے خونخوار نظروں سے خوشی کی جانب دیکھا۔

سوری میں یہ فائل دینے آئی تھی شاید آپ لوگ بھول گئے وہ ہاتھ میں پکڑی پری کی رپورٹس دکھاتے ہوئے بولی۔

خوشی کیا یہ اتنا امپورٹ تھا کہ تم کل نہیں دے سکتی تھی۔۔۔؟ وہ بے حد وہ غصے سے خوشی کو گھورتے ہوئے بولا پری اس سے کچھ فاصلے پر کھڑی بری طرح سے بوکھلائی ہوئی تھی۔

اس کے اچانک آجانے کی وجہ سے وہ کافی زیادہ خوفزدہ ہوگئی تھی ماتھے پر پسینے کی ننھی ننھی بوندیں اور ہاتھ کانپ رہے تھے۔ جیسے اپنے شوہر کے ساتھ نہیں وہ کسی غیر کے ساتھ کمرے میں تھی

ایم سوری لگتا ہے مجھے اچانک نہیں آنا چاہیے تھا لیکن مجھے لگا کہ یہ فائل بہت اہم ہے اسی لیے میں دینے آگئی ہیں خوشی درک کی نظروں سے چھپنے کے بہانے تلاش کرنے لگی

اسے نہیں لگتا تھا کہ اس کی حرکت کا یہ ری ایکشن ہوگا۔

وہ خوشی کو جواب دینے کے بجائے پری کے پاس آیا تھا۔ اور خوشی کی پرواہ کیے بغیر اس نے آہستہ سے پری کو تھام کر اپنے سینے سے لگا لیا اس کے اچانک اس قدم پر وہ اسے سخت نظروں سے گھورنے لگی۔

تم ٹھیک ہونا۔۔ اسے اپنے سینے سے لگائیں اس کے ماتھے پہ اپنے لب رکھ کر وہ فکرمندی سے پوچھ رہا تھا

۔پری نے آہستہ سے ہاں میں سر ہلاتے ہوئے اپنے آپ کو اس کے سینے میں چھپا لیا۔ بس کوئی کچھ بھی کہے اسے یقین تھا اس کا درک اسے کبھی رسوا نہیں ہونے دے گا۔

خوشی کو اشارہ ملتے ہی وہ کمرے سے باہر نکل گئی تھی وہ اس منظر کو دیکھنے میں بالکل بھی انٹرسٹڈ نہیں تھی وہ تو انہیں دور کرنے کے لئے اچانک کمرے میں داخل ہوئی تھی لیکن وہ اور بھی قریب ہو جائیں گے یہ اس نے نہیں سوچا تھا۔

درک بالکل ہی پاگل ہو گیا تھا اس لڑکی کے لئے شاید وہ اس لڑکی کے علاوہ اور کچھ سوچنا ہی نہیں چاہتا تھا خوشی چاہے اسے کتنا ہی اپنی طرف راغب کرنے کی کوشش کیوں نہ کرلے لیکن اب خوشی کی پہنچ سے بہت دور نکل چکا تھا

○○○○○○

درک یہ دیکھیں میری فائل پر غلط نام کیوں لکھا ہوا ہے یہ کسی اور کی فائل تو نہیں اٹھا کر لے آئی خوشی وہ اپنی میڈیکل رپورٹ سنبھال کرر کھ رہی تھی کہ بے دھیانی میں ہی اس نے فائل کھول کر اس پر لکھا نام دیکھا جو اس کا تو ہر گز نہیں تھا۔درک نے اس کے ہاتھ سے فائل لے کر چیک کیا تو اس پر پریزے صدیق لکھا ہوا تھا اس کے ماتھے پر لاتعداد شکنیں نمایاں ہوئی۔

ایک تو اس لڑکی سے کوئی کام ٹھیک سے نہیں ہوتا اس نے بے حد غصے سے سوچا

ہو سکتا ہے نام میں عدل بدل ہو گئی ہو تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں میں ٹھیک کروادوں گا بلکہ میں ابھی ٹھیک کروادیتا ہوں خوشی کو بھیج کر تم یہاں بیٹھو بس تھوڑی دیر میں آتا ہوں۔وہ نرمی سے اس کا گال تھپتھپا کمرے سے باہر نکل آیا تھا۔

یہ کیا بے وقوفی کی ہے تم نے لڑکی۔۔۔؟وہ فائل اس کے سامنے پھینکتا بے حد غصے سے بولا

شاید وہ بھی اس کی بات کو اچھے سے سمجھ چکی تھی اسی لیے مسکراتے ہوئے فائل اٹھا کر دیکھنے لگی

یہ بے وقوفی نہیں ہے ڈارلنگ میں تمہارا نام کسی اور کے ساتھ کیسے برداشت کروں بس اسی لیے تمہارا نام اس کے نام سے الگ کر دیا وہ آنکھ دباتی ہوئی مسکرائی

تم مجھے بہت اچھی طرح سے جانتی ہو خوشی میں تمہارا نام اس دنیا سے الگ کر دوں گا مجھے چیلنج مت کرو بہت پچھتاؤ گی تم ابھی کے ابھی یہ نام ٹھیک کروا کر لاؤ

ورنہ میں تمہارے ساتھ کیا کروں گا تمہاری سوچ ہے وہ غصے سے بے حد کم آواز میں غرایا۔

تمہیں لگتا ہے تم ساری زندگی سے حقیقت پاؤ گے ۔۔۔؟آج نہیں تو کل سچ اس کے سامنے آجائے گا میں صرف اسے تیار کر رہی ہوں درک وہ سیریس انداز میں بولی ہے اس وقت وہ مذاق کے موڈ میں ہر گز نہیں تھی

تمہیں جو میں کہتا ہوں تم وہ کرو اور کچھ بھی کرنے کی ضرورت نہیں اپنا دماغ بالکل مت لگاؤ سمجھی تم جاؤ اور یہ فائل ابھی کے ابھی ٹھیک کروا کر لاؤ وہ فائل اس کے ہاتھ میں زبردستی تھاماتا ہوا بولا

اوکے میں یہ ٹھیک کروا کے لاتی ہوں لیکن میں تمہیں بتا دوں کہ معصومہ پر پھر سے جان لیوا حملہ ہوا ہے اس کا باز فیکچر ہو گیا ہے۔اس کی اچانک خبر پر درک کے قدم رک گئے تھے اس نے مڑ کر اسے دیکھا

وہ ٹھیک ہے شارف نے بچا لیا تھا اسے کسی نے پبلک پلیس پر گولیاں چلا کر مارنے کی کوشش کی تھی۔

پچھلے دو مہینوں میں یہ پانچواں حملہ تھا اس پر پہلے کسی نے گھر پر اسے مارنے کی کوشش کی اور اب پبلک پلیس پر میرے خیال میں فی الحال وہ فلیٹ ان لوگوں کی نظروں میں نہیں ہے ورنہ وہاں پر بھی حملہ ضرور کرتے

تمہیں کیا لگتا ہے کیا یہ اسی آدمی کا کام ہے

خوشی ساری بات بتاتے ہوئے پوچھنے لگی

ہمیں مطلب نہیں نہ معصومہ سے نہ اس کے شوہر سے اور نہ ہی یارم کاظمی کے ٹیم کے کسی بھی ممبر سے ہماری طرف سے بھاڑ میں جائے تم بھی اپنے کام سے کام رکھو لوگوں کی خبریں دینے سے بہتر ہے کہ وہ کام کرو جب میں تمہیں کہتا ہوں جا کر نام ٹھیک کرواؤ وہ غصے سے بولا

OOOO

آج جمعہ کا دن تھا صبح صبح ہی اپنے کام پر نکل گیا تھا لیکن دوپہر میں ہی واپس آگیا اور آتے ہی پری کو سامان پیک کرنے کے لیے کہہ دیا

پری اپنا سامان پیک کرو ہم شیفٹ کر رہے ہیں فلیٹ میں اس نے اچانک کمرے میں آتے ہوئے اس پر دھماکہ کیا تھا وہ حیرانگی سے دیکھنے لگی

وہ گھر کیوں چھوڑ رہے تھے کتنا اچھا تھا یہ گھر اور درک بھی تو اس گھر میں رہنا بہت زیادہ پسند کرتا تھا یہ جگہ اسے بے حد عزیز تھی تو اچانک چھوڑنے کی کیا وجہ تھی

کچھ بتائیں تو سہی ہم اچانک کیوں فلیٹ میں شفٹ ہو رہے ہیں سب کچھ ٹھیک تو ہے نا ہم یوں اچانک یہ گھر چھوڑ کیوں رہے ہیں وہ بے حد پریشان تھی درک کے اچانک جانے والے فیصلے پر

ہم یہ گھر چھوڑ نہیں رہے بس کچھ دنوں کے لیے یہاں سے فلیٹ میں سے جا رہے ہیں تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں دراصل فلیٹ تھوڑا بڑا ہے اور میرے کام کرنے والی جگہ کے بھی قریب ہے میں دن میں کتنے ہی چکر لگا سکتا ہوں اور وہ ہسپتال سے بھی قریب ہے

یہاں دن آنا میرے لیے بے حد مشکل ہو جاتا ہے وہ میں آسانی سے آتا جاتا رہوں گا جتنے اچھے سے میں تمہارا خیال رکھ سکتا ہوں خوشی اتنے اچھے سے تمہارا خیال نہیں رکھ سکتی اس لیے میرا تمہارے آس پاس ہونا بے حد ضروری ہے

اس لیے میں نے سوچا کہ کچھ دنوں کے لیے فلیٹ میں شیفٹ ہو جاتے ہیں جب تک تم بالکل ٹھیک ہو جاو ۔اور تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں وہاں پر خوشی ہر وقت تمہارے ساتھ ہو گی۔

وہ پیار سے اسے سمجھاتا اسے پیکنگ کرنے کا کہہ کر خود باہر نکل گیا تھا نا چاہتے ہوئے بھی وہ پیکنگ کرنے لگی ۔کچھ دنوں کے لیے ہی سہی لیکن وہ یہ جگہ چھوڑ کر نہیں جانا چاہتی تھی اس گھر میں رہتے ہوئے اسے خود بھی اس گھر سے اس جگہ سے محبت ہونے لگی تھی۔

○○○○

وہ لوگ اگلے ہی دن یہاں پر اپنی شفٹنگ کر چکے تھے راکیش اور خوشی بھی اب نیچے والے فلیٹ میں شفٹ ہو گئے تھے۔یہ جگہ شہر کے بیچوں بیچ دی ہسپتال بھی یہاں سے بے حد قریب تھااور درک کے کام کرنے کی جگہ بھی اس جگہ سے بہت پاس تھی

یہاں بہت سے سہولتیں تھی لیکن وہ سوسائٹی والواں کا ساتھ اس کے لیے اہم تھا

لیکن درک نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ وہ جلد ہی اسے واپس گھر لے جائے گا لیکن کچھ وقت کیلئے اسے یہیں پر رہنا ہو گا۔

یہ جگہ بری نہیں تھی بلکہ اس گھر سے کہیں زیادہ مناسب تھی لیکن اس کے باوجود بھی وہاں پر گھر جیسی فیلینگ آتی تھی۔ چھوٹا سا گھر جیسے اپنے کونے کونے میں اپنایت لیے ہوئے تھا۔

اس جگہ پر اسے اپنا اپنا محسوس ہوتا تھا جیسے وہ اسی کی جگہ ہو۔اور فلیٹ میں ایسی فیلنگ نہیں آتی تھی۔وہاں سہولیات کی کمی تھی جبکہ فلیٹ میں سب کچھ موجود تھا۔لیکن جو سکون وہاں تھا وہ یہاں نہیں تھا

○○○○○

صبح صبح اپنے کام کے لئے نکلتے ہوئے اس نے جیسے ہی دروازہ کھولا تو سامنے ہی اسے معصومہ نظر آئی

ہائے ہینڈ سم کہاں جا رہے ہو۔۔؟تمہاری بیوی کیسی ہے۔۔۔؟اس نے مسکراتے ہوئے پوچھا جب کہ اس کے ایک ہاتھ میں مشارف کا ہاتھ اور دوسرے پہ بندھا پلستر دیکھ کر وہ بھی رک گیا۔

تمہارے ہاتھ پر کیا ہوا ہے۔؟وہ اس کے ہاتھ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے پوچھنے لگا

ارے یہ کچھ نہیں بس کر گئی تھی فیکچر ہو گیا۔اس نے مسکراتے ہوئے بتایا درک کچھ بھی نہیں بولا

پھر ملیں گے۔میں مشارف کو سکول چھوڑ کے آجاؤں شارف کو باہر نکلتے دیکھ کر اس نے مسکراتے ہوئے کہا

جب کہ اس کے آگے بڑھتے ہی درک دروازہ بند کرتے شارف کی طرف آیا

یہ معصومہ پر پانچواں حملہ ہے شارف اور تم یوں بے فکر ہو جیسے کچھ ہوا ہی نہیں تمہیں اس کی پرواہ ہے بھی یا نہیں وہ غصے سے پوچھ رہا تھا

تم ایسا نہیں کہہ سکتے درک مجھے میری بیوی کی پرواہ ہے تبھی میں گھر چھوڑ کر یہاں آیا ہوں۔اور اس پر حملہ یہاں گھر پہ نہیں ہوا۔ویسے بھی ہم پتہ لگا لیں گے کہ حملہ کرنے والا کون ہے

اتنی آسانی سے چھوڑیں گے تو ہم بھی نہیں۔ویسے میں دیکھ رہا ہوں تمہیں میری بیوی میں بڑا انٹرسٹ ہے ۔کہاں تم کسی کی پرواہ ہی نہیں کرتے کہاں تم آئے دن میری بیوی کا حال و خیریت پوچھنے آجاتے ہو۔

کہیں میری بیوی کو دیکھا تمہیں بہنوں والی فلینلنگ تو نہیں آتی کہیں جو جذبات تمہارے روح کو دیکھ کر نہیں جاگتے میری بیوی کو دیکھتے ہی تو۔۔فکر مت کرو میں یارم کی طرح ظالم ہر گز نہیں ہوں تم جب چاہے اپنی بہن سے مل سکتے ہو وہ شرارت سے بولا

یہ تمہاری غلط فہمی ہے شارف بھاڑ میں جاؤ تم اور تمہاری بیوی مجھے کسی کے ہونے یا نہ ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔اس کے ہاتھ پر پٹی بندھی تھی اسی لئے خیریت پوچھ لی۔

اور مجھے فرق پڑے یا نہ پڑے لیکن تمہیں فرق پڑنا چاہیے تمہاری بیوی پر جان لیوا حملہ ہو رہے ہیں اور تم اس کی پروڈکشن کے لیے کیا کر رہے ہو۔کچھ بھی نہیں اپنا نہ سہی اپنے بیٹے کا خیال کرو۔

یہ نہ ہو کہ تم پتا ہی لگاتے رہو کے معصومہ کا دشمن کون ہے اور وہ دشمن اپنا کام بھی کر چلا جائے۔وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولا

وہ جو کوئی بھی ہے معصومہ کا دشمن ہے ہی نہیں درک وہ ڈیول اور ڈیول کی ٹیم کا دشمن ہے معصومہ کا کوئی دشمن نہیں ہے وہ یقین سے بولا

ضروری نہیں کہ ایسا ہی ہو۔۔۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی ہو لیکن تمہاری نظر میں نہ ہو یا تمہاری نظر میں ہو لیکن تم اس کی طرف سے ضرورت سے زیادہ بے فکر ہو چکے ہو۔ وہ سرسری سے انداز میں کہتا آگے نکل چکا تھا لیکن شارف کے قدم وہیں رک گئے تھے وہ کس کے بارے میں بات کر سکتا تھا

کیا معصومہ کا کوئی ایسا دشمن تھا جو اس جان لیوا حملہ کر سکتا۔ یہ معصومہ پر پانچواں حملہ تھا اور سب لوگ جانتے تھے کہ یہ حملہ صرف اور صرف معصومہ پر ہی کیا گیا ہے اس کی جان لینے کے لیے۔

وہ جو کوئی بھی تھا معصومہ کو مارنا چاہتا تھا۔ اس کا مقصد یارم کی ٹیم کے کسی ممبر کو مارنا ہر گز نہیں تھا لیکن معصومہ سے بھلا اس کی کیا دشمنی ہو سکتی تھی

ooooo

وہ شارف کو سرسری انداز میں اپنی بات کلیئر کر کے اس کا دھیان معصومہ کے دشمنوں کی طرف لگا چکا تھا۔ وہ جانتا تھا یارم اس سلسلے میں خاموش تو ہر گز نہیں بیٹھا ہو گا آخر معصومہ اس کے لئے عزیز تھی وہ کوئی عام نہیں صدیق بیٹی تھی اور صدیق یارم کے لیے کیا تھا یہ سمجھنا کسی کے لیے بھی مشکل نہیں تھا

وہ جانتا تھا یارم اس چیز پر خاموش ہر گز نہیں بیٹھے گا وہ اپنا کام شروع کر چکا تھا لیکن پھر بھی وہ اسے محتاط رہنے کے لیے ہی کہہ سکتا تھا۔

ہاں اسے پروا نہیں تھی اس کی طرف سے بھاڑ میں جائے یارم اور اس کے ٹیم ممبر اسے صرف اور صرف پری کی پروا تھی اس کا علاج کروانے کے لئے وہ کچھ بھی کر سکتا تھا اور اب اس کا علاج کروانے کے لیے وہ زویا کے بارے میں سب کچھ جان لینا چاہتا تھا

لیکن اس کے لیے ضروری تھا کہ پری کے مینٹل ہیلتھ پر کسی بھی قسم کا کوئی اثر نہ پڑے

oooo

وہ صبح صبح پری کے ہاتھ سے زبردست قسم کا کھانا بنوا کر لا یا تھا اور ہمیشہ کی طرح آج بھی پری بس اس سے سوال ہی کرتی رہی کہ وہ کس کے لئے بنوا رہا ہے۔

اتنی کم مرچیں وہ ہرگز نہیں کھاتا تھا اسی لئے تو پری کنفیوز ہوتی تھی پری کھانا بہت اچھا بناتی تھی۔اسی لئے تو وہ ہر سنڈے اس سے اسپیشل کھانا بناتا تھا

وہ گاڑی چلاتے ہوئے مسلسل معصومہ کے بارے میں ہی سوچ رہا تھا۔آج کل طارق اسے بار بار فون کر رہا تھا کبھی تو وہ فون اٹھالیتا تھا کبھی نظر انداز کر دیتا تھا۔ہاں کیوں کے اسے طارق اور طاہر کے ہونے نہ ہونے سے کوئی مطلب نہیں تھا اب آپ اپنے مقصد کے بے حد قریب تھا

پچھلے چھ سال سے وہ طاہر اور طارق کی غلامی کر رہا تھا طارق طاہر جو کہتے ہو وہ آنکھیں بند کر کے وہی کر دیتا تھا۔اس نے پچھلے چھ سالوں میں اپنی جان لگا دی تھی ان دونوں کی مدد کرنے میں

اور اسے کیا حاصل ہوا تھا کچھ بھی نہیں سوائے انفارمیشن کے۔چھ سال سے اس غلامی کا پھل اسے اب ملنا تھا چھ سال سے اس نے دن رات ایک کر کے طارق اور طاہر کو خود پر یقین کرنے پر مجبور کر دیا تھا

وہ انسان جیسے کسی کے ہونے نہ ہونے سے فرق ہی نہیں پڑتا تھا وہ طارق اور طاہر کا ہر حکم کیوں مان رہا تھا یہ سوچنے کی غلطی کبھی طارق اور طاہر نے بھی نہیں کی تھی

اپنا آپ بھلا کر وہ صرف اور صرف ان کے حکم پر چل رہا تھا اور وہ ایسا کیوں کر رہا تھا کہ یہ وہ خود بھی نہیں جانتے تھے۔درک نے کبھی ان لوگوں کو شک نہیں ہونے دیا کبھی اپنے مقصد کی طرف ان کی سوچ کو آنے ہی نہ دیا

اور اب چھ سال کے بعد وہ اس مقام پر آ گیا تھا کہ بے فکر ہو کر اپنا کام کر سکتا تھا اسے کل ہی پتہ چلا تھا کہ وہ اپنے دو مہینے ضائع کر چکا ہے۔دو مہینے سے اس کا سب سے بڑا دشمن مصر کی جیل سے آزاد ہو چکا ہے

معصومہ پر پانچواں حملہ ہو جانے کے باوجود بھی یارم اس کی ٹیم بالکل بے فکر تھی۔

یقیناً یارم اس چیز کی جڑ تک پہنچ چکا تھا وہ جان چکا تھا کہ معصومہ پر حملہ کرنے والا کون ہے لیکن یارم کے اس تک پہنچنے سے پہلے اسے پہنچنا تھا

یارم ہر کام میں اس سے آگے سہی لیکن یہاں پر وہ اسے خود سے آگے نہیں جانے دے سکتا تھا اسے قرض ادا کرنا تھا۔

ایک فرض ادا کرنا تھا۔ اور اپنا فرض ادا کرنے کے لیے اسے یارم سے دو قدم آگے رہنا تھا۔ آج کل یارم کا سارا دھیان اسی چیز کی طرف تھا وہ جانتا تھا لیکن اسے یارم سے پہلے اس آدمی تک پہنچنا تھا کسی بھی حال میں

کیا بات ہے تم نے مجھے یہاں کیوں بلایا ہے حسن سب کچھ ٹھیک تو ہے نا۔ پری کی ریپورٹ تم نے کسی ڈاکٹر کو چیک کروانے کے لیے بھیجی تھی تم نے کہا تھا تم مجھے کچھ دنوں میں بلاؤ گے لیکن آج ہی کیوں بلایا۔ وہ آج سب سے پہلے ہسپتال آیا تھا جہاں حسن نے اسے ضروری بات کرنے کے لیے بلایا تھا

مجھے تمہارا بون میرو چاہیے مجھے بے حد ضرورت ہے پلیز انکار مت کرنا یہ کسی چھوٹے سے بچے کی زندگی کا سوال ہے حسن التجا کر رہا تھا۔

میرا کسی بچے سے کیا لینا دینا ہے میں تمہیں اپنی بیوی کا مسئلہ بتا رہا ہوں اور تم پتا نہیں کن باتوں میں لگے ہوئے ہو بتاؤ مجھے ڈاکٹر نے پری کی رپورٹ دیکھ کر کیا کہا درک کے پاس فالتو باتوں کا وقت ہرگز نہیں تھا

اس کا بھی کوئی نہ کوئی حل نکل آئے گا لیکن فی الحال تم میری بات کو سمجھنے کی کوشش کرو ایک چھوٹا بچہ ہے تقریباً ڈھائی سال کا اس وقت بہت بری حالت میں ہے بلڈ کینسر ہے اسے فوراً سے بچانے کے لئے بون میرو کی ضرورت ہے اس کے ماں باپ کا بون میرو بھی اس سے میچ نہیں کر رہا اگر تم اسے اپنا بون میرو دو گے تو

میرا دماغ خراب نہیں ہے جو لوگوں کے لیے اپنی زندگی برباد کرتا رہوں میں کیوں کسی کے لیے اپنی مشکلات میں اضافہ کروں گا کوئی بچہ جیئے یا مرے مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے مجھے بس میری بیوی کی پرواہ ہے۔ اور بہتر ہو گا کہ تم یہ نئے نئے مسئلے نکالنے کے بجائے میری مسئلے پر غور کرو بتاؤ مجھے پری کی رپورٹس کو لے کر تمہارے اس ڈاکٹر نے کیا کہا وہ غصے سے اب اس کا دھیان پری کی جانب لے کر جارہا تھا

اسے واقعی کوئی مطلب نہیں تھا کہ کوئی جی رہا ہے جب مر رہا ہے اس وقت پری سے زیادہ اسے کسی کی پروا نہیں تھی اس وقت کیا اس کی زندگی میں سوائے پری کے کسی کی کوئی فکر نہیں تھی

ڈاکٹر نے کہا ہے کہ پری کا خون چینج کرنا ہو گا۔ اور تمہارا خون اس سے بالکل میچ نہیں کرتا۔ دوبئی میں ایسے لوگ بہت کم ہیں جو ہر قسم کی بیماری سے آزاد ہو جیسے بلڈ پریشر شوگر کیا ایسی ہی مزید کچھ جسمانی بیماریاں۔ پری کو بالکل صاف خون چاہیے میں نے تمہارا خون چیک کیا ہے اور تمہارے اندر ہائی بلڈ پریشر کے تھوڑی بہت سیمٹینس ہیں۔ جو پری کیلئے کافی زیادہ نقصان دہ ثابت ہو سکتے ہیں۔

باقی اور کوئی مسئلہ نہیں ہے ہم خود ہی پری کے لئے کوئی اچھا بلڈ دینے والے کا انتظام کر لیں گے تم بس میری بات پر غور کرو دیکھو اس بچے کے ساتھ تمہارا بلڈ میچ ہو رہا ہے تمہاری وجہ سے ایک بچے کی جان بچ جائے گی وہ ایک بار پھر سے اسی موضوع پر آیا ہے تو درک کرسی سے اٹھ گیا

جن چیزوں سے میرا مطلب نہیں ہے مجھے ان چیزوں میں گھسنے کی ضرورت بھی نہیں ہے۔ وہ غصے سے اسے دیکھتا باہر نکل گیا جبکہ حسن صرف اسے جاتا دیکھتا رہا۔

وہ اسے بتا بھی نہیں پایا تھا کہ وہ کس کے بارے میں بات کر رہا ہے وہ یہ بات جان کر ہی اتنا غصہ کر رہا تھا اور اگر اسے یہ پتہ چل جاتا کہ وہ یارم کے بیٹے کی بات کر رہا ہے تو نہ جانے آس کا کیا ری ایکشن ہوتا

OOOO

وہ گہری نیند میں تھا جب پری کا ہاتھ اسے اپنی شرٹ پر محسوس ہوا وہ اس کے کالر کو مٹھی میں دبوچے بڑبڑا رہی تھی۔

مت مارو پلیز اسے مت مارو وہ اسے مار رہا ہے پلیز کوئی تو بچالو اسے۔ہر روز کی طرح آج بھی وہی ساری باتیں ۔وہ غور سے آنکھیں کھولے اسے سننے لگا۔

اب وہ ان چیزوں کو نظرانداز نہیں کر سکتا تھا ڈاکٹر کے مطابق اگر وہ اس کے یہ خیال ختم نہ کر سکا تو یقیناً وہ اپنے ہی خیالوں میں پاگل ہو جائے گی

کون مار رہا ہے پری بتاؤ مجھے میں بچاؤں گا۔بتاؤ مجھے کون ہے وہ کسے مار رہا ہے وہ اسے اپنے قریب کرتا اسے اپنے سینے سے لگائے اس کی پیٹھ سہلاتا بے حد نرمی سے پوچھنے لگا

زویا کو مار رہا ہے۔۔۔پاشا مار رہا ہے۔۔دیکھیں وہ مار رہا ہے۔۔

وہ مر جائے گی کوئی نہیں بچا رہا اسے۔۔۔پلیز بچائیں اسے وہ مر جائے گی

پاشا مار ڈالے گا اسے۔۔۔میں نے دیکھا ہے وہ اسے مار رہا تھا۔۔میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اس کے ہاتھ کی گرفت اس کی شرٹ پر مزید سخت ہوتی جا رہی تھی۔

وہ اپنی بے حد قریب کیے اسے سنے جا رہا تھا اس کا ڈر خوف سب اس وقت اس کے چہرے پر واضح تھا کوئی یقین نہیں کرتا مجھ پر۔۔کوئی بھی یقین نہیں کرتا۔میں کیسے سب کو یقین دلاوں کیسے بتاؤں کہ زویا مر گئی میری آنکھوں کے سامنے زویا ہے اس کا وجود ہے وہ حقیقت ہے کیوں کوئی ایک بھی یقین نہیں کرتا مجھ پر ۔وہ اس کے سینے میں سر چھپائے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

وہ جاگ رہی تھی اس کے سینے پر سر رکھے وہ بری طرح سے رو رہی تھی

اگر کوئی یقین نہیں کرتا مجھ پر تو میں پاگل ہو رہی ہوں میں پاگل ہوں وہ بھیگی آنکھوں سے اس کا چہرہ دیکھتے ہوئے بس روئے جا رہی تھیں

میں یقین کرتا ہوں تم پر پری مجھے بتاؤ سب بتاؤ مجھے۔مجھے یقین ہے تم پر میں جانتا ہوں زویا ہے۔کوئی تم پر یقین کرے یا نہ کرے میں کروں گا۔

تم مجھے بتاؤ تم جو بھی جانتی ہو سب کچھ بتادو کون ہے پاشا کیوں مارا اس نے زویا کو۔وہ اسے یقین دلاتے ہوئے پوچھنے لگا

مجھے نہیں پتا اس نے کیوں مارا مگر اس نے مار ڈالا۔میری آنکھوں کے سامنے مار ڈالا۔میں کچھ بھی نہیں کر سکی۔میں کچھ بھی نہیں کر سکی اپنی دوست کی مدد کے لئے یہاں تک کہ سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھنے کے باوجود میں زویا کے لیے آواز نہیں اٹھا پائی

سب کہتے ہیں کہ زویا کا کوئی وجود ہی نہیں ہے صرف میری امجنیشن ہے۔لیکن ایسا نہیں ہے وہ تھی لیکن کوئی میرا یقین نہیں کرتا ان سب لوگوں نے زویا کو اپنی زندگی سے نکال دیا

میں سچ کہتی ہوں درک وہ بچپن سے میرے ساتھ تھی ہم نے زندگی کا ایک ایک لمحہ ایک ساتھ گزرا ہے لیکن اب وہ کہیں نہیں ہے نہ تصویروں میں نہ کسی کی یادوں میں کسی کو یاد ہی نہیں ہے ایسا کیسے ہو سکتا ہے اتنی سارے لوگوں اسے بھول گئے اس کے سینے سے لگی وہ خود حیران تھی جبکہ اس کی باتوں کو سنتا وہ بھی پریشان ہو گیا۔

سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا تمہیں یقین ہے نہ کہ زویا تھی تمہارے ساتھ بس تو تمہیں اور کسی کو صفائیاں دینے کی ضرورت نہیں ہے اگر تم نے زویا کو محسوس کیا ہے اسے اپنے ساتھ دیکھا ہے اگر وہ تمہاری یادوں میں زندہ ہے تو وہ ہے

جو لوگ اسے بھول گئے ہیں بھولنے دو نے تم اسے انصاف دلانا چاہتی ہوں نا اس کے حق میں آواز اٹھانا چاہتی ہو اس کے قاتل کو سزا دینا چاہتی ہوں تم میں تم سے وعدہ کرتا ہوں

میں اسے سزا دلاؤں گا مجھے تمہارے یقین پر یقین ہے۔ وہ اسے اپنے سینے سے لگاتا یقین دلا رہا تھا

وعدہ۔۔۔؟ اپنا ہاتھ اس کے سامنے کرتے ہوئے وعدہ مانگنے لگی

درک نے آہستہ سے اس کا ہاتھ تھام کر اپنے لبوں سے لگایا

میں تم سے وعدہ کرتا ہوں۔ اگر زویا کا وجود تھا تو اسے دنیا سے اس طرح بنام و نشان جانے نہیں دوں گا میں ۔اس کے ماتھے پہ اپنے لب رکھتے وہ اسے یقین دلا رہا تھا۔ پری نے اس پر یقین کرتے ہوئے پر سکون ہو کر اپنی آنکھیں موند لی تھی

پچھلے ایک سال سے وہ زویا اور اس کی یادوں کو زندہ رکھے ہوئے تھی۔ جس کو سب نے بھلا دیا تھا وہ اسے بھول نہیں پائی تھی اور اسے یقین تھا درک اس کا ساتھ ضرور دے گا

OOOO

نہیں میں نہیں جا رہی ہسپتال بس بہت ہو گیا یہ روز روز کے چکر مجھ سے نہیں لگائے جاتے خوشی نے اسے آ کر بتایا تھا کہ تھوڑی ہی دیر میں درک آنے والا ہے اسے اپنے ساتھ ہوسپیٹل لے کر جانے کے لیے

جس پر اس نے فوراً انکار کر دیا تھا آئے دن ہسپتال کے چکر لگا لگا کر وہ تھک چکی تھی درک آج کل پتہ نہیں کون کون سے ڈاکٹر سے مل رہا تھا۔

کچھ دن پہلے درک نے اس کی پوری بات کو اطمینان سے سنا تھا اسے جو بھی پتا تھا جو بھی اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا اس نے درک کے سامنے ظاہر کر دیا تھا لیکن شاید درک بھی اسے باقیوں کی طرح پاگل ہی سمجھتا تھا اسی لئے زویا کے بارے میں جاننے کے بجائے وہ اس کے علاج کے پیچھے پڑ گیا تھا۔

وہ بھی خاموش ہو گئی تھی اس بارے میں اس نے دوبارہ درک سے کوئی بات نہیں کی تھی بات کرتی بھی تو کیا۔

شاید یہ سب کچھ اس کی سوچ ہی تھی زویا کا کوئی وجود نہیں تھا شاید وہ سب کچھ امیجینیشن تھی زویا کا بچپن جوانی وہ سارے لمحات اور پھر اس کی موت اس کی کوئی قبر نہیں تھی کوئی آخری نشانی نہیں تھی صرف خیالوں میں رہنے والا انسان بلا زندہ کیسے ہو سکتا ہے۔

درک نے کہا ہے کہ ہسپتال تو تمہیں جانا ہو گا وہ نیچے تمہارا انتظار کر رہا ہے اس نے مجھے کہا ہے کہ تمہیں بتا دوں آگے تمہاری مرضی۔ اگر تم جانا چاہو تو جاؤ وہ لاپروہ انداز میں کہتی صوفے پر بیٹھ گئی تھی۔

جب اچانک ہی پری کا فون بجنے لگا درک کے علاوہ اس کا نمبر اور کسی کے پاس نہیں تھا۔ خوشی بھی جانتی تھی کہ فون کرنے والا کون ہے وہ اسے فون کی جانب اشارہ کرنے لگی جیسے کہہ رہی ہوں کہ اب سنبھالو خود ہی سب کچھ

ہیلو جی میں آرہی ہوں بس نماز ادا کرنے دیں وہ منہ بسورے ہوئے بولی تو خوشی ہنس دی درک کے سامنے کسی کی نہیں چلتی تھی تو اس کی بیوی کون سا آسمان سے اتری تھی۔

دیکھو نیک بی بی یہ نماز وغیرہ بعد میں آکر پڑھ لینا ڈاکٹر میتھیوز امریکا سے صرف چند دن کے لیے آیا ہے اور یہ اپوائنمنٹ بہت مشکل سے ملی ہے۔ بہتر ہے کہ تم پہلے ہسپتال سے ہو کر آجاؤ خوشی نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

میتھیوز امریکا سے ہو یا کسی بھی ملک سے مجھے فرق نہیں پڑتا سب سے پہلے ضروری میرے لیے نماز ہے۔ اگر اللہ کی رضا نہیں ہو گی تو میں کہیں پر بھی نہیں جا پاؤں گی وہ اسے سمجھاتے ہوئے جانماز بچھانے لگی

اور مجھے تم لوگوں کی سمجھ نہیں آتی کبھی نماز کبھی روزے پتہ نہیں کیا کیا کرتے رہتے ہو تم لوگ خوشی وہی صوفے پر لیٹتی ہوئی بیزاری سے بولی۔

یہ نماز روزے ہمیں ہمارے رب کے قریب کرتے ہیں۔ ہم سب ہر وہ کام کرتے ہیں جو اللہ کی رضا کے لئے ہو۔ جس سے وہ خوش ہو ہم انسانوں سے زیادہ خدا کو خوش رکھنے میں یقین رکھتے ہیں۔

خوشی کے بات کا برا منائے بغیر وہ نیت باندھنے سے پہلے بولی

کیا تمہیں پتا ہے تمہارا خدا خوش ہو جاتا ہے خوشی کے سوال کا کافی دیر تک کوئی جواب نہ آیا تو وہ بیزاری سے اٹھ کر بیٹھ گئی

یہ پہلی بار تو نہیں ہوا تھا تقریبا دو ہفتے ہو گئے تھے اسے یہاں رہتے ہوئے اور وہ جب بھی نماز ادا کرنا شروع کرتی تھی اسے یوں ہی نظر انداز کر دیتی تھی جیسے اس کا کوئی وجود ہی نہ ہو

وہ اسے کسی بھی قسم کی تکلیف نہیں دیتی تھی۔ خوشی نے بہت کوشش کی تھی اس سے لڑ جھگڑ کر اپنا غصہ کم کرنے کی اس لڑکی کی عادت ہی عجیب تھی وہ کسی بھی بات کا برا مناتی ہی نہیں تھی اور اگر مناتی بھی تھی تو غصہ نکالنے کا انداز ایسا تھا کہ سامنے والے کو پتہ ہی نہیں چلتا تھا کہ وہ غصے میں ہے۔

خوشی اپنے موبائل پر مصروف تھی جب وہ جانماز اٹھا کر دوپٹہ ٹھیک کرتی اسے اپنے ساتھ نیچے چلنے کا اشارہ کرنے لگی

ہو گی ختم تمہاری نماز۔۔؟ وہ اٹھتی ہوئی اس کے پیچھے آئی

ہاں تو تمہیں کیا لگا نماز پڑھنے میں کیا بہت وقت لگ جائے گا۔ نماز پڑھنے میں تو پانچ منٹ بھی نہیں لگتے بس ہم ہی کام چوری سے کام لیتے ہیں کیا کہہ رہی تھی تب تم کے خدا نماز پڑھنے سے خوش ہوتا ہے یا نہیں

وہ اس کے ساتھ نیچے آتی اس کی پچھلی بات یاد کرتے ہوئے بولی

اگر نماز ادا کرنے سے ہمارے رب کو خوشی نہیں ہوتی تو وہ کبھی ہمیں نماز ادا کرنے کی توفیق عطا نہیں کرتا ۔اور اگر یہ اس کی خوشی کا سبب نہ بنا ہوتا تو شاید یہ حکم بھی دنیا میں جاری نہ ہوتا

ہم مسلمانوں کو پیدا ہی اسی لیے کیا گیا ہے کہ ہم اپنی رب کی بے شمار نعمتوں کا شکریہ ادا کر سکیں۔

تو تم نے شکریہ ادا کر لیا ساری نعمتوں کا وہ اس کے ساتھ ساتھ چلتی ہنستے ہوئے بولی

میری اوقات کہاں کہ میں اس کی ساری نعمتوں کا شکریہ ادا کر سکوں۔یہ بھی اس کا کرم ہے جو اپنے سامنے جھکنے کی توفیق دیتا ہے۔

وہ گاڑی میں بیٹھی مسکراتے ہوئے بولی

تم مسلمان میری سمجھ سے باہر ہو۔تم لوگوں کی زندگی میں کچھ بھی اچھا ہوتا ہے۔تو تم لوگ سارا کریڈٹ اپنے خدا کو دے دیتے ہو اور جو بیچارا تم لوگوں کی زندگی میں کچھ اچھا کرتا ہے اس کا نام کہیں پر آتا ہی نہیں۔

تم پھر سے وہی بات کر رہی ہو خوشی ہمارے خدا کو کریڈٹ کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی اور جو بیچارا ہماری خوشی کا سبب بنتا ہے۔ذرا سوچو اسے ہماری خوشی کا سبب بناتا کون ہے۔

اسے وسیلہ کون بناتا ہے۔ہم تک خوشیاں پہنچانے کا۔اللہ اپنے کسی نہ کسی نیک انسان کو ہمارے لئے بھیجتا ہے ۔ہو سکتا ہے اس نے تمہاری زندگی میں بھی کسی ایسے انسان کو بھیجا ہو جو کہ تمہاری زندگی سے بہت سارے مسائل کو حل کر گیا ہو۔

ہو سکتا ہے اس نے تمہاری زندگی میں کسی ایسے انسان کو بھیجا ہو جو تمہارے لیے خوشیوں کا سبب بنا ہو ۔تمہیں مصیبت سے نکالنے کا وسیلہ بنا ہو۔کوئی ایسا انسان جس کا احسان تم ساری زندگی نہیں اتار سکتی۔اس نے مسکراتے ہوئے خوشی سے پوچھا تھا

ہاں صدیق۔۔۔اس کے لب ہلے تھے لیکن پری کو اس کی آواز سنائی نہیں دی۔جبکہ درک خاموشی سے گاڑی چلا رہا تھا

یقیناً ہو گا کوئی لیکن کریڈٹ اسی انسان نے لیا ہو گا کیونکہ اللہ کو تو کریڈٹ کی ضرورت نہیں۔لیکن کسی دن تنہائی میں بیٹھ کر سوچنا کہ اس شخص کو تمہاری مصیبت میں تمہارے پاس بھیجنے والا کون ہے۔اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔جب کہ خوشی بالکل خاموش ہو چکی تھی۔

وہ اس سے باتوں میں جیت نہیں سکتی تھی۔لیکن پچھلے دو ہفتوں میں پری کے ساتھ وہ جو ایک چیز نوٹ کر رہی تھی وہ تھی اس کی پابندی۔نماز کی پابندی تھی کسی بھی حالت میں ہوتی اپنی عبادت نہیں چھوڑتی تھی

ooooo

مینٹل ڈیس آرڈر ایک بہت خطرناک بیماری ہے لیکن اس لڑکی کو یہ بیماری ہے اس پر مجھے تھوڑا ڈاؤٹ ہے۔ڈاکٹر میتھیوز نے پری کی تمام رپورٹ چیک کر کے حسن سے بات کی تھی۔

ان کے مطابق پری کو اس طرح کی کوئی بیماری نہیں تھی اس کی دماغی حالت کافی حد تک ٹھیک تھی لیکن مسلسل ٹینشن لینے کی وجہ سے وہ اس بیماری کا شکار ہو رہی تھی

اور آگے جا کر یہ اس کیلئے بہت بڑا مسئلہ بن سکتی تھی

وہ اس وقت میٹنگ میں تھے ڈاکٹر میتھیوز نے پری کا چیک اپ کر کے ایک انجکشن لگانے کا کہا تھا پری اس وقت نرس کے ساتھ دوسرے روم میں تھی۔

مطلب کیا آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ اسے اس طرح کی کوئی امیجنشن کی بیماری نہیں ہے وہ جو کچھ بتاتی ہے وہ سب کچھ حقیقت ہے۔درک نے پوچھا۔

میں یہ نہیں جانتا کہ وہ جو کچھ کہتی ہیں وہ سچ ہے یا جھوٹ لیکن جس بیماری کو لے کر آپ لوگ ٹینشن لے رہے ہیں ایسا کچھ نہیں ہے

آپ کی وائف کسی بھی طرح کی دماغی بیماری کا شکار نہیں ہے ہاں لیکن ان سب چیزوں کو سوچتے ہوئے وہ میگرین کا شکار ہو سکتی ہے۔ کیونکہ وہ بہت ساری سوچیں لے کر چل رہی ہے۔

باقی خون کا مسئلہ پیدائشی ہے جو کہ کمزور اور سیون منتھس چائلڈ نز میں ہوتا ہے۔ دماغی کمزوری سے بھی انسان خون کے مسائل کا شکار ہو جاتا ہے۔

آپ ان کے خون کے مسائل حل کریں۔ جو کہ ان کے ڈر کے ختم ہونے کے بعد ہی ختم ہو سکتا ہے۔ ڈاکٹر میتھیوز اس نے اس سے ہاتھ ملاتے ہوئے اپنی بات ختم کی اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

وہ بھی ڈاکٹر کو الوداع کہتا حسن کے ساتھ وہیں بیٹھ گیا تھا اس سے پری کے بارے میں مزید کچھ باتیں کرنی تھی جبکہ ڈاکٹر حسن ایک بار پھر سے اسے اسی موضوع کی جانب لے آیا تھا۔

لیکن اس بار ڈاکٹر حسن نے اس سے کچھ بھی نہیں چھپایا تھا

جس بیمار بچے کے بارے میں وہ بات کر رہا تھا وہ اور کوئی نہیں بلکہ رویام تھا اس کا بون میر و اس کے بون میر و سے بہت زیادہ میچ کرتا تھا اور اس وقت رویام ایک بہت بڑی بیماری کا شکار تھا۔

معصومہ والے کیس پر یارم کی خاموشی اسے اب سمجھ میں آئی تھی۔ اتنا سب کچھ ہو جانے کے باوجود بھی یارم نے کسی بھی طرح کا کوئی ایکشن نہیں لیا تھا وہ تو انتظار میں تھا کہ یارم کب اس آدمی کی ساری انفارمیشن نکلوائے گا۔

OOOOOO

اس کا سر بری طرح سے چکرا رہا تھا نہ جانے اسے کس چیز کا انجکشن دیا گیا تھا

وہ آہستہ آہستہ چلتی ڈاکٹر حسن کے کیبن کی جانب جارہی تھی جب اسے اندر سے پکار کی آواز سنائی دیتی۔
ایک بچہ بری طرح سے روتے ہوئے اسے اپنی جانب آنے کا کہہ رہا تھا وہ لمحوں میں ہی اسے پہچان چکی تھی
یہ وہی بچہ تھا جو اس دن اس لڑکی کے ساتھ تھا
اس کے ہاتھ پر ڈرپ لگی تھی اس کا چھوٹا سا ہاتھ سرخ تھا۔اس چھوٹے سے بچے کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر وہ اپنی تکلیف سرے سے ہی بھول گئی تھی
میم کیا آپ اس بچے کو جانتی ہیں وہ آپ کو بلا رہا ہے پلیز آپ اندر آجائیں اس کے ماں باپ دونوں ہی میٹنگ میں ہیں اور وہ اپنا ہاتھ بار بار ہلا کر ڈرپ ہی اتار دیتا ہے۔
آپ میری تھوڑی سی مدد کر دیں
۔نرس عربی زبان میں بات کر رہی تھی اور اسے اس کی کوئی بھی بات سمجھ میں نہیں آرہی تھی اسے بس یہ پتا تھا کہ وہ چھوٹا معصوم بچہ تکلیف کی وجہ سے رو رہا ہے
وہ نرس کو نظر انداز کرتے ہوئے اندر داخل ہوئی جہاں وہ اسے بلا رہا تھا
دانو تھائی (جانو سائیں)۔وہ اسے اپنے پاس بلاتا پل میں ہی اس کے سینے سے لگ گیا۔پری نے آئستہ سے اس کا ننھا سا تھام لیا تھا جس پر ڈرپ لگی ہوئی تھی اور مسلسل ہلنے کی وجہ سے وہ اس کی تکلیف کی وجہ بن رہی تھی۔
نہیں میرا بچہ میں آپ کی دانو تھائی نہیں ہوں بلکہ میں تو پری ہوں وہ اس سے اپنا تعارف کرواتے ہوئے بے حد پیار سے بولی
پلی میش فیلی۔(پری مینس فیری) رویام معصومیت سے اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا تو بے اختیار مسکرا دی

ہاں بالکل فیری وہی جس کو جادو کرنا بھی آتا ہے میں آپ کو جادو دکھاؤ۔ابھی دیکھنا میرے اس بیگ سے چاکلیٹ نکلے گی۔اس نے اسے تکلیف سے بچانے کے لیے ہوا میں ہاتھ لہرائے۔تو رویام اپنی نیلی آنکھیں کھولے اس سے پورے غور سے دیکھنے لگا۔

اور پھر جیسے ہی پری کے بیگ سے چاکلیٹ نکلی وہ خوشی سے کھل اٹھا۔

لیکن اس کے اگلے سوال نے پری کو مشکل میں ڈال دیا تھا

اپ فیلی او تواپ تے پل کدل اے (آپ فیری ہو تو آپ کے پر کدھر ہیں)

پر تو میرے کھڑوس دیو نے کاٹ دیے نا۔اس کے معصومیت سے سوال کرنے پر اس نے فوراً جواب بنا کر اسے پیش کیا تھا۔

کھلوش یو۔رویام نے بڑی مشکل سے منہ کے بے شمار ڈیزائن بناتے ہوئے یہ نام ادا کیا تھا جس پر پری اپنی بے ساختہ آنے والی ہنسی کو روک نہیں پائی

ہاں کھڑوس دیو جس نے مجھے قید کر لیا ہے اور میرے پر بھی کاٹ دیے ہیں اب تو میں اڑ بھی نہیں سکتی وہ مزید معصوم سی شکل بناتی اسے اپنی بات پر یقین کرنے کے لئے مجبور کر رہی تھی اور رویام کو یقینا بھی گیا تھا

۔

اپ میلے بابا تو بتاو وہ اپ تواش کھلوش یو شے بتالیں دے (آپ میرے بابا کو بتاؤ وہ آپ کو اس کھڑوس دیو سے بچالیں گے)رویام نے اسے مشورہ دیا

پری بیچاری تو اس کے بات کرنے کے انداز پر ہی فدا ہو گئی تھی۔بلکہ پوری کی پوری فلیٹ ہو گئی تھی۔

ہیں سچی تمہارے بابا بچا سکتے ہیں مجھے وہ حیران ہوئی

ہاں اپ میلے باباتوبتاومیلے باباشوپل من ایں وہ اپ تواش کھلوش یوشے بتالے دے وہ اش کھلوش یوتو ڈیشوڈیشوتریں دے (آپ میرے باباکوبتاومیرے باباشپر مین ہیں وہ آپ کواس کھڑوس دیو سے بچالیں گے وہ اس کھڑوس دیو کوڈیشوڈیشو کریں گے)رویام نے اسے اپنے باپ کی پاور دیکھائی۔

ہاں ناپلیز تم اپنے باباکوبتانا۔کہ ایک پیالی شی معشوم شی پری خطرے میں ہے پری اس کاہاتھ تھامے معصومیات سے اسے اپنی دکھی بھری داستان سنارہی تھی۔

اوتے میں اپلے باباتوبتاوں داوہ اپ تی ہپ تریں دے (اوکے میں اپنے باباکوبتاوگاوہ آپ کی ہلیپ کریں گے ۔)وہ اپنے چھوٹے سے ہاتھ کی جانب دیکھتے ہوئے اسے کہنے لگاجہاں اب تک ڈرپ لگی ہوئی تھی پری نے نرس کواشارہ کرتے ہوئے اس کانھاساچہرہ اپنی جانب کیا۔

تم میری مدد کروگے نہ اپنی دوست کوبچاؤگے نہ اس کھڑوس دیو سے وہ اس کادھیان بٹانے لگی تھی اسے ڈر تھاکہ اپنے ہاتھ کے درد کو محسوس کرکے وہ پھر سے رونے لگے

اں می اپ تی مدت تروں داآی پر میش (ہاں میں آپ کی مدد کروں گاآئی پرائس)اس نے فوراًوعدہ کیاتھا۔

اس کے انداز پر پری نے مسکراتے ہوئے اس کے گال پراپنے لب رکھے تو وہ لمحے میں سرخ ہو کر شرمادیا۔

دروازے پر کھڑا حسن اس کی ساری باتیں سن رہاتھا۔

آپ کے شوہر میٹنگ روم میں آپ کاویٹ کررہے ہیں حسن نے مسکراتے ہوئے اسے کہاتو فوراًاٹھ کراس کے ساتھ ہی آگئی

ہائے ہنڈسم وہ رویام کودیکھتی پیار سے بولی تواس نے بھی خوشی خوشی اسے بائے کیا

بہت پیارابچہ ہے نہ وہ اس کے ساتھ آتے ہوئے کہنے لگاتو پری بے اختیار مسکرادی

بہت نہیں بہت زیادہ ماشاءاللہ اللہ زندگی دے میں نے زندگی میں پہلے کبھی اتنا پیارا بچہ نہیں دیکھا وہ باتیں کتنی پیاری کرتا ہے پری اس کی تعریف کیے بنا نہ رہ سکی

جب کہ حسن نے مسکراتے ہوئے اس کے لیے کیبن کا دروازہ کھولا

ooooo

تمہیں اگلے ہفتے ہی انہیں واپس لانا ہے جب ڈاکٹر میتھیوز ایک ہفتے کے بعد ان کی کنڈیشن میں کتنی چینجنگ آتی ہیں وہ خود ہی چیک کریں گے

ڈاکٹر حسن درک کو بتا رہا تھا جب کہ پری اپنی فائل پر رکھی دوسری فائل دیکھ رہی تھی یقیناً وہ اس کی نہیں تھی اس کا دھیان فائل کی جانب دیکھ کر حسن نے اچانک اسے مخاطب کیا

آپ تھوڑی دیر پہلے اس چھوٹے بچے کے ساتھ اس کمرے میں تھی نہ یہ اس بچے کی رپورٹس ہیں ڈاکٹر حسن نے اسے دیکھ کر مسکراتے ہوئے پوچھا

اچھا یہ اس کی فائل ہے ہاں میں وہیں پر تھی وہ بچہ بہت پیارا ہے درک پری نے مسکراتے ہوئے درک کو دیکھا

ہاں وہ بچہ پیارا تو بہت ہے لیکن بہت بڑی بیماری کا شکار ہے ایک شخص ہے اس کی چھوٹی سی جان خطرے میں ہے لیکن جس کا بون میرو اس سے میچ کرتا ہے وہ ظالم انسان اپنے ہارٹس ہونے کا ثبوت دے رہا ہے حسن کا لہجہ تلخ تھا درک نے اسے گھور کر دیکھا

درک جانتا تھا کہ سامنے رکھی ہوئی فائل کسی بچے کی ہے کیونکہ وہ اسے مجبور کر رہا تھا کب سے اس فائل کو دیکھنے کے لیے لیکن درک نے دھیان نہ دیا

میں کچھ سمجھی نہیں آپ کیا کہنا چاہتے ہیں پری کچھ پریشانی سے پوچھنے لگی۔

کہنا کیا ہے میں آپ کے شوہر کی بات کر رہا ہوں اس بچے کو دیکھا ہے آپ نے اسے بلڈ کینسر ہے لوکیمیا اس بچے کو بون میرو کی ضرورت ہے اور اس کے والدین سے اس کا بون میرو میچ نہیں کر رہا لیکن آپ کے شوہر سے میچ کر رہا ہے

لیکن اس بچے کو دیکھ کر انہیں کسی قسم کا کوئی ترس نہیں آتا بلکہ انہیں فرق ہی نہیں پڑتا کہ وہ بچہ زندہ رہتا ہے یا مرتا ہے اس بچے کے پاس بہت کم وقت ہے۔اس بچے کی زندگی شروع ہونے سے پہلے ختم ہونے والی ہے وہ پھول جو ابھی مکمل طور پر کھلا ہی نہیں ہمیشہ کے لیے مر جانے والا ہے

حسن درک کے گھورنے پر بھی خاموش نہ ہوا تھا اس وقت اس کے لئے رویام سے زیادہ شاید ہی کچھ اور اہم نہیں تھا درک کو بون میرو کے لیے منانا ہرگز آسان نہیں تھا لیکن پری کیلئے اس کا جنون وہ دن بدن دیکھ رہا تھا

کیا درک اس بچے کی جان بچا سکتے ہیں اس نے ایک نظر درک کی جانب دیکھتے ہوئے حسن سے پوچھا

ہاں لیکن اگر یہ چاہے تو میرا مطلب ہے اگر ان کے دل میں اس چھوٹے معصوم سے بچے کے لیے تھوڑا سی ہمدردی جاگ جائے اور یہ اپنا دل تھوڑا سا بڑا کر کے اس تکلیف کو برداشت کرنے کے لیے تیار ہو جائے تو اس بچے کی جان بچ سکتی ہے۔

ڈاکٹر کے کہنے پر پری نے امید بھری نظروں سے درک کی جانب دیکھا تھا

گھر چلتے ہیں بہت وقت ہو گیا ہے وہ اس کا ہاتھ تھام کر اسے اپنے ساتھ لے جانے لگا

ooooo

درک وہ بچہ بہت پیارا ہے مجھے تو بالکل اندازہ نہیں تھا کہ اسے اتنی بڑی بیماری ہو گی وہ تو خدا کا شکر ہے کہ آپ اسے بچا سکتے ہیں ورنہ

میں کسی کو نہیں بچاسکتاپری اور نہ ہی مجھے کسی سے مطلب ہے میں یہاں اس ہسپتال میں تمہارے علاج کے لیے آتاہوں دوسروں کا علاج کرنے کے لیے نہیں آتا مجھے اس بچے سے کوئی لینا دینا نہیں ہے

میرے لیے تم اہم ہو تم ٹھیک رہو اور بس مجھے اور کچھ نہیں چاہیے تم بھی ان سب کے بارے میں بات کرنے سے بہتر ہے کہ آپ اپنے بارے میں سوچو

تم ٹھیک ہو رہی ہو ڈاکٹر نے مجھے تمہارے بارے میں جو کچھ بتایا ہے وہ سب۔۔۔۔۔

ڈاکٹر میرے بارے میں کیا کہتا ہے کہ نہیں یہ معنی نہیں رکھتا درک معنی یہ رکھتا ہے کہ وہ چھوٹا سا بچہ اتنی بڑی بیماری سے لڑ رہا ہے اور آپ اسے بچا سکتے ہیں لیکن آپ اس کے لیے کچھ بھی نہیں کر رہے

ہاں کیونکہ مجھے اس بچے سے کوئی لینا دینا نہیں ہے وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے ذرا سخت لہجے میں بولا

لیکن مجھے لینا دینا ہے درک وہ بچہ ایک ہی ملاقات میں مجھے اتنا عزیز ہو گیا ہے اور آپ اس کی جان ضرور بچائیں گے۔درک ذرا سوچیں آپ اس بچے کی جان بچا سکتے ہیں۔اللہ نے آپ کو اس بچے کے لئے وسیلہ بنایا ہے

آپ کو چنا ہے اس کی جان بچانے کے لیے ذرا سوچیے تو سہی وہ بچہ آپ کی وجہ سے بچ سکتا ہے پری اسے سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی

مجھے اس بچے سے کوئی لینا دینا نہیں ہے پری تم اس بات کو کیوں نہیں سمجھ رہی ہو۔۔؟کیوں بیکار میں دوسروں کی مصیبتوں کو اپنے سر پر لے رہی ہو جس چیز سے ہمارا کوئی مطلب ہی نہیں ہے ہمیں اس میں گھسنے کی ضرورت کیا ہے

یہ کوئی مصیبت نہیں ہے درک وہ معصوم بچہ ہے اس کی جان خطرے میں ہے اسے آپ کی مدد کی ضرورت ہے۔پر آپ اتنے سنگدل بن رہے ہیں۔

بس کرو پری میرے پاس یہ سارے فضولیات سننے کا بالکل وقت نہیں ہے چلو گھر چلتے ہیں بہت وقت ہو گیا ہے وہ بے حد غصے سے بولا

اس کے غصے کو دیکھ وہ بلکل خاموش ہو گئی تھی

○○○○○○

تم نے کھانا کیوں نہیں کھایا۔۔۔؟ وہ صرف اس کیلئے کھانا ٹیبل پر لگا کر اندر جانے لگی تھی کہ اچانک درک نے اس کا ہاتھ تھام لیا

مجھے بھوک نہیں۔ وہ اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے چھڑواتی اندر جانے لگی

کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ جب سے ہسپتال سے واپس آئی ہو اس طرح سے کیوں بیہو کر رہی ہو۔

وہ نوٹ کر رہا تھا اب جب سے ہسپتال سے واپس آئی تھی بالکل خاموش ہو گئی تھی گاڑی میں بھی اس نے کوئی بات نہیں کی تھی بالکل بھی اسے مخاطب نہیں کیا تھا

ایم سوری۔ وہ بے حد مدہم آواز میں بولی

سوری کس بات کے لیے سوری اس کے چہرے کی اداسی دیکھ وہ بے چین ہوا تھا۔اس کا معصوم چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیے وہ اس کی پریشانی کی وجہ تلاش کرنے لگا

آپ کو غلط سمجھنے کے لئے۔۔ میں آپ کو ایک بہت خوبصورت دل کا مالک سمجھتی تھی مجھے لگتا تھا کہ جو مجھ سے اتنی محبت کرتا ہے۔ مجھ سے اتنا پیار جتاتا ہے اسے مجھ سے جڑی ہر چیز سے محبت ہو گی لیکن میں غلط تھی

میں آپ کو بہت غلط سمجھ رہی تھی سچ تو وہ تھا جو لوگ مجھے آپ کے بارے میں بتا رہے تھے۔ وہاں سوسائٹی میں موجود ہر شخص یہی کہتا تھا آپ کے اندر دل نہیں پتھر ہے

اور میں پاگلوں کی طرح سب سے لڑتے ہوئے یہ کہہ رہی تھی کہ آپ ویسے نہیں ہیں جیسے سب کہتے ہیں بلکہ آپ ایک بہت اچھے انسان ہیں بہت پیارا سا دل ہے آپ کے پاس

لیکن میں غلط تھی کیونکہ اگر آپ کے پاس ایک پیارا سا دل ہوتا تو آپ کو وہ معصوم سا بچہ دکھتا جو اپنی آنے والی زندگی کے لیے آپ کے رحم و کرم پر ہے

اللہ نے آپ کو اس کے لئے ایک وسیلہ بنایا اور آپ اس معصوم کی زندگی سے کھیل رہے ہیں۔ میں اور کچھ نہیں جانتی درک اگر اس بچے کو کچھ ہوا تو اس بچے کے قاتل آپ ہونگے۔

کیونکہ آپ وہ واحد انسان ہیں جو اس بچے کو بچا سکتے ہیں۔ بس اس کے علاوہ میں اور کچھ نہیں جانتی۔

وہ اداسی سے کہتی اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے نکالتی اندر کمرے میں بند ہو گئی تھی درک کو اس وقت اس پر بے حد غصہ آرہا تھا جو نہ تو کھانا کھا رہی تھی اور نہ ہی اپنی میڈیسن لے رہی تھی۔

oooooo

وہ ساری رات جاگتا رہا تھا لیکن پری خود کو بند کیے ہوئے تھی اس نے نہ تو کمرے کا دروازہ کھولا تھا اور نہ ہی خود کمرے سے باہر ہوئی تھی

دو بار اس نے کوشش کی تھی اس سے بات کرنے کی اس نے بہت پیار سے دروازہ کھٹکھٹا کر اسے کھانے کے لئے کہا تھا لیکن آگے سے کوئی جواب نہیں ملا۔ ایک تو اس کی بھوک اور پھر میڈیسن نہ لینے کی وجہ سے اسے اس وقت اس کی یہ ضد پہ بہت بری لگ رہی تھی۔

پتہ نہیں اس لڑکی کو پرائے پنگوں میں گھسنے کا کیوں شوق چڑا رہتا ہے پہلے سوسائٹی کے ایک ایک گھر میں جا کر اسے ہمدردی جتانی ہوتی ہے دوسروں کی مصیبتیں اپنے گلے میں ڈال کر گھومنے کا شوق ہے اسے اور اب یہ نئی مصیبت پال لی۔

بون میرو کا مطلب سمجھتی بھی ہے یہ لڑکی۔اس بچے کو اپنا بون میرو دینے کے بعد مجھے کتنی تکلیفوں سے گزرنا پڑے گا اسے احساس تک نہیں ہے۔شاید وہ جانتی ہی نہیں ہے کہ یہ درد ساری زندگی ختم نہیں ہوتا۔ اب کیا میں کسی غیر کے لیے یہ درد ساری زندگی کے لیے پالوں۔کیا بے وقوف بیوی ملی ہے مجھے۔

وہ آئینے کے سامنے کھڑا غصے سے بربڑائے جا رہا تھا۔

وہ بچہ تمہارے لئے اہم ہے تو فائن تمہارے لیے یہ درد بھی سہ لوں گا بس تمہارے چہرے کی اداسی نہیں دیکھی جاتی۔وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتا کچن میں آکر اس کے لیے کھانا گرم کرنے لگا۔

اس کے چہرے کی بے رونقی اور اداسی نے آج اسے بے چین کر دیا تھا وہ سب کچھ برداشت کر سکتا تھا لیکن اپنی پری کے چہرے کی یہ اداسی اسے بالکل پسند نہیں تھی وہ تو اپنی پری کا چہرہ ہمیشہ خوشیوں سے جگمگاتا ہوا دیکھنا چاہتا تھا۔

ooooo

پری میری جان دروازہ کھولو تم جو کہو گی وہ میں کرونگا۔میں اس بچے کو بون میرو بھی دے دوں گا لیکن تم دروازہ کھولو۔وہ دروازہ کھٹکھٹاتے ہوئے اپنا فیصلہ سنا رہا تھا اور اگلے ہی لمحے دروازہ کھل گیا

وہ ہاتھوں میں ٹرے لئے کمرے کے اندر داخل ہوا۔وہ سینے پر ہاتھ باندھے اسے دیکھ رہی تھی

یہ کیا بچانہ ہے پری کیا ساری زندگی یوں ہی روٹھ کر دروازہ بند کر کے بیٹھ جایا کرو گی بے وقوف لڑکی میرے پاس ڈبلیکیٹ کی تھی لیکن تمہاری ناراضگی میرے لیے بہت اہمیت رکھتی ہے اسی لیے میں نے ڈبلیکیٹ کی کا بلکل استعمال نہیں کیا۔

اب یہاں بیٹھ کر پہلے کھانا کھاؤ باقی سب کچھ بعد میں تمہاری میڈیسن بھی دینی ہے تمہیں وہ اسے بیٹھنے کا اشارہ کرتا ہوا بولا جب پری سینے پر ہاتھ باندھے اسے غور سے دیکھ رہی تھی۔

مجھے یہ سب کچھ نہیں سننا دکش مجھے بس یہ بتائیں کہ آپ اس بچے کو بون میرو دے رہے ہیں یا صرف دروازہ کھلانے کے لیے اپ نے ایسا کہا ہے وہ اسے دیکھتے ہوئے سوال کر رہی تھی

تم جانتی ہو کہ اگر میں نے اس بچے کو اپنا بون میرو دیا تو مجھے ساری زندگی عمر کا درد سہنا پڑے گا۔ کہ میں کسی بھی کنڈیشن میں کیوں نہ چلا جاؤں یہ درد مجھے کبھی بھی آزاد نہیں کرے گا۔ یہ کمر کا درد کبھی نہیں جائے گا وہ اسے اس بیماری کی سنگینی کا احساس دلا نا رہا تھا۔

درک میں روز آپ کی کمر کی مساج کروں گی ساری زندگی آپ کی غلامی کروں گی آپ کی پیٹھ دبایا کروں گی پوری کوشش کروں گی کہ آپ کر یہ درد نہ سہنا پڑیں لیکن انکار نہ کریں یہ کسی کی زندگی کا سوال ہے۔

وہ منتوں پر اتر آئیں تو درک قہقہ کر لگا ہنسا۔

کس پر گئی ہو تم لڑکی آج کے زمانے میں کوئی کسی کی مدد نہیں کرتا اور تم اپنے شوہر کو داؤ پر لگا رہی ہو بہر حال اپنی باتیں یاد رکھنا ساری زندگی کی غلامی روز پیٹھ کی مساج جس دن مجھے یہ درد سہنا پڑا اس دن اچھا نہیں ہوگا تمہارے لیے۔ اور اس سے اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلاتے ہوئے مسکرا کر بولا

تو پری بھی خوشی خوشی اس کے ہاتھ سے کھانا کھانے لگی اس کی ساری ٹینشن دور ہو چکی تھی درک نے اس سے وعدہ کر لیا تھا تو یقیناً ضرور نبھائے گا

ڈاکٹر حسن کو کل کا وقت دوں گا میں ایک بہت ضروری کام کر کے لئے کل شام کی فلیٹ سے مصر جا رہا ہوں تم اپنا بہت خیال رکھنا خوشی ہر وقت تمہارے ساتھ رہے گی میں اپنا کام ختم کر کے جلد واپس آ جاؤں گا

وہ اسے میڈیسن دیتا تفصیل سے بتا رہا تھا جب کہ وہ خاموشی سے اس کے ہاتھ سے میڈیسن لیتی اس کی باتیں سن رہی تھی

کوئی بھی الٹی سیدھی بات کر کے اس نے اس کا موڈ خراب نہیں کرنا تھا وہ بس یہ چاہتی تھی کہ وہ بچہ بلکل ٹھیک ہو جائے

اس بچے کی باتیں اس کی معصومیت یاد کرتے ہوئے پری کے چہرے پر ایک بہت خوبصورت مسکراہٹ آگئی تھی۔

وہ بچہ ٹھیک ہو جائے گا صحت یاب ہو جائے گا اپنی زندگی کھل کر جیئے گا اس سے زیادہ اسی اور کسی چیز کی خوشی نہیں تھی

ooooo

مجھے یقین نہیں آرہا درک تم مذاق نہیں کر رہے نہ دیکھو اس بچے کی زندگی کا سوال ہے میں تمہیں نہیں بتا سکتا تمہارے فیصلے نے مجھے کتنی بڑی خوشی دی ہے

میں آج ہی یہ خبر بچے کے پیرنٹس کو دیتا ہوں ان کو بھی بہت خوشی ہوں گی پچھلے کچھ دنوں نے بہت زیادہ ٹینشن دیکھی ہے ان لوگوں نے اس بچے کا بون میرو کسی کے ساتھ بھی میچ نہیں کر رہا تھا لیکن تمہاری رپورٹس کے مطابق اس کا بن میرو تمہارے بون میرو سے ہنڈریڈ پرسنٹ میچ کر رہا ہے

اسی لیے میں تمہیں بار بار منانے کی کوشش کر رہا تھا ہر کوشش کے باوجود مجھے کہیں سے کوئی ڈانر نہیں ملا اسی لیے آج مجبور ہو کر یہ بات مجھے تمہاری بیوی تک پہنچانی پڑی میں نے تمہاری بیوی کو اس بچے کے ساتھ دیکھا تھا وہ اس کے ساتھ کافی گھل مل گئی تھی

مجھے یقین تھا کہ اور کوئی میری مدد کرے یا نہ کرے لیکن تمہاری بیوی ضرور کرے گی آئی ایم سوری یہ مت سوچنا کہ میں نے تمہاری بیوی کو تمہیں منانے کے لیے یوز کیا ہے میرا مقصد صرف اور صرف اس بچے کی جان بچانا ہے

اس بچے کی زندگی شروع ہی نہیں ہوئی اور۔۔۔۔

بس ٹھیک ہے میں ان سب چکروں میں نہیں پڑنا چاہتا حسن میں صرف اپنی بیوی کی خوشی چاہتا ہوں اور اگر تم اس سب میں میری بیوی کو شامل نہیں کرتے تو شاید میں اپنے لئے یہ زندگی بھر کا درد اپنی زندگی میں شامل کبھی نہیں کرتا لیکن اب اس بچے کی زندگی میری پری کے لیے اہمیت رکھتی ہے

اور میرے لئے پری سے زیادہ اور کچھ نہیں اگر پری کو اس بچے کو زندہ دیکھ کر خوشی ہوتی ہے تو میں اپنی پری کے خوشی کے لئے یہ کرنے کے لیے تیار ہوں

تم اس بچے کے والدین کو بتا دینا کیونکہ کل شام کو مجھے بہت ضروری کام کے لیے مصر جانا ہے اس لیے بہتر ہے کہ وہ سارے انتظامات پہلے ہی کر لیں کیونکہ مصر سے میری واپسی تقریبا ایک ہفتے میں ہوگی اور یقیناً تب تک اس بچے کی زندگی مزید خطرے میں آجائے گی

اور میں ایسا ہرگز نہیں چاہتا میں یہاں سے جانے سے پہلے ہی آپریشن کروالینا چاہتا ہوں وہ اسے پوری بار سمجھاتا فون رکھنے لگا تھا

کل اس کا مصر جانا بے حد ضروری تھا۔اسے اپنے چھ سال کا حساب لینا تھا۔وہ چھ سال کے بعد اپنے مقصد میں کامیاب ہونے جارہا تھا اس بار وہ پیچھے نہیں ہٹ سکتا تھا۔

کیونکہ وہ جانتا تھا کہ ایک بار اس نے پیچھے قدم ہٹا لیے تو کبھی اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکے گا

دکش آپ پلیز اس بچے کو کچھ مت ہونے دیجیے گا وہ بچہ بہت بہت بہت زیادہ پیارا ہے میں اس سے باتیں کر رہی تھی وہاں روم نمبر گیارہ میں اتنا اچھا لگ رہا تھا میرے دل میں نہ ایک خواہش پیدا ہوئی جب ہمارا بچہ ہوگا نا بالکل ویسا ہوگا

وہ اس کے سینے پر سر رکھے اپنے دل کی باتیں کئے جا رہی تھی جب کہ وہ آہستہ آہستہ اس کے سر میں انگلیاں پھیرتا خاموشی سے سن رہا تھا اس کی باتیں نہ جانے کیوں اس کے دل میں بھی گدگدی کر رہی تھی۔

ہاں بالکل ہمارا بھی بچہ ہوگا ہمارا بھی ایک گھر ہوگا ایک پیاری سی زندگی ہوگی ہم بھی اپنی زندگی کو اپنے طریقے سے گزاریں گے بس ایک بار میں مصر سے ہو کر واپس آ جاؤں۔ تم میرے لیے دعا کرنا میں اپنی زندگی کے سب سے بڑے مقصد کے لیے مصر جا رہا ہوں پھر ہم اپنی نئی زندگی کو اپنے طریقے سے گزاریں گے جس میں کوئی نہیں ہوگا سوائے ہمارے

اس کے ماتھے پر لب رکھتے ہوئے وہ نہ جانے کون سی سوچوں میں گم اسے جواب دے رہا تھا پری مسکراتے ہوئے ان شاءاللہ کہتی اس کے دل کے مقام پر اپنا ہاتھ رکھ چکی تھی۔

اس نے پری سے تو کوئی جھوٹ نہیں بولا تھا لیکن ڈاکٹر حسن کو اس نے کہا تھا کہ وہ کل امریکہ جا رہا ہے کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کے مصر جانے کی خبر کسی باہر کے بندے کے کان میں پڑے وہ اپنے مقصد کو بالکل اکیلے سر انجام دینا چاہتا تھا

اسے لگا تھا کہ یارم اس بارے میں سب کچھ جان چکا ہوگا لیکن ایسا نہیں ہوا تھا۔ نجانے یارم آج کل کن سوچوں میں گم تھا وہ اس وقت کسی کام میں اتنا زیادہ مصروف تھا کہ معصومہ پر حملہ ہونے کے باوجود بھی اس نے کوئی ری ایکشن نہیں دیا تھا

لیکن پھر بھی درک کو یقین تھا کہ وہ مصر میں ہونے والے واقعات سے انجان نہیں ہوگا اس کی انفرمیشن کے مطابق وہ شخص کل شام کی فلیٹ سے مصر سے کہیں اور جانے والا تھا اور وہ کہاں جانے والا تھا اس بات کی خبر کسی کو بھی نہیں تھی

اس سے پہلے کہ وہ اس کی نظروں سے اوجھل ہو جاتا وہ پہلے پہلے ہی اپنا کام تمام کر لینا چاہتا تھا پہلے وہ شام کو روانہ ہو رہا تھا لیکن اب اس کی فلائیٹ بارہ بجے لی تھی

۔کچھ دن پہلے ہونے والے بون میرو ٹیسٹ جو کہ حسن نے پری کے خون کی کمی کا بول کر اس کے کیے تھے اس کی وجہ سے وہ کافی تکلیف میں تھا

اور وہ جانتا تھا کہ آپریشن کے بعد بھی اسے بہت ساری تکلیف سہنی ہوگی لیکن وہ تکلیف اس تکلیف کے سامنے کچھ نہیں ہوگی جو وہ اتنے سالوں سے سہ رہا تھا۔وہ اپنے اندر گھٹ کر مر رہا تھا وہ مزید برداشت نہیں کر سکتا تھا اب بہت ہو چکا تھا اسے اپنا مقصد پورا کرنا تھا

اس نے سوچ لیا تھا وہ جلدی سے جلدی آپریشن کیلئے کہے گا تاکہ وہ مصر کے لیے روانہ ہو سکے لیکن فلائٹ لمبی نہیں تھی اور نہ ہی سفر تھکاوٹ بھرا تھا یہ سفر اس کی مشکل ہر گز نہیں تھا وہ بالکل ریلیکس تھا۔مصر سے دبئی آنا جانا اس کے لیے کوئی بڑی بات ہر گز نہیں تھی۔لیکن اسے نہیں پتا تھا بون میرو ٹرانسفر کرنے کے بعد اس کا سفر کتنا مشکل اور تکلیف دہ ہو سکتا ہے

○○○○○

وہ پری سے مل کر سیدھا ہسپتال آیا تھا اس نے کہا تھا وہ کوشش کرے گا کہ جانے سے پہلے اس سے مل کر جائے وہ جان بوجھ کر پری کو ہسپتال نہیں لایا تھا۔

وہ پری کو فضول میں تھکانا ہر گز نہیں چاہتا تھا وہ جانتا تھا کہ وہ اسے تکلیف ہوگی اور پری اس کی تکلیف کو نہیں دیکھ پائے گی اسی لیے وہ پری کو اپنے ساتھ نہیں لایا تھا

وہ ہسپتال پہنچا تو اس کی پہلی نظر خضر پر پڑی تھی وہ یہاں کیا کر رہا تھا اس نے سوچا لیکن اس سے پوچھے بنا ہی نظر انداز کرتا آگے بڑھنے لگا

تم ہر اس جگہ پر کیوں آ جاتے ہو جہاں روح آنے والی ہوتی ہے تمہیں ایک بات سمجھ میں نہیں آتی درک ایسا ممکن نہیں ہے کہ روح کبھی بھی تم سے ہمدردی جتائے یا تمہارے لئے کوئی جذبات رکھے وہ اپنے باپ کے قاتل سے نفرت کرتی ہے جس نے کے سر سے باپ کا سایہ چھین کر اسے ٹھوکریں کھانے پر مجبور کر دیا۔
میں تمہیں بہت بار سمجھا چکا ہوں درک آخری بار سمجھا رہا ہوں بس کرو یہ کھیل کھیلنا بند کرو تمہیں کیا لگتا ہے اگر تم یارم کے سامنے آؤ گے اسے اپنی ذات میں دلچسپی لینے پر مجبور کرو گے تو روح بھی تم سے محبت کرے گی ایسا ممکن نہیں ہے
کیوں اس حقیقت کو کیوں قبول نہیں کر لیتے کہ تم کوئی نہیں ہو روح کی زندگی میں تمہاری کوئی اہمیت نہیں ہے وہ اپنے کسی بھائی کو نہیں جانتی اور نہ ہی اس کی زندگی میں تمہاری کوئی جگہ نکلتی ہے
یقین کرو یہ جان کر کے روح کا کوئی بھائی ہے اسے بالکل خوشی نہیں ہو گی۔ روح کو تم سے کوئی لینا دینا ہی نہیں ہے اس کی زندگی میں تمہاری کی کوئی گنجائش نہیں ہے اور یہ جان کر کے تم اس کے باپ کے قاتل ہو وہ صرف تم سے نفرت کرے گی۔
تم خود دیکھو وہ ایک ایسے شخص سے رشتہ کیوں جوڑے گی جو نہ صرف اس کی باپ کا قاتل ہو بلکہ تم کیا ہو تم خود جانتے ہو خضر نے اپنی بات ادھوری چھوڑ دی تھی اس نے یہ نہیں کہا تھا کہ وہ ایک طوائف کا بیٹا ہو۔ لیکن وہ اس کے نہ بولے جانے والے الفاظ سمجھ کر تلخی سے مسکرا دیا
یار میں تمہیں ہرٹ نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن تم پرانی چیزوں کو نکال کر سامنے لانے کی کوشش کر رہے ہو جن کی اب کوئی اہمیت ہی نہیں ہے تم نے شادی کر لی ہے تمہاری بیوی ہے گھر ہے خوش رہو
روح اپنی زندگی میں مصروف ہے اس وقت اس کی زندگی مشکل میں ہے اور مسائل کا سامنا کرنے کی ہمت نہیں ہے۔

اوراس وقت وہ جن حالات کو فیس کر رہی ہے یقین کرو تمیں اپنے بھائی کے روپ میں پا کر اسے کوئی خوشی نہیں ہو گی۔اس کا تمہارے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔۔۔۔

میں نے کب کہا کہ اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق ہے یا میں اس سے کوئی تعلق رکھنا چاہتا ہوں نہیں میں اس سے کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتا اگر وہ اس آدمی کی بیٹی بن کر زندگی گزارنا چاہتی ہے تو ایسی لڑکی کی میری زندگی میں بھی کوئی جگہ نہیں

ہاں لیکن میرا تعلق یارم کاظمی سے ہے بہت سارے احسان کئے ہیں میں نے اس پر اور اس نے مجھ پر حساب تو برابر ہو گا۔

میں نے قسم کھائی ہے کہ میں اسے اپنے سامنے جھکاؤں گا اور جب تک میں اس کو اپنے سامنے جھکا نہیں لیتا میں اس کا پیچھا نہیں چھوڑوں گا اور تمہاری بھانجی تمہیں مبارک ہو مجھے روح سے بھی کوئی لینا دینا نہیں ہے میں روح سے کوئی رشتہ نہیں بنانا چاہتا اور نا ہی اسے یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میں اس کا بھائی ہوں لیکن یہ تکلیف صرف میری حصے میں کیوں ہے اگر میں جائز ہو کر دنیا کے سامنے ایک ناجائز کی زندگی گزار رہا ہوں تو وہ بھی ناجائز ہی ہے

کہاں ہے اس کے ماں کے نکاح کا گواہ۔۔؟اگر میں ناجائز ہوں تو وہ جائز کیسے ہوئی۔۔۔؟کہاں ہے اس کا ثبوت کہ اس کی ماں قیوم کی بیوی تھی۔

اس کے انداز پر خضر کی آنکھوں میں خون اتر آیا تھا وہ لمحے میں اس کا گریبان اپنے ہاتھ میں دبوچ چکا تھا لیکن وہ خاموش نہ ہوا

میں پوچھتا ہوں کس حق سے وہ محبت کرتی ہے اس شخص سے اگر وہ میرا باپ نہیں تو اس کا کیسے ہوا

اگر نور قرض کی صورت میں قیوم خلیل کو ملی تھی تم میری ماں کو تو وہ محبت کا جال بچھا کر لا یا تھا۔

اگر نور معصوم تھی تو ریشم کیسے طوائف ہوئی مت بولو خضرا گر تمہاری بہن کو خریدنے والا قیوم خلیل تھا تو میری ماں کو بیچنے والا بھی وہی تھا۔

پچھلے 28 سال سے میں یہ تکلیف اکیلے سہہ رہا ہوں لیکن اب اور نہیں میں قسم کھاتا ہوں اس عورت کی جس نے مرتے وقت مجھ سے وعدہ لیا تھا کہ میں اس کی بیٹی کا خیال رکھوں گا

اگر کبھی بھی تمہاری بھانجی میرے سامنے آئی تو میں اسے اپنے اور اس کے مابین رشتے کو واضح الفاظ میں بتاؤں گا۔

کوئی حق نہیں بنتا اسے اپنی ہی ماں کے قاتل سے محبت کرنے کا

کوئی حق نہیں بنتا اسے اس سوچ کے ساتھ زندگی گزارنے کا کیا اس کا باپ ایک نیک انسان تھا۔

اب یہ تکلیف میں اکیلے نہیں سہوں گا اسے بھی اس تکلیف کے ساتھ رہنا ہو گا کہ اس کا باپ ایک قاتل تھا ایک جواری تھا ہر عورت کو غلط نگاہ سے دیکھنے والا معصوموں کی زندگی برباد کرنے والا ایک پنچ گھٹیا اور گرا ہوا آدمی تھا۔

اسے کوئی حق نہیں بنتا اس خوش فہمی کے ساتھ رہنے کا کہ اس کا باپ اس سے محبت کرتا تھا اسے یہ جاننے کا حق ہے کہ اس کا باپ اسے پیدا کرتے ہی مار دینا چاہتا تھا

اب میں حق ادا کروں گا حقیقت بیان کرنے کا میں بتاؤں گا اسے حقیقت کیا تھی وہ کیا تھی اس کی ماں کیا تھی پھر اس کے بعد میں کبھی اس کے سامنے نہیں آؤں گا

یہ مت سوچنا کے میں اس سے محبت کرتا ہوں یا میرے دل میں اس سے ملنے کیلئے تڑپ ہے ایسا کچھ نہیں ہے میرے دل میں اس کے لئے کوئی جذبات نہیں ہیں

میں صرف اور صرف اسے اس کے ماں کی آخری نشانی دینا چاہتا ہوں جو اس کی ماں نے مرتے ہوئے میرے ہاتھ میں تھمائی تھی اس کی حفاظت کرنا میری مجبوری ہے کیوں کے میں نے اس کی ماں سے وعدہ کیا تھا۔

لیکن اب میں مجبور نہیں رہوں گا اب سب کچھ صاف صاف سامنے آئے گا تم کوشش کرنا کہ وہ میرے سامنے نہ آئے ورنہ اپنے باپ کی حقیقت جان کر بکھر جائے گی وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتا اپنی ہر بات اس پر ظاہر کر گیا تھا۔

خضر کو اس کے ارادوں نے ڈرا دیا تھا وہ پہلے ہی اپنے بچے کو لے کر ٹوٹی ہوئی تھی وہ اسے مزید نہیں توڑ سکتا تھا ۔اسے بس یہ کوشش کرنی تھی کہ درک کا سامنا روح سے کبھی بھی نہ ہو

oooo

اس نے آتے ہی ہسپتال سے آپریشن کی بات کی تھی وہ جلد سے جلد یہ سب کچھ کر دینا چاہتا تھا وہ صرف اور صرف پری کی خوشی چاہتا تھا ورنہ اس بچے سے کوئی لگاؤ نہیں تھا

حسن اسے بٹھا کر باہر جانے ہی والا تھا کہ اچانک دروازہ کھول کر روح اور یارم کمرے میں داخل ہوئے

یارم اسے تو تم جانتے ہو یہ درک ہے تمہارا ڈانر حسن نے یارم کو دیکھتے ہوئے کہا یارم نے ایک نظر اس کے چہرے کو دیکھا تھا جب کہ روح بھی اسے یہاں دیکھ کر حیران ہوئی تھی۔

حسن سب کچھ جلدی جلدی کرنا چاہتا تھا جبکہ اس کے انداز پر درک تلخی سے مسکرا دیا۔

اس نے خضر سے وعدہ کیا تھا کہ اب کی بار وہ کچھ بھی نہیں چھپائے گا جو سچ ہے وہ سامنے لائے گا ہاں وہ بھی تھک چکا تھا وہ سب لوگ ہی اسے روح سے دور رکھنا چاہتے تھے کیونکہ انہیں لگتا تھا کہ درک اس کی تکلیف کی وجہ بنے گا

وہ پہلے ہی رویام کو لے کر بہت زیادہ ٹینشن میں تھی اس کی بیماری نے اس سے بہت سارے مسائل میں گھیر دیا تھا۔اور یہ حقیقت یہی تھی کہ روح کی زندگی میں اب کسی اور کی جگہ نہیں تھی۔یہ ان سب کے لئے نہ سہی لیکن اپنے باپ کی ناجائزاولاد کے طور پر اسے قبول کرنا روح کے لیے تکلیف داضرور تھا۔

کیونکہ روح اپنے باپ کو بہت نیک اور اچھاانسان سمجھ رکھا تھا پھر باپ کی حقیقت کیا ہے اسے وہم و گمان بھی نہیں تھا۔

لیکن آج وہ اس کی ساری غلط فہمی دور کرنے کاارادہ رکھتا تھا

حسن تمہیں اتنی جلدی کیوں ہے پہلے بات تو کرنے دو تمہیں لگتا ہے روح اور یارم مجھ جیسے ناجائزانسان کے رگوں میں چلتاخون اپنے بیٹے کی رگوں میں لیناپسند کریں گے۔

ناجائز تو چلوالگ بات ہو گی میں تو قاتل بھی ہوں اور تم جانتی ہو روح میں کس کا قاتل ہو ہمارے باپ کا۔کیا یقین نہیں آرہا تمہیں اس طرح سے کیوں دیکھ رہی ہو مجھے میں سچ کہہ رہاہوں میں سچ میں قاتل ہوں میں ہی ہوں وہ شخص جس نے تمہیں دنیا کی ٹھوکروں پر آنے پر مجبور کر دیا میں نے مارا تھا تمہارے اور اپنے باپ کو۔میں ہی ہوں وہ شخص جس نے تمہیں یتیم کیا تھا وہ اسے اپنے سامنے کرتا آج حقیقت بیان کر رہا تھا

یارم نے بس ایک نظر اس کی جانب دیکھا لیکن وہ بولا کچھ بھی نہیں اس کے پاس کچھ تھا ہی نہیں بولنے کو جس چیز سے روح کو اتنے سالوں سے بچانے کی کوشش کر رہا تھا وہ خود اس کے سامنے آگئی تھی۔

تمہیں ڈر ہے نہ یارم میری موجودگی تمہاری روح کی تکلیف کی وجہ بنے گی تو تمہارا ڈر ٹھیک ہے لیکن آج میں تمہیں اس ڈر سے نکال رہا ہوں جو تکلیف وہ کل پرسوں یا کبھی بھی سہنے والی تھی وہ آج ہی سہ لے گی۔

میں تھک چکا ہوں بھاگ بھاگ کر آج نہیں تو کل یہ حقیقت تمہارے سامنے آنے تھی آج نہیں تو کل یہ بوجھ میں نے اپنے دل سے اتارنا تھا آج ہی اتار رہا ہوں اور جہاں تک بات ہے تمہارے بچے کی تم میں تمہارے بچے کو اپنا بون میرو دینے سے انکار کرتا ہوں

تمہارا دماغ تو نہیں خراب ہو گیا یہ تم کیا کہہ رہے خود درک تم جانتے بھی ہو یہ کتنا اہم ہے رویام کی زندگی کا سوال ہے حسن نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا

جب کہ اس کی پوری بات سننے کے بعد جسے روح کو کچھ بھی محسوس نہ ہوا تھا لیکن اپنے بیٹے کی تکلیف کو وہ پھر سے محسوس کر رہی تھی

میں انکار کر سکتا ہوں میرا بون میرو ہے میں جسے چاہوں دے سکتا ہوں کوئی بھی میرے ساتھ اس معاملے میں زبردستی نہیں کر سکتا

میں رویام کو روح کے ناطے اپنا بون میرو دینے سے انکار کرتا ہوں۔کیونکہ میں اس لڑکی سے کوئی تعلق نہیں رکھتا۔اس کے ساتھ میرا جو رشتہ ہے وہ خون کا ہے۔لیکن اس شخص نے کبھی مجھے اپنا بیٹا نہیں مانا تو میں اس کی بیٹی کا بھائی کیسے ہوا

ہاں لیکن اگر یارم چاہے تو ایسا ہو سکتا ہے لیکن اس کے لیے یارم کو ماضی میں جانا ہو گا تمہیں یاد ہے میں نے تم سے کہا تھا ایک دن آئے گا تم میرے پیروں پر جھک کر مجھ سے بھیگ مانگو گے اپنے بیٹے کے لیے تم مجھ سے بھیک مانگنی ہو گی وہ چہرے پر مسکراہٹ لیے اپنے خواب پورا کرنے لگا تھا۔

یارم اسے روک لیجئے وہ جا رہا ہے وہ اپنے پیچھے روح کی روتی آواز سن رہا تھا لیکن وہ رکا نہیں بلکہ تیزی سے قدم بڑھاتا آگے چلا گیا۔

○○○○

وہ اپنا موبائل فون حسن کے کمرے میں ہی بھول گیا تھا اسے واپس جانا پڑا روح اور یارم کمرے سے نکل رہے تھے ان کے پاس ایک چھوٹا سا معصوم بچہ تھا

کوئی نہیں بچا سکتا تمہارے بیٹے کو جھک جاو یارم کاظمی ہو سکتا ہے اللہ بھی یہی چاہتا ہو کہ تمہارا یہ غرور ٹوٹ جائے وہ اس کے قریب سے گزرتے ہوئے بولا جبکہ روح کی آنکھوں میں آنسو صاف دیکھ چکا تھا۔

یارم نے کوئی جواب نہیں دیا تھا بس رویام کو اپنے سینے سے لگائے اس کی تکلیف کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا جب وہ کمرے سے باہر نکلا

میری جان یہاں کوئی چاہتا ہی نہیں اس بچے کا باپ بہت مغرور ہے۔ وہ چاہتا ہی نہیں ہے کہ اس کے بچے کی جان بچے وہ فون پر بول رہا تھا۔

لیکن آپ کوشش کریں اس بچے کی جان بچانے کی اس بچے کو کچھ نہیں ہونا چاہیے آپ بات کریں ان لوگوں سے وہ بچہ بہت معصوم ہے کیسا ظالم بے حس باپ ہے جیسے اپنے ہی بیٹے کی پرواہ نہیں پری کو بہت غصہ آرہا تھا جبکہ اس کی یہ باتیں ان کے کانوں سے بھی دور نہ رہی تھی۔

بس میری جان ساری دنیا تمہاری جیسی تو نہیں ہے نا۔ یہاں بہت ظام لوگ ہیں یہاں کے لوگوں کو اپنی اولاد کی بھی پرواہ نہیں۔

اچھا اب میں ائیر پورٹ جا رہا ہوں پہنچ کر ہی تمہیں فون کروں گا اپنا بہت سارا خیال رکھنا اور ہمیشہ خوشی کے ساتھ رہنا۔

وہ اسے پیار سے سمجھاتے ہوئے فون بند کر چکا تھا بارہ بجے کی فلائٹ تھی اور اب تقریباً 20 منٹ پہلے ہی ایئرپورٹ کے اندر داخل ہوا فلائٹ کی اناؤنسمنٹ ہو چکی تھی۔

وہ اپنی فلائٹ لے لیا گے بھرا ہی تھا جب اسے اپنے سر پر کوئی بھاری چیز لگتی ہوئی محسوس ہوئی اس کا دماغ پوری طرح سے گھوما تھا۔

ooooo

پانی کا ٹھنڈا جگ کسی نے اس کے منہ پر دے مارا تھا پانی کے ساتھ جگ بھی اس کے سر پر اچھا خاصہ زور سے لگا تھا۔

وہ سمجھ چکا تھا اسے اغوا کرنے والے لوگ کون ہیں جب کہ اپنے منہ پر درد محسوس کرتے ہوئے اپنے غصے کو کنٹرول کرتا ہے وہ نفرت سے ان چاروں کو گھور رہا تھا۔

معصومہ کا تو بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اس کی گردن دبا کر اس کا قتل کر دے۔ وہ اس کی کوئی قریبی دوست تو ہر گز نہیں تھی لیکن اس وقت تو یارم کی وفادار ساتھی ہونے کا حق ہر طریقے سے ادا کر رہی تھی۔

یہ طریقہ نکالا ہے تم لوگوں نے مجھ سے بون میرو حاصل کرنے کا یارم کاظمی کو کہو یہ بھیک مانگنے کا انداز مجھے پسند نہیں آیا

اور کھولو مجھے میرا جانا بے حد ضروری ہے تم لوگوں کی سوچ سے زیادہ ضروری ہے میرا مصر پہنچانا۔ اگر میں مصر نہ پہنچا تو میرا چھ سال کا مقصد برباد ہو جائے گا۔ اتنی مار کھانے کے باوجود بھی وہ بے حد نارمل انداز میں بات کر رہا تھا

بیٹا تجھے تو ہم اوپر پہنچائیں گے اگر تم بون میرو دینے کو راضی نہ ہوئے شارف نے اس کے منہ پر زوردار مکا مارتے ہوئے اس کا گریبان پکڑ دھکی دے رہا تھا۔

حضر یارم کو فون کرواور اس یہاں بلاؤ اب آ گے جو ہو گا وہ خود دیکھ لے گا۔ تب تک میں اسے بون میرو دینے کے لیے راضی کرتا ہوں وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا تو خضر نے فورا اپنا فون نکالا تھا۔

اگر بون میر ووہ اپنی مرضی سے لے سکتے تو کب کے زبردستی لے چکے ہوتے لیکن ٹرانسفر میشن سے پہلے پیشنٹ کے سائن بے حد ضروری تھے جو اس کی مرضی سے کرنے تھے ورنہ یہ ممکن نہیں تھا۔

جبکہ خضر پچھتا رہا تھا اگر شاید وہ صبح اس سے اس لب و لہجے میں بات نہ کرتا تو پیار سے اسے منع سکتا تھا لیکن اس وقت اس پر اپنی ضد سوار تھی اسے اپنی ضد سے آگے کچھ بھی نہیں تھا معصوم بچے کی جان بھی نہیں

تم نے مجھے یہاں کیوں بلایا ہے شارف یارم تیزی سے اندر داخل ہوا لیکن سامنے کرسی پر باندھے درک کو دیکھ کر وہ سب کو گھور کر رہ گیا

یہ سالہ ہمارے رویام کو بون میر و نہیں دے رہا تھا اس لیے ہم نے۔۔۔شارف نے کچھ بولنے کی کوشش کی۔۔۔

کھولو اسے یہ کیا حرکت ہے ہم کسی سے زبردستی بون میر و نہیں لے سکتے وہ اسے کھولتے ہوئے کہنے لگا

لیکن رویام۔۔۔۔شارف نے کچھ کہنے کی کوشش کی

اچھا طریقہ نکالا ہے تم نے یارم کا ظمی بھیک مانگنے کا لیکن مجھے پسند نہیں آیا اگر اپنے بیٹے کی زندگی چاہتے ہو تو میرے سامنے بھیک تو تمہیں مانگا پڑے گی اس کی رسی کھلتے ہی وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔اور سخت نظروں سے اسے گھورتا وہاں سے نکل گیا

وہ سب یارم سے ناراض ہو رہے تھے کتنی مشکل سے وہ درک کو یہاں تک لائے تھے اور یارم نے اتنی آسانی سے اسے چھوڑ دیا

میں شرک نہیں کر سکتا۔مجھے اولاد دینے والی ذات اللہ کی ہے تو اسے بچائے گا بھی اللہ ہی اپنے بیٹے کی زندگی کے لئے میں کسی اور کے سامنے کیوں جھکوں۔جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اگر اللہ نہ چاہے تو یہ شخص بھی میرے بیٹے کو بچا نہیں سکتا۔

اگر اللہ نے میرے بیٹے کی زندگی لکھی ہے تو کسی کے سامنے جھکنے یا کسی کے سامنے بھیک مانگنے سے زندگی نہیں ملے گی۔ وہ جیسے ہار کر ان سب کو صفائی دے رہا تھا لیکن بات تو حقیقت تھی

شاید درک کو اس بات کا اندازہ تک نہیں تھا کہ وہ اپنی ضد میں اس سے کتنا بڑا گناہ کروانا چاہتا ہے۔

وہ اسے جھکانا چاہتا تھا لیکن شرک کرنے جیسا گناہ تو وہ بھی نہیں کر سکتا تھا

اس کی روح اس بات کو سمجھ چکی تھی وہ اسے رویام کے لیے شرک کرنے کا کہہ رہا ہے

وہ چاہتا تھا کہ وہ رویام کی زندگی کے لیے اس سے بھیک مانگے اس سے اپنے بیٹے کے لئے سانسیں مانگے روح نے خود بھی تو اس سے یہی کہا تھا کہ ہم صرف ایک خدا کو ماننے والے ہیں

بے شک درک بھی اس کی ذات کا ماننے والا تھا لیکن وہ اپنی ضد میں اسے گناہ کی جانب دھکیل رہا تھا

اور بے شک شرک کی کوئی معافی نہیں

اس نے زندگی کے ہر موڑ پر اسے اپنے سامنے جھکانا چاہا اس کا مقصد ہی یارم کاظمی کا غرور توڑنا تھا۔ لیکن اس غرور کو توڑنے کے لئے اس نے بہت غلط راستہ اپنایا تھا۔

ہاں یارم کاظمی کو اپنے مسلمان ہونے پر فخر تھا اسے اس بات کا غرور تھا کہ وہ ایک خدا کو ماننے والا ہے اور اس غرور کو وہ کبھی ٹوٹنے نہیں دے سکتا تھا بے شک اس کے بیٹے کی زندگی ہی کیوں نہ چلی جائے۔

"وہ یارم کاظمی تھا" وہ اپنی زندگی کے فیصلے خود کرتا تھا

کوئی درکشم قیوم خلیل آکر اسے اپنے سامنے جھکنے پر مجبور نہیں کر سکتا تھا

ooooo

یہ تو شکر تھا کہ اس کی فلائٹ مس نہیں ہوئی تھی وہ وقت پر ایئرپورٹ پہنچ چکا تھا اس کی حالت دیکھ کر ایک پل کے لیے ایئرپورٹ پر موجود لوگ اس کی جانب متوجہ ہوئے تھے لیکن وہ نظر انداز کرنے کا فن جانتا تھا

وہ خود کو یارم سے اوپر نہیں سمجھتا تھا لیکن اپنی ذات کو کسی سے نیچے سمجھ کر وہ اپنی ذات کی توہین بھی نہیں کر سکتا تھا

"وہ درکشم قیوم خلیل تھا" وہ سامنے والے کو اس انداز میں نظر انداز کرتا تھا کہ سامنے والا خود بھی کنفیوز ہو جائے کہ وہ دنیا میں موجود بھی ہے کہ نہیں۔

وہ وقت رہتے وہاں پہنچ چکا تھا راکیش پہلے ہی اس کے انتظار میں ایئرپورٹ پر تھا

تم خوشی سے رابطے میں ہو نہ وہ پری کا خیال رکھ رہی ہے نہ راکیش کے نظر آتے ہی اس نے پہلا سوال اس سے یہی پوچھا تھا۔

ہاں میں رابطے میں ہوں وہ پری کا خیال رکھ رہی ہے لیکن مجھے ایک بات کا ڈر ہے اس نے اپنے بہت سارے آدمیوں کو دبئی بھیجا ہوا ہے معصومہ ان لوگوں کی نظر میں ہے یہ نہ ہو کہ کسی کو پری کے بارے میں کچھ پتہ چل جائے۔

مجھے یقین ہے کہ وہ لوگ معصومہ پر پھر سے حملہ زور کریں گے مجھے سمجھ میں نہیں آرہا وہ صرف معصومہ کو ہی ٹارگٹ کیوں کرتے ہیں ان لوگوں کی نظر میں ذینی مر چکی ہے۔ معصومہ کو لوگ مار دینا چاہتے ہیں لیکن پری کے بارے میں بھی تو وہ لوگ جانتے ہیں وہ لوگ پری کو ڈھونڈنے اسے مارنے کی کوشش کیوں نہیں کر رہے

راکیش اس کے ساتھ آتے ہوئے ا سے سوال کرنے لگا

ان لوگوں کو لگتا ہے کہ پری مر چکی ہے ان لوگوں کو لگتا ہے کہ وہاں ہوسٹل میں جو لڑکی ملی تھی وہ پری تھی

کیا مطلب میں کچھ سمجھا نہیں کیا یتیم خانے میں بھی اس پر حملہ ہوا تھا راکیش پریشانی سے اس سے پوچھنے لگا

ھوسٹل میں ایک لڑکی کو بے دردی سے قتل کیا گیا تھا اس کا نام زویا تھا اور وہ لوگ اس غلط فہمی میں تھے کہ ان لوگوں نے صدیق کی دوسری بیٹی کو جان سے مار ڈالا ہے لیکن حقیقت تو یہ تھی کہ ان لوگوں نے پری کے سامنے زویا کو مارا تھا

مطلب کے زویا پری کا خواب خیال نہیں بلکہ حقیقت میں ایک جیتی جاگتی لڑکی تھی جس کا قاتل پاشا

مطلب کے پاشا اس غلط فہمی میں ہے کہ اس نے صدیق کی بیٹیوں کو جان سے مار ڈالا ہے اس کی نظر اب معصومہ پر ہے

تھی اس کی نظر صرف معصومہ پر تھی لیکن اب اسے پتہ چل چکا ہے کہ صدیق کی دوسری بیٹی بھی زندہ ہے یہاں سے آزاد ہونے کے بعد اس نے سب سے پہلے پری کی انفارمیشن اس یتیم خانے سے نکلوائی تھی اور وہاں موجود فائل میں پری کا سارا بائیوڈیٹا لکھا ہوا تھا جس میں وہ شدید خان صاحب کو کچرے کے ڈھیر سے ملی تھی

اور کب اسے وہاں اس یتیم خانے میں رکھا گیا۔ان سارے معلومات کے بعد پاشا کو یہ پتہ چل گیا کہ جس لڑکی کو اس نے مارا تھا وہ پری نہیں بلکہ زویا نام کی لڑکی ہے

اسی لیے میں نے پری کو وہاں سے کڈنیپ کروا کر یہاں پر بلایا تھا۔وہ لوگ جو وہاں سے بیس لڑکیوں کو کڈنیپ کر کے دبئی لانے والے تھے ان کو پری کی انفارمیشن میں نے دی تھی میں نے پری کو کبھی دیکھا تو نہیں تھا لیکن صدیق کی بیٹی کو بچانا میری زندگی کا واحد مقصد تھا

مجھے یہی لگتا تھا کہ یہ کیس صارم اپنے ہاتھ میں لے لے گا تو پری کے جان یہاں پر بچانا آسان ہو جائے گا لیکن ایسا نہیں ہوا یہ کیس کسی انسپکٹر سوریا ونشی کے ہاتھ آ گیا تھا وہ کتنا گھٹیا انسان ہے میں اچھے طریقے سے سمجھ چکا تھا

یارم کو اس کیس کی معلومات میں نے ہی دی تھی لیکن ان ایکس لڑکیوں میں پری کو پہچانا میرے لیے بے حد مشکل تھا میں پری کو بچانے اندر چلا تو گیا لیکن ان سب میں سے پری کون ہے میں نہیں جانتا تھا

لیکن شاید اللہ نے مجھے اس کی مدد کے لئے چنا تھا جس لڑکی کو بچا کر اپنے ساتھ لایا وہ پری ہی تھی وہ پہلے دن سے ہی مجھے اپنی جانب کھینچتی تھی کوئی احساس تھا جو مجھے اس کی جانب متوجہ کرتا تھا

میں اسے اپنے ساتھ لے آیا لیکن میں اپنے سر پر کسی قسم کی کوئی مصیبت نہیں ڈالنا چاہتا تھا میں اس لڑکی کو نظر انداز کر کے صدیق کی دوسری بیٹی کو ڈھونڈنے لگا ہوا تھا

چار دن کے بعد اس لڑکی کو میں نے پولیس سٹیشن کے باہر چھوڑ دیا لیکن اس دن مجھے پتہ چلا کہ صدیق کی بیٹی کو خون کی کمی ہے اور میرا پہلا شک اس لڑکی پر گیا جسے میں تھانے کے باہر چھوڑ کے آیا تھا

وہاں سے سیدھا پولیس سٹیشن گیا یہ اتفاق تھا یا کچھ اور اس لڑکی کی ذات میرے لئے بہت مشکلات پیدا کر رہی تھی صدیق کے گھر میں رہنے کے لئے مجھے سوسائٹی والوں کو اس بات کا یقین دلانا تھا کہ وہ لڑکی میری بیوی ہے اسے واپس لانا میری مجبوری بن گئی تھی

میں وہاں سے پری کو لے کر آیا اور اسے سیدھا نکاح کے لیے کہہ دیا اس وقت میرے دماغ میں یہ بات بالکل نہیں تھی کہ وہ لڑکی صدیق کی بیٹی ہو گی

بس میں اپنے دل میں پلنے والے جذبات کو نام دے چکا تھا مجھے پتہ نہیں تھا کہ میں اس کے بارے میں کیا سوچتا ہوں لیکن ان چار دنوں میں میں نے اپنے بے حد قریب محسوس کیا تھا میں نے اپنے دل کی پوری

رضامندی کے ساتھ اس سے نکاح کا فیصلہ کیا تھا لیکن اسی رات مجھے یہ پتہ چلا کہ وہ صدیق کی بیٹی ہے اس بات سے زیادہ مجھے اور کسی بات کی خوشی نہیں تھی

میں اس لڑکی کا محافظ ہوں اس سے بچانے کی قسم میں نے صدیق کو دی تھی۔ صدیق میرے لیے کیا ہے کہ میں خود بھی نہیں جانتا وہ ہم سب یتیموں کے لیے باپ تھا اس نے اپنے بچوں کو نظر انداز کر کے ہمیں سہارا دیا کوئی نہیں جانتا کہ اس صدیق کی تیسری بیٹی اس کی ماں کے ساتھ نہیں ملی تھی

کوئی نہیں جانتا کہ ذینی میرے پاس ہے یارم کو بھی اس بارے میں کچھ نہیں پتا اور میں صدیق کی قاتل کے موت کے ساتھ اس کے پیاروں کو یہ خوشخبری دوں گا

تین سال پہلے یارم نے صدیق کے قاتل کو مار ڈالا معصومہ نے خود اپنے ہاتھ سے اپنے باپ کی موت کا بدلہ لیا تھا لیکن وہ یہ کیوں بھول گیا کہ عارف پاشا کا بیٹا بھی اسی کے جیسا ہے

اس نے اپنے باپ کی موت کا بدلہ لینے کے لیے صدیق کی تین بیٹیوں کو جان سے مارنے کے ہر ممکن کوشش کی ہے اور اس کوشش میں ایک معصوم لڑکی زویا ماری گئی ہے

اور اس کی وجہ سے آج میری پری دردناک زندگی گزار رہی ہے میں صدیق کی موت کا بدلہ ضرور لوں گا پاشا کو جینے کا کوئی حق نہیں ہے اس نے ہم سب یتیموں کو ایک بار پھر سے یتیم کر دیا۔

وہ کسی نہ کسی طرح سے صدیق کی تینوں بیٹیوں کی زندگی ختم کرنا چاہتا ہے پری کا ڈر ختم کرنے کے لیے اسے ختم کرنا ہو گا پری کو ایک نئی زندگی دینے کے لیے معصومہ کو ہر وقت موت کے ڈر سے نکالنے کے لیے لیے اور ذینی کو اس آگ کے خوف سے بچانے کے لیے پاشا کو مارنا ہو گا

پر پاشا کو میں اکیلا نہیں ماروں گا پاشا کو صدیق کے سارے بچے مارے گے یارم نے مجھ سے میری بہن چھین لی ہے لیکن میں اس سے اس کے بیٹے ہونے کا حق نہیں چھینوں گا ہم سب صدیق کے بچے ہیں ہم سب مل کر صدیق کی موت کا بدلہ لیں گے

وہ سرخ آنکھوں میں دہشت لیے راکیش کو اپنی پلاننگ بتا رہا تھا

راکیش بھی کوئی غیر نہیں تھا راکیش اور خوشی ہندوستان کی سڑکوں پر بھیک مانگ رہے تھے جب صدیق نے انہیں ایک نئ زندگی دی تھی وہ انہیں اپنے ساتھ دبئی لے کر آیا سات سال تک ان کی پرورش کی یارم صارم خضر شارف لیلی درک خوشی درکشم کے علاوہ ناجانے کتنے لوگ تھے جنہیں صدیق ایک نئ زندگی دینے کے لیے اپنی زندگی کو نظرانداز کر گیا تھا

oooooo

درک وہ آدمی تھوڑی دیر میں سامنے آئے گا ہم یہی سے گولی چلاتے اسے جان سے مار ڈالیں گے اُس نے اپنا پلان بتایا

نہیں ہم اسے یہاں سے نہیں ماریں گے ہم اسے اپنے ساتھ لے کر جائیں گے میں تمہیں پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ ہم یارم سے اس کے بیٹے ہونے کا حق نہیں چھین سکتے اسے پورا حق ہے صدیق کے قاتل کو اپنے ہاتھوں سے مارنے کا

لیکن ہم وہاں پہنچیں گے کیسے میرا مطلب ہے وہ آدمی کسی انجان سے نہیں ملتا اور نہ ہی باہر کے کسی آدمی سے ملنے کا خواہش مند ہے اور اگر اسے یہ پتہ چلے گا کہ ہم لوگ اسے جان سے مارنے آئے ہیں تو وہ ہم سے ملے گا ہی نہیں بلکہ وہ پہلے ہی بھاگ جائے گا

راکیش کو اس آدمی کی سمجھ نہیں آرہی تھی جس کے پاس صدیق کے قاتل کو مارنے کا اتنا اچھا موقع تھا لیکن وہ اسے مار نہیں رہا تھا

ڈارلنگ ہم اسے تڑپا تڑپا کر ماریں گے وہ آنکھ دباتا مسکرا کر وہی سے نیچے کی جانب جمپ کر گیا تھا اس کا اشارہ ملتے ہی رکیش وہی سے پیچھے کی جانب جھک گیا جب کہ وہ آگے کی جانب آگیا

oooooo

کون ہو تم کہاں گھسے آرہے ہو تمہیں اس طرح اندر آنے کی اجازت کس نے دی ہمارے صاحب کسی سے نہیں ملتے چلے جاؤ یہاں سے ایک حبشی غصے سے اسے پیچھے کی جانب دھکیلتے ہوئے بولا

مجھے پاشا سے ملنا ہے اور مجھے کوئی روک نہیں سکتا بہتر ہے کہ تم لوگ مجھ اس سے ملنے دو ورنہ

ورنہ کیا کرو گے تم بتاؤ ذرا وہ پستول نکالتا اس پر تان کر بولا تو درک ہنس دیا

تمام لوگوں کو مار دوں گا میں یہاں صرف ایک ہی قتل کرنے کے لئے آیا ہوں پاشا کے علاوہ میری اور کسی سے کوئی دشمنی نہیں ہے اس لیے بہتر ہو گا کہ تم لوگ میرا راستہ چھوڑ دو

ورنہ اپنی موت کے ذمہ دار تم لوگ خود ہوں گے میں تم لوگوں کو نہیں مارنا چاہتا میں اپنے ہاتھ کو صرف ایک ہی خون سے رنگنا چاہتا ہوں اگر تم لوگ زندہ رہنا چاہتے ہو تو میرے راستے سے ہٹ جاؤ وہ انہیں دھمکی دیتے ہوئے بولا تو اس کی بات پر وہ دونوں قہقے لگا کر ہنسے

اچھا تم ہمیں مارنے نہیں آئے وہ اسے پیچھے کی جانب تساں دیتے ہنستے ہوئے بولا وہ اس کا مذاق اڑا رہا تھا۔

درک کو اس کا انداز بالکل اچھا نہیں لگا تھا وہ اگلے ہی لمحے اپنا کام کر چکا تھا

ایک ٹانگ فضا میں لہراتے ہوئے اس نے گھوم کر پہلے ایک شخص کے منہ پر اپنی لات ماری اور دوسرے ہی لمحے وہ دوسرے کے پیٹھ پر اپنی کنی مارتا ہوا ان دونوں کو زمین بوس کر چکا تھا

ان دونوں کو نظرانداز کرتے ہوئے وہ اندر کی جانب گیا تو وہ اس کے پیچھے بھاگتے ہوئے آنے لگے ان کا مقصد اسے اپنے مالک تک پہنچنے سے روکنا تھا لیکن وہ یہاں رکنے پیچھے ہٹنے نہیں آیا تھا اس کے چھ سال کا مقصد آج حاصل ہونے جارہا تھا

ان لوگوں نے صدیق کو زندہ زمین میں دفنا کر اس سے اس کی سانسیں چھین لی تھی وہ کتنا رویا کتنا تڑپا صدیق کی موت کا سن کر

کتنی تکلیف سہی تھی اس نے اس دن سے وہ ایک بھی رات سکون سے سو نہیں پایا تھا اور آج طارق اور طاہر نے اسے یہ بتایا تھا کہ پاشا کہاں ہے اس نے انہیں یہ نہیں بتایا تھا کہ وہ پاشا کو جان سے مار دینا چاہتا ہے کیونکہ وہ جانتا تھا کہ پاشا غلط کام کرتا ہے وہ غلط کاموں میں مبلوس ہے وہ بچوں کو کڈنیپ کر کے ان بچوں کے ہاتھ پر کاٹ کر انہیں بھیک مانگنے پر مجبور کر دینا یہ اس کا پیشہ ہے

پولیس اس کے بارے میں ساری معلومات رکھتے ہوئے بھی اس کے خلاف کچھ نہیں کر پاتی تھی ایسے کاموں کے لئے انہیں درک جیسے لوگوں کی ضرورت پڑتی تھی ان لوگوں نے خود درک کو یہاں پر بھیج کر اسے پاشا کے لیے کام کرنے پر منایا تھا تاکہ وہ پاشا کی کام کی ساری انفارمیشن انہیں وقت بر وقت دیتا رہے

یہی وجہ تھی کہ ان لوگوں نے اسے بادشاہ کے پاشا میں سب کچھ بتا دیا تھا اس کے علاوہ کوئی نہیں جانتا تھا کہ پاشا اس وقت مصر میں رہتا ہے

جب کہ وہ اپنے آدمیوں کو دبئی میں بھیج چکا تھا اپنے واحد دشمن صدیق کی بیٹی کو جان سے مارنے کے لیے معصومہ کو بچانے کے لئے یارم کاظمی ہی کافی تھا اسے یقین تھا کہ وہ معصومہ کو کچھ نہیں ہونے دے گا معصومہ کو لے کر وہ کسی بھی پریشانی کا شکار نہیں تھا اسے بس اپنی پری کی ٹینشن تھی

وہ ان لوگوں کو چکمہ دیتا وہی اندر چھپ گیا جب کہ وہ دونوں ہی اسے ڈھونڈنے میں لگ چکے تھے ان ہٹے کٹے باڈی گارڈز کو ایک بار میں ختم کرنا درک کے لئے کوئی آسان نہیں تھا ان دونوں کا الگ الگ ہونا بے حد ضروری تھا۔

اسے ان دونوں کو اکیلے اکیلے مارنا تھا ایک ایک کر کے ان میں سے ایک حبشی اس کو ڈھونڈتا ہوا آگے کی جانب آیا تو اسے اکیلا دیکھتے ہی درک نے اس پر حملہ کر دیا اس کے ایک ہی پنچ سے وہ کراہ کر زمین پر گرنے ہی والا تھا کہ درک نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے اپنی دو انگلیوں کو سانپ کی شکل دیکھ کر اس کی گردن کے اندر گھسا دیا تھا

اس کے بے ہوش ہوتے ہی وا سے زمین پر دھکا دیتا باہر نکل گیا اب دوسرے کو اس کے انجام تک پہنچانا اس کے لئے ہر گز مشکل نہیں تھا۔

اس کے سامنے آتے ہی درک نے ایک ٹانگ فضا میں لہراتے اس کے گردن کے بیچوں بیچ وار کیا۔ وہ لمحے میں زمین پر ڈھیر ہو چکا تھا

ان کا شور سن کر وہ آدمی تیزی سے باہر نکلا تھا اسے پہچاننے میں اس نے ایک سیکنڈ نہیں لگایا اس انجان کو یہاں دیکھ کر وہ سمجھ گیا تھا کہ یقیناً وہ اس کی موت کا سامان کر کے آیا ہے اپنے ہاتھ میں موجود پستول سے وار کرتے ہوئے وہ درک کے کندھے کو زخمی کر چکا تھا۔

درک اس تکلیف کو سہتے ہوئے اگلے ہی لمحے اپنی جیب سے پاوڈر نکالتے ہوئے اس کے اوپر پھینک ڈالا راکیش تیزی سے اس کے پیچھے اندر داخل ہوتے ہوئے وہ اس آدمی کو گرنے سے پہلے ہی تھام چکا تھا

تمہارے چہرے پر کیا ہوا وہ اس کے چہرے پر زخموں کو دیکھتے ہوئے پریشانی سے بولا وہ جب سے ایئر پورٹ سے اس کے ساتھ یہاں تک آیا تھا مسلسل اس کے چہرے پر موجود زخموں کو دیکھ رہا تھا۔

لیکن اب اس کے زخم اور زیادہ ہو چکے تھے گولی اس کے کندھے پر لگی تھی لیکن اس نے گولی کا زیادہ اثر نہیں لیا تھا کیونکہ اس کے اثر لینے سے وہ اپنے مقصد سے پیچھے ہٹ سکتا تھا اب صدیق کے لیے وہ اتنی تکلیف تو سہی سکتا تھا

جب کہ اس کے چہرے کا نقشہ معصومہ نے مکّہ مار مار کر بگاڑا تھا

سالی صاحبہ کی کرم نوازی ہے اٹھاؤ اسے جلدی دبئی پہنچنا ہے مجھے میرے بھانجے کی جان بچانی ہے وہ اسے اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتے تیزی سے وہاں سے نکل گیا تھا اسے حیرت ہوئی تھی اتنا بڑا گناہگار صرف دو بوڈیگاڈ کے سہارے پر یہاں چھپ کر بیٹھا تھا

شام کے وقت اسے فلیٹ میں کچھ عجیب سی الجھن محسوس ہو رہی تھی ڈر بھی لگ رہا تھا یہ نہ ہو کہ کچھ الٹا سیدھا ہو جائے وہ اس پر بہت بڑی ذمہ داری لگا کر گیا تھا وہ کسی بھی قسم کا رسک نہیں لے سکتی تھی درک کے حوالے سے پری کے ساتھ دشمنی اپنی جگہ لیکن وہ صدیق کی بیٹی تھی وہ اسے خطرے میں ڈالنے کا سوچ بھی نہیں سکتی تھی

وہ فلیٹ کے اندر داخل ہوئی تو سامنے ہی پری جانماز بچائے اپنی عبادت میں مصروف تھی اسے دیکھ کر وہ مسکرائی

اس کی مسکراھٹ کا جواب مسکرا کر دیتے ہوئے اس نے پورے گھر کو چیک کیا تھا کہیں پر کوئی بھی نہیں تھا لیکن اندر ایک ڈر پیدا ہو گیا تھا

اسے پتہ چل چکا تھا کہ پاشا اپنے بہت سارے آدمیوں کو دبئی بھیج چکا ہے اور اس کا مقصد معصومہ کو قتل کرنا تھا لیکن پری بھی اس سے چھپی ہوئی ہر گز نہیں ہے

یہ تم کیا کر رہی ہو ایک ہر چیک کر رہی ہو کبھی دروازے چیک کر رہی ہو کبھی کھڑکی سکون نہیں ہے کیا وہ اسے دیکھتے ہوئے مسکراتے ہوئے پوچھنے لگی تو خوشی نے ایک نظر سے دیکھا

کوئی بھی نہیں ہے ڈارلنگ ہوا ہونے کی وجہ سے مجھے ڈر ہے کہ تمہاری نازک سے جان ہوا سے اڑ نہ جائے اسی لئے سارے گھر کے دروازے بند کر رہی ہوں

وہ اسے جواب دیتے ہوئے ابھی پیچھے کی طرف بڑھی ہی تھی جب پری چکرتے سر کے ساتھ زمین پر گرنے لگی

تم ٹھیک تو ہو کو بھاگتے ہوئے اس کے پاس آئی اور اسے تھام کر صوفے پر بٹھا کر پوچھنے لگی

مجھے میری طبیعت ٹھیک محسوس نہیں ہو رہی مجھے شام سے چکر آ رہے ہیں اور ہاتھ پیروں میں درد ہو رہا ہے

اپنی طبیعت کی ناسازی محسوس کرتے ہوئے اس نے بتانا ہی ضروری سمجھا وہ نہیں چاہتی تھی کہ درک کی غیر موجودگی میں وہ کسی پر بھی بوجھ بنے

آؤ میں تمہیں ہسپتال لے کر چلتی ہوں مجھے بھی تمہاری طبیعت بالکل ٹھیک محسوس نہیں ہو رہی تمہارا چہرہ بھی سرد پڑ رہا ہے

اور جہاں تک مجھے لگتا ہے ہمارا فلیٹ میں رہنا ٹھیک بھی نہیں ہے آج کا شارف بھی یہاں پر نہیں ہے کچھ بھی ہو سکتا ہے وہ بے حد کم آواز میں بولی لیکن پری نے پھر بھی اس کی مکمل بات سن لی تھی

کیا ہو سکتا ہے اور شارف وہ سامنے والے فلیٹ والے کی بات کر رہی ہو نہ تم اس نے یاد کرتے ہوئے پوچھا تو اس نے ہاں میں سر ہلا دیا

ہاں وہ کافی اچھا آدمی ہے میری کافی مدد کر دیتا ہے جب یہاں ہوتا ہے درک نہیں ہے تو میں ہی تمہیں اکیلے ہسپتال لے جاؤں گی اس نے بات بناتے ہوئے کہا

چلومیرے خیال میں ہسپتال جاناچاہیے پری نے اپنی طبیعت مزید خراب محسوس کرتے ہوئے کہاتوخوشی کو بھی اٹھ کھڑی ہوئی

وہ خراب طبیعت کے باوجود بھی کبھی کھل کر بات نہیں کرتی تھی لیکن آج شاید اس کی طبیعت زیادہ خراب تھی اس لئے ہسپتال جانے کے لئے بھی راضی ہو گئی تھی

اس کے ساتھ باہر آتے ہوئے سے اچھے سے فلیٹ کو لاک کرتے ہوئے ہر جانب دیکھا تھا اسے شام سے ہی کچھ گڑبڑ محسوس ہو رہی تھی

پہلے دوانجانے لوگ اسے اپنے فلیٹ کے باہر نظر آئے تھے جنہیں وہ نظر انداز کر گئی لیکن اس کے بعد اسے ایسا محسوس ہوا کہ کوئی ہے جو ان پر نظر رکھے ہوئے ہے

وہ باہر نکلی ہوئی تھی کہ سامنے سے چاچا آتے دکھائی دئے اس کے چہرے پر خوشی آگئی تھی کیونکہ ان کا ہونا بھی اس کے لیے بہت اہمیت رکھتا تھا

شکر ہے آپ آگئے چچا میں بہت زیادہ گھبرا گئی تھی کسی پری کو گاڑی میں بٹھاتے ہوئے ان سے کہنے لگی تو وہ مسکرا دیئے

تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں اللہ نے چاہا تو سب کچھ ٹھیک ہو گا کیا ہوا ہے پری کو اسکا چہرہ اتنا زرد کیوں ہو رہا ہے۔

چاچا ویسے آج پری پہلی بار ہی ملے تھے لیکن خوشی نے انہیں یہ بتایا تھا کہ وہ خوشی اور راکیش کے دور کے رشتے دار ہیں جس پر وہ بھی مسکراتے ہوئے ان سے ملی تھی

چچا اس کی طبیعت بہت خراب ہے میں اسے ہسپتال لے کر جا رہی ہوں آپ بھی ہمارے ساتھ چلیں اس نے گاڑی کی چابی ان کی جانب بڑھ جاتے ہوئے کہا تو انہوں نے چابی کو فوراہی تھام لیا

درک جانے سے پہلے پری اور خوشی کس سیفٹی کے لیے اس باڈی گارڈ کا انتظام کر کے گیا تھا چاچا نہ صرف ایک ریٹائرڈ پولیس آفیسر تھے بلکہ درک کے اعتبار کے انسان بھی تھے وہ خوشی اور پری کے معاملے میں صرف انہی پر ہی یقین کر سکتا تھا

ooooo

اسپتال پہنچتے پہنچتے پری کی طبیعت زیادہ خراب ہو گئی تھی اس کا چہرہ تو جو زرد ہوا سو ہوا اس کے جسم میں جیسے جان ہی ختم ہو گئی تھی ڈاکٹر نے اسے فوراً امر جنسی وارڈ میں شفٹ کر دیا تھا۔

ان کے جسم میں خون نہایت ہی کم ہے آپ لوگ اتنے لاپرواہ کیسے ہو سکتے ہیں صبح سے ان کی طبیعت خراب تھی اور آپ نے اتنی زیادہ لاپرواہی کا مظاہرہ کیا ہمیں ابھی او نیگیٹو بلڈ کی ضرورت ہے جا کر انتظام کریں ڈاکٹر چاچا سے سختی سے کہتی دوبارہ اندر چلی گئی تھی

چاچا اب کیا ہو گا اس کی طبیعت بہت زیادہ خراب ہو گئی ہے مجھے بہت ٹینشن ہو گئی ہے چاچا ہم کیا کریں گے خوشی ہر براہٹ میں کچھ بھی سمجھ نہیں پا رہی تھی

میں دوسرے ہسپتال جا کر وہاں سے پتہ کرتی ہو سکتا ہے بلڈ کا انتظام ہو جائے آپ بھی پلیز کوشش کریں کہ کہیں سے بھی بلڈ مل جائے کیونکہ ڈاکٹر نے کہا ہے کہ ہسپتال میں اس وقت یہ بلڈ نہیں ہے

اور میرا نہیں خیال کہ رات کے اس وقت کوئی بھی بلڈ دینے پر راضی ہو گا اور ویسے بھی آج کل انجان لوگوں کو کوئی کچھ نہیں دیتا اب پلیز جا کر پتا کریں میں بھی جاتی ہوں

وہ چاچا کو بھیجتے ہوئے خود بھی تیزی سے ہسپتال سے باہر نکل گئی تھی اس وقت وہ بلڈ کا انتظام کہاں سے کرتی وہ نہیں جانتی تھی بس پتا تھا تو اتنا اگر بلڈ نہ ملا تو اس کی جان بھی جا سکتی تھی اور اگر ایسا ہوتا تو درک کیسے زندہ رہتا

اس نے تو ابھی جینا شروع کیا تھا ابھی اپنی زندگی کو خوشی سے گزارنا شروع کیا تھا خوشی نے اتنے سالوں میں کبھی بھی اسے اتنا خوش نہیں دیکھا تھا جتنا ان پچھلے چند دنوں میں اس لڑکی کا ساتھ اس کے لئے سب کچھ تھا وہ اس سے محبت کا دعوی کرتی تھی تو بھلا اس کی اداسی اور اس کے دکھ کو نظرانداز کیسے کرتی وہ اس سے اتنی محبت کرتی تھی کہ اس کی خوشی کے لئے وہ اپنی جان بھی دے سکتی تھی

ooooo

روح کی طبیعت بہت خراب تھی اس نے رو رو کر اپنا حشر کر رکھا تھا ڈاکٹر نے رویام کو جواب دے دیا تھا اب اس کے بچنے کے کوئی چانس نہیں تھے یارم خود بھی ٹوٹا بکھرا بیٹھا تھا

خدا پر یقین اسے نیچے نہیں گرا سکتا تھا رویام کی آخری سانس تک اسے یقین تھا کہ کوئی نہ کوئی حل نکل آئے گا لیکن جب لہو بہتا ہے تکلیف تو ہوتی ہے یارم بھی اس وقت تکلیف میں تھا

اپنے خون کی آخری سانسیں دیکھتے ہوئے وہ اس وقت درد کی آخری انتہا پر تھا

رویام کا کہنا بابا درد ہے اسے توڑ رہا تھا وہ دبئی کا ڈون اپنے بیٹے کی تکلیف کو کم کرنے سے قاصر تھا

وہ رویام کے پاس بیٹھا تھا جب اس نے نرس کو باہر سے بوڑھے شخص کو خون کا انتظام کرنے میں جلدی کرنے کے لئے کہا

پیشنٹ کو او نیگیٹیو بلڈ کی ضرورت تھی۔ خون نہ ملنے پر اس کی جان جا سکتی تھی انسانیت کے احساس سے وہ اٹھ کر باہر نکل گیا

ڈاکٹر میرا بلڈ او نیگیٹیو ہے آپ میرا بلڈ لے لیں وہ نہیں جانتا تھا وہ کس کی جان بچانے جا رہا ہے بس وہ کسی کو اس حالت میں مرنے نہیں دے سکتا تھا جس میں وہ اسے بچا سکتا ہے۔

ڈاکٹر نے اس کی بات سنتے ہی خوشی سے اس کا شکریہ ادا کیا

اور اسے بلڈ لینے کے لئے روم میں شفٹ کر دیا گیا

ooooo

ہم یہ احسان زندگی بھر نہیں بھولیں گے تم نے ہم پر سچ میں بہت بڑا احسان کیا ہے تم نہیں جانتے کہ اگر آج اس بچی کو کچھ ہو جاتا تو میں سر اٹھا کر جینے کے قابل نہیں رہتا

وہ مجھ پر اعتبار کر کے اس کا علاج ڈھونڈنے گیا ہے تم سچ میں میرے لئے کسی فرشتے سے کم نہیں ہو وہ ہاتھ جوڑتے ہوئے کہنے لگے تو یارم نے ان کا ہاتھ تھام لیا

کوئی فرشتہ نہیں ایک عام سا انسان ہوں اور انسانیت کے ناتے مجھ سے جو کچھ ہو سکا میں نے کیا ہے اور جہاں تک کسی کی جان بچانے کی بات ہے تو جان بچانے والی ذات اوپر اللہ کی ہے

ہم تو بس وسیلہ ہوتے ہیں یاد عا کر لیتے ہیں آپ دعا کیجیے کہ میرا بیٹا ٹھیک ہو جائے وہ یہ کہہ کر اندر جا چکا تھا لیکن ان بزرگ کا انداز کچھ ایسا تھا کہ وہ یارم کو بار بار شکریہ ادا کر رہے تھے

اگلا دن بھی اسی طرح سے گزر گیا تھا رویام کو تھوڑی دیر کے لئے ہوش آیا لیکن جب تکلیف شروع ہوئی ڈاکٹر نے اسے دوبارہ بے ہوش کر دیا

چاچا کے بار بار شکریہ ادا کرنے کی وجہ سے یارم خود بھی اس لڑکی کی عیادت کے لیے گیا تھا۔وہ لڑکی اسے بہت بچکانہ سے لگی اس کی باتیں اس کا انداز بالکل چھوٹے بچوں جیسا لگا تھا لیکن نہ جانے کیوں اسے لگا کے وہ کچھ حد تک معصومہ سے مشابہت رکھتی ہے

روح کی حالت اس سے دیکھی نہیں جا رہی تھی اس نے زبردستی روح کو گھر بھیج دیا تھا اسے یقین تھا اگر وہ یہاں پر رہی تو رویام کی حالت دیکھ دیکھ کر وہ پہلے مر جائے گی

سر ہم کچھ بھی نہیں کر پائے کوئی اور انسان بون میرو دینے کو تیار نہیں ہے اور یہاں پر جس بندے کا میچ ہوا تھا وہ بھی غائب ہو چکا ہے آئی ایم سوری لیکن ہم آپ کو کسی قسم کی کوئی جھوٹی امید نہیں دے سکتے

اس نے آج جیسے امید پر قائم اس امید کو بھی توڑنے کی کوشش کی تھی

جان بچانے والی ذات اوپر والے کی ہے اگر وہ نہیں چاہتا تو جو بون میرو دے سکتے ہیں وہ بھی نہیں دے سکیں گے۔

آپ لوگوں کا شکریہ کہ آپ اب تک اپنی کوشش جاری رکھے ہوئے ہیں یارم ان لوگوں کا شکریہ ادا کرتا اندر رویام کے پاس آ گیا تھا اس کا ننھا سا وجود بے جان پڑا تھا

کیا تھا وہ اپنے معصوم سے بچے کی زندگی کے لیے کچھ نہیں کر پا رہا تھا خود کو اتنا بے بس تو اس نے کبھی بھی محسوس نہیں کیا تھا اس نے خضر کو فون کر کے انہیں ہسپتال بلا لیا تھا شاید یہ وقت تھا اسے الوداع کرنے کا

○○○○○

اسے دوائیوں کے زہر اثر کھا گیا تھا وہ مکمل طور پر بے ہوش تھی یارم کی موجودگی میں خوشی ہسپتال میں نہیں رہی تھی لیکن چاچا ہر وقت اس کے ساتھ تھے اس کا ٹریٹمنٹ شروع کر دیا گیا تھا لیکن چاچا کو جو ڈر تھا وہی ہوا

ان کی آنکھ لگے ابھی تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی جب انہیں کچھ گڑ بر محسوس ہوئی سامنے دیکھا تو بیڈ پر پری نہیں تھی وہ تیزی سے اٹھ کر باہر نکلے تو تین حبشی اسے کڈنیپ کر کے لے کر جا رہے تھے

انہوں نے آگے بڑھتے ہوئے پری کی جان بچانے کی کوشش کی لیکن اس سے پہلے ہی وہ ان پر حملہ کرتے ہوئے انہیں بری طرح سے مارنے پیٹنے لگے

وہ لوگ انہیں آواز پیدا نہیں کرنے دے رہے تھے لیکن پھر بھی ساتھ والے کمرے میں موجود یارم گڑبڑ میں محسوس کر چکا تھا وہ تیزی سے کمرے سے باہر نکلا جب چاچا کو زمین پر زخمی حالت میں پایا

اسے بچالو بیٹا وہ اسے لے کر جا رہے ہیں خدا کے لئے اسے بچالو وہ ہسپتال سے باہر جانے والے راستے کی جانب اشارہ کر رہے تھے یارم ان کی طرف بڑھنے کے بجائے تیزی سے باہر کی طرف نکلا تھا

وہ لوگ پری کے بے ہوش وجود کو گاڑی میں ڈال رہے تھے لیکن یارم کے ہوتے ہوئے تو ایسا نا ممکن تھا وہ جلد ہی ان لوگوں تک پہنچ گیا

کس کے آدمی ہو تم لوگ اور کیوں یہ سب کر رہے ہو وہ ان پر حملہ کرتے ہوئے کچھ ہی دیر میں ان کی درگت بنا چکا تھا وہ لوگ بھی اسے بہت اچھی طرح سے پہچان چکے تھے

اسی لئے پاشا کا نام لینے کے بجائے اپنی ہی کہانی بنانے لگے ان لوگوں کا کہنا تھا کہ درک نے ان کا بہت زیادہ نقصان کیا ہے جس کے بدلے میں وہ اس کی بیوی کو لے کر جا رہے ہیں تا کہ وہ اس کا نقصان پورا کرے

یارم کو ان کی کہانی من گھڑت لگی تھی لیکن پری کو وہ کسی بھی قسم کی مصیبت میں نہیں ڈال سکتا تھا

وہ جلد ہی ان لوگوں کو ان کے انجام تک پہنچا چکا تھا پری کو واپس کمرے میں لاتے ہوئے اس کا دھیان ایک بار پھر سے پری کے چہرے پر گیا تھا نہ جانے کیوں اس کے ہونٹ بالکل معصومہ جیسے لگ رہے تھے

بیٹا میں آپ کا یہ احسان زندگی بھر نہیں بھولوں گا وہ اس کے پاوں پکڑتے ہوئے کہنے لگے تو یارم پیچھے ہٹ گیا

ان کا انداز ایسا تھا جیسے وہ اس لڑکی کے نوکر نہ ہو بلکہ اس کے باپ ہوں

OOOOO

اس کی جان یارم نے بچائی ہے خدا کا شکر ہے کہ یارم کا خون اس کے بلڈ سے میچ کر گیا لیکن یارم نہیں جانتا کہ وہ لڑکی تمہاری بیوی ہے اور میں بھی چھپ گئی تھی میں بھی یارم کے سامنے بالکل بھی نہیں آئی

مجھے لگا یہ نہ ہو کہ مجھے دیکھ کر یارم اسے بلڈ دینے سے انکار کر خوشی اسے ایئر پورٹ پر لینے آئی تو اسے ساری بات بتائی

مجھے یقین ہے کہ وہ حملہ کرنے والے لوگ پاشا کے ہی تھے لیکن ان لوگوں نے کہانی بنائی کہ تم نے ان کا کوئی نقصان کیا ہوا ہے جس کے بدلے میں وہ تمہاری بیوی کو اٹھا کر لے جا رہے ہیں

شاید وہ لوگ یارم کی نظروں میں نہیں آنا چاہتے تھے لیکن فی الحال انہیں پتہ نہیں ہے کہ ان کا باس ہمارے قبضے میں ہے خوشی کو یہ جان کر خوشی ہوئی تھی کہ صدیق کا قاتل اور ان کے قبضے میں ہے۔

جبکہ درک کو ہسپتال پہنچنے کی جلدی تھی اس بار وہ ہسپتال پری کے لیے نہیں بلکہ رویام کیلئے پہنچنا چاہتا تھا

oooooo

اچانک آپریشن شروع ہو جانے کی خبر نے ان سب کو چونکا دیا تھا

وہ سب لوگ نا امید ہو کر بیٹھے تھے جب انہیں درک زخمی حالت میں آپریشن تھیٹر کی طرف جاتا ہوا نظر آیا

وہ شخص کہاں سے واپس آیا تھا اور اس کے دل میں اس کے بیٹے کے لیے رحم کیسے جاگ آیا وہ نہیں جانتا تھا لیکن اس وقت وہ اس کے لئے کسی فرشتے سے کم نہیں تھا

آپریشن کامیاب ہو گیا تھا ان کے بیٹے کی جان بچ گئی تھی وہ موت کے منہ سے واپس آگیا تھا اس چیز سے زیادہ خوشی کو یارم اور کسی چیز کی نہیں تھی

ooooooo

وہ اس کے سینے پر سر رکھے مسلسل روئے جا رہی تھی لیکن اسے اپنی باہوں میں لیے درک کے چہرے پر مسلسل ایک مسکراہٹ تھی

آپ کو گولی لگی آپ نے مجھے کیوں نہیں بتایا اتنی خراب ہو گئی آپ کی حالت آپ تو میرا علاج ڈھونڈنے کے لیے گئے تھے اور وہاں خود زخمی ہو کر آ گئے وہ اس کے سینے سے سر اٹھاتے اس کے سینے پر مکا مارتی اس سے لڑ رہی تھی جہاں وہ تکلیف سے کراہ اٹھا وہی اس کے اس پیارے سے انداز پر اچانک ہی اس کا چہرہ اوپر کرتے ہوئے اس کے لبوں کو اپنے لبوں کی قید میں لے چکا تھا

بہت تکلیف میں ہوں اس وقت یا تو میری تکلیف کو کم کر دو یا پھر میرے اتنے پاس نہ رہو کہ میں بے خود ہو جاؤں اسے خود میں بھیجے ہوئے وہ اس حالت میں بھی رومانس ہی کر رہا تھا

اس طرح سے بات نہ کریں میں بہت غصہ ہوں آپ سے وہ دوبارہ اس کے سینے پر سر رکھتی ناراضگی سے بولی تھی

لیکن غصہ کیوں ہو یہ بھی تو بتاؤ اس کے گالوں کو اپنے لبوں سے چھوتے ہوئے مکمل بے خود ہوئے جا رہا تھا پری کے اس انداز نے اسے مزید مدہوش کر دیا تھا

آپ میرا علاج ڈھونڈنے گئے تھے بتائیں مجھے سچ سچ درک آپ کیا کرتے ہیں یہ چہرے پر اتنے زخم یہ گولی آپ خود اس وقت ہسپتال کے بیڈ پر پڑے ہیں مجھے سچ سچ بتائیں آپ کون سا کام کرتے ہیں آپ کوئی خطرناک کام تو نہیں کرتے نا جس کی وجہ سے۔۔۔ وہ اپنے شک کو زبان دے کر آج کلیئر جواب چاہتی تھی

-

میں تم سے سچ کہہ رہا ہوں تمہاری قسم میں تمہارا علاج ڈھونڈنے گیا تھا اور میں تمہارا علاج ڈھونڈ کے لایا ہوں

اب تمہارا اعلاج ہو جائے گا اب تمہیں کبھی کوئی ٹینشن نہیں ہو گی تمہیں کوئی تکلیف سہنی نہیں پڑے گی تمہیں کوئی برے خواب نہیں آئیں گے

وہ اسے آپ نے بے حد قریب کرتا پیار سے سمجھا رہا تھا جب اچانک دروازہ کھلا دروازے پر یارم کے ساتھ روح کو دیکھ کر وہ لمحے میں اس سے دور ہوئی تھی

میں آپ کو ان ہی کے بارے میں بتا رہی تھی انہوں نے میری جان بچائی تھی اور اب سے یہ میرے بھائی ہے وہ یارم کو دیکھتے ہوئے اسے بتانے لگی درک نے کوئی جواب نہیں دیا تھا صرف ہاں میں سر ہلا دیا تھا جبکہ روح کو یارم کے ساتھ دے کر وہ خود بھی کچھ کنفیوز تھی

آپ رومی کی ماما ہیں نہ اس لڑکی کو وہ بھولی تو ہر گز نہیں تھی جبکہ رویام کو اپنے پاس سے ایک نام دے چکی تھی

فی الحال تو ہم آپ کے شوہر کا شکریہ ادا کرنے آئے ہیں جس کی وجہ سے ہمارا بیٹا آج زندہ ہے انہوں نے ایک نظر اسے دیکھتے ہوئے اسے بتایا ۔ تو پری خوشی سے درک کو دیکھنے لگی

سچ میں آپ نے رومی کو بچایا رویام کہاں پر ہے میں اس سے ملنا چاہتی ہوں وہ پل میں بے چین ہوئی تھی

کیوں نہیں روم نمبر 11 میں تم جاؤ اس سے مل سکتی ہو یارم نے فوراً اسے اجازت دی تو وہ خوشی سے درک کو دیکھتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گئی جبکہ ان دونوں کا دھیان اب اس پر تھا

آٹھ دن کے بعد وہ ہسپتال سے واپس گھر آ گیا تھا

درک کے لیے روح کے ساتھ اس کی یہ ملاقات کافی خوشگوار تھی

لیکن اس نے صاف الفاظ میں کہہ دیا کہ رویام کی جان اس نے صرف اور صرف اپنی بیوی پری کے لیے بچائی ہے جس طرح سے یارم نے اس کی بیوی کی مدد کی اسی طرح سے اس نے بھی ان کے بچے کی مدد کر دی

اسے نہ تو روح سے کوئی مطلب ہے اور نہ ہی رویام سے لیکن روح کی باتوں نے اسے اندر تک سکون پہنچایا تھا وہ درد جو وہ اتنے سالوں سے سہ رہا تھا کہ روح کی زندگی میں اس کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے آج اس درد پر روح کا لہجہ مرہم بن گیا تھا۔

لیکن اب وہ اس بات کو قبول کر چکا تھا کہ روح کی زندگی میں اس کی جگہ نہیں ہے وہ روج کی اس نئ زندگی میں نہیں آنا چاہتا تھا

روح اس وقت ایک خوشگوار زندگی گزار رہی تھی اپنے شوہر اور بچے کے ساتھ وہ کسی بھی طرح اس کی لائف میں ڈسٹر بنس کی وجہ نہیں بننا چاہتا تھا ہاں یہ سچ بتا کی روح پہلا رشتہ تھا جو اسے دنیا میں ملا تھا وہ لمحہ جب اس عورت نے کہا تھا کہ اس کے پیٹ میں پلنے والا بچہ اس کا بہن یا بھائی ہو گا اس کا رشتہ اس کے ساتھ ہو گا وہ دنیا میں آنے سے پہلے ہی اسے کتنی عزیز ہو گئی تھی وہ کبھی بھی اپنے جذبات کو کھل کر اس کے سامنے ظاہر نہیں کرتا تھا لیکن پھر بھی اس نے پل پل روح کے آنے کا انتظار کیا تھا

اتنا اذیت ناک تھا وہ لمحہ جب اس عورت نے کہا تھا کہ اب میری بیٹی کی ذمہ داری تم پر ہے تم اسے سنبھالو گے تمہیں اسے پالو گے

لیکن وہ اس کے لیے کچھ بھی نہیں کر سکا تھا قیوم خلیل اس کی ذات کو آٹھ سو روپے میں فروخت کر کے وہ اپنی بیٹی کو اپنے ساتھ لے گیا تھا

جبکہ اس عورت کے مرنے کے بعد ہی اس نے خضر کو دھکے مار کے اس گھر سے نکال دیا تھا کہ اگر تمہاری بہن ہی نہیں تو تمہیں خود پر بوجھ بنا کر میں کیوں پالوا گر تمہاری بہن مر گئی ہے تو تم بھی میرے لئے مر گئے چھوٹو تو ویسے بھی اس سے جان چھڑا رہا تھا کیونکہ تاریخ گواہ ہے کہ اس شخص نے اپنی محنت کا ایک لقمہ بھی خضر کے منہ میں نہیں ڈالا تھا

چھوٹی سی عمر میں خضر نے محنت کر کے اپنے لئے نوالہ کمایا تھااور جس دن نہ کما سکا اس دن بھوکا سو گیا وہ ایک غیرت مند باپ کا بیٹا تھا لیکن افسوس کے اس دنیا میں ایسے لوگوں کی کوئی جگہ نہیں اس کے باپ کے مرتے ہی وہ دونوں بہن بھائی جیسے جینا ہی چھوڑ چکے تھے

خضر کے باپ نے ناجانے کون سے برے وقت میں قیوم خلیل سے پندرہ سو روپے کا قرضہ لیا تھا جس کو چکانے سے پہلے ہی وہ اانتقال کر گئے۔

لیکن وہ کہاں جانتے تھے کہ وہ پندرہ سو روپے ان کی بیٹی کی زندگی کے لئے عذاب بن جائیں گے ماں تو بچپن میں ہی چھوڑ گئی تھی۔ باپ کے جانے کے بعد جیسے سب کچھ ختم ہو گیا

خضر کی عمر اس وقت 13 سال تھی اس نے دعوی کیا تھا کہ وہ اپنی بہن کو سنبھال لے گا وہ کسی کی غلامی نہیں کرے گا اپنی بہن کا خرچہ خود اٹھائے گا لیکن وہ تیرہ سال کا بچہ کر ہی کیا سکتا تھا اپنی بہن کے لیے قیوم خلیل اس دعوے کے ساتھ آیا کہ ان کے باپ نے پندرہ سو روپے کا قرضہ لیا تھا۔

تو وہ کچھ بھی نہ کر سکا قیوم خلیل نے پندرہ سو کے بدلے خضر کی بہن سے نکاح کی شرط رکھی تھی۔ اس کی نیت نور پر ہمیشہ سے ہی خراب تھی وہ سرکاری افسر تھا ایک تھانے میں حوالدار کی نوکری کرتا تھا کوئی بھی آگے آ کر ان کی مدد کو تیار نہ ہوا اور پندرہ سو کے بدلے قیوم خلیل نے اس کی 16 سالہ بہن کو اپنے نکاح میں لے لیا۔

وہ تو خضر کو تب ہی اس کی زندگی سے الگ کر دینا چاہتا تھا لیکن یہ تو خضر کا حوصلہ تھ کہ اپنی بہن کا ساتھ چھوڑنے کو تیار نہ ہوا دن رات قیوم حلیل کی مارئیں کھا کر بھی اس نے قدم پیچھے نہ ہٹائے

ناصرف اسے بے وجہ مارتا تھابلکہ اس نے کبھی اسے کھانے کو بھی کچھ نہیں دیا تھا نکاح کے پہلے روز ہی وہاں سے گھر سے باہر نکال دے کر نکال چکا تھااور کہا تھا کہ اس کے اس گھر میں رہنے کے لیے اسے نہ صرف کرایا دیناہو گا بلکہ اپنے کھانے پینے کاانتظام بھی خود ہی کرے گا

قیوم خلیل کاپہلے سے شادی شدہ ہونا بھی ایک نعمت سے کم نہیں تھا وہ اپنے گھر جاتا تو ہفتہ ہفتہ واپس ہی نہیں آتا تھااس کی تین بیٹیاں تھیں جن سے وہ بہت محبت کرتا تھااور تعظیم اس کی خاندانی بیوی تھی جو اسے بے حد عزیز بھی تھی

لیکن تعظیم کو اس کی دوسری شادی کے بارے میں کچھ بھی علم نہیں تھا یہاں تک کہ قیوم اتنا زیادہ رنگین مزاج تھا کہ کوٹھے پر آنا جانا بھی اس کا عام تھا

کوٹھے میں موجود ہر عورت اس سے واقف تھی اور نہ صرف واقف تھی بلکہ اس کے چرچے بے حد مشہور تھے کیونکہ کوٹھے کی سب سے خوبصورت طوائف ریشم بائی کو بارہ سال پہلے اس کوٹھے پر بہلا پھسلا کر لانے والا بھی وہی تھا لیکن یہ بات کسی کے علم میں نہیں تھہ کہ وہ ریشم سے نکاح کر کے اسے وہاں لایا تھا

وہ بروز حشر اپنی کس کس زیادتی کا حساب دینے والا تھا وہ اللہ کی ذات سے بہتر اور کوئی نہیں جانتا تھا

ریشم کے وجود سے اسے ایک بیٹا بھی پیدا ہوا تھا جس کے بارے میں وہ سب کچھ جانتا تھا لیکن اسے اپنا بیٹا قبول کرنے سے صاف انکار کر چکا تھا یہ حقیقت تھی کے ریشم کو ایک ماہ تک اپنے نکاح میں رکھنے کے بعد وہ اسے کوٹھے پر بیچ چکا تھا

یہ لمحات اس معصوم لڑکی کے لیے کتنے اذیت ناک تھے جب اس "بیوی" کو ایک "طوائف" کے مرتبے پر فائز کیا گیا یہ تو بس وہی جانتی تھی۔ جس پر گزری تھی

لیکن جب کوٹھی کی بھائی نے اسے زبردستی غلط کام کرنے پر مجبور کیا تو اس نے اسے بتایا کہ وہ ماں بننے والی ہے۔اس کی خوبصورتی کو دیکھتے ہوئے اس عورت کے دل میں یہی بات سمائی کہ اگر بیٹی پیدا ہوتی ہے تو تو فائدہ ان ہی کا ہو گا اور اگر بیٹا پیدا ہوا تو کسی یتیم خانے میں دے دیں گے

اس عورت نے نو مہینے کا انتظار کیا تھا لیکن درکشم کے روپ میں بچے کو دیکھ کر انہیں کوئی خوشی نہیں ہوئی تھی۔

وہ سب لوگ ہی اسے یتیم خانے میں پھینک دینا چاہتے تھے لیکن ایک ماں کا دل ایسا تھا کہ وہ چاہ کر بھی اپنے معصوم بچے کو خود سے دور نہ کر سکی

لیکن اس بچے کو اپنے پاس رکھنے کے لئے اسے بہت ساری تکلیفیں سنی تھی وہ خود کو بیچنے کو تیار ہو گئی اِس کوٹھے پر بارہ سال گزار کر وہ درکشم کا ہاتھ نہیں قیوم کے ہاتھ میں تھما کر ہمیشہ کے لیے آنکھیں بند کر گئی

قیوم چاہ کر بھی اس بچے کو خود سے دور نہ کر سکا کیوں کہ اس عورت کے پاس نکاح نامہ اب تک موجود تھا وہ پوری دنیا میں اس کی عزت کے چیتھڑے سکتی تھی وہ مجبور ہو کر اسے اپنے ساتھ لے آیا

اسے یقین تھا تعظیم اس کا جینا حرام کر دے گی پورے خاندان میں اسے بدنام کر دے گی اسی لئے وہ اسے تعظیم کے پاس لے جانے کے بجائے نور کے پاس لے آیا

نور کے ساتھ اس کا رویہ بہت لیادیا تھا قیوم خلیل نے خضر کی طرح اسے بھی صاف الفاظ میں کہہ دیا تھا کہ تمہارے ساتھ میرا تعلق یہی تک کا تھا اب آگے کماؤ اور کھاؤ اسے بے وجہ ہے قیوم خلیل مار کھانی پڑتی تھی خضر اور اس کا دکھ ایک جیسا تھا لیکن اس کے باوجود بھی وہ خضر سے بھی زیادہ بات چیت نہیں کرتا تھا لیکن نور اسے خاموش نہیں رہنے دیتی تھی وہ اسے بولنے پر مجبور کرتی اور پھر نور کو پتہ چل گیا کہ وہ اس کے پیٹ میں پلنے والی اس ذات میں دلچسپی رکھتا ہے

وہ ابھی تک دنیا میں نہیں آئی تھی لیکن اس کے باوجود بھی وہ اس سے محبت کرتا ہے وہ پہلی ذات تھی جیسے دیکھے بنا وہ اس کی محبت میں گرفتار ہو گیا تھا

oooooo

حد ہوتی ہے دکش آپ کو آرام کی ضرورت ہے ایسا کیسے کر سکتے ہیں ابھی آپ کو ہسپتال میں ہی رہنا چاہیے بیکار میں اس ڈاکٹر سے اتنی بحث کی آپ نے چلا تک نہیں جا رہا آپ سے وہ اسے اپنے سہارے پر باہر لے کر آئی تھی جس پر وہ جان بوجھ کر اس پر وزن ڈال رہا تھا

اس کی کمزور نازک سے ہڈیاں اس کا وزن اٹھانے سے قاصر تھی اسی لئے تو وہ ساتھ ساتھ اسے خوب ساری باتیں بھی سنا رہی تھی جس پر وہ مسکراتے ہوئے انجوائے کر رہا تھا

یااللہ آپ کو کسی بلڈوزر سے کم نہیں ہیں اتنا وزن ہے آپ کا وہ اس سے صوفے پر بٹھاتی ہوئی اپنا پسینہ صاف کرنے لگی

ہاں جیسے بلڈوزر تو تم اپنے سر پر اٹھا کر گھومتی ہو نہ وہ ہنستے ہوئے بولا اور اگلے ہی لمحے اس کا ہاتھ کھینچ کر اسے اپنے بے حد قریب کرتے ہوئے اپنی گود میں بٹھا لیا۔

دکش کیا کر رہے ہیں آپ ابھی خوشی آ جائے گی۔بہت ہی گندے انسان ہیں آپ کبھی بھی کہیں پر بھی شروع ہو جاتے ہیں اس کا لمس اپنی گردن پر محسوس کرتے ہوئے وہ پریشانی سے دروازے کی جانب دیکھنے لگی

آتی ہے تو آتی رہے ہمیں ایک دوسرے کے قریب دیکھ کر خود ہی واپس چلی جائے گی تم ہر کسی پر نہیں صرف مجھ پر دھیان دیا کرو وہ اس کی گردن پر جا بجا اپنے لب رکھتے ہوئے اسے تنگ کر رہا تھا

آپ بہت بے شرم ہیں حد درجہ پتہ نہیں آپ ٹھیک کب ہوں گے ہمیں جانا ہے نا اس کے لبوں پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے وہ بے حد معصومیت سے بولی تو درک نے اسے دیکھا آخر اسے کہاں جانا تھا

کہاں جانا ہے تم نے بتاؤ میں بالکل ٹھیک ہوں تو ابھی ہم دونوں ابھی لونگ ڈرائیو پر چل سکتے ہیں مُسکراتے ہوئے اس کا ہاتھ چوم کر اپنے سینے پر رکھ کر بولا تو پھر مسکراتے ہوئے نظر جھکا گی

خود ہی ایسی حرکتیں کرتی ہوں اور کہتی ہوں کہ میں گندا ہوں اپنے آپ کو نہیں دیکھتی تم تمہاری حرکتیں ہی ایسی ہیں کہ مجھے گندہ ہونا پڑتا ہے اس کے شرمانے پر اس کے لبوں کو چھوتا بے خود ہو کر پر جھکا گیا تھا

دکش نہیں کریں نا وہ اس سے دور ہونے کی ناکام کوشش کر رہی تھی کیونکہ وہ آج ضرورت سے زیادہ بے باک ہو چکا تھا

اچھا یار پاس تو آؤ نہیں کرتا کچھ بھی کہاں جانا ہے وہ ایک بار پھر سے اسے بے حد قریب کرتا اسے اپنے سینے میں بھیج چکا تھا۔

رومی کو دیکھنے کے لئے۔آپ کو پتہ ہے یہ جو ہمارے پڑوس میں نہیں رہتے وہ شارف بھائی وہ ہسپتال میں تھے وہ رومی کی ماما کے بھائی ہیں۔

تو مجھے بتا رہے تھے کہ رومی مجھے بہت زیادہ مس کرتا ہے۔اور مجھ سے ملنا چاہتا ہے میں نے ان سے کہا کہ میں اپنے شوہر کے ساتھ آؤں گی آپ چلیں گے نا ان لوگوں کے گھر ہم رومی سے ملیں گے۔وہ اسے بہت امید سے دیکھتے ہوئے پوچھ رہی تھی

میری بات سنو رشتے خون کے ہوتے ہیں اور یہ شارف ہے نا یہ کوئی اس رومی کی ماں کا بھائی نہیں ہے اس کے انداز میں نہ جانے کیوں پری نے جلن سی محسوس کی تھی لیکن وہ بلا اس سے کیوں جلے گا وہ بھی روح کے بھائی ہونے کے ناطے یہ سوچ کر وہ سر جھٹک کر اس کی بات غور سے سننے لگی۔

اور ہمیں کیا ضرورت ہے ان کے گھر میں جانے کی وہ بچہ بچ گیا بس ٹھیک ہے نا اب مزید ان لوگوں کے بیچ میں گھسنے کی کیا ضرورت ہے وہ خوش رہیں اور ہمیں خوش رہنے دیں بس بات ختم

وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولا لیکن پری کو اس کے بات بالکل بھی اچھی نہیں لگی تھی وہ تو رومی سے ملنا چاہتی تھی

بات مدد کرنے یا نہ کرنے کی نہیں ہے مجھے وہ بہت اچھا لگتا ہے میں اس سے ملنا چاہتی ہوں بہت کیوٹ ہے آپ ایک بار اس بچے سے ملے تو سہی اتنی پیاری باتیں کرتا ہے آپ ہسپتال میں بھی اس سے نہیں ملے اس کی ماما اور بابا بھی بہت اچھے ہیں اور شارف بھائی سچ میں بھائی ہیں اس نے مسکراتے ہوئے اسے سمجھانا چاہا لیکن نہ جانے کیوں درک کے چہرے کے تاثرات خطرناک سے ہو گئے

وہ اسے ہاتھ پکڑ کر اپنے اوپر سے ہٹاتا خود بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا

میری بات کان کھول کر سنو اس کا بھائی نہیں ہے کوئی رشتہ نہیں ہے روح کا اس کے ساتھ خاص کر بھائی کا رشتہ ہر گز نہیں

سمجھ میں آئی تمھیں میری بات وہ اس کا بھائی نہیں ہے وہ بے حد غصہ سے کہتا کمرے کی جانب چلا گیا تھوڑی دیر پہلے وہ جس طرح اس کے سہارے پر زبردستی آ رہا تھا اس وقت جیسے اسے کسی کے سہارے کی ضرورت ہی نہیں تھی۔

اس کے لہجے پر پری کو رونا سا آنے لگا وہ اس سے اس طرح سے بات کیوں کر کے گیا تھا وہ بھی کسی دوسرے کے لئے

اور وہ اس سے ناراض ہو کر کیوں گیا تھا اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا

ooooo

اسے بے حد غصہ آرہا تھا پری کا بار بار شارف کو روح کا بھائی کہنا اسے غصہ دلا رہا تھا جبکہ نور نے کہا تھا کہ صرف وہی اس کا بھائی ہے وہ کسی کی بہن نہیں ہے تو یہ شارف بھائی بیچ میں کہاں سے آگیا

وہ کیسے اس کا حق کسی اور کو دے رہی تھی وہ کیسے اس سے جڑے رشتے کو بانٹ رہی تھی پہلے وہ خضر اس کا بھائی بن گیا وہ تو شکر ہے کہ اسے پتہ چل گیا کہ وہ اس کا ماموں لگتا ہے تو رشتہ بدل گیا پھر وہ صارم کبھی کبھار ہی آتا تھا لیکن بنا تو اس کا بھائی تھا یہی وجہ تھی کہ وہ صارم کو کبھی اہمیت نہیں دیتا تھا کبھی سیدھے منہ اس سے بات نہیں کرتا تھا اور اب یہ شارف بھی اس کا بھائی بنا ہوا تھا

اور جس کا حق تھا اس کا کیا۔۔۔؟

ٹھیک ہے روح نے اس دن ہسپتال میں اسی اپنا بھائی قبول کیا تھا کتنی پیاری باتیں کی تھیں اس نے لیکن پھر بھی وہ صرف اس کی بہن تھی وہ ہر دوسرے انسان کو اپنا بھائی بنا کر کیوں بیٹھی ہوئی تھی

وہ اس کا حق کیوں جگہ جگہ بانٹتی تھی وہ کیوں نہیں سمجھتی تھی کہ صرف وہ اس کا بھائی ہے اور کوئی بھائی نہیں ہے صرف درک بھائی ہے اس کا نور نے بھی تو یہی کہا تھا۔وہ مسلسل ٹہلتے ہوئے اپنا غصہ کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا

وہ کمرے میں آئی تو اس کے ہاتھ میں دو چائے کے کپ تھے۔اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ آنکھوں میں نمی لئے ایک کپ اس کی جانب بڑھا رہی تھی

وہ فضول میں ہی اس کو ڈانٹ آیا تھا وہ اس کے ہاتھ سے چائے کا کپ تھامتے ہوئے آہستہ سے اس کا بازو تھام کر اسے اپنے سینے سے لگا چکا تھا اس کے سینے سے لگتے ہی وہ اس کے سینے پر مکوں کی برسات کرنے لگی

مجھے کیوں ڈانٹا میں نے کیا ایسا بول دیا تھا صرف یہی تو کہہ رہی تھی کہ رومی سے ملنے جانا ہے اس کا آپریشن ہوا ہے ہمارا حق بنتا ہے اس کی عیادت کے لیے جانے کا

جب دل کرتا ہے ڈانٹ دیتے ہیں جب دل کرتا ہے پیار کرنے لگتے ہیں بس بہت ہو گیا بہت برداشت کر لیا میں نے یہ سب کچھ

اب مجھے آپ کے ساتھ رہنا ہی نہیں ہے۔مجھے میرے مائیکے چھوڑ کر آئیں وہ اس کے سینے سے لگی مسلسل اپنی بھڑاس نکال رہی تھی

وہ تو ٹھیک ہے لیکن یہ تو بتاؤ کہ تمہارا مائیکہ کہاں ہے جہاں تمہیں چھوڑنے کے لئے جانا ہے اس کا چہرہ ہاتھوں میں لیے اس کے کپ سے ایک سیپ لیتا نرمی سے اس کا ماتھا چومتے ہوئے پوچھ رہا تھا

وہ سوسائٹی والا گھر۔۔وہی میرا مائیکا ہے اور یہ میرا سسرال ہے جہاں آپ رہتے ہیں جو کبھی ایک کھڑوس قسم کی ساس بن جاتے ہیں تو کبھی رومانٹک قسم کے ہسبنڈ کھلوش یو نہ ہوں تو وہ منہ بناتے ہوئے بولی تھی

اس کی بات پر بے اختیار مسکرا دیا

یہ کھلوش یو کیا ہوتا ہے۔اس نے ہنستے ہوئے اس عجیب سے نام کا مطلب پوچھا

یہ آپ ہوتے ہیں اور آپ کا یہ نام میرے شہزادے رومی نے رکھا ہے۔ویسے تو میں نام سے بہت پیار کرتے ہیں میں سوچ رہی ہوں اس کے ساتھ ایک چھوٹا سا آفئیر ہی چلا لو

اور کسی کے ساتھ تو آپ چلانے نہیں دیں گے اور اس کے ساتھ آپ مجھے روک نہیں پائیں گے کیونکہ میں کسی کی نہیں سنوں گی

شرم کرو بیوی شوہر کے سامنے افیئر کی بات کر رہی ہو وہ بھی ایک چھوٹے بچے کے ساتھ وہ اسے گھورتے ہوئے بولا۔

شوہر آپ جیسا کھلوش یو ہو تو اس میں کوئی بڑائی بھی نہیں ہے۔اس نے اپنی ناک سکڑتے ہوئے کہا تو وہ ہنسا۔

یہ رومی تمہیں ضرورت سے زیادہ نہیں اچھا لگنے لگا۔چائے ختم کرتا ہے وہ اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتا اسے بالکل قریب کرتے ہوئے پوچھنے لگا

بہت بہت بہت زیادہ آپ سے بھی زیادہ مجھے پلیز اس سے ملنے لے کر چلیں ناوہ منتوں پر اتر آئی

اس کے بارے میں ہم بعد میں بات کریں گے پہلے ایک دوسرے کے بارے میں بات کرتے ہیں بلکہ بات کیا کرنی اور کھو جاتے ہیں ایک دوسرے کے ہو جاتے ہیں وہ اس کے لبوں پر جھکتا دلکشی سے بولا۔ تو پری کے پاس جیسے کوئی جواب نہ بچا

کیا میں اندر آ سکتا ہوں دروازے پر شارف اجازت مانگ رہا تھا اس نے مسکرا کر اسے اندر آنے کی اجازت دی

میری بہن کی سالگرہ ہے اس نے تمہیں انوائٹ کیا ہے اس نے کارڈ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا

روح کی برتھ ڈے ہے وہ خوشی سے اس سے کاڈر لیتے ہوئے پوچھنے لگی تو شارف نے ہاں میں سر ہلایا

اپنے میاں کے ساتھ آنا اسے بھی انوائٹ کیا ہے شارف نے یاد کروانا ضروری سمجھا

جی ٹھیک ہے انہیں تو میں بتا دوں گی لیکن مجھے آپ سے ایک بہت ضروری بات پوچھنی ہے اسے اچانک درک کا لہجہ یاد آیا

ہاں پوچھو تم کیا پوچھنا چاہتی ہوں شارف بے تکلف ہو کر نہ صرف اندر آیا بلکہ مزے سے صوفے پر بیٹھتے ہوئے پوچھنے لگا

آپ روح کے سگے بھائی نہیں ہیں میرا مطلب ہے میں نے درک کو بتایا کہ آپ روح کے بھائی ہیں تو انہیں بہت غصہ آیا انھوں نے کہا کہ آپ کوئی بھائی نہیں ہیں ان کے وہ کچھ کنفیوز سے پوچھنے لگی تو شارف بھی تھوڑا حیران ہوا

نہیں میں سگا بھائی تو نہیں ہوں لیکن بھائی تو ہوں۔ لیکن اس نے ایسا کیوں کہا کہ میں اس کا بھائی نہیں ہوں وہ ہوتا کون ہے ایسا بولنے والا شارف کو بھی اچھا خاصہ غصہ آگیا تھا کیسے وہ اسے بول سکتا ہے کہ وہ روح کا بھائی نہیں ہے وہ اس کا بھائی ہے ٹھیک ہے سگا نہیں ہے لیکن بھائی تو ہے

درک ہوتا کون ہے اس طرح سے کہنے والا

ارے آپ غصہ کیوں ہو رہے ہیں میں تو وہی بتا رہی ہوں جو درک بتا رہے تھے۔ وہ برا مناتے ہوئے بولی

ارے نہیں یار میں تم پر بالکل بھی غصہ نہیں ہو رہا میں تو صرف تمہیں بتا رہا ہوں کہ وہ میری بہن ہے۔ تم بھی تو میری بہن ہو نا سوئٹ سی کیوٹ سی وہ نرمی سے ہوئے بولا تو وہ پھر مسکرا دی

ہاں وہ تو میں ہوں وہ ہنستے ہوئے بولی تو شارف مسکرا دیا

اچھا ٹھیک ہے اب میں چلتا ہوں مجھے روح کے برتھ ڈے کی بہت ساری تیاریاں کرنی ہے تم ضرور آنا اور وقت پے آجانا کوئی کام کاج بھی کر لینا بھائی کی ہیلپ کرنے کے لئے۔

ان لوگوں کا بس چلے تو سارا کام ہی میرے سر پر ڈال دیں بس سارا کام تو میں کرتا ہوں باقی سب تو بیکار بیٹھے رہتے ہیں وہ اپنے دل کی بھڑاس نکالتے ہوئے بولا تو پری نے اداس سی شکل بناتے ہوئے اسے دیکھا جیسے اس کا درد محسوس کیا تھا

آپ فکر نہ کریں میں آپ کی پوری مدد کرنے کی کوشش کروں گی بس درک جانے کی اجازت دے دیں

ارے وہ کون ہوتا ہے تمہیں نہ اجازت دینے والا تو تھوڑی بہت لڑائی کر لینا اگر کرنا نہیں آتا تو میری بیوی سے سیکھ لو ہر چیز سکھا دے گی تمہیں اتنی معصوم مت بنو معصومیت سے کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا وہ اسے سمجھا رہا تھا اور اس نے فوراً ہاں میں سر ہلایا

آپ بالکل بے فکر ہو جائیں میں ضرور آؤں گی مجھے انہیں منانا اچھے سے آتا ہے پری نے اسے یقین دلایا تو وہ مسکرا کر اپنا انگوٹھا دکھاتا وہاں سے نکل گیا

ooooo

ارے یہ کیا ہوا تم نماز پڑھ چکی ہوں کیا خوشی گھر کے اندر داخل ہوتے ہوئے اس سے پوچھنے لگی وہ نماز نہیں پڑھ رہی تھی بلکہ کچن میں اپنے کام میں مصروف تھی

ہاں آج میں نے تھوڑی جلدی پڑھ لی وقت چینج ہو رہا ہے نہ عصر کی اذان جلدی ہو جاتی ہے وہ مسکراتے ہوئے بولی ویسے تم کہاں چلی گئی تھی صبح صبح ابھی شارف بھائی آئے تھے روح کی برتھ ڈے ہے نہ اس کا کارڈ دینے کے لیے

پیاری مجھے کہاں جانا تھا بس گھر کا کچھ سامان لینے بازار کی طرف گئی تھی اور تم نے نماز بھی پڑھ لی وہ مایوسی سے صوفے پر بیٹھی تو پری حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی

ہاں تو نماز تو میں روز پڑھتی ہوں تم روز پڑھتی ہو مجھے اس میں آج ایسا کیا تھا جو تم نے دیکھنا تھا وہ حیرانگی سے اس سے پوچھنے لگی

یار مجھے دیکھنا تھا تم کتنی دفعہ سر زمین پر لگاتی ہوں وہ کیا بولتے ہاں سجدہ کتنی دفعہ سجدہ دیتی ہوں۔پیاری لگتی ہو تم نماز پڑھتے ہوئے عجیب سا سکون محسوس ہوتا ہے مجھے تمہیں نماز پڑھتے دیکھ کر وہ کچھ شرمندہ سے اس سے کہنے لگی تو پری اپنی چہرے پر آنے والی مسکراہٹ کو روک نہ پائیں

اچھا تو مجھے نماز پڑھتے دیکھ کر تمہیں سکون ملتا ہے ذرا سوچو تمہیں پڑھتے ہوئے کتنا سکون ملے گا وہ اس کے پاس بیٹھی آہستہ سے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہنے لگی تو خوشی کو جیسے حیرت کا جھٹکا لگا

میں میں کیسے پڑھ سکتی ہوں نماز تم جانتی ہو کہ میں مسلمان نہیں ہوں میں نہیں پڑھ سکتی اور نہ ہی میں نے کبھی پڑھی ہے اور مجھے تو بس تمہیں نماز پڑھتے دیکھ کر اچھا لگتا ہے

مطلب بہت خوشی ہوتی ہے سکون ملتا ہے تمہیں اس طرح سے دیکھ کر تم اللہ کو کتنا زیادہ مانتی ہو ناان سے اتنی محبت کرتی ہوں روزان کے لیے نماز پڑھتی ہوں اور میں نہیں کر سکتی اس طرح

میں نے کبھی نماز پڑھی بھی نہیں ہے مجھے آتی بھی نہیں ہے کہ تم کیا پڑھتی ہو۔

میں سیکھ دوں گی تمہیں میں جو پڑھتی ہوں تم بھی پڑھ لیناوہ اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے اس سے بولی تو خوشی کے چہرے پر رونق سی آگئی

اس سے کچھ ہو گا تو نہیں میرا مطلب ہے لوگ کیا کہیں گے میں مطلب سب کیا کہیں گے کہ کتنا عجیب لگے گا نہ لوگوں کو باتیں بنانے کا موقع مل جائے گا صبح ضرور آئیں گے کہ تمہارے گھر میں ہندو لڑکی رہتی اور وہ تمہارے ساتھ نماز پڑھتی ہے

خوشی نے ہنستے ہوئے کہا تو پری مسکرادی

کوئی کون ہوتا ہے مذاق اڑانے والا کوئی کون ہوتا ہے کچھ کہنے والا ہم نماز اپنے رب کے لیے پڑھتے ہیں ہمیں کیا مطلب دنیاداری سے۔

ہمیں تو صرف خود سے مطلب ہونا چاہیے اور اس ذات سے جس کے لیے ہم نماز پڑھتے ہیں باقی دنیا جائے بھاڑ میں لیکن اگر تم مسلمان نہیں ہو تو مت کرو میں کونسا تم پر کسی قسم کی زور زبردستی کر رہی ہوں اگر تمھارا دل مطمئن نہیں ہے تو تم مت پڑھو وہ مسکرا کر اس کے قریب سے اٹھی لیکن جاتے جاتے اچانک مڑی

عصر کی نماز ساڑھے تین چار بجے کے قریب پڑھتی ہوں اگر تمہیں سکون حاصل کرنا ہے تو آجانا میں تمہارے سامنے پڑھ لونگی۔وہ مسکراتے ہوئے اپنے کام میں مصروف ہو گئی خوشی کا دل عجیب سا ہو رہا تھا خوشی کے دل میں بار بار ایک ہی سوچ پیدا ہو رہی تھی وہ اسے دیکھ کر سکون محسوس کرتی تھی وہی سکون پڑھتے ہوئے کیسا محسوس ہوتا تھا یہ وہ جاننا چاہتی تھی

ہاں ٹھیک ہے جب تم نماز پڑھو گی میں آجاؤں گی وہ اٹھ کھڑی ہوئی وہ کہنے کو تو ان کے گھر کی ملازمہ اور کبھی درک اسے ملازم ہی بنا کر لایا تھا لیکن مجال تھی جو خوشی نے آج تک اس کے گھر کا کوئی بھی کام کیا بلکہ وہ تو اس کی کافی اچھی سہیلی بن گئی تھی

اس کے گھر سے باہر آنے کے بعد وہ مسلسل ایک ہی بات سوچ رہی تھی کہ کیا وہ نماز پڑھ سکتی ہے کیا اس کے نماز پڑھنے سے کچھ برا تو نہیں ہو گا کہیں راکیش کو اس بارے میں پتہ چل گیا تو وہ تو اسے جان سے ہی مار دے گا

وہ بچپن میں اپنی ماں کے ساتھ مندر جا کر پوجا کیا کرتے تھے لیکن پھر آہستہ آہستہ سب ختم ہو گیا آہستہ آہستہ اسے زندگی میں بھگوان کی ضرورت ہی محسوس ہونا بند ہو گئی

اسے کبھی بھی پوجا پاٹ نے اپنی طرف متوجہ نہیں کیا تھا اسے پہلی بار سکون تب ملا تھا جب صدیق اس کے سامنے نماز پڑھا کرتا تھا

لیکن وہ کبھی بھی صدیق سے سوال نہیں کرتی تھی لیکن پری کے ساتھ اس کا رشتہ الگ تھا وہ اس سے کچھ بھی پوچھتی تو وہ اسے بتا دیتی تھی لیکن آج اس کی باتوں سے کہیں نہ کہیں اس کے دل میں ہلچل سی پیدا ہوئی تھی وہ اس سکون کو محسوس کرنا چاہتی تھی جس کے لیے پری پانچ وقت جھکتی ہے وہ جاننا چاہتی تھی کہ سجدے میں کون سے راحت ہے آخر سجدے میں ایسا کیا ہے جو مسلمان کو پانچ وقت سجدہ کرتا ہے

پری نے اس اندر ہلچل پیدا کی تھی کہ جو سکون میں محسوس کرتی ہوں وہ تم بھی کر لو جو صرف دیکھنے میں اتنا پر سکون ہے وہ کرنے میں کیسا ہو گا وہ یہ سکون محسوس کرنا چاہتی تھی

وہ راکیش کے بارے میں سوچ رہی تھی لیکن راکیش کون ہوتا تھا اسے منع کرنے والا یا پھر اسے اس کام سے روکنے والا یہ تو اللہ اور بندے کی بات تھی کسی اور کی نہیں اسے پری کی بات یاد آئی لیکن پری نے اسے مجبور بھی تو نہیں کیا تھا وہ تو صرف ایک سر سری سے بات تھی جو ختم ہو گی

○○○○○○

نہیں کوئی ضرورت نہیں ہے کسی بھی پارٹی پر جانے کی میں اور تم بہت جلدی کہیں گھومنے پھرنے جانے والے ہیں بس تمہارا آخری میڈیسن کورس کمپلیٹ ہو جائے

جی نہیں میں جاؤں گی مطلب جاؤں گی اور آپ مجھے روک نہیں سکتے حد ہے جہاں میرا جانے کو دل کرتا ہے آپ منع کر دیتے ہیں یہ کیا بات ہوئی اب میں جاؤں گی مجھے کارڈ بھی آیا ہے اور اس پر آپ کا نام بھی تو میں آپ کو بھی منع نہیں کروں گی لیکن میں جاؤ گی خبر دار جو آپ نے مجھے روکا

آپ رومی اور میرے بیچ دیوار نہیں بن سکتے بس بہت ہو گیا بہت برداشت کر لیا میں نے اپنی ساری باتیں منواتے ہیں اور میری کوئی بھی نہیں سنتے ہیں یہ کیا بات ہوئی بھلا

وہ ضدی انداز میں بولی تو درک ایک لمحے کو اسے دیکھ کر رہ گیا وہ اتنی ضدی تو کبھی بھی نہیں تھی

کس نے کہا ہے تمہیں یہ سب کچھ کرنے کے لئے اور تم اسے بات کیوں کر رہی ہو اچھے بچے ضد نہیں کرتے اور خبر دار جو تم نے دوبارہ ضد کی وہ اس کی ناک پکڑتا بے حد پیار سے بولا تھا

غصہ کرتے ہوئے بار بار اپنی ناک پھولتی وہ اتنی پیاری لگ رہی تھی کہ درک کو جہاں اس کا یہ انداز مزہ دے رہا تھا وہی یارم اور روح کی زندگی کا حصہ بنا اسے بالکل اچھا نہیں لگ رہا تھا

جس نے بھی کہا ہے سچ تو یہی ہے کہ جب تک ضد کی جائے سامنے والا بات نہیں مانتا اور اپنی بات منوانے کے لئے تھوڑی بہت ضد کر لینی چاہیے۔ معصومہ بھی یہی کرتی ہے شارف بھائی کے ساتھ

وہ ہنستے ہوئے اسے بتانے لگی

معصومہ عمر میں تم سے بڑی ہے تم اسے آپی یا باجی کہہ کر بلایا کرو اور شارف تمہارا بھائی نہیں ہے اس آدمی کو ہر کسی کا بھائی بننے کا شوق کیوں ہے۔

جی نہیں انہیں شوق نہیں چرار ہتا وہ بہت اچھے انسان ہیں اسی لیے سب کو اپنی بہن بنا لیتے ہیں اور روح ان کی سچ میں بہن ہیں آپ کو غلط فہمی ہوئی تھی میں نے ان کو آپ کے خیالات بتائے تو وہ غصہ ہونے لگے

کتنی غلط بات ہے آپ کو ایسا نہیں سوچنا چاہیے وہ سچ میں روح کے بھائی ہیں وہ اسے سمجھاتے ہوئے یہ دیکھنا بھول گئی کہ اس کی بات پر ایک بار پھر سے درک کے چہرے کے تاثرات سے چینج ہو گئے تھے

وہ اس کی نہیں میری بہن ہے سمجھی تم اور کسی کی بہن نہیں ہے وہ اور آئندہ یہ بات یاد رکھنا اس کا صرف ایک بھائی ہے جس کا نام درکشم قیوم خلیل ہے وہ اتنے غصے سے بولا کہ پری حیرت کی تصویر بنی دیکھتی رہ گئی تمہیں جانا ہے روح کے بر تھ ڈے پر چلی جانا میں تمہیں منع نہیں کروں گا لیکن آئندہ اس کمینے کو روح کا بھائی مت کہنا وہ غصے سے کہتا کمرے میں بند ہو گیا درک کے جاتے ہی وہ مسکرا دی آخر اس کے سامنے اس نے روح کو اپنی بہن مان ہی لیا تھا

ooooo

اس کا فون کافی دیر سے بج رہا تھا انجان نمبر سے فون آتا دیکھ اس نے پہلے تو اٹھانا ہی ضروری نہیں سمجھا لیکن بار بار فون کرنے والے نے اسے فون اٹھانے پر مجبور کر دیا

ہیلو کون بات کر رہا ہے اس نے فون کان سے لگاتے ہوئے پوچھا

ہیلو درک بھائی میں فون پر فون کر رہی ہوں لیکن مجال ہے جو آپ فون اٹھالیں خیر میں آپ کو یہ بتانے کے لیے فون کر رہی تھی کہ آج رات کو میری برتھ ڈے ہے

تو آپ وقت پر آجانا فون اٹھاتے ہی اس کے کانوں میں روح کی آواز گونجی کو سیدھا ہو کر بیٹھ گیا

مجھے نہیں آنا اور نہ ہی میں ایسی پارٹی میں انٹرسٹڈ ہوں پری آجائے گی وہ کہہ کر فون رکھنے لگا تھا کہ روح کی آواز آئی

تو پری میرے لیے تھوڑی آئے گی وہ تو اپنے رومی کے لئے آئے گی آپ میرے لئے آئیں گے اور اگر آپ نہیں آئیں گے تو یاد رکھیں میں کیک کٹ نہیں کروں گی

اتنے سالوں کے بعد مجھے میرا بھائی ملا ہے مجھے تو اس کے ساتھ بہت سارا وقت گزارنا ہے بہت کچھ ہے جو آپ کو بتانا ہے اور آپ سے بھی سننا ہے آپ کی زندگی کے بارے میں وہ بے حد پیار اور عاجزی سے بولی تھی

میں نہیں آسکتا میں ایسی پارٹیز میں نہیں آتا اور نہ ہی مجھے اپنی زندگی کے بارے میں کچھ بھی بتانے کا کسی کو شوق ہے

تمہیں یہ بات پتا چلنے ہی نہیں چاہیے تھی لیکن اب پتہ چل گئی ہے تو اسے بھول جاؤ بھول جاؤ کہ تمہارا کوئی بھائی ہے یا مجھ سے تمہارا کوئی بھی تعلق ہے

مجھے رشتے بنانے کا شوق نہیں ہے جو رشتے مجھ سے بنے تھے وہ سب ختم ہو چکے ہیں تمہاری زندگی میں درک کا کردار ختم ہو چکا تھا کہانی ختم ہو چکی ہیں مزید بڑھانے کی ضرورت نہیں جو ہوا سو ہو گیا میں نہیں آسکتا وہ بے حد سرد مہری سے بولا تو روح کے اندر جیسے کچھ ٹوٹ سا گیا

میں نے کہا نہ اگر آپ نہیں آئیں گے تو میں کیک نہیں کاٹوں گی مطلب نہیں کاٹوں گی وہ ضدی سے لہجے میں بولی

تمہیں لگتا ہے مجھے اس چیز سے کوئی فرق پڑے گا وہ اس سے سوال کر رہا تھا

آپ کو پڑے یا نہ پڑھ آپ کے نہ آنے سے مجھے فرق پڑے گا یاد رکھیے گا میری بر تھ ڈے بہت بری گزرے گی وہ بھی صرف آپ کی وجہ سے

وہ فون بند کرتے ہوئے نم آواز میں بولی اسے پتا تھا کہ یقیناوہ رو رہی ہے لیکن وہ اپنے جذبات کو خود تک محدود رکھنے کا عادی تھا۔وہ کمرے سے باہر نکلا تو پری نماز ادا کر رہی تھی وہ بنا سے مخاطب کیے گھر سے باہر نکل گیا

oooo

وہ واپس آیا تو پری سرخ رنگ کی خوبصورت فراک میں ہلکا سامیک اپ کئے تیار ہو رہی تھی

اس رنگ میں اسے تو وہ قیامت ہی لگ رہی تھی وہ اس کے پاس آتا آہستہ سے اس کی نازک سی کمر میں ہاتھ ڈالتا اسے اپنے ساتھ لگا گیا

درک میں کاجل لگا رہی ہوں پھیل جائے گا اسے اپنی گردن پر جھکتے محسوس کر کے وہ فوراً بولی تھی لیکن سامنے بھی درک تھا جو صرف اپنے دل کی سنتا اور کرتا تھا

تو میں کیا کروں اگر تمہارا کاجل پھیل جائے گا تمہیں خود ہوش ہونا چاہیے یوں قیامت بن کے شوہر پر بجلیاں نہیں گرانی چاہیے وہ اس کا چہرہ تھوڑی سے تھامتا اس کے گال پر شدت سے اپنے لب رکھتے ہوئے بولا تو پری لمحے میں ہی سرخ ہو گئی

آپ جیسے شوہروں کا کوئی بھروسا نہیں ماسی جیسے حلیے میں بھی آؤں تب بھی آپ لوگوں کی نیت خراب ہی رہتی ہے بندہ کرے تو کیا کرے وہ اس کی انفارمیشن میں اضافہ کرتے ہوئے بولی تو درک قہقہ لگا کر ہنس دیا

پھر تو رب کی کرم نوازی سمجھو کہ تم اسی والے حلیے میں بھی اپنے شوہر پر بجلیاں گراتی ہو اس کی گردن پر اپنی دیوانگی دکھاتا وہ اسے خود میں قید کئے جا رہا تھا

ہاں بالکل ایک پلاسٹک کی گڑیا ہوا سے اڑ جانے والی لڑکی چوں چوں کرنے والی چوزی آپ پر بجلیاں گراتی ہے وہ طنز کرنے سے باز نہ آئی

ہاں اب ایسا ہی ہے وہ کہاں پیچھے ہٹنے والا تھا وہ اپنی بات سے مکرا تو کبھی بھی نہیں تھا

پری بہنا کہاں ہو تم یار میں کب سے تمہارا ویٹ کر رہا ہوں چلو جلدی چلے پارٹی شروع ہونے والی ہے اچانک شارف بنا نوک کیے سید ھاان کے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے اس سے کہنے لگا تو درک نے غصے سے اسے گھور کر دیکھا

تمہیں چرم نہیں آتی زرا تمیز نہیں ہے اس طرح سے کسی کے بھی گھر میں کمرے میں بیڈروم میں گھسے آرہے ہو تم وہ اسے اس کی غلطی کا احساس دلاتے ہوئے بولا تو شارف بے شرموں کی طرح مسکرایا

نہیں میں بہت بے شرم ہوں مجھے بالکل شرم نہیں آتی اپنی بہن کے گھر کمرے یا بیڈروم میں آتے ہوئے میں اپنی بہن میرا مطلب ہے میری لاڈلی بہن روح کی برتھ ڈے پارٹی پر جا رہا ہوں جس میں پری بھی میرے ساتھ آرہی ہے چلیں بہنا وہ اسے مزید جلاتے ہوئے بولا یہ بات تو آج وہ پری کے انداز سے ہی سمجھ گیا تھا کہ روح کو اپنی بہن بنا کر اس نے درک کے دل کو جلا دیا ہے یہ بندہ تو اسے پہلے دن سے ہی پسند نہیں تھا تو اسے مزید جلانے کا موقع ہاتھ سے جانے کیسے دیتا اسی لیے تو مزید مزے سے بولا

بھاڑ میں جاؤ تم اور تمہاری بہن میری بیوی کو وقت پر واپس لے آنا وہ غصے سے بولا

بیوی کو لے آنے کا کیا مطلب ہے تم نہیں چل رہے کیا ہمارے ساتھ وہ سیریس ہو گیا تھا

مجھے انٹرسٹ نہیں ہے تم لوگوں کی پارٹیز میں وہ نظر انداز کرتے ہوئے بولا

انٹرسٹ ہونا چاہیے درک روح نے قسم کھائی ہے کہ جب تک تم نہیں آتے وہ اپنا برتھ ڈے نہیں منائے گی یار اس کے ساتھ ایسا مت کرو وہ تم سے بہت پیار کرتی ہے شارف کو یکدم ہی روح کا خیال آیا تو وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولا

لیکن میں اس سے پیار نہیں کرتا اور نہ ہی میں اس کے ساتھ کوئی رشتہ رکھنا چاہتا ہوں اور ویسے بھی اس کے پاس بھائیوں کی کمی نہیں ہے وہ سر سے پیر تک اس کی جانب اشارہ کرتے ہوئے بولا تو شارف کو پہلے تو ہنسی آئی لیکن پھر اس کی بچگانہ سوچ پر وہ کھل کر مسکرا بھی نہ سکا

وہ تمہاری ہی بہن ہے درک میرا اس سے رشتہ صرف منہ کا ہے صرف الفاظ کا ہے خون کا رشتہ تو اس کا تمہارے ساتھ ہے پلیز وہاں آنے سے انکار مت کرنا روح کو بہت برا لگے گا وہ زیادہ دیر اس کی منتیں نہیں کر پایا تھا لیکن اس کے دل میں جو بات تھی وہ کہہ چکا تھا

اس نے جیسے ہی گھر کے اندر قدم رکھا رویام خوشی سے کھل اٹھا تھا لیکن وہ رویام کو نظر انداز کرتی اس کے قریب سے گزر کر روح کے پاس چلی گئی اور ساتھ ہی وہاں جاتے ہی منہ بنا کر بیٹھ گئی اس کے انداز پر روح بے اختیار مسکرا دی تھی

تم میرے بیٹے سے ناراض ہو کیا روح نے اپنے بیٹے کی اتری شکل دیکھ کر پوچھا تو اس نے فوراً ہاں میں سر ہلایا جی ہاں آپ کے لاڈلے نے فون پر مجھے کہا ہے کہ کوئی جانو سائیں اس کی بچپن کے کرش ہے اور اس کی جگہ کوئی نہیں لے سکتا تم رہو اپنے کھلوش یو کے پاش مجھے ساری زندگی اس کھڑوس دیو کے پاس ہی رہنا ہے تو اس کے ساتھ افیئر چلانے کی ضرورت ہی کیا ہے مجھے

تمہارا الو تو جانو سائیں ہے تو اس کے پاس جا کر رہو مجھے تم سے بات نہیں کرنی وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے پھر سے منہ پھیر گئی

رویام کی نئی نویلی گرلر فرینڈ اس سے مکمل طور پر ناراض ہو چکی تھی اس نے ایک نظر اپنے باپ کی جانب دیکھا جو کندھے اچکا کر انجان بن گیا

مدے بابانے بولا تاوہ شب کچ بونے تے لیے تب ای تومی نے بولا تا (مجھے بابا نے بولا تھا وہ سب کچھ بولنے کے لئے تب ہی تو میں نے بولا تھا) وہ سب وہ اس کے پاس آتا بے حد معصومیت سے بولا

اب کوئی فائدہ نہیں رویام بیٹا تیری گرل فرینڈ تو تجھ سے روٹھ چکی ہے کسی معصوم کا دل نہیں توڑنا چاہیے اس طرح سے بہت غلط کیا تم نے اب تو یہ کبھی تم سے بات نہیں کرے گی وہ ہمیشہ کے لئے تم سے روٹھ چکی ہے یارم نے بیچ میں آتے ہوئے اسے اٹھالیا

ورنہ شاید وہ اپنی گرل فرنیڈ کو منانے کے لیے ضرور کچھ نہ کچھ کرتا

می فیلی تو شولی بولوں دا اور اشے کشی بی دودا فروہ من دائے دی (میں فیری کو سوری بولوں گا اور اسے کسی بھی دونگا پھر وہ مان جائے گی) وہ منہ پھلائے ہوئے بولا یقیناً اسے پری کی ناراضگی پسند نہیں آئی تھی

چل بیٹا ٹرائی کر لے دنیا یہ نہ کہے کہ ظالم باپ بیٹے اور بہو کے بیچ میں دیوار بن رہا ہے جا میری جان اگر وہ مانتی ہے تو منالے وہ اسے پری کی گود میں رکھتے ہوئے شرارت سے بولا

وہ شب کچ می نے بابا تے تہنے پل بولا تا د و بابا نے تہا تا وہی ریام نے تہا تا لیتن می تم شے بت پیال ترتا اوں دانو تھائیں دیتنا آئی لو ویو) وہ سب کچھ میں نے بابا کے کہنے پر بولا تھا جو بابا نے کہا تھا وہی رویام نے کہا تھا لیکن میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں جانو سائیں جتنا آئی لو یو) اس کا گال چومتا بے حد پیار سے بولا

اس نرس کو بھی ساتھ شامل کر لو جتنا اس نرس سے پیار کرتا ہوں اتنا تم سے کرتا ہوں وہ جل کر بولی جس پر یارم کا زوردار قہقہ اٹھا

نی می اش شے پیال نی ترتاوہ شرف میلی دوشت اے (نہیں میں اس سے پیار نہیں کرتا بس صرف میری دوست ہے)اس نے فوراً اس کی غلط فہمی کو دور کیا تھا۔تو پری مسکتادی

○○○○○

تمہارے کتنے بھائی ہیں روح وہ رویام کا گال چومتے ہوئے وہ روح کی طرف متوجہ ہو گئی شاید اسے جاننا تھا کہ درک کی فیملی میں اور کون کون ہے

میرا بس ایک ہی بھائی ہے جو تمہارا شوہر ہے اس نے ہنستے ہوئے کہا

مطلب کے شارف بھائی تمہارے بھائی نہیں ہے وہ اسے دیکھ کر پوچھنے لگی اسے اب تک یہ شک تھا کہ شارف اور درک دونوں سگے بھائی ہیں

نہیں تو وہ بھی میرے بھائی ہیں لیکن منہ بولے ان کے ساتھ خون کا رشتہ نہیں ہے میرا لیکن جذبات کا رشتہ ہے روح نے مسکرا کر شاف کی جانب دیکھا جو باہر اپنے بیٹے اور حضر کی شہزادیوں کو سنبھالنے میں مصروف تھا

ہاں شارف بھائی بہت اچھے ہیں ہمارے گھر کے بالکل سامنے والے گھر میں رہتے ہیں لیکن اب وہ وہاں نہیں رہیں گے وہاں میں نہیں رہنا چاہتی ہوں مجھے دوسرا گھر پسند ہے جو سوسائٹی میں ہے وہاں مجھے اپنا پن محسوس ہوتا ہے ایسا لگتا ہے جیسے میں ہمیشہ سے وہی پر رہتی آئی ہوں

اب اور کہیں مجھے سکون نہیں ملتا ہاں فلیٹ میں سب کچھ مل جاتا ہے لیکن پھر بھی مجھے وہیں پر رہنا اچھا لگتا ہے درک کہتے ہیں کہ جب تک میرا علاج مکمل نہیں ہو جاتا تب تک ہم یہی پر رہیں گے لیکن یہاں میرے دل نہیں لگتا

وہ مایوسی سے بولی تو یارم مسکرا دیا

ہاں اس گھر میں سکون ہے کیونکہ وہاں پہ میرا دوست رہتا تھا۔اپنی بیوی اور بیٹی کے ساتھ لیکن پھر اس کا انتقال ہو گیا یارم کے لہجے میں اداسی سے ابھر آئی تھی جو روح نے بھی شدت سے محسوس کی

جی مجھے سوسائٹی والوں نے بتایا تھا کہ وہاں کوئی آدمی اپنی بیوی بچوں کے ساتھ رہتا تھا لیکن جب اس آدمی انتقال کر گیا تو اس کی بیوی اپنی بیٹی کو لے کر وہاں سے چلی گئی اور اس کے بعد ان کے بارے میں کبھی بھی کچھ بھی پتہ نہیں چلا

کیا آپ جانتے ہیں ان لوگوں کے بارے میں میرا مطلب ہے سوسائٹی والے لوگ ان سے بہت زیادہ اٹیچ تھے ان کے بارے میں جاننا چاہتے ہیں اگر آپ کو پتا ہے تو مجھے بتا دیں میں ان کو بتا دوں گی

پری نے اس سے پوچھا کیونکہ سوسائٹی کے اکثر لوگ اس آدمی اور عورت کا ذکر کرتے تھے اور اگر یارم ان لوگوں کا دوست تھا تو یقیناً اسے پتہ ہو گا اس عورت اور ان کی بیٹی کے بارے میں

وہ لوگ اب اس دنیا میں نہیں رہے صدیق کی بیوی اور بیٹی کو بھی مار دیا گیا تھا وہ بے حد کم آواز میں بولا لیکن روح سن چکی تھی یہ نام صدیق اس کے لئے بھی انجان ہر گز نہیں تھا

یارم اکثر ذکر کرتا تھا صدیق کا صدیق کا گہرا تعلق تھا ان سب سے اور سب سے اہم بات معصومہ صدیق کی بیٹی تھی لیکن اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ یارم نے جھوٹ کیوں بولا صدیق کی بیٹی مر چکی ہے معصومہ تو زندہ ہے

اللہ انہیں جنت الفردوس میں اعلی مقام عطا کرے مجھے بہت افسوس ہو رہا ہے یہ سن کر سوسائٹی کے انکل آنٹی سب بات کرتے ہیں ان کے بارے میں وہ بہت اچھے انسان تھے اور سب کی مدد کیا کرتے تھے

وہ اداس ہو گی

ہاں تبھی تو وہ اچھی یادوں میں لوگوں کے ساتھ ہمیشہ زندہ رہیں گے خیر چلو اندر چلتے ہیں کافی وقت ہو گیا ہے

روح آؤ کیک کٹ کرتے ہیں یارم نے روح سے کہا تو وہ فورا نا میں سر ہلانے لگی

نہیں مجھے کیک کٹ نہیں کرنا جب تک درک بھائی نہیں آجاتے تب تک میں کیک نہیں کاٹوں گی میں نے ان سے فون پر بھی کہہ دیا ہے کہ میں اپنا یہ برتھ ڈے اپنے بھائی کے ساتھ سیلیبریٹ کرنا چاہتی ہوں انہیں آنا پڑے گا

روح ضدمت کرو بچے کب سے انتظار کر رہے ہیں کیک کا وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولا

کوئی بات نہیں بچوں کو کچھ اور کھلا دیں گے لیکن کیک تب تک نہیں کٹے گا جب تک درک بھائی نہیں آجاتے

روح اسے دیکھتے ہوئے بولی تو یارم اسے کچھ بھی کہے بنا بچوں کو اپنے ساتھ اندر لے گیا

اندھیرا ہونا شروع ہو چکا تھا اور درک کا اب تک کوئی اتا پتا نہیں تھا ویسے تو وہ صاف انکار کر چکا تھا کہ وہ نہیں آئے گا لیکن روح پھر بھی امید تھی کہ شاید وہ آ ہی جائے

ooooo

مجھے کیا ضرورت ہے وہاں جانے کی اس کے اتنے سارے بھائی ہیں وہاں مجھے اس کی زندگی میں نہیں گھسنا وہ خوش ہے میرے بغیر اس کی زندگی میں کہیں کوئی جگہ نہیں ہے میرے لئے حضر بھی کہتا ہے وہ اپنی زندگی میں آگے بڑھ چکی ہے بھائی کے بارے میں جان کر اسے کیا خوشی ہو گی

ٹھیک ہے اس کے دل میں مجھے دیکھ کر وقتی جذبات جاگے ہوں گے لیکن حقیقت تو یہی ہے کہ اب اس کی زندگی میں میری کوئی جگہ نہیں ہے

میں ایک حقیقت پسند انسان ہوں راکیش اور مجھے پتا ہے روح کو اپنی زندگی میں مزید کسی رشتے کی ضرورت نہیں ہے

وہ فی الحال جذباتی ہو رہی ہے لیکن بعد میں جب لوگ اس سے سوال کریں گے کہ میں کون ہوں سب کے سامنے اس سے مجھے اپنا بھائی کہتے ہوئے شرم آئے گی

میں اس کا بھائی نہیں ہوں اس کے باپ کی زندگی کی کتاب کا ایک کالا صفحہ ہوں۔ جسے پھاڑ کر جلا دینے میں ہی اس کی بھلائی ہے۔

ہاں یہ حقیقت ہے کہ وہ اس دنیا کی پہلی انسان ہے جس سے میں نے محبت کی تھی اس کے آنے کا انتظار کیا تھا ۔لیکن یہ بھی حقیقت ہے اب میں اس کی زندگی کا سوالیہ نشان بن کر نہیں رہنا چاہتا

میں اس سے الگ ہی ٹھیک ہوں میں وہاں نہیں جاؤں گا۔راکیش کے اتنا سمجھانے کے باوجود بھی اس نے انکار کر کیا

یار آج اس کا برتھ ڈے ہے بچاری خوش ہو جائے گی کیا تم اس کی خوشی کے لئے اتنا نہیں کر سکتے خوشی بھی اسے سمجھانے لگی

مجھے کسی کی خوشیوں سے کوئی لینا دینا نہیں ہے خوشی جب میں انکار کر چکا ہوں تو مطلب صاف ہے کہ میں نہیں جانا چاہتا تم لوگ مجھے بار بار کیوں کہہ رہے ہو

اچھا ٹھیک ہے یار مت جاؤ لیکن اپنے دل سے پوچھ لینا ہو سکتا ہے تمہارا دل وہاں جانا چاہتا ہوں اور ویسے بھی تم پری کو لینے وہاں جانے ہی والے ہو تو

اسے شارف اپنے ساتھ واپس لے کر آئے گا اس نے فوراً ہی ان کی غلط فہمی کو دور کیا تھا

کیوں شارف کیوں لے کر آئے گا شارف روح کا بھائی ہے جو اس کے سارے مہمانوں کو گھر تک ڈراپ کرے گا خوشی فوراً آگ میں تیل ڈالنے والا کام کرنے لگی

بکواس بند کرو اپنی بیوی کو میں خود لے آؤں گا مجھے کسی ڈرائیور کی ضرورت نہیں ہے وہ وہاں سے اٹھتے ہوئے اپنے گاڑی کی چابی اٹھاتا باہر نکل گیا

پیاری بہنا تم نے یہ سارے کام کہاں سے سیکھے ہیں راکیش اس سے پوچھنے لگا

سکھنے کی ضرورت ہی نہیں ہے پیارے بھائی میرے پاس ایک یہ ہے وہ اپنے دماغ پر انگلی لگاتے ہوئے کہنے لگے

کیا تم مجھے بے عقل کہہ رہی ہو۔۔؟راکیش نا سے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا

کہنے کی ضرورت ہے۔۔۔؟ وہ وہاں سے بھاگتے ہوئے بولی جبکہ راکیش اس کے پیچھے ہی بھاگا تھا

○○○○○○

بارہ ہونے میں صرف دس منٹ باقی تھے نا تو برتھ ڈے منائی گئی تھی اور نہ ہی کسی نے دوبارہ کیک کاٹنے کا ذکر کیا تھا بچے بھی کھانا کھا کر سو گئے تھے

ویسے تو شارف نے کہا تھا کہ بہت سارے لوگ ہوں گے لیکن یہاں صرف شارف کی بیوی اس کا بیٹا دو آدمی اور اپنی فیملی کے ساتھ تھے

بہت وقت ہو گیا ہے میرے خیال میں اب مجھے چلنا چاہیے آخر صارم کو بولنا پڑا

ہاں اب چلنا چاہیے بچوں کو صبح سکول بھی بھیجنا ہے عروہ بھی اٹھتے ہوئے بولی

روح نے انہیں مزید رکھنے کے لیے نہیں کہا تھا شاید وہ بھی ناامید ہو چکی تھی درک کی طرف سے

روح یہ تمہارے لیے ہے اور میں تم سے ایک بات کہنا چاہتا ہوں صارم اسے گفٹ دیتے ہوئے کہنے لگا

ہر انسان اپنی قدر خود کرواتا ہے لگتا ہے درک کی زندگی میں تمہارے لیے جگہ نہیں ہے تم زبردستی مت کرو اگر وہ تم سے تعلق نہیں رکھنا چاہتا تو تم بھی اپنی زندگی میں آگے بڑھ جاؤ

یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ درک اپنی زندگی میں اتنا آگے جا چکا ہو کہ اب اس کی زندگی میں کسی بہن کے لئے جگہ ہی نہ ہو اسے بھول جانے میں ہی بہتری ہے تمہاری بھی اور تمہاری فیملی کی بھی آگے بھرو

پرانی چیزوں کو دیکھ دیکھ کر دکھی ہونے سے بہتر ہے کہ نئی چیزوں کے بارے میں سوچا جائے تمہارے آگے اتنی خوبصورت زندگی ہے تمہیں کیا ضرورت ہے

اگر وہ نہیں مانتا تمہیں اپنی بہن تو ٹھیک ہے رہنے دو اسے اس کے حال پر شارف نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا

اپنی بہن کی آنکھوں میں نمی دیکھ کر وہ خود بھی بہت زیادہ افسردہ ہو گیا تھا۔ جب کہ اسے اپنے سینے سے لگاتے ہوئے درک پر بھی اسے بہت غصہ آ رہا تھا کیا جاتا اگر دس منٹ نکال کر آ جاتا تو

لیکن نہیں اسے تو اپنی ناک پیاری تھی وہ کیوں آتا اس کے لئے اس کے جذبات اس کے درد دکھ تکلیف سے اس کا بھلا کیا واسطہ تھا وہ تو تھا ہی پتھر دل۔

ooooo

کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ کیوں بار بار فون کر رہے ہو مجھے حضر کا بار بار فون آنا اسے پریشان کر گیا تھا اس نے فون اٹھاتے ہوئے کافی غصے سے کہا

آ جاؤ یار کیوں تنگ کر رہے ہو اسے وہ تمہاری وجہ سے اداس بیٹھی ہے آج اس کی سالگرہ ہے آج کے دن تو مت کرو اس کے ساتھ ایسا وہ جیسے اس کے لب و لہجے پر تڑپ اٹھا تھا

دیکھو حضر میں آخری بار کہہ رہا ہوں تم سے یا تمہاری بھانجی سے میرا کوئی لینا دینا نہیں ہے فضول میں مجھے کیوں گھسیٹ رہے ہو خود میں مجھے نہیں ہے انٹرسٹ تمہاری پارٹی میں آنے کا اور نہ ہی مجھے شوق ہے اس کی زندگی میں دخل اندازی کرنے کا تم بے فکر رہو

میں تمہاری ساری باتیں بہت اچھے طریقے سے سمجھ گیا تھا میں سمجھ گیا تھا کہ اس کی زندگی میں میری کوئی جگہ نہیں ہے تم مجھے کافی اچھے طریقے سے سمجھا چکے ہو تم بہتر ہے کہ مجھے بار بار فون مت کرو وہ بے حد غصے سے بولا تھا

میں غلط تھا درک مجھے معاف کر دو یار کم از کم اس کے ساتھ ایسا مت کرو تم سے بہت پیار کرتی ہے لگتا تھا کہ اس کی زندگی میں تمہارے لیے جگہ نہیں ہے لیکن ایسا نہیں ہے

وہ تم سے پیار کرتی ہے تمہارا ساتھ چاہتی ہے ہر بہن کی طرح وہ بھی تمہیں بہت مس کرتی ہے اس کی زندگی میں کتنے ہی لوگ کیوں نہ آجائے خون کا رشتہ صرف تمہارے ساتھ ہی ہے اس کا وہ اسے سمجھا رہا تھا جبکہ اس کے الفاظ درک کے لبوں پر زخمی سے مسکراہٹ لے آئے تھے

اچھا تو پتہ چل گیا کہ اس کے ساتھ میرا خون کا رشتہ ہے۔ لیکن تمہارے حساب سے تو میری رگوں میں بہنے والا خون ایک طوائف کا ہے بھول گئے میں کس کا بیٹا ہوں وہ اب بھی طنز کرنے سے باز نہ آیا

درک میں صرف روح کی زندگی میں مزید کوئی مسئلہ نہیں چاہتا تھا اسی لئے بکواس کی تھی تمہارے سامنے ہاتھ جوڑتا ہوں اگر کہو گے تو پیر بھی پکڑ لوں گا

مت ستاؤ اسے وہ پہلے ہی رشتوں کے لیے ترسی ہوئی ہے مت تکلیف دو سے آجاؤ یار پلیز آجاؤ آج کا دن بہت برا گزرا ہے اس کا۔

تم سے بہت پیار کرتی ہے پلیز ایک بار روح کے لیے نہ سہی نور کے لئے آ جاؤ وہ ابھی کہہ ہی رہا تھا کہ فون بند ہو گیا

خضر نے ایک نظر اپنے فون کو دیکھا جہاں کال بند ہو چکی تھی وہ صرف افسوس سے سر ہلا کر رہ گیا

آج اسے اپنے الفاظ پر خود پر غصہ آ رہا تھا اسے وہ سب کچھ نہیں کہنا چاہیے تھا صرف اسے روح سے دور رکھنے کے لئے ساری بکواس کر گیا تھا لیکن بعد میں وہ پر بہت شرمندہ تھا اس نے بہت برے الفاظ کا استعمال کیا تھا وہ اسے طوائف کا بیٹا تو بول چکا تھا لیکن اس حقیقت سے وہ انجان نہیں تھا کہ قیوم خلیل نے اس کی ماں سے نکاح کیا تھا

وہ اسے ناجائز بول آیا تھا یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ ناجائز نہیں ہے

وہ جانتا تھا کہ خضر وہ پہلا شخص ہے جس سے وہ اس دنیا میں سب سے زیادہ نفرت کرتا ہے وہ قیوم خلیل کو بھی اپنی نفرت کے قابل نہیں سمجھتا تھا لیکن خضر کے ساتھ اس کا نفرت کا رشتہ تھا اور خضر سے نفرت کرنے کے لئے اس کے پاس کوئی ایک نہیں بلکہ بہت ساری وجہ تھی

ooooo

صارم اور شارف اسے سمجھا سمجھا کر اب اٹھنے ہی لگے تھے کہ اچانک ہی پیچھے انہیں آہٹ محسوس ہوئی روح بے یقینی سے اسے دیکھے جا رہی تھی۔

وہاں موجود سب لوگوں کے لیے یہ ایک جھٹکے سے کم نہیں تھا روح کے چہرے کی اداسی مسکراہٹ میں بدلی وہ اگلے ہی لمحے صوفے سے اٹھ کر اس کے سینے سے آ لگی تھی

میں یہاں صرف اپنی بیوی کے لئے آیا ہوں کسی کا برتھ ڈے منانے کے لیے نہیں اس نے بتانا ضروری سمجھا روح کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی تھی پری کو اس کا انداز بہت برا لگا وہ کیوں سب کو تکلیف دیتا ہے

ایکٹنگ بہت اچھی کرتے ہیں آپ وہ اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے اسے کیک قریب لے آئی اس نے بے حد خوشی سے سب کی موجودگی میں کیک کاٹتے ہوئے یارم کی جانب دیکھا تو اس نے کیک کاٹ کر پیس اس کی طرف کیا تھا کہ اس نے اشارے سے درک کو کھلانے کے لیے کہا

اس نے مسکراتے ہوئے پیس کا رخ درک کی جانب کیا تو وہ اس کا ہاتھ تھام گیا لیکن روح اس کی مزاحمت کی پرواہ کیے بنا پیس اس کے منہ میں ڈال چکی تھی

اس وقت وہ کتنی خوش تھی شاید ہی یارم کے علاوہ کوئی سمجھ ہی نہیں سکتا تھا

وہ اس کے لئے آ گیا تھا روح کے لیے اس سے زیادہ خوشی کی اور کوئی بات نہیں تھی

یہ لو تمہارے لئے بے فکر رہو یہ کوئی گفٹ نہیں ہے بلکہ یہ تمہاری ماں نے مجھے دیا تھا اس کے آخری لمحات میں وہ ایک لاکٹ اس کے حوالے کرتے ہوئے بولا تو جیسے روح کو یقین ہی نہ آیا اس کے ہاتھ میں موجود لاکٹ اس کی ماں کا تھا

وہ پری کو اشارہ کرتے ہوئے خاموشی سے وہاں سے نکل گیا جب کہ روح بے یقینی سے اپنے ہاتھ میں پکڑے ہوئے لاکٹ کو دیکھ رہی تھی

OOOO

وہ ابھی باہر نکلا ہی تھا کہ خضر اس کے پیچھے چلا آیا اسے دیکھتے ہی رک گیا جب کہ وہ بنا اس سے کوئی اور بات کیے اسے اپنے سینے سے لگا چکا تھا

میں غلط خود درک میں ہمیشہ غلط ہوتا ہوں میری زندگی کا ہر فیصلہ غلط ہوتا ہے اور شاید تمہیں اللہ نے میرے لیے بھیجا ہے میری ساری غلطیاں سدھارنے کے لئے تم نے میرے لیے بہت کچھ کیا ہے لیکن میں کبھی تمہارے لیے کچھ نہیں کر پایا

تھینک یو سو مچ تم بہت اچھے ہو وہ اسے اپنے گلے سے لگائے ایک ہی سانس میں بولے جارہا تھا

یہ مت سوچنا کہ یہ ساری بکواس کے بعد میں تمہیں تمہاری غلطیوں کے لیے معاف کر دوں گا ایسا کبھی نہیں ہو گا تم ہمیشہ میرے گنہگار رہوں گے آئی ہیٹ یو وہ خود سے دور کرتا سرد مہری سے بولا لیکن خضر اس کا لہجہ پی گیا تھا

آئی لو یو ٹو وہ مسکراتے ہوئے اندر چلا گیا جبکہ اسکے آئی ہیٹ یو پر آئی لو یو سن کر پری کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی تھی

تمہارے دانت کیوں نکل رہے ہیں چلو وہ غصے سے کہتا اسے بھی جھڑک گیا تو وہ خاموشی سے اس کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ گئی۔

ویسے تو درک اسے پہلے ہی فون کر کے بتا چکا تھا کہ وہ باہر آئے گا اور وہ خاموشی سے اٹھ کر باہر آ جائے اس کے موڈ کو سوچتے ہوئے ہی پری نے اس کی آمد کے بارے میں کسی کو نہیں بتایا تھا

درک ہم سوسائٹی والے گھر واپس کب جائنگے اس کے سینے پر سر رکھتے ہوئے پوچھنے لگی

کیوں میری جان وہاں کیوں جانا ہے اسے اپنی باہوں میں بھرتے ہوئے وہ اس کے ماتھے پہ لب رکھتا محبت سے پوچھنے لگا

کیونکہ مجھے یہاں رہنا بالکل پسند نہیں ہے میں جانا چاہتی ہوں دکش مجھے اس گھر میں جانا ہے اور وہیں پر رہنا ہے یہاں رہنا مجھے اچھا نہیں لگتا

سارا دن اکیلے ہی گزر جاتا ہے آپ بھی کام پر ہوتے ہیں میں سارا دن گھر میں اکیلی پڑی رہتی ہوں۔ کوئی ہوتا ہی نہیں ہے جس سے میں بات کر سکوں وہ مایوسی سے بولیں

کیوں خوشی تمہارا خیال نہیں رکھتی وہ نہیں آتی کیا یہاں وہ غصے سے بولا

آتی ہے خیال بھی رکھتی ہے لیکن ہم دونوں بھی تو اکیلے ہوتے ہیں سارا دن اکیلے پڑی رہتی ہیں وہ پھر سے مایوسی سے بولی مطلب کے اکیلے پن میں خوشی شامل ہو گئی تھی لیکن وہ پھر بھی اکیلی تھی

دو لوگ اکیلے نہیں ہوتے پری دو لوگ مل کر کچھ بھی کر سکتے ہیں جیسے میں اور تم ہم اکیلے تھوڑی ہیں ہم دونوں ایک دوسرے کے ساتھ ہیں وہ اسے سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا

نہیں نا مجھے سوسائٹی والے گھر جانا ہے یہاں نہیں رہنا یہاں پر مجھے کچھ بھی اچھا نہیں لگتا وہ فوراً اٹھ کر بیٹھ گئی

تمہیں سوسائٹی والے گھر جانا ہے ٹھیک ہے انشاءاللہ ہم ایک ہفتے کے بعد وہاں چلیں گے کیونکہ ڈاکٹر نے کہا ہے کہ تمہاری طبیعت اب پہلے سے کافی زیادہ بہتر ہے

اب تمہیں نہ تو برے خواب آتے ہیں اور نہ خون میں کسی قسم کا کوئی مسئلہ ہے

انشااللہ ہم بہت جلد کہیں گھومنے پھرنے میں باہر جائیں گے اور ویسے بھی تمہارے مکمل علاج کے لیے میں تمہیں کہیں باہر لے کر جانے کا ارادہ رکھتا ہوں

امریکا میں تمہارا علاج بہت آسانی سے ہو جائے گا اور ویسے بھی ڈاکٹر میتھیوز بھی وہیں پر ہے وہاں تمہارے لیے بہت ساری آسانیاں ہو جائیں گی بس یہاں کا کورس مکمل ہو جائے تو ہم وہاں پر تمہارا علاج شروع کروائیں گے انشاءاللہ تم بالکل ٹھیک ہو جائے گی

خیر یہ ساری باتیں چھوڑو مجھے یہ بتاؤ کہ مجھے نیوز پیپر کب سے سنا رہی ہو تم وہ اس کا دھیان بٹاتے ہوئے پوچھنے لگا تو اس نے منہ بنایا

مجھے نہیں آتے آپ کے نیوز پیپر زا ٹلی اور چائنا والے ایک لفظ سمجھ نہیں آتا ان کی زبانوں کا پتا نہیں آپ کیا سنتے رہتے ہیں

پری منہ پھیلائے ہوئے بولی تو در ک مسکرا دیا

اچھا چھوڑو اٹلی اور چائنہ کے نیوز پیپرز کو ہم ایک دوسرے کے بارے میں باتیں کرتے ہیں اور اس کے لبوں کو انگلیوں سے چھوتا آہستہ آہستہ پٹری سے اتر رہا تھا

جی نہیں مجھے آپ سے اپنے بارے میں کوئی بات نہیں کرنی مجھے سخت نیند آرہی ہے بس سونا چاہتی ہوں وہ اس سے ذرا دور ہٹی کروٹ بدلنے گئی۔ جب اگلے ہی لمحے درک نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنے بے حد قریب کر لیا

تم نے مجھے بتایا نہیں کہ میں تمہیں کتنا اچھا لگتا ہوں اس کے کان پر اپنے لب رکھتے ہوئے نہ جانے کیوں آج اس سے یہ سوال کرنے لگا

بالکل بھی نہیں آپ مجھے بالکل بھی اچھے نہیں لگتے کھلوش یو میں صرف رویام سے پیار کرتی ہوں اگر وقت پر پیدا ہو جاتا تو آج وہ شہزادہ میرا ہوتا

لیکن نہیں وہ تو وقت پر پیدا ہوا نہیں بس آپ آ گئے میری زندگی میں اب جیسے بھی ہی گزارا کر رہی ہوں میں معصوم وہ شرارت سے کہتی ہنسی دباتی ہوئی بولی تو درک نے مسکراتے ہوئے اس کے گال کو اپنے لبوں سے چھوا

ہاں تمہارے نصیب میں یہی کھڑوس دیو لکھا ہے اب تم کیا کر سکتی ہو گزر کرو اسے اپنی باہوں میں بھرتے ہوئے وہ سے خود میں قید کرنے لگا۔

اس کے انداز نے پری کو مسکرانے پر مجبور کر دیا

ooooo

اپنی شرٹ پر اس کے ہاتھ کی سخت گرفت محسوس کرتے ہی اس کی آنکھ کھل گئی وہ پھر سے خواب کے زیر اثر بڑبڑا رہی تھی۔

اسے خواب میں ڈرتے دیکھ درک فورا اسے اپنے قریب کرتے ہوئے اسے اس ڈر سے نکالنے کی کوشش کی تھی

ریلیکس پری کچھ بھی نہیں ہے سب کچھ بالکل ٹھیک ہے تم بیکار میں ڈر رہی ہو میری جان کوئی کسی کو نہیں مار رہا سب کچھ ٹھیک ہے آنکھیں کھولو دیکھو کچھ بھی نہیں ہے

وہ وقت گزر چکا ہے اس وقت کی قید سے باہر نکلو یوں ڈرنا یوں خوفزدہ ہونا بالکل بھی ٹھیک نہیں ہے میری جان

اس ڈر سے باہر نکل آؤ اب کوئی تمہارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتا وہ اسے نیند سے جگاتے ہوئے کہہ رہا تھا جبکہ پری آنکھیں کھولے بس اس کی باتیں سن رہی تھی

اس نے زویا کو مار ڈالا ہے زویا میری دوست ہے درک وہ میری بیسٹ فرینڈ تھی اس نے میری آنکھوں کے سامنے مار ڈالا زویا کو میں کچھ بھی نہ کر سکی کچھ بھی نہیں اور پھر سب نے زویا کو بھلا دیا وہ لوگ کہتے ہیں کہ زویا کبھی تھی ہی نہیں

وہ لوگ کہتے ہیں کہ جو یہ صرف میرے خیالوں میں ہے حقیقت میں اس کا کوئی وجود نہیں ہے جھوٹ بولتے ہیں وہ سب لوگ زویا ہے

آپ میرا یقین کریں درک زویا ہے میں نے دیکھا تھا اس آدمی کو زویا کو مارتے ہوئے وہ اپنا نام بھی بول رہا تھا بار بار وہ کہہ رہا تھا کہ پاشا کسی کو نہیں چھوڑے گا

وہ اس کے خاندان کو نزد نابود کر دے گا وہ کسی کو زندہ نہیں چھوڑے گا جس طرح سے اس کا باپ مرا ہے اسی طرح اس کے خاندان کے ہر ایک فرد کو وہ مار ڈالے گا

ہاجرہ آنٹی نے مجھے بتایا تھاوہ لوگ مجھے ڈھونڈتے ہوئے وہاں آئے لیکن پھر اس سے اگلے دن ہاجرہ آنٹی چلی گئی اور پھر کبھی واپس نہیں آئی وہ وہ شہر چھوڑ کر جا چکی تھیں لیکن انہیں یقین تھا کہ میں سچ بولتی ہوں زویا ہے

لیکن پھر کسی نے زویا کو قبول نہ کیا سب نے کہا کہ میں پاگل ہو رہی ہوں کوئی میرا یقین نہیں کرتا میں سچ کہہ رہی ہوں وہ آدمی مجھے بھی مار ڈالے گا میں بھی مر جاؤں گی زویا کی طرح اور پھر سب یہی کہیں گے کہ پری کوئی نہیں تھی صرف ایک خیال تھا

وہ بری طرح سے روتے ہوئے بول رہی تھی درک کو اس پر ترس آنے لگا اس کی رنگت زرد پڑ رہی تھی بہت ہو چکا

اب یہ کھیل ختم ہو گا چلو میرے ساتھ وہ اس کا ہاتھ تھام کر خود اٹھ کھڑا ہوا اور اسے اپنے ساتھ چلنے کے لئے کہنے لگا

کہاں چل رہے ہیں ہم دکش آپ مجھے کہاں لے کر جا رہے ہیں کون سے کھیل کی بات کر رہے ہیں آپ وہ اس کے ساتھ چلتی کنفیوز سی اس سے سوال کئے جا رہی تھی

وہاں لے کر جا رہا ہوں جہاں جانا بے حد ضروری ہے آج تمہارا ڈر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو گا وقت آ گیا ہے تمہیں ساری حقیقت پتا چل جانی چاہیے

آج کوئی راز راز نہیں رہے گا وہ فلیٹ سے باہر نکلتا فلیٹ لاک کرتے ہوئے اسے اپنے ساتھ لے کر جانے لگا

oooo

ہاں یارم وہ لوگ قبرستان کی طرف جا رہے ہیں میں ان لوگوں پر نظر رکھے ہوئے ہو شارف چھپ چھپا کر ان کی گاڑی کے پیچھے آتا ساتھ ساتھ یارم کو ساری انفارمیشن دے رہا تھا۔

ہاں تمہیں نظر رکھو میں بھی آرہا ہوں ادھر ہی آج دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا آج میں دیکھوں گا کہ میرا شک کس حد تک صحیح ہے آج میں درک کو کچھ بھی چھپانے نہیں دوں گا یا تو اسے سب کچھ سچ سچ بولنا ہو گا ورنہ میں اسے نہیں چھوڑوں گا یارم فون رکھتا گھر سے باہر نکل گیا تھا

شارف فون بند کرنے کے بعد ایک بار پھر سے درک کے پیچھے پیچھے اس قبرستان میں پہنچ گیا

ooooooo

درک ہم رات کے اس وقت قبرستان میں کیوں چلیں یہاں سے مجھے ایسی جگہوں پر بہت زیادہ ڈر لگتا ہے وہ کچھ خوفزدہ سی اس کا ہاتھ تھامیں تقریباً اس کے ساتھ چپکی ہوئی تھی

ڈرنے یا گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے پری میں آج تمہیں تمہارے ڈر سے نکالنے کے لئے یہاں لایا ہوں

وہ اس کا ہاتھ تھامیں اپنے ساتھ آگے چلنے پر مجبور کر رہا تھا

وہ ایک قبر کے سامنے آکر رک گیا تو پری حیرت سے اسے دیکھنے لگی

یہ کس کی قبر ہے درک کیا آپ کا کوئی عزیز رشتے دار ہے جو آپ رات کے وقت مجھے یہاں پر لے کر آئے ہیں

وہ اس سے دیکھتے ہوئے سوال کرنے لگی تو درک نے نا میں سر ہلایا

وہ فاتحہ پڑھنے کے لئے ہاتھ اٹھانے ہی لگی تھی کہ درک نے اس کا ہاتھ تھام لیا

ایک بات یاد رکھنا تم پری یہ قبر اس انسان کی ہے جس سے تم ساری زندگی صرف نفرت کر سکتی ہو یہ تمہارے باپ کے قاتل کی قبر ہے

ہاں میں سچ کہہ رہا ہوں یہ پاشا ہے وہی پاشا جس نے زویا کا قتل کیا تھا وہی پاشا جس نے نہ جانے کتنے معصوم بچوں کے ہاتھ پیر اور زبانیں کاٹ کر انہیں بھیک مانگنے پر مجبور کر دیا وہیں پاشا جس نے تمہاری ماں کو آگ میں جلا دیا وہیں پاشا جس کے ڈر سے تمہارے ہوسٹل والوں نے زویا کی ذات کو مٹا دیا

یہ وہ انسان ہیں جس میں تمہارے باپ کو زندہ زمین میں دفن کر دیا تمہارے چھوٹے سے سات سال کے معصوم بھائی کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا

یہ شخص کس کس چیز کا حساب دے گا یہ وہی جانتا ہے لیکن آج تمہیں اپنے اس ڈر سے آزاد ہونا ہوگا پاشا مر چکا ہے

مر چکا ہے یہ شخص جس کی وجہ سے تم مر رہی ہو ہم سب نے مار ڈالا ہے اسے وہ اسے اپنے سینے سے لگائے آج ساری حقیقت بتا رہا تھا

میرے ماں باپ کا قاتل میرا بھائی میرا تو کوئی نہیں تھا درک

اسی کی وجہ سے کوئی نہیں تھا یہی وجہ ہے تمہارے ہر درد کی ہر تکلیف کی یہ انسان تمہارے ماں باپ کا قاتل ہے اس نے تمہارے بھائی کو مار ڈالا۔

اس نے تم سے جڑے ہر شخص کو مار ڈالا پھر بھی اسے سکون نہیں آیا اب وہ صدیق کی تینوں بیٹیوں کو مار دینا چاہتا تھا اس سے پہلے ہی ہم نے اس کا کام تمام کر دیا

کون صدیق۔۔ کیا میرے بابا کا نام صدیق تھا وہ آنکھوں میں آنسو لیے اس سے پوچھ رہی تھی اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دیتا خضر معصومہ اور شارف کے ساتھ یارم اس جگہ آ چکا تھا

ارے درک تم خاموش کیوں ہو گئے بتاؤ اسے کون تھا صدیق کیسا تھا اس کا باپ

تم جانتے ہو اس لڑکی کو ہسپتال میں دیکھ کر ہی میں سمجھ گیا تھا کہ صدیق کی بیٹی ہے لیکن میں نے کبھی اس بات کو تم پر ظاہر نہیں ہونے دیا کیونکہ میں جانتا تھا اگر میں نے اس بات کو تم پر ظاہر کیا تو جس طرح تم زینی کو لے کر غائب ہو گئے اسی طرح تم اسے بھی کہیں غائب کر دو گے

تم نے زینی کو ہم سے دور چھپا کر رکھا ہے میں نے کبھی اعتراض نہیں کیا کیونکہ وہ معصوم بچی تھی میں نے ہمیشہ یہی سوچا کہ وہ معصوم جتنا ہمارے کاموں سے دور رہے اتنا ہی بہتر ہے

لیکن اس کا یہ مطلب نہیں تھا کہ ہم لوگ زینی سے انجان تھے میں جانتا ہوں وہ اس وقت آکارب گرلز ہاسٹل میں زیر تعلیم ہے تم اس کی پرورش اتنے اچھے سے کر رہے تھے کہ مجھے کبھی تمہارے اور اس کے بیچ میں آنے کی ضرورت ہی محسوس نہیں ہوئی

صدیق کا بیٹا اس حادثے میں مارا گیا تھا صدیق ایک بیٹی معصومہ اس کی خالہ کے پاس تھی لیکن صدیق ڈھائی ماہ کی بیٹی تو غائب ہو گئی تھی یہ تم تک کیسے پہنچی

مجھے اس کے بارے میں سب کچھ جاننا ہے

میں پچھلے 7 سال سے اس لڑکی کی تلاش میں تھا جب سات سال پہلے پاشا کے باپ نے مرتے ہوئے یہ کہا کے اس کا بیٹا صدیق کی تینوں بیٹیوں کو مار دے گا مجھے اندازہ ہو گیا تھا کہ صدیق کی تیسری بیٹی کہیں نہ کہیں پر موجود ہے

صدیق کے اپنے مطابق اس کی دوسری بیٹی زندہ تھی لیکن وہ خود بھی اپنی بیٹی کی پہچان سے انجان تھا لیکن یہ تم تک کیسے پہنچی مجھے سب کچھ بتاؤ میں سب کچھ جاننا چاہتا ہوں اور کتنے راز چھپا کے رکھے ہیں تم نے ہم سے

اس کا لہجہ بے حد نرم تھا لیکن آنکھوں میں سرد مہری لئے وہاں سے گھور رہا تھا

درک نے ایک نظر اس کی آنکھوں میں دیکھا۔

ooooo

ماضی۔

مبارک ہو بیٹی ہوئی ہے۔نرس نے ایک پیاری سی بیٹی لا کر ان کی گود میں دی۔ان کے چہرے پر مسکراہٹ کھل رہی تھی اللہ نے دوسری رحمت دی تھی جس نے ان کے گھر پر دستک دی تھی

بابا میں بھی بابا میں بھی معصومہ اچھل اچھل کر اپنی بہن کو دیکھنے کی کوشش کر رہی تھی جب کہ عرب خاموشی سے کھڑا تھا اسے بہن نہیں بلکہ بھائی چاہیے تھا لیکن بہن آجانے کی وجہ سے وہ اداس ہو گیا تھا

اس کو دے دو بابا یہ ہمیں نہیں چاہیے ہمیں بوائے چاہیے وہ صدیق سے کہتے ہوئے ایک نظر اس معصوم سی پری کو دیکھ کر بولا جو اتنی بری تو نہیں تھی لیکن پھر بھی وہ لڑکی تھی

نہیں بابا ہم نہیں دیں گے یہ میری بہن ہے اسے میں سمبھالوں گی اس کا خیال رکھوں گی میں اپنی گڑیا بھی دوں گی اس کو معصومہ تڑپ اٹھی تھی اپنے بھائی کی بات سن کر

اچھا اچھا تم لوگ لڑو نہیں اور ویسے بھی تو یہ اللہ تعالی کی طرف سے گفٹ ہے اسے قبول کرنا چاہیے منہ نہیں بنانا چاہیے وہ عرب کی طرف دیکھتے ہوئے بولے تو عرب منہ پھیلا کر بیٹھ گیا

چلو اب ماں کے پاس چلتے ہیں اس گڑیا کو بھوک لگی ہوئی ہے۔صدیق ان کے قریب سے اٹھتے ہوئے بچی اٹھا کر اندر لے گئے جب کہ چار سالہ معصومہ کے چہرے کی خوشی نہ قابل بیان تھے اور چھ سالہ عرب کچھ مایوس سا تھا

لیکن سب ہی جانتے تھے کہ یہ مایوسی صرف کچھ لمحات کی ہے جلد ہی وہ اپنی بہن کو قبول کر لے گا

تمہیں پتا ہے چھوٹے سے بے بی کے ہاتھ اور پیر اتنے سوفٹ سوفٹ ہوتے ہیں ٹچ کرو تو اتنا اچھا فیل ہوتا ہے میں تو جاوں گئی ابھی اپنی چھوٹو سے بہن کو ٹچ کرنے کے لئے تم تو نہیں آرہے تمہارا تو بھائی تھا جو آیا نہیں

معصومہ بڑے مزے سے بولی اس کا انداز لالچ دینے والا تھا جس میں عرب آ بھی گیا تھا

اس سے پہلے کہ معصومہ اندر کی جانب جاتی وہ بھاگتے ہوئے خود ہی اندر چلا گیا تا کہ اس نئے بے بی کے ہاتھ پیر کو وہ پہلے ٹچ کر سکے

ooooo

ارے صدیق تم واپس پاکستان کب آئے وہ حیرانگی سے اسے دیکھ رہا تھا جب کہ اشارہ کرتے ہوئے وہ ان بچوں کو چھپانے کی ناکام کوشش بھی کر گیا

میں جب بھی آیا لیکن تم تو اپنے کام سے باز نہیں نہ ائے پاشا میں پوچھتا ہوں کیا تمہارا ہاتھ نہیں کانپتا کیا تمہارا دل نہیں لرزتا ان معصوم بچوں کی زبان ان کے ہاتھ پیر کاٹتے ہوئے تمام خود ایک بیٹے کے باپ ہو ہمارے اندر کا باب نہیں کانپتا بتانا ان بچوں کی تکلیف سے کیوں اپنے لئے جہنم بنا رہے ہو یہ ہاتھ جوڑتا ہوں تمہارے سامنے بس کر دو بہت ہو گیا یہ سب کچھ باز آ جاؤ ان کے سہارے بنو انہیں زندگی سے مایوس نہ کرو وہ اسے سمجھانے کی ایک اور کوشش کرنے لگے

پاشا سے ان کی ملاقات دبئی میں ہی ہوئی تھی وہ اپنی روزمرہ ضروریات کے لئے نوکری کے سلسلے میں دبئی روانہ ہو گئے تھے

تا کہ وہ اپنا کوئی کاروبار کر سکے لیکن وہاں پاشا جو ان کے علاقے کا آدمی تھا اسے دیکھ کر اس کا پیچھا کرنے لگے وہاں جا کر انہیں پتہ چلا کہ پاشا حیوانوں سے بھی بدتر کام کرتا ہے۔

وہ آگے پیچھے کے علاقوں سے ان بچوں کو کڈنیپ کرتا جن کا کوئی سہارا نہیں ہوتا اور انہیں دبئی میں لا کر ان کے ہاتھ پیر اور زبانیں کاٹ کر انہیں بھیک مانگنے پر مجبور کر دیتا ہے لوگ ترس کھا کر جو پیسے دیتے ان سے وہ اپنا دندہ چلاتا تھا

صدیق کو بھی اس کام کے لئے بہت سارے روپیوں کی آفر ہوئی تھی لیکن وہ ان پیسوں پر لعنت بھیجتے ہوئے پاشا کو پولیس کے حوالے کر چکے تھے انہیں لگا تھا کہ پاشا سدھر جائے گا لیکن ایسا نہ ہوا وہ ایک بار پھر سے انہیں کاموں میں لگے انہیں پھر سے ملا

لیکن پولیس کی مار کھا کر پاشا نے ان سب کاموں سے وقتی توبہ کر لی لیکن وہ پھر بھی نہ سدھرا۔ یہاں تک کہ اب تو اس کا کام پاکستان سے باہر اور بھی بہت سارے علاقوں تک جا چکا تھا

بس کرو پاشا ختم کرو یہ سب کچھ ذرا اپنی آخرت کے بارے میں سوچو وہ اسے سمجھانے کی ناکام سی کوشش کرنے لگے وہ جانتے تھے یہ آدمی کبھی نہیں بدل سکتا لیکن پھر بھی وہ اپنی کوشش جاری رکھے ہوئے تھے

ابے بس یار بہت ہو گیا بہت سن لی تیرے ڈرامہ بس ختم کر اور نکلیں ہاں سے یہ نہ ہو کے میری نظر تیرے بچوں پر پڑ جائے یہ نہ بھول کے تیرے بھی تین بچے ہیں اب اگر تو نے میرے کام میں دخل اندازی کی تو پاشا سیدھا تیرے بچوں کو اٹھائے گا۔

اور تو یہ مت بھول کے کوئی قانونی کام تو بھی نہیں کرتا تو کتنے لوگوں کو غیر قانونی طریقے سے دبئی لے کر گیا ہے سب کا حساب ہے میرے پاس

وہ اپنے کام سے توبہ کرنے کی بجائے انھیں دھمکانے پر آگیا۔

اب تمہارا علاج پولیس ہی کرے گی وہ جیسے فیصلہ کرتے ہوئے بولے

انہیں ایسے لوگوں سے نفرت تھی جو اپنے مفاد کے لئے دوسروں کو وقت موت کے منہ تک پہنچا دیتے تھے

چند سال پہلے چھوٹے بچوں اس کو کام پر رکھنے کے لئے منا کر دیا گیا گورنمنٹ کی طرف سے آرڈر پاس ہوتے ہیں نہ جانے کتنی تیم اور غریب بے روزگار ہو گئے

ان لوگوں کی مدد کے لیے صدیق نے ایک بہت بڑا قدم اٹھایا آج سے تقریبا تین سال پہلے وہ بارہ تیرہ سال کے چند بچوں کو ہمیشہ کے لیے غیر قانونی طریقے سے دبئی لے گئے یہ طریقہ تو غلط تھا لیکن اس سے کہیں سارے گھروں کی روزی روٹی کا سلسلہ شروع ہو گیا

اور اس کے بعد بھی وہ غلط کام سے باز نہیں آئے۔ بلکہ یہ سلسلہ چلتا ہی رہا اور آج نہ جانے کتنے گھروں کا جول ان کی وجہ سے جلتا تھا۔ انہیں اپنے کام پر کسی قسم کا کوئی پچھتاوا نہیں تھا

صارم کی پڑھائی کیسی جا رہی ہے تم لوگ اسے تنگ تو نہیں کرتے اور یارم اب ٹھیک ہے نا انہیں یہاں آئے ہوئے دو ماہ ہو چکے تھے اور ایسے میں خضر کا فون آج پہلی بار ہی آیا تھا

ہاں صدیق صارم اپنی پڑھائی میں مصروف ہے یارم اب ٹھیک ہے میں سب کا خیال رکھ رہا ہوں لیکن میرا خیال رکھنے والا کوئی نہیں ہے آپ واپس کب آئیں گے سب کے سامنے وہ سب سے بڑا اور سب سے میچور تھا لیکن صدیق کے سامنے وہ بھی چھوٹا بچہ بن جاتا تھا

فی الحال تو تم ان دونوں کا خیال رکھو میں جلدی آ جاؤں گا واپس فلحال میں ذرا تمہارے اس دوست کو ڈھونڈ کر اس طرف جا رہا ہوں میں نے سنا ہے کہ جیل سے آزاد ہو گیا ہے۔ لیکن صرف کچھ وقت کے لئے پولیس والے اسے لے کر کوئی بہت بڑی گیم کھیلنے جا رہے ہیں

مجھے جاننا ہے کہ اس چھوٹے سے بچے سے بھلا وہ لوگ کون سا فائدہ اٹھانے جا رہے ہیں جہاں تک مجھے خبر ملی ہے کل درک کو ایک بہت ہی خطرناک جگہ پر بھیجنے والے ہیں. میرے خیال میں اسے پاشا کے کام کے لیے بھیجا کا رہا ہے وہاں اس کی جان بھی جا سکتی ہے وہ ابھی بہت چھوٹا ہے اسے ان مقاصد کے لیے استعمال نہیں کرنا چاہیے

صدیق خضر سے کبھی بھی کچھ نہیں چھپاتے تھے اور اس سے کچھ بھی نہ چھپانے کی وجہ ان کا اور کوئی ہم راز نہ ہونا تھا وہ خضر یارم اور صارم کے علاوہ اور کسی پر یقین نہیں کرتے تھے

تمہاری بھانجی کو دیکھا تھا میں نے کل سکول سے واپس آرہی تھی بہت پیاری دکھتی ہے

صدیق کیا آپ اسے یہاں نہیں لا سکتے میرے پاس روح کا سنتے ہی خضر کا دل تڑپ اٹھا تھا

نہیں خضر ایسا ممکن نہیں ہے تم جانتے ہو کہ تمہاری زندگی اور موت کا کوئی بھروسا نہیں ہے اگر تم اسے وہاں لے بھی جاتے ہو تو کیسے کرو گے اس کی پرورش اس کی حفاظت اور وہاں جو پہلے تم پر جو ذمہ داریاں ہیں وہ کم ہیں کیا۔۔۔؟

روح خوشحال زندگی گزار رہی ہے میں یہ نہیں کہتا لیکن وہاں جا کر اس کی زندگی اور مشکل ہو جائے گی وہ چھوٹی سی جان ہمارے بہت سارے دشمنوں کی نظر میں آجائے گی اسے یہی رہنے دو مشکل میں ہے مگر زندہ تو ہے۔ عزت کی چار دیواریوں کے بیچوں بیچ رہ رہی ہے۔

وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولے

وہ جانتے تھے کہ خضر روح سے کتنی محبت کرتا ہے وہ اسے اپنے ساتھ نہیں لے کر جا پایا تھا کیونکہ اس وقت قیوم اسے اپنے ساتھ لے گیا تھا

لیکن پھر جس دن وہ وہاں سے بھاگ گئے تھے اسے درک نے آکر اسے بتایا تھا کہ قیوم خلیل مر چکا ہے لیکن اس نے یہ نہیں بتایا تھا کہ قیوم خلیل کو مارنے والا وہ خود ہے یہ بات تو اسے بہت بعد میں پتہ چلی تھی۔ وہ بھی تب جب پچھلی دفعہ اس نے صدیق سے یہ کہا تھا کہ درک کی خیر خیریت معلوم کریں۔

تب ہی اسے پتہ چلا تھا کہ قیوم کا قتل اس نے خود کیا ہے اور آجکل وہ جیل میں ہے اور نہ صرف وہ جیل میں ہے بلکہ پولیس والے اس کی ہوشیاری کا خوب فائدہ اٹھا رہے ہیں

صدیق سوچتے تھے کہ پولیس والوں کو اس چھوٹے سے بچے سے کیا لینا دینا تھا لیکن نہیں انہیں فائدہ تھا وہ کسی عام بچے کی طرح اسے کہیں ایسی جگہوں پر بھیجتے اور معلومات حاصل کرتے اس میں اگر اس بچے کی جان چلی جاتی ہے تو ان لوگوں کا کوئی لینا دینا نہیں تھا

اور نہ ہی درک کا کوئی پوچھنے والا تھا جو اس کی موت پر کوئی سوال کرتا جتنا وہ لوگ اسے سمجھے تھے ان لوگوں کے مطابق درک کو زندگی سے کوئی محبت نہیں تھی۔

اسے وہ جہاں بھیجتے وہ خاموشی سے چلا جاتا ہے بے شک وہ جگہ کتنی ہی خطرناک کیوں نہ ہوتی ان سے نہ تو ان پولیس والوں کو کوئی فرق نہیں پڑتا تھا اور نہ ہی درک کو

ooooo

ارے صدیق آپ اسے کہاں لے کر جا رہے ہیں وہ اپنی چھوٹی سی بیٹی کو باہوں میں اٹھائے گھر سے باہر نکل رہے تھے کہ زینت پوچھنے لگی

بیگم باہر لے کر جا رہا ہوں میری بیٹی بھی دنیا داری دیکھے وہ مسکرائے

بابا میں بھی چلوں گا عرب بھاگتا ہوا ان کے پاس آیا اور ان کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولا انہوں نے ایک نظر معصومہ کی جانب دیکھا انہیں یقین تھا کہ وہ بھی ان کے ساتھ ہی ہو لے گی

نہیں میں نے نہیں آنا میں نے آج بابا کے لئے اپنے ہاتھوں سے روٹی بنانی ہے وہ ماں کا ہاتھ تھامتے ہوئے مسکرائی اس کے پیارے سے انداز پر صدیق بھی مسکرا دیئے

ارے بھائی پھر تو جلدی چلو واپس آ کر میں نے اپنی بیٹی کے ہاتھ کی روٹی کھانی ہے وہ مسکرا کر معصومہ کا ماتھا چومتے ہوئے باہر نکل گئے جبکہ معصومہ اب ایکسائیڈ سے اپنی ماں کو دیکھ رہی تھی اور اس کی ایکسائیڈٹ دیکھ کر زینت بھی مسکرا دی

ooooo

وہ اپنے دوستوں کے پاس سے اٹھ کر ابھی گھر جانے کی تیاری کریں رہے تھے کہ سامنے والی دکان سے چھپا کر درک نکلتا اور پھر بھاگتا ہوا نظر آیا

وہ فورا اس کے پیچھے جانے لگے۔پتا نہیں وہ کن کن گلیوں سے نکل کر آگے بڑھ رہا تھا لیکن صدیق نے اس کا پیچھا نہ چھوڑا نہ جانے وہ اب کس مصیبت میں پھنسنے جا رہا تھا پاشا کے کسی کے لیے درک کو جاسوس بنایا جا رہا ہے یہ جان کر وہ پہلے ہی پریشان تھے

وہ درد کے بارے میں زیادہ تو کچھ نہیں جانتے تھے لیکن انہیں پتا تھا وہ خضر کے لیے بے حد عزیز ہے اور ان چند سالوں میں خضر ان کے لیے بے حد عزیز ہو گیا تھا

وہ اس کے پیچھے بھاگتے بھاگتے کافی زیادہ تھک چکے تھے۔لیکن حیرت کا جھٹکا انہیں تب لگا جب وہ ان گلیوں کی طرف چلا گیا جہاں پر لوگ دوپہر میں جانے کے لئے بھی ہزار بار سوچتے تھے

وہ کہیں کسی سے چھپتا تو پھر کہیں آگے گلیوں میں گم ہو جاتا یہ اس شہر کی تاریخی مارکیٹ تھی جس کا راستہ ڈھونڈتے ڈھونڈتے لوگ ہلکان ہو جایا کرتے تھے ایک جیسی ہزاروں گلیاں جو اپنے آپ میں ایک بھولبلیا جیسی تھی

روکو درک بیٹا کہاں جا رہے ہو۔۔۔؟اسے اس طرح سے بھاگتے دیکھ وہ اسے پکارے بنا نہ رہ سکے ان کی پکار پر وہ رک گیا تھا

اور ساتھ ہی وہیں چھپنے لگا سامنے کوئی اڈا سا تھا جہاں کافی سارے غنڈے تھے۔صدیق بھی اس کے ساتھ پیچھے ہو کر چھپ گئے

آپ صدیق ہیں جس کے ساتھ خضر گیا تھا شاید پاشا آپ کو ہی مارنے کی بات کر رہا تھا۔ وہ فوراً ہیں پہچان گیا تھا اور ساتھ ہی پاشا کے بارے میں بتایا تاکہ وہ وقت پر اپنی جان بچا سکیں

ہاں میں وہی ہوں جس کے ساتھ تمہارا دوست گیا تھا

وہ میرا دوست نہیں ہے وہ غصے سے بولا تو صدیق مسکرا دیئے

اچھا وہ تمہارا دوست نہیں ہے لیکن وہ تو تمہارا بہت ذکر کرتا ہے بلکہ مجھے اکثر کہتا ہے کہ میں تمہیں یہاں لے آؤں اس کے پاس لیکن میں پچھلی بار آیا تو مجھے پتہ چلا کہ تم جیل میں ہو

تم جیل سے کیسے چھوٹے قتل کیس میں کوئی اتنی جلدی تو نہیں چھوٹ سکتا کہیں تم جیل توڑ کر بھاگے تو نہیں ہو وہ جانتے تھے لیکن پھر بھی اس کے منہ سے جاننا چاہتے تھے

میں بھاگنے والوں میں سے نہیں ہوں۔ وہ مسکراتے ہوئے ایسے انداز میں بولا جیسے وہ انہیں ایک پیغام بھیج رہا ہے خضر کے نام

طارق اور طاہر کو لگتا ہے کہ میں بہت سمارٹ ہوں ان لوگوں کو ایک جاسوس چاہیے جو ان کا کام کر سکے۔ اس لیے میں ان کی مدد کر رہا ہوں

آج کل یہاں پے ایک بندہ پاشا رہتا ہے وہ بچوں کو اغوا کر کے دوسرے ملک میں لے جاتا ہے ان سے بھیک منگوانے کے لیے۔ یہ لوگ اسی کیس پر کام کر رہے ہیں

اس لئے میں بھی اس طرف جا رہا ہوں تاکہ ان لوگوں کی نظر مجھ پر پڑے اور لوگ مجھے بھی اغوا کر لے وہ عمر میں تقریباً تیرہ برس کا تھا لیکن وقت پر کھانا نہ ملنے اور بے وجہ کی مار کھانے کی وجہ سے وہ جسمانی طور پر بہت کمزور اور بالکل چھوٹا سا دکھتا تھا

یقیناپاشاکے لوگ فوراًاسے اغوا کرنے کے لئے تیار ہو جائیں گے وہ اکیلا دیکھتے ہی اس پر حملہ کر دیں گے۔اور اگر یہ اندر چلا بھی جاتا ہے تو وہ انفارمیشن طارق اور طاہر تک کیسے پہنچائے گا کیونکہ اس کے پاس ابھی کوئی موبائل فون یا رابطہ کے لئے چیز موجود نہیں تھی

تم جانتے ہو یہ کتنا خطرناک ہے وہ تمہاری زبان تمہارے ہاتھ پیر کاٹ سکتے ہیں تم ایسا کرو کہ میں یہاں رک رہا ہوں تم جلد سے جلد جاکر طاہر اور طارق کو اس خفیہ جگہ کے بارے میں بتاؤ

کیونکہ اگر تم یہاں اندر چلے گئے تو تم طارق اور طاہر سے رابطہ کیسے کرو گے وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولے

رابطہ کرنا مشکل نہیں ہے اس جگہ کے بارے میں وہ لوگ جان چکے ہیں میں تین دن سے انفارمیشن دے رہا ہوں۔اس جگہ کے بارے میں وہ سب کو جانتے ہیں اگر مجھے ذرا بھی خطرہ ہوا تو وہ لوگ یہاں آجائیں گے آپ بے فکر ہو کر یہاں سے جائیں آپ کے ساتھ بچے ہیں اور بچے تو ان لوگوں کو چاہیے وہ اس کی گود میں وہ معصوم کمبل میں لپٹی ہوئی بچی اور ہاتھ میں دیے چھوٹے سے بچے کو دیکھ کر بولا۔

اور ہاں مجھے یاد آیا کہ وہ لوگ آپ کے گھر پر حملہ کرنے والے ہیں پتہ نہیں کیوں لیکن میں نے اپنے کانوں سے سنا تھا مجھے نہیں پتا کہ وہ صدیق آپ ہیں یا کوئی اور لیکن ان لوگوں نے کہا تھا کہ ان کا اگلا حملہ صدیق پر ہو گا جو ہمارے ہر کام میں ٹانگ اڑاتا ہے

ان لوگوں نے کہا تھا کہ وہ صدیق کو جان سے مار ڈالیں گے تاکہ ان کا کام آسان ہو جائے اگر وہ لوگ آپ کو مارنے کی پلاننگ کر رہے ہیں تو آپ واپس چلے جائیں گے یہی آپ کے حق میں بہتر ہے کیونکہ وہ لوگ آج ہی آپ کے گھر پر حملہ کرنے والے ہیں

انفارمیشن دے کر وہ ابھی پلٹا ہی تھا کہ اسے سامنے سے ہی پاشا اور اس کے کچھ لوگ آتے ہوئے نظر آئے اسے دیکھتے ہی پاشا کے لبوں پر پر اسرار مسکراہٹ آگئی تھی۔

ہم شکار کو ڈھونڈنے جارہے تھے اور شکار خود ہی چلا آیا پاشا بے ڈھنگا قہقہ لگاتے ہوئے اپنے قدم آگے بڑھانے لگا

تم نے ہمیں بہت مشکل میں ڈالا ہے صدیق اچھا ہوا جو تم خود ہی یہاں آ گئے ویسے تو آج میں نے اپنے آدمیوں کو بھی تمہارے گھر بھیج رکھا ہے لیکن تمہیں اپنے ہاتھوں سے مارتے ہوئے مجھے بہت مزہ آئے گا ارے تمہارے ساتھ تو بچے بھی ہیں

کافی خوبصورت بیٹا ہے تمہارا لوگوں کو بہت ترس ائے گا اس پر وہ ان کے بیٹے کی طرف دیکھتے ہوئے بولا تو اگلے ہی لمحے صدیق نے عرب کو اپنے ساتھ لگالیا

تم میرے راستے میں سب سے بڑی رکاوٹ ہو صدیق میں نے بہت کوشش کی تمہیں سمجھانے کی لیکن تم میری بات نہیں مانے تو تیار ہو جاؤ آج تمہارا آخری دن ہے اور یہ بچہ اسے بچہ سمجھ کر اتنے دنوں سے میں نظر انداز کر رہا تھا مجھے نہیں پتہ تھا کہ یہ پولیس کا خفیہ جاسوس ہے

لیکن آج یہ بھی میرے ہاتھوں مرے گا چاقو نکالتے ہوئے وہ ان کے آجانے بڑھنے لگا

بھاگیے صدیق وہ آپ کو مار ڈالیں گے درک انہیں دھکا دیتا ہوا بھاگنے پر مجبور کر گیا تھا۔اگر اس وقت ان کے پاس ان کے بچے نہ ہوتے تو وہ ضرور ان کا مقابلہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں

لیکن وہ اپنے بچوں کی جان پر رسک نہیں لے سکتے تھے۔درک آگے بھاگتے ہوئے انہیں بھاگنے کا راستہ بتا رہا تھا کیونکہ یہ گلیاں بالکل کسی بھول بھلیاں کی طرح تھی

صدیق میرے پیچھے آئیں میں آپ کو یہاں سے نکالوں گا وہ بھاگتے ہوئے بولا

صدیق آپ کو جلد سے جلد اپنے گھر میں پہنچنا ہو گا یہ لوگ آپ کے گھر میں بھی جانے والے تھے یہ نہ ہو کہ وہاں آپ کو کوئی نقصان اٹھانا پڑ جائے۔

وہ تیز رفتاری سے بھاگتا ہوا لوگوں کو چکمہ دیتا کبھی ایک گلی کی طرف جارہا تھا تو کبھی دوسری گلی کی جانب جب اچانک وہ رک گیا

صدیق آپ اپنی اور اپنے بچوں کی جان بچائیں میں انھیں چکمہ دیتا ہوں اور دوسری گلی کی جانب جاتا ہوں ان کو لگے گا کہ آپ لوگ دوسری جانب آرہے ہیں تو وہ میرے پیچھے آئیں گے اور آپ یہاں سے نکل جائیے گا وہ انہیں راستہ سمجھاتے ہوئے بتا رہا تھا صدیق نے فورانہ میں سر ہلایا

تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے لڑکے یہ لوگ ویسے بھی میرے پیچھے پڑے ہیں مجھے مار دینا چاہتے ہیں لیکن میں تمہاری جان خطرے میں نہیں ڈال سکتا

مجھے تمہارے ساتھ نہ پا کر یہ لوگ تمہیں جان سے مار ڈالیں گے وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولے۔

صدیق میری پروانہ کریں اپنے بچوں کی پرواہ کریں میں یہاں سے نکل جاؤں گا ان لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونک کر میں کسی بھی گلی سے نکل جاؤں گا یہ مجھے کبھی پکڑ نہیں پائیں گے۔

لیکن آپ یہاں سے نکل جائے آپ کے بچوں کی زندگی کا سوال ہے پلیز آپ اس گلی کی جانب جائیں میں اس طرف جاتا ہوں وہ انہیں زبردستی بھیجتے ہوئے کہنے لگا صدیق کے ہزار بار انکار کرنے کے باوجود بھی وہ ان کی بات نہ مانا

بابا یہ گندے انکل کون ہیں اور ہمارے پیچھے کیوں آرہے ہیں ہم کیوں بھاگ رہے ہیں عرب ان کے کندھے سے لگا روتے ہوئے پوچھ رہا تھا

oooooo

بیٹا تم یہاں چھپ جاؤ اور بہن کا خیال رکھنا اسے رونے مت دینا وہ اس معصوم سے وجود کو چھوٹے سے ہاتھ میں تھماتے چھپا گئے

بہت کوشش کے باوجود بھی وہ اس مارکیٹ سے باہر نہ نکل پائے ان کے ذہن میں صرف ایک ہی بات چل رہی تھی کہ درک نے ان سب لوگوں کو اپنے پیچھے لگا لیا تھا یقیناً وہ لوگ اسے جان سے مار ڈالتے اتنے خود غرض وہ ہرگز نہیں تھے کہ اپنی زندگی کے لئے ایک چھوٹے معصوم بچے کی زندگی کو خطرے میں ڈال دیتے

وہ تیزی سے بھاگتے ہوئے اس گلی کی جانب گئے جہاں سے پیروں کی آواز آرہی تھی یہ گلی ایک ٹائم پر سنسان نہیں ہوا کرتی تھی یہاں ہزاروں دکان ہوا کرتی تھی لیکن بعد میں اس جگہ کے بارے میں ہزاروں قصے کہانیاں مشہور ہو گئی جیسے ان گلیوں میں قتل غیرت عام ہو گیا

لوگ ان جگہوں پر جانے سے خوفزدہ ہونے لگے اب اس جگہ صرف غنڈے اور بدمعاش رہتے تھے۔ وہ تیزی سے آگے بڑھ رہے تھے جب انہیں درک کی چیخ کی آواز سنائی تھی

انہیں بس اتنا ہی پتہ تھا کہ وہ ان لوگوں کے ہاتھ چڑھ چکا تھا اب وہ لوگ اس کے ساتھ کچھ بھی کر سکتے تھے وہ جتنا جلدی ہو سکے بھاگتے ہوئے ان لوگوں تک پہنچے

ابے سالے ہمیں بے وقوف بناتا ہے اپنی طرح بچہ سمجھا ہوا ہے کیا پاشا اسے بری طرح سے مارتا بولا

ooooo

ہم نے تو روٹی بھی بنالی اب بابا کب واپس آئیں گے معصومہ اپنے ہاتھ میں چھوٹی سی روٹی پکڑے اپنے بابا کے آنے کا انتظار کر رہی تھی جب کہ زینت اس کی بیقراری پر مسکرائے جارہی تھی

معصومہ نے آج پہلی بار روٹی بنائی تھی وہ بھی صرف اپنے بابا کے لیے خاص کر اس نے اپنی ماں کو پہلے ہی بتا دیا تھا کہ عرب کو بالکل بھی نہیں دینی اس کی بنائی ہوئی روٹی

لگتا ہے آ گئے تمہارے بابا باہر گاڑی رکتے دیکھ زینت مسکرائی اور اٹھ کر دروازے کی جانب جانے لگی لیکن شیشے سے باہر کچھ لوگ گاڑی سے پستول اور تلواروں کے ساتھ نکلتے دیکھا اس کا دل کانپ تھا

وہ تیزی سے پیچھے ہوئی اور معصومہ کو اپنے بازو میں اٹھاتی بیسمنٹ کی جانب چلی گئی

بیسمنٹ کا دروازہ سختی سے بند کر کے معصومہ کو خاموش رہنے کا اشارہ کرتی اسے اپنے سینے میں بھیجے چھپ گئی

صدیق کے کام کے بارے میں وہ ہمیشہ سے جانتی تھی جہاں وہ پہلے شرافت سے خود کے لئے اور اپنے بچوں کے لئے کمانے دبئی گیا تھا وہی اب اس کے ہزاروں دشمن ہو چکے تھے

اور پاشا کے بارے میں صدیق اسے سب کچھ بتا چکا تھا اس کا سب سے بڑا دشمن صدیق تھا اس نے ایک بار بھی صدیق سے یہ نہیں کہا تھا کہ پاشا سے دشمنی مت موڑیں۔

کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اس کا شوہر غلط نہیں ہے وہ اپنے شوہر کے صحیح غلط ہر قدم پر اس کے ساتھ تھی

ماما یہ لوگ کون ہیں اور ہم یہاں چھپ کر کیوں بیٹھے ہیں معصومہ بے حد کم آواز میں بولی تو اس نے ایک بار پھر سے معصومہ کو خود میں چھپا لیا

وہ لوگ بہت گندے ہیں گندے کام کرتے ہیں لیکن آپ کو ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے ہمیں کچھ نہیں ہو گا آپ بس خاموشی سے یہیں بیٹھی رہو زینت اس کا ماتھا چومتے بے حد پیار سے سمجھانے لگی تو معصومہ بھی خاموشی سے اس کے سینے میں چھپ گئی

تھوڑی دیر کے بعد ہر طرح کی آواز ختم ہو چکی تھی یقیناً وہ لوگ نہ امید ہو کر وہاں سے جا چکے تھے وہ آہستہ سے اس جگہ سے نکلتی معصومہ کو کسی محفوظ جگہ لے جانے کا سوچ رہی تھی۔

ابھی وہ دروازے تک پہنچی ہی تھی کہ اچانک کسی نے باہر سے دروازہ بند کر دیا اور اس کے ساتھ ہی کمرے میں کہیں قہقوں کی آواز گونجی وہ سب لوگ وہیں چھپ کر بیٹھے ہوئے اس کے باہر نکلنے کا انتظار کر رہے تھے اتنے سارے لوگوں کو یوں اپنے سامنے دیکھ معصومہ اپنے ماں کے ساتھ چپک گئی تھی۔جب کہ زینت یہ سوچ رہی تھی کہ اب آگے کیا ہو گا۔اس کے دل سے بس یہی ایک آواز آرہی تھی کہ کہیں سے صدیق آجائے۔

ارے صدیق کی بیوی تو بڑی خوبصورت ہے میں بھی کہوں اس نے اس خوبصورت دوشیزہ کو چھپا کر کیوں رکھا ہوا ہے اگر بیوی ایسی ہو تو چھپا کر ہی رکھنی چاہیے۔

رک جاؤ پاشا چھوڑ دو اسے وہ معصوم بچہ ہے اس نے تمہارا کیا بگاڑا ہے اسے مار کر تمہیں کیا ملے گا کچھ بھی نہیں۔کسی معصوم کی جان مت لو یہ ظلم مت کرو پاشا

اس بچے کو چھوڑ دو میں آگیا ہوں تمہارے پاس تم بے شک میری جان لے لو صدیق آگے بڑھتے ہوئے پاشا سے کہنے لگے کہ شاید انہی کے انتظار میں درک کو تکلیف دے رہا تھا کہ اس کی درد بھری چیخیں سن کر وہ خود ہی باہر آجائیں گے

ہاں اس بچے کو تو ہم چھوڑ ہی دیں گے لیکن تمہارا اس بچے کے بارے میں کیا خیال ہے ایک آدمی پیچھے سے ہنستا ہوا ان کے معصوم بیٹے کی گردن پر چاقو رکھ کر چلاتے ہوئے بولا تو صدیق تڑپ اٹھے

بابا بچاؤ بابا وہ بری طرح سے روتے ہوئے مچل رہا تھا

چھوڑ دو میرے بیٹے کو اس نے تمہارا کیا بگاڑا ہے کیوں معصوموں کی جان لے رہے ہو وہ تڑپ کر اس کے پاس آنے لگے جب اگلے ہی لمحے پاشا کے کچھ آدمیوں نے ان کو اپنی گرفت میں لے لیا۔

صدیق بگاڑا تو ہم نے تمہارا ابھی کچھ نہیں ہے کیوں ہمارے کاموں میں دخل اندازی کرتے ہو تم توان بچوں کے لئے اس طرح سے تڑپ رہے ہو جیسے یہ ساری تمہاری اولادیں ہوں۔

ہم نے کہا بھی کہ تم ہمیں ہمارا کام کرنے دو تم اپنا کام کرو

لیکن نہیں جب تک تم ہمارے کاموں میں رکاوٹ نہ پیدا کر لو تب تک تمہیں سکون نہیں اور اب جب تک ہم تمہاری جان نہ لے لیں تب تک ہمیں سکون نہیں ملے گا اب تمہیں اپنے راستے سے ہٹائے بنا ہم اپنے کام میں اگے نہیں بڑھ پائیں گے۔

تمہاری موت تو ویسے بھی مجھ پر قرض ہے وہ اپنا تیز دھار چاقو ان کے پیٹ میں مارتے ہوئے چلا کر بولا۔

بابا اپنے باپ کو تڑپتے دیکھ عرب تڑپ کر اس کے ہاتھ سے اپنا آپ چھوڑوا تا بھاگتے ہوئے صدیق کے پاس آیا تھا اور اگلے ہی لمحے وہ عرب کے بال پکڑ کر اسے پیچھے کی جانب کرتا اس کی گردن پر اپنا تیز دھار چاقو چلا چکا تھا

ooooo

جانے دو ہمیں یہاں سے یہ دروازہ کھولو ورنہ تمہارے لئے اچھا نہیں ہو گا زینت مسلسل دروازہ کھٹکھٹا رہی تھی جب کہ معصومہ کو سختی سے خود سے لگائے وہ ناکام ہو کر ان لوگوں کی طرف مڑ کر کہنے لگی۔

ورنہ ورنہ کیا کرو گی تم کر کیا سکتی ہو تم ذرا ہمیں بھی تو بتاؤ اس نازک جسم میں کتنی جان ہے۔ذرا ہم بھی تو دیکھیں تم کیا کر سکتی ہو۔وہ آگے بڑھتے ہوئے زبردستی زینت کا بازو تھام چکا تھا جب زینت نے اپنا ہاتھ چھڑواتے ہوئے اس کے منہ پر طمانچہ دے مارا

تیری یہ اوقات کے تو مجھ پر ہاتھ اٹھائے وہ تھپڑوں سے زینت کا چہرہ لال کرتا چلائے جارہا تھا اس کا ہاتھ ایک لمحے کے لئے بھی رک نہیں رہا تھا جبکہ زینت معصومہ کو خود سے لگائے اس تکلیف کو برداشت کر رہی تھی۔

چھوڑو میری ماما کو گندے انکل۔اس کا جو ہاتھ تیزی سے زینت کے چہرے پر تھپڑ مار رہا تھا معصومہ کے نازک دانتوں کے بیچ آ گیا۔

معصومہ نے غصے سے جیسے اس کے ہاتھ کے گوشت کا ٹکڑا ہی الگ کر دیا تھا وہ چلاتے ہوئے پیچھے کی جانب ہٹا ہی تھا کی زینت جلدی سے کھڑکی کے راستے وہاں سے بھاگ نکلی

اگر یہ کھڑکی گھر کے پچھلی جانب نہ ہوتی تو اپنے محلے والوں سے ہی مدد مانگ لیتی لیکن اس رات کے ڈیڑھ بجے اس کی مدد کون کر سکتا تھا وہ تیزی سے اپنی اور اپنی معصوم بچی کی جان بچاتی وہاں سے بھاگ نکلی اس کے پیچھے نہ جانے کتنے ہی لوگ اس کی جان کے دشمن بنے ہوئے تھے

ooooo

ان کی آنکھوں کے سامنے چاقو ان کے بیٹے کی گردن کے آر پار ہو چکا تھا اس کی معصوم سی گردن چاقو سے کٹ چکی تھی وہ ننھی ننھی معصوم سی سانسیں لے رہا تھا آخری سانسیں

وہ چاہ کر بھی اس کے قریب نہیں جا پا رہے تھے مرتے ہوئے بھی ان کا بیٹا بھائی ہونے کا فرض ادا کر گیا تھا اپنی بہن کو بچانے کی خاطر وہ خود ہی ان کے سامنے آ گیا تھا تا کہ ان کی نظر اس کی بہن کی جانب نہ اٹھے۔

ان کے معصوم بیٹے کو ان کی آنکھوں کے سامنے قتل کر کے وہ ایک بار پھر سے ان کی جانب آ گیا

تمہارا بیٹا بہت پیارا تھا اگر اس کے ہاتھ پیر کاٹتا تو اس کی معصوم شکل پر لوگوں کو بہت ترس آتا لیکن تیری وجہ سے مجھے اسے جان سے مارنا پڑا۔

تو میرے راستے کی سب سے بڑی رکاوٹ ہے وہ چاقو کو صدیق کے آر پار کرنے ہی لگا تھا کہ درک نے زمین سے پتھر اٹھا کر اس کے منہ پر دے مارا

بھاگیں صدیق پلیز بھاگیں یہ لوگ آپ کی جان کے دشمن ہیں اگر آپ یہاں سے نہیں بھاگیں گے تو یہ آپ کو جان سے مار ڈالیں گے درک نے چلاتے ہوئے کہا کیونکہ وہ ایک بار پھر سے ان لوگوں کی گرفت میں آ چکا تھا۔

ہم بھاگنے دیں گے تو تم لوگ بھاگو گے نہ سالو وہ درک کو تھپڑ مارتا صدیق کے پاس باندھنے لگا

استاد بھاگو یہاں سے بچے لے کر نکلو اس چھوٹے پیکٹ نے پولیس کو اپنے اڈے کے بارے میں ساری معلومات دے دی ہے

وہ اپنی فورس لے کر یہاں آ رہے ہیں جلدی نکلو یہاں سے ورنہ بہت برے طریقے سے پھنس جائیں گے

ایک آدمی بھاگتے ہوئے ان کے پاس آیا اور پاشا کو خبر دی

ہم یہاں سے کیسے بھاگے اندر 180 بچوں سے زیادہ بچے ہیں اتنے سارے بچوں کو لے کر کہاں جائیں گے پورے علاقے سے بچے اکٹھے کیے ہیں

کچھ بھی کرو کہیں پر بھی جاؤ لیکن ابھی کے لئے یہاں سے نکلو وہ ڈرتے ہوئے بتا رہا تھا جب پاشا نے ایک نظر صدیق کی طرف دیکھا اس کی آنکھوں میں جیت تھی وہ اپنے بیٹے کو کھو کر 180 بچوں کی جان بچا چکا تھا

یہاں سے تو نکلوں گا لیکن تجھے زندہ نہیں چھوڑوں گا وہ اپنا چاقو صدیق کے پیٹ میں بری طرح سے آر پار کرتا انہیں درد سے تڑپنے پر مجبور کر گیا۔

وہ درک کو بھی جان سے مار دینا چاہتا تھا لیکن اس سے پہلے ہی دور سے پولیس کی گاڑی کی آواز آنا شروع ہو گئیں وہ تیزی سے وہاں سے بھاگ نکلے تھے

میں جارہاہوں لیکن یہ مت سوچنا کہ تیری اور میری دشمنی ختم ہوگئی دشمنی اب شروع ہوئی ہے میں تجھے اتنی آسانی سے نہیں چھوڑوں گا صدیق تیرے خاندان کو نیست و نابود کر دوں گا تیرا نام و نشان اس دنیا سے مٹادوں گا یادرکھنا وہ تیزی سے وہاں سے نکلتا انہیں دھمکی دے گیا

صدیق پولیس آرہی ہے ہم ابھی آپ کو ہسپتال لے جائیں گے آپ کو کچھ نہیں ہوگا جگہ جگہ زخموں کو دیکھ درک ان کے پاس ہی بیٹھا ہوا تھا۔

درک تم مجھے چھوڑو یہاں سے اٹھو اور جہاں میرا بیٹا چھپ کر بیٹھا تھا وہاں میری بیٹی ہوگی اسے لے کر کسی محفوظ جگہ چلے جاؤ پاشا اپنے لفظوں سے کبھی نہیں مکرتا وہ میرے خاندان کو مٹانے کے لئے کسی بھی حد سے گزر جائے گا

میری بیٹی بیمار ہے تم اسے کیسے بھی کسی محفوظ جگہ لے جاو یادرکھنا میری بیٹی کی حفاظت اب تمہاری ذمہ داری ہے بھاگو یہاں سے اس سے پہلے کہ پولیس آجائے۔ وہ اسے زبردستی اپنے قریب سے اٹھنے پر مجبور کر چکے تھے

اس کے وہاں سے نکلتے ہی صدیق نے اپنے بیٹے کی جانب دیکھا جس کی لاش خون سے تر ہو چکی تھی کیسے باپ تھے وہ جو اپنے معصوم بیٹے کی جان نہ بچا سکے ان کی آنکھوں سے آنسو نکل رہے تھے اپنے بیٹے کو اس حالت میں دیکھنے سے پہلے انہیں موت کیوں نہ آگئی

ooooo

وہ گھر سے باہر تو نکل آئی تھی لیکن یہاں پر دور دور تک کوئی نہیں تھا وہ تیزی سے بھاگتی ہوئی مین سڑک کی جانب آگئی

یہ لوگ یہاں اسے اور اس کے بچوں کو مارنے آئے تھے وہ یہ بات سمجھ چکی تھی جب ایک بس ان کے پاس رکی اس نے جلدی سے معصومہ کو اس بس میں سوار کیا اسے یقین تھا کہ وہ لوگ پیچھے ضرور آئیں گے اس کا ارادہ اپنی ماں کے گھر جانے کا تھا لیکن اگر وہ پیچھے آتے تو ان کی جان بھی خطرے میں آجاتی

بھیا میری بیٹی کو ملتان بازار میں اتار دیجئے گا یہ خود اپنی نانی کے گھر چلی جائے گی اسے حفاظت سے پہنچا دیجئے گا مجھے اپنی بہن سمجھ کر مجھ پر یہ احسان کر دیں وہ بس ڈرائیور کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے بولی تو ڈرائیور پریشانی سے ہاں میں سر ہلا کر معصومہ کو اپنے قریب بیٹھنے کا اشارہ کر گیا

اس عورت کی حالت دیکھ کر وہ یہ سمجھ چکا تھا کہ ضرور وہ کسی مصیبت سے سے لڑتے ہوئے یہاں پہنچی ہے

معصومہ میری جان اپنی نانو کے پاس جانا میں جلدی آؤں گی تمہیں لینے کے لئے وہ معصومہ کا ہاتھ چومتے ہوئے دوسری گلی کی جانب بھاگ گئی

وہ لڑکی کہیں اپنی بیٹی کے ساتھ اس بس میں تو سوار نہیں ہو گئی جلدی چلو اس کے پیچھے زندہ نہیں چھوڑیں گے انہیں وہ تیزی سے بس کے پیچھے بھاگ رہے تھے جب وہ ان کے سامنے گلی سے نکلتی دوسری گلی کی جانب بھاگ گئی وہ بس کے پیچھے بھاگنے کے بجائے واپس اس کے پیچھے گلیوں کی جانب بھاگ آئے تھے زینت کو پتا تھا وہ کیسے بھی بس کے پیچھے پہنچ کر اس کی معصوم بیٹی کو مار ڈالیں گے ماں تھی اپنی معصوم بچی کی جان کو خطرے میں نہیں ڈال سکتی تھی اس لئے اس خطرے کو ایک بار پھر سے اپنی سمت موڑ لیا۔

وہ سب کی نظروں سے چھپتے ہوئے وہ اس جنگل کی جانب آگئی. دن میں تو ان راستوں پر کہیں بار آئی تھی لیکن آج رات کے اس اندھیرے میں اسے خوف آرہا تھا

یااللہ میرے بچوں اور میرے شوہر کی حفاظت فرمانا اللہ ان پر کسی قسم کی کوئی مصیبت نہ آنے دینا معصومہ کو خیر خیریت سے امی کے گھر پہنچا دینا۔

وہ کتنی دیر خاموشی سے وہی بیٹھی رہی اسے ہر تھوڑی دیر کے بعد آپنے آس پاس کبھی بھاری بوٹوں کی آواز آتی تو کبھی کوئی دوڑتے ہوئے محسوس ہوتا ہے جھاڑیوں کے بیچ کانٹوں کی تکلیف کے ساتھ وہ اپنے آپ کو چھپائے ہوئے تھی

اسے اپنی جان کی فکر نہیں تھی یہ تواللہ کی امانت تھی آج نہیں تو کل جانے ہی تھی لیکن وہ اپنی قبر میں اپنے عزت کے ساتھ جاناچاہتی تھی وہ جانتی تھی کہ یہ گھٹیالوگ کس طرح کی نیت رکھتے ہیں

oooooo

وہ تیزی سے بھاگا تھا صدیق نے جہاں بتایا تھا وہاں ایک چھوٹی سی بچی بری طرح سے رو رہی تھی یقیناً یہ صدیق کی بیٹی تھی یہ وہی کمبل تھا وہ جلدی سے اس چھوٹے سے وجود کو اپنی باہوں میں اٹھاتا وہاں سے بھاگ نکلا

پولیس اس کے پیچھے لگی ہوئی تھی وہ طارق اور طاہر کے لئے کام کرتا تھا یہ بات کافی سارے لوگ جانتے تھے لیکن تھا تو ایک مجرم ہی نہ وہ اصل مجرم کو گرفتار کر چکے تھے تو اسے کیوں چھوڑ دیتے وہ اس کے پیچھے پیچھے ہی آرہے تھے تاکہ اسے پھر سے گرفتار کر کے جیل میں ڈال سکیں آخر وہ ایک قاتل تھا وہ اتنی آسانی سے چھوڑ نہیں سکتے تھے

وہ دیکھو وہاں ہے وہ لڑکا جلدی پکڑو اسے دور سے کسی کی آواز سنائی تھی اس گلی کے چپے چپے سے واقف تھا وہ فوراًہی وہاں سے بھاگ نکلا۔

اسے خود سے زیادہ اس وقت اس ننھی سی جان کی فکر ہو رہی تھی جو صدیق اسے امانت کے طور پر دے گیا تھا

لیکن اس بچی کے ساتھ بھاگنا اس کے لئے بہت مشکل ہو رہا تھا کیونکہ یہ بچی بری طرح سے رونے لگی تھی اگر وہ اس بچی کے ساتھ بھاگنے کی کوشش کرتا تو بہت زیادہ مشکل ہو جاتی

اسے کسی بھی طرح ان پولیس والوں کی نظروں سے چھپنا تھا اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کرے

ابھی وہ سائیڈ سے ہو کر نکل ہی رہا تھا کہ سامنے سے ان لوگوں کو آتے دیکھا

وہ ہے وہ لڑکا صدیق کی بیٹی اسی کے پاس ہے صدیق کے خاندان کے ایک فرد کو بھی زندہ نہیں چھوڑنا وہ آدمی اس کی جانب بھاگتے ہوئے بولے

وہ وہی سے دوسری گلی کی جانب مڑ گیا۔

لیکن اب وہ بری طرح سے پھنس چکا تھا ایک طرف سے پولیس تو دوسری طرف سے پاشا کے گنڈے سے جان سے مارنے آرہے تھے

اس نے بچی کو اچھے طریقے سے کمبل میں ڈانپا۔اور پھر اس کے لئے کوئی محفوظ جگہ ڈھونڈنے لگا

اس نے پلٹ کر دیکھا تو سامنے کوڑے کا ایک ڈھیر تھا وہ اتنا نہیں گر سکتا تھا لیکن یہ بچی اس کی ذمہ داری تھی نہیں جانتا تھا کہ صدیق اب تک زندہ بھی ہوگا یا مر چکا ہوگا

سنو لڑکی تم نا بالکل مت رونا خاموشی سے یہیں پر رہنا میں ان سب لوگوں کو گلی کے آخری نکر پر چھوڑ کر تمہیں لینے کے لیے واپس آؤں گا۔

دیکھو تم آواز مت کرنا اگر تم نے آواز کی نا تو وہ لوگ تمہیں جان سے مار ڈالیں گے تم پریشان مت ہونا میں ان لوگوں کو تمہاری طرف نہیں آنے دوں گا میں ہوں نہ۔ تمہیں کبھی کچھ نہیں ہوگا

وہ خاموشی سے اسے دیکھ رہی تھی جیسے اس کی ساری باتوں کو سمجھ رہی ہو

میں تم پر کبھی کوئی مصیبت نہیں آنے دوں گا یہ میرا وعدہ ہے تم سے اس کا ننھا سا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لئے وہ اسے پتوں کے پیچھے چھپاتا وہاں سے بھاگ نکلا تھا

oooooo

پولیس والوں اور پاشا کے لوگوں سے بچ کر جب وہ واپس اس کوڑے کے ڈھیر تک پہنچا تو وہاں سے بچی غائب تھی وہ بے چینی سے اسے ڈھونڈنے لگا وہ صدیق کو کیا جواب دے گا اس سوچ نے اسے پریشان کر دیا تھا جب دور گلی میں اسے ایک آدمی اس چھوٹی سی معصوم بچی کو اٹھاتا لے کر جاتا ہوا نظر آیا وہ تیزی سے اس کے پیچھے بھاگا

لیکن تب تک وہ گلی پار کر چکا تھا وہ تیزی سے اس کے پیچھے بھاگتا رہا

وہ انکل پوچھیں گے کہ وہ لڑکی میرے کیا لگتی ہے تو میں کیا کہوں گا میں تو اس کا نام تک نہیں جانتا

اور یہ انکل اسے کہاں لے کر جا رہے ہیں وہ بہت پریشانی سے ان کے پیچھے دوڑے جا رہا تھا

جب ایک بس آئی اور انکل خاموشی سے اس بس پر چڑھ گئے درک بس کے پیچھے بھاگنے لگا یہ بس کہاں جا رہی تھی اسے بالکل پتہ نہیں تھا پتا تھا تو بس یہ صدیق کی بیٹی اب اس کے پاس نہیں ہے۔

اسے نہیں پتا تھا کہ صدیق زندہ ہے یا مر چکا ہے لیکن پھر بھی وہ صدیق کا جواب دہ تھا صدیق نے اس پر اعتبار کر کے اپنی بیٹی کی ذمہ داری اسے دی تھی وہ پیچھے نہیں ہٹ سکتا۔

بس ملتان بازار کے قریب جا رکی وہ گاڑی سے نکلے اور آہستہ آہستہ بچی سے باتیں کرتے اسے اپنے ساتھ لے کر جا رہے تھے وہ تیزی سے ان کے پیچھے آ رہا تھا جب اچانک انکل اس چھوٹے چھوٹے بچوں والے مکان کے اندر چلے گئے

دیکھو بچو تم لوگوں کی نئی بہن آئی ہے یہ دیکھو کون کون ملنا چاہے گا اپنی بہن سے۔ وہ بہت پیار سے بچی کو سب سے ملوا رہے تھے جب اسے اچانک اپنی گردن پر ایک بھاری ہاتھ محسوس ہوا اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو طاہر اس کے گردن کو سختی سے مروڑے ہوئے تھا

کیا ہوا چھوٹے تجھے کیا لگا تھا یوں بھاگ جائے گا اور ہم تجھے بھاگنے دیں گے نہ بیٹا نا تجھے صرف 7 دن کے لیے جیل سے آزاد کیا تھا کام ختم تیری آزادی بھی ختم۔

رک جاؤ تھانیدار مجھے ان کو بتانا ہے مجھے جانے دو وہ اپنا ہاتھ چھڑواتا تیزی سے اس مکان کے اندر داخل ہو گیا

اس کا نام کیا ہے ایک پیاری سے بچی جو خود بھی تقریبا سال ڈیڑھ سال کی تھی وہ اس کے گالوں کو چھوتی اس کا نام پوچھنے لگی۔

زویا میری جان اس کا نام ہے پریزے خان اب تم بتاؤ زویا تم اپنی پری کا خیال رکھو گی نا۔۔؟ وہ بہت پیار سے اس بچی سے سوال پوچھ رہے تھے۔

میں بہت خیال رکھوں گی یہ میری فرینڈ ہے وہ فورا اس پر اپنی حکومت جما چکی تھی باقی بچے منہ بسور کر رہ گئے

۔

ارے کون ہے یہ بچہ انسپکٹر صاحب اچانک وہاں داخل ہوتے بچے کو دیکھ وہ پریشانی سے اٹھ کھڑے ہوئے

ارے جناب قاتل ہے جیل سے بھاگا ہے طاہر اسے گردن سے پکڑتا وہی سے باہر گھسیٹ کر لے گیا۔

اسے کچھ نہیں پتا تھا بس پتا تھا تو اتنا کہ اس کا نام پریزے رکھا گیا ہے

OOOOOO

وہ واپس اپنے گلی محلے میں آچکی تھی رات کے گھپ اندھیرے سے دوبارہ صبح کی روشنی چھا کی تھی آہستہ آہستہ ساری دکانیں کھلنے لگی تھیں۔

سوچا نہیں تھا زندگی اتنی بے بس ہو جائے گی وہ معصومہ کے خیر خیریت معلوم کرنا چاہتی تھی نہ جانے وہ اس کی ماں کے گھر پہنچی بھی ہو گی یا نہیں

وہ چھپ کر اپنے گھر سے تھوڑے فاصلے پر بیٹھی ہوئی تھی اسے صدیق کے آنے کا انتظار تھا صدیق تو نا آیا لیکن پولیس والے اس کے گھر کے دروازے کے باہر کھڑے تھے

وہ وہیں پر پیچھے کھڑی تھی اس نے آگے جانے کی غلطی نہیں کی لیکن محلے والے کو ہی پولیس والے آنے کی وجہ بتانے لگے انہوں نے سفید کپڑے میں لپٹی ہوئی ایک لاش نکال کر ان کے حوالے کر دی

یہ لاش کس کی تھی وہ نہیں جانتی تھی اگر کچھ پتا تھا تو اتنا کہ اس کی گود اجڑ چکی ہے تھوڑی ہی دیر میں ہر طرف شور ہوا کہ صدیق کا اکلوتا بیٹا اس دنیا میں نہیں رہا صدیق خود بھی ہسپتال میں زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہا ہے

وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے ان لوگوں کی جانب جا رہی تھی لیکن اس کے قدموں میں جیسے جان ختم ہو چکی تھی جب ان لوگوں نے یہ بتایا کہ وہاں موجود کوئی بھی انسان زندہ نہیں بچا۔

اس کا مطلب صاف تھا کہ اس کی چند دن کی بیٹی بھی اب اس دنیا میں نہیں رہی تھی یہ سب کچھ کیا ہوا تھا کیسے ہوا تھا وہ نہیں جانتی تھی لیکن اس کی گود اجڑ چکی تھی معصومہ کا کوئی اتا پتا نہ تھا اور باقی دو بچوں کو وہ کھو چکی تھی شوہر زندگی اور موت کی لڑائی لڑ رہا تھا

زینت بہن سنو یہ پولیس والے کیا کہہ رہے ہیں ظلم ہو گیا ہائے درندوں نے مار ڈالا تمہارے بچوں کو ہائے تمہارا خون تمہارے بچے محلے کی ایک عورت روتی پیٹتی اس کے پاس آئی لیکن وہ جیسے کچھ سن ہی نہیں رہی تھی کہ اس کا جسم دماغ سب کچھ سن ہو چکا تھا وہ لمحے میں زمین پر ڈھیر ہوئی

واو ماما یہ سویٹر آپ نے میرے لئے بنایا ہے آپ مجھے بھیج دیں میں اپنے سارے دوستوں کو دکھاؤں گی

اسکائپ پر اس سے بات کر رہی تھی

ہاں میری جان میں تمہارے بابا سے بھی بات کی ہے وہ کہہ رہے تھے کہ آج ہی بھیج دیں گے بہت سارے دن لگ گئے نہ تیار ہوتے ہوئے میں تو اتنے دنوں سے ان کے پیچھے پڑی ہوں

میں آج ہی اس سے کہتی ہوں اور تم سناؤ تمہاری پڑھائی کیسی جا رہی ہے کوئی مشکل پیش نہیں آ رہی

جی ماما کوئی پریشانی پیش نہیں آ رہی صرف میتھس کو لے کر تھوڑی کنفیوز ہو جاتی ہوں ٹیوشن کی بات کی تھی نانو سے لیکن وہ سکول ہی مشکل سے جانے دیتی ہیں ٹیوشن کہاں جانے دیں گی

اتنی ڈرپوک ہیں نانو کیا بتاؤں آپ کو مجھے تو دروازہ کھولنے نہیں دیتی اگر کوئی باہر آ جائے تو بس تم چھپ جاو

معصومہ تم کسی کے سامنے مت نہ میں نے اپنی دوست کو یہ ساری باتیں بتائی تو وہ اتنا ہنس رہی تھی کہہ رہی تھی کہ اپنی نانی کا چیک اپ کرواؤ

شاید وہ بیمار ہیں۔ میں نے نانو کو یہ بات بتائی تھی انہوں نے جوتا ہی اتار لیا کہ میں انہیں پاگل کہہ رہی ہوں وہ بڑے مزے سے ہنستے ہوئے یہ سب کچھ بتا رہی تھی

چھوٹی عمر میں ہونے والے واقعات کی وجہ سے وہ بھول چکی تھی کہ ان کی زندگی کتنی مشکل حالات سے گزر رہی ہے

سات سال پہلے زینت اپنے بچوں کی موت کے غم میں کوما میں چلی گئی تھی حالات بہت بگڑ گئے صدیق کو جب ہوش آیا تب پتہ چلا درک پولیس کی گرفت میں آ چکا ہے اور اس کے ساتھ کوئی بچی نہیں تھی

معصومہ کے بارے میں اس وقت اسے کچھ بھی پتا نہیں تھا وہ زندگی سے ہار کر زینت کے بے جان وجود کو لے کر دبئی آ گیا

انہوں نے دبئی جانے کے تقریباً دو ماہ کے بعد پاکستان اپنی ساس سے رابطہ کیا تب ان کو پتہ چلا کہ معصومہ خیر و خیریت سے ان کے پاس پہنچ چکی تھی

وہ اسی وقت معصومہ کو اپنے پاس بلا لینا چاہتے تھے جب انہیں پتہ چلا کہ پاشا جیل سے بھاگ چکا ہے وہ کبھی بھی انہیں ختم کرنے کے لیے دبئی پہنچ رہا ہو گا اس شخص نے صدیق کے سارے خاندان کو مٹانے کی قسم کھا رکھی تھی اپنی معصوم بچی کو اپنی آنکھوں کے سامنے مرتے نہیں دیکھ سکتے تھے

معصومہ کو ان لوگوں نے یہی بتایا تھا کہ اس کی نانو اکیلی ہیں اور وہ اکیلی نہیں رہ سکتی بیمار ہیں اس لیے کسی نہ کسی کا ان کے پاس ہونا بے حد ضروری ہے

جب معصومہ نے اپنے کندھوں پر اتنی بڑی ذمہ داری کو محسوس کیا تو وہ نانو کے ساتھ رہنے کو دل و جان سے تیار ہو گئی جبکہ نانو ہر وقت اسی ڈر میں رہتی کہ کہیں کوئی آ کر ان کی معصوم نواسی کو قتل نہ کر دے

ooooo

آج دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا تم لوگ ہمیشہ ایک ٹیم ہو جاتے ہو اچھا ذینی تم بتاؤ سب سے زیادہ اچھا کون ہے یارم بھیا صارم بھیا یا پھر خضر بھیا۔روز کی طرح آج بھی خضر اور صارم جگڑ کر رہے تھے جبکہ ذینی یارم کی گود میں بیٹھی اس کے ساتھ کھیلنے میں مصروف تھی

یارم بھیا بیسٹ ہیں وہ یارم کا گال چومتے ہوئے بے حد پیار سے بولی تو دونوں نے منہ لٹکا لیا۔

واہ بیٹا واہ گرگٹ والے کام کر والو تم سے چاکلیٹ صبح میں نے دلوائی اور بیسٹ یارم بھیا ہیں صارم تو تڑپ اٹھا تھا اس کی غداری پر

ارے چوکلیٹ کو چھوڑو اسے پیزا میں نے کھلایا وہ بھی تھوڑی دیر پہلے اور یہ میرے ساتھ بھی غداری کر گئی بھوکی موٹو جبکہ پیزا کھا رہی تھی تب تو میں بیسٹ تھا۔

ہاں آپ بیسٹ تھے جب آپ کھلاتے ہو تب آپ بیسٹ ہوتے ہو جب صارم بھیا کچھ دلاتے ہیں تب وہ بیسٹ ہوتے ہیں لیکن یارم بھیا ہمیشہ بسیٹ ہوتے ہیں اس نے اپنا بے تکالا جک دیا جس پر صدیق قہقہ لگا کر ہنسے۔

غدار میسنی لڑکی آج کے بعد تجھے کبھی کچھ نہیں دلواؤں گا صارم نے قسم کھائی

جبکہ تین سالہ ذینی اس وقت یارم کی گود میں بیٹھی ان دونوں کو اگنور کر چکی تھی۔

چار سال پہلے جب زینت کومہ سے باہر آئی انہیں اپنے بچوں کی شدت سے کمی محسوس ہوئی اپنے بچوں کو بھول کر آگے بڑھنا بہت مشکل تھا لیکن زینت کی دماغی حالت کے لئے انہوں نے زینب کو دنیا میں لانے کا فیصلہ کیا۔

لیکن زینب کی جان بھی ہر وقت خطرے میں ہی رہتی انہیں ڈر تھا کہ کہیں ان کی یہ معصوم سی جان کسی کے ہاتھ نہ چڑھ جائے

پاشا بالکل غائب ہو چکا تھا اس دن انھوں نے پاشا کا بہت بڑا نقصان کیا تھا۔ وہ پاشا کی ایک سال کی محنت تھی ایک سال میں اس نے 180 بچوں کو جمع کیا تھا اور انہوں نے ان سب بچوں کو آزاد کروا دیا تھا یہ پاشا کے لیے اس کی سب سے بڑی ہار تھی اور صدیق اس کا سب سے بڑا دشمن۔

وہ صدیق کو مار دینا چاہتا تھا وہ اس کے بچوں کو اس کے خاندان کا نام و نشان مٹا دینا چاہتا تھا صدیق کی وجہ سے کسی ڈون یا غنڈے نے اسے اپنے ساتھ نہ رکھا۔

اس کا ڈر اس کا خوف لوگوں کے دلوں سے ختم ہو چکا تھا چھوٹے سے چھوٹا غنڈا بھی اس کے سامنے اکڑ کر چلتا تھا اور یہ سب کچھ ہوا تھا صرف صدیق کی وجہ سے صدیق کی وجہ سے وہ اپنی پہچان کھو بیٹھا تھا اور اب وہ صدیق سے بدلہ لینے کے لیے کسی بھی حد تک جا سکتا تھا۔

ooooo

وہ معصومہ سے ملنے کے لیے پاکستان آئے ہوئے تھے۔ایک ہفتہ معصومہ کے ساتھ رہ کر اب آج انہیں واپس جانا تھا معصومہ اداس تو ہو رہی تھی لیکن نانی کے ساتھ اس کے اٹیچمنٹ بھی بہت زیادہ تھی۔
نانی کو چھوڑ کر کہیں جانے کے بارے میں تو وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی اسی لئے خوشی خوشی اپنے باپ کو جانے کی اجازت دے دی۔
وہ اسے اپنے ساتھ ائیر پورٹ نہیں لائے تھے کیوں کہ وہ محسوس کر رہے تھے کہ کوئی ہے جو ان پر نظر رکھے ہوئے ہے وہ اس ہفتے میں اسے کہیں پر بھی اپنے ساتھ نہیں لے کر گئے تھے وہ اسے کسی کی نظروں میں نہیں لانا چاہتے تھے۔
وہ لوکل گاڑی میں ایئرپورٹ جا رہے تھے جب اچانک ان کی نظر سڑک کے دوسری طرف سے جاتے درک پر پڑی وہ کافی بڑا ہو چکا تھا اب جوان لڑکے کی طرح دکھتا تھا لیکن اس کے باوجود بھی وہ اسے بڑی آسانی سے پہچان چکے تھے وہ اور گاڑی رکواتے ہوتے ہوئے اسے آواز دینے لگے
ان کی آواز پہچانتے ہی وہ فورا بھاگتا ہوا ان کے پاس آیا تھا جیسے ان سے زیادہ وہ ان سے ملنے کے لیے بے چین ہو
صدیق کہاں چلے گئے تھے میں نے آپ کو بہت ڈھونڈا لیکن آپ مجھے کہیں پر نہیں ملے اس دن پولیس نے مجھے پکڑ لیا میں جیل سے بھاگ گیا تھا آپ کو ڈھونڈنے کی خاطر لیکن آپ نہیں ملے
آپ چلیں میرے ساتھ میں آپ کو۔۔۔۔۔
نہیں بیٹا میں تمہارے ساتھ اس وقت نہیں چل سکتا میں دبئی جا رہا ہوں پندرہ منٹ میں میری فلائٹ ہے وہ اسے پیار سے اپنے گلے لگاتے ہوئے بولے

نہیں آپ کو میرے ساتھ چلنا چاہیے آپ کی بیٹی مجھے پتا ہے کہ کہاں ہے وہ ٹھیک ہے بہت خوش ہے میں روز جاتا ہوں اسے دیکھنے کے لیے۔ آپ بھی میرے ساتھ چلیں

اپنی بیٹی کے بارے میں سنتے ہی کہ وہ زندہ ہے ان کی آنکھوں میں ایک چمک آئی تھی

انہیں درک کی بات پر یقین نہیں آرہا تھا لیکن سڑک کے سامنے انہیں پھر سے کچھ عجیب سا محسوس ہوا

انہیں ایسا لگا جیسے کوئی ہے جو ان پر نظر رکھے ہوئے ہے وہ کسی شک میں تھے یا سچ میں ہی کوئی ان کے پیچھے پڑا تھا وہ نہیں جانتے تھے لیکن اپنے بچوں کو اب وہ کسی قسم کی مصیبت میں نہیں ڈال سکتے تھے

تم آج کل کیا کر رہے ہو وہ اس کی بات کو اگنور کرتے ہوئے پوچھنے لگے

میں تو کچھ نہیں کر رہا کچھ دن پہلے ہی جیل سے آزاد ہوا ہوں آجکل نوکری کی تلاش میں ہوں وہ لاپرواہ انداز میں بولا

یہ میرا کارڈ پکڑو اور آج رات تقریبا ایک بجے کے قریب وہی پہنچ جانا جہاں سے خضر کو لے کر میں دبئ گیا تھا

اس آدمی کو تم میرا یہ کارڈ دکھانا وہ تمہیں میرے پاس لے آئے گا

وہ اس کا ماتھا چومتے ہوئے واپس اپنی گاڑی کی جانب چلے گئے اس تڑپ کو وہ بیان نہیں کر سکتے تھے جو اپنی بیٹی سے ملنے کے لئے ان کے دل میں جاگی تھی۔

لیکن وہ اپنی معصوم بیٹی کو کسی بھی مصیبت میں نہیں ڈال سکتے تھے پہلے ہی پاشا کی دشمنی کی وجہ سے ان کی ایک بیٹی تو ان سے دور تھی۔

درک نے ان پر بہت بڑا احسان کیا تھا ان کی بیٹی کی جان بچا کر

○○○○○

وہ بس روح کو دیکھ کر جانے کا فیصلہ کر چکا تھا اسے کچھ کرنا تھا پاکستان میں اس کے لئے کرنے کے لئے کچھ بھی نہیں تھا وہ آگے بڑھنا چاہتا تھا روح کے لیے کچھ کرنا چاہتا تھا۔

وہ جانتا تھا کہ روح خوش نہیں ہے۔ لیکن اب وہ اپنا آپ سنبھال رہی تھی. وہ نو سال کی ہو چکی تھی۔اس کا دل بہت چاہا کہ وہ اسے اپنے ساتھ لے جائے لیکن وہ کیا کہہ کر اسے اپنے ساتھ لاتا۔اور کہاں رکھتا ہے اسے کیسے پالتا وہ اس سے دور تھی لیکن عزت کی چار دیواروں کے بیچ تھی۔

اگر اسے دبئی میں کوئی اچھی سی نوکری مل جاتی ہے تو وہ اسے ضرور اپنے ساتھ لے جائے گا اس نے یہی فیصلہ کیا تھا

روح کو دیکھنے کے بعد وہ پری کو دیکھنے کے لیے اس یتیم خانے میں گیا تھا۔ جہاں وہ اپنے دوست کے ساتھ کھیلنے میں مصروف تھی۔

oooooo

کیا مطلب آپ اس سے ملنے کے لیے نہیں جاؤ گے میں اس سے ملنے نہیں جا سکتا کیونکہ وہ مجھے جانتی نہیں

آپ اسے بتاؤ کہ آپ اس کے پاپا ہو تو کتنی خوش ہو جائے گی وہ بہت چھوٹی سی ہے بہت معصوم ہے

یتیم خانے والے انکل اسے کسی سے نہیں ملنے دیتے بلکہ وہ اپنے یتیم خانے کے کسی بھی بچے کو کسی سے نہیں ملنے دیتے بہت نیک انسان ہیں سب کا بہت خیال رکھتے ہیں

یہ تو بہت اچھی بات ہے کہ وہ یتیم بچوں کا خیال رکھتے ہیں اللہ انہیں اس کام کا اجر ضرور دے گا تمہارے لئے نوکری ہے ایک کلب میں تنخواہ بھی اچھی خاصی ہے تمہارا گزارا بھی آسانی سے ہو جائے گا باقی تمام دوسرے کاموں میں میں نہیں گھسنے دینا چاہتا تھا اسی لئے وہی پر جاب کرو گے

اور صرف نوکری نہیں کرو گے بلکہ ساتھ ساتھ اپنی پڑھائی بھی کرو گے فی الحال آرام کرو تمہیں اس ہفتے سے جوائن کرنا ہے

وہ اس سے ساری تفصیل بتاتے ہوئے بولے

نوکری کرو گے تبھی تو اپنی بہن کو یہاں پر لے کر آؤ گے وہ مسکرائے تو درک بھی مسکرا دیا وہ اس کی یہاں آنے کی وجہ جانتے تھے

ابھی وہ یہی ساری باتیں کر رہے تھے جب اچانک خضر اندر داخل ہوا اسے دیکھتے ہی وہ اپنا چہرہ پھیر گیا

تو یہ ہے آپ کا مہمان جس سے آپ مجھے ملوانا چاہتے تھے وہ اس کے سامنے بیٹھے ہوئے بے حد خوشی سے بولا لیکن درک کو اس سے مل کر کوئی خوشی نہیں ہوئی تھی

کیا ہوا ابھی تک برگر والی بات کو دل پر لے کر بیٹھا ہے کیا خضر نے مسکرا کر اسے اپنے ساتھ لگانے کی کوشش کی

میں کسی بھی بات کو اپنے دل پر نہیں لگا کر بیٹھا اور ویسے بھی میں بھاگوروں سے بات نہیں کرتا اسے خود سے دور کرتے ہوئے بہت سرد مہری سے بولا۔

یہ سب کیا ہو رہا ہے کس بات کی ناراضگی ہے تم دونوں میں صدیق نے پوچھا

صدیق میں آپ کو بتاتا ہوں کہ یہ مجھ سے کیوں ناراض ہے دراصل ہوا یہ کہ جب ہم نے نوکری شروع کی تو وہاں پر مشکل سے سارے دن کام کر کے ہمیں ایک برگر کھانے کے پیسے ملتے تھے ایک دن میری دھاڑی نہیں لگی تو اس نے مجھے اپنا آدھا برگر دے دیا

کچھ دن کے بعد میری بھی دھاڑی لگ گئی اس کی نہیں لگی تو میں نے آدھا بر گر کھایا آدھا اس کے لئے رکھ دیا لیکن جب تک یہ آتا ہے تب تک مجھے ایک بہت ہی غریب بچہ نظر آیا جو کام کرنے کے قابل نہیں تھا میں نے وہ آدھا بر گر اس کو دے دیا

تو یہ مجھ سے ناراض ہو گیا کہ اس کی چیز میں نے کسی اور کو کیوں دی اس کے دن کے بعد یہ ناراضگی جاری ہے خضر بہت مزے سے بتا رہا تھا

ایسا کچھ نہیں ہے صدیق میرا اس سے کبھی کوئی تعلق نہیں رہا نہیں مجھے تم سے کسی قسم کی کوئی امید تھی تو اپنے آپ کو اہمیت دینا بند کرو میری زندگی میں تم کچھ نہیں ہو وہ بے حد سر د مہری دکھاتے ہوئے بولا

بس بس اب تم دونوں یہ لڑائی ختم کرو کل سے تمہارے ساتھ دو اور لوگ بھی ہوں گے یہاں اس گھر میں وہ دونوں انڈیا سے ہیں اور جہاں پر تم نوکری کرو گے وہی پر وہ بھی نوکری کریں گے صدیق اسے سمجھاتے ہوئے خضر کے ساتھ باہر نکل گئے

ooooo

خوشی اور راکیش دونوں ہندو تھے اور ان کا تعلق ہندوستان سے تھا صدیق انہیں یہاں پر لے کر آیا تھا وہ ایک ساتھ نوکری کر رہے تھے لیکن اس کے باوجود بھی درک نے اس سے خاص تعلق نہ رکھا تھا

اسے یہاں نوکری کرتے ہوئے تقریبا ایک ماہ گزر چکا تھا پیسے تو بہت مل رہے تھے لیکن کلب میں لڑکیوں کے ساتھ بہت برا سلوک کیا جا رہا تھا خاص کر ایک لڑکی جو سعودی عرب سے تعلق رکھتی تھیں اور کمپیوٹر میں ماسٹر ز کر رہی تھی

اسے بری طرح سے یہاں پر پھنسا دیا گیا تھا اسے زبردستی ڈانس کرنے پر مجبور کیا جاتا اور بہت برے طریقے سے مارا پیٹا جاتا صرف اس کی خوبصورتی کی وجہ سے وہ بہت ساری مصیبتیں اٹھا رہی تھی کہ ایک دن اس لڑکی نے اس کی منتیں کرتے ہوئے ایک چھوٹا سا کارڈ اسے دیا

اور کہا کہ آج رات اس کلب میں ایک ڈان آنے والا ہے تم یہ کسی بھی طرح اس تک پہنچا دو اور اس نے پہنچا بھی دیا تھا لیکن وہ ڈان اسے بہت مغرور قسم انسان لگا

نہ جانے کیوں اس آدمی کو پہلی نظر میں دیکھتے ہی وہ اسے اتنا برا لگا کہ اس سے بات کرنے کو بھی دل نہ کیا

لیکن اسے خضر کے ساتھ دیکھ کر اسے اور بھی زیادہ غصہ آیا وہ کارڈ اسے تھماتے ہوئے اس نے اس دوران اس نے کہا کہ میں تم پر احسان کر رہا ہوں

اور اب میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ تم میرا یہ احسان کہ کس طرح سے اتارو گے۔

لیکن تب اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ وہ اسی رات اس کلب پر حملہ کر کے ساری لڑکیوں کو بازیاب کروالے گا اور اس کی جان بھی بچائے گا۔

یارم نے اس سے کہا تھا کہ میں تمہارا احسان چکا چکا ہوں لیکن نہ جانے کیوں اس کے بعد وہ اس سے اور بھی زیادہ نفرت محسوس کرنے لگا

وہ آئے دن اس کے راستے میں آتا رہتا ایک عام سی نوکری کرنے والا شخص کب سٹہ بازی کی راہوں میں اتر گیا اسے خود بھی اندازہ نہیں ہوا تھا لیکن برے وقت اور برے حالات اسے اس حرام کام کی طرف متوجہ کر چکے تھے

وہ سب لوگ کہتے تھے کہ وہ کالی زبان کا مالک ہے وہ جو کہتا ہے وہی پتہ اس کے ہاتھ میں آجاتا ہے لیکن کوئی بھی اس کی بے ایمانی کے انداز کو پکڑ نہیں پایا تھا وہ اتنی صفائی سے بے ایمانی کرتا تھا کہ سامنے بیٹھے انسان کو پتہ بھی نہیں چلتا تھا۔

اسی سٹہ بازی کی وجہ سے وہ نہ جانے کتنی بار جیل جاچکا تھا یہاں تک کہ اس پر ایک بار قتل کاالزام لگ گیا لیکن تب اسے بالکل اندازہ نہیں تھا اس بار جیل سے واپس آکر وہ کبھی صدیق کو نہیں دیکھ پائے گا۔

ooooo

وہ ایک اہم کام کیلئے اس خفیہ جگہ پر آئے تھے انہیں پتہ چلا تھا کہ یہاں کچھ لڑکیوں کو اغوا کر کے لایا گیا ہے انہوں نے یارم سے کہا تھا کہ وہ دو گھنٹے کے بعد ساری انفارمیشن حاصل کر کے اسے سب کچھ بتائیں گے لیکن دو گھنٹے انتظار کرنے کے باوجود بھی جب ان کا کوئی فون نہ آیا تو یارم نے وہاں جانے کا فیصلہ کر لیا انہیں یقین تھا یارم بھی یہاں پر پہنچتا ہو گا لیکن یہاں پر تو کچھ بھی نہیں تھا بلکہ یہاں پر تو ایسا لگتا تھا جیسے بہت وقت سے کوئی آیا ہی نہ ہو

یارم مجھے لگتا ہے کسی نے ہمیں غلط انفارمیشن دی ہے یہاں پر کوئی بھی نہیں ہے مطلب کہ کوئی بھی نہیں ہے ایسا لگتا ہے یہاں پر کبھی بھی کوئی بھی نہیں آیا ہو وہ فون کان سے لگائے یارم کو بتا رہے تھے جب اچانک کسی نے پیچھے سے اس ان پر حملہ کیا ان کا فون ہاتھ سے چھوٹ کر دور جا گرا تھا۔

صدیق آخر تم میرے ہاتھ لگ گئے تم نے اپنے بچوں کو مجھ سے دور رکھا تھا نہ مجھ سے چھپا کر رکھا تھا تمہیں کیا لگا مجھے نہیں پتا چلے گا کہ تم اپنی فیملی کو کہاں رکھے ہوئے ہو اب تک تو میرے لوگ تمہاری فیملی کو بھی ختم کر چکے ہوں گے سوسائٹی کا وہ چھوٹا سا گھر آگ میں جل چکا ہو گا

یہاں آکر تم نے پھر سے اپنی فیملی بنالی پھر سے جینے لگے تمہیں کیا لگا پاشا ہار کر سب کچھ بھول جائے گا نہیں جب تک تمہیں تمہارے انجام تک نہ پہنچادوں مجھے سکون نہیں ملے گا میں تمہیں تڑپا تڑپا کر ماروں گا

اب تک تمہارے گھر والے ہی مر چکے ہیں تو تم زندہ رہ کر کیا کرو گے

سب مر چکے ہیں تمہاری جو بیٹی پاکستان کے اس یتیم خانے میں ہے نا اسے بھی ماردوں گا اور جو دوسری بیٹی زندہ بچ گئی تھی اس دن میرے ہاتھوں سے وہ بھی مرے گی تمہارا نام و نشان اس دنیا سے مٹادوں گا لیکن اس سے پہلے میں تمہیں ماروں گا جانتے ہو میں تمہیں کیسے ماروں گا تمہیں زندہ قبر میں دفنا کر وہ بولتے ہوئے ایک اور چاقو ان کے پیٹ کے آرپار کر چکا تھا اور پھر اس کے سارے آدمی بری طرح سے ان پر حملہ آور ہو چکے۔

ان کے جسم میں سانسیں تھی جب انہیں زندہ قبر میں دفنایا گیا۔

جب یارم وہاں پہنچا تب اسے صرف ان کا بوٹ ہی نظر آیا تھا وہ پاگلوں کی طرح زمین کو کھودتا ان کی لاش نکال پایا تھا اس نے ہر ممکن کوشش کی تھی ان کی جان بچانے کی لیکن اس زمین کی مٹی نے جیسے انسان کی سانسیں چھین لی تھی

وہ آج دوسری بار یتیم ہوا تھا اور صرف وہ ہی نہیں بلکہ نہ جانے کتنے یتیم دوسری بار یتیم ہوئے تھے

OOOOO

وہ اور راکیش ان دنوں جیل میں تھے جب کہ خوشی ہوسٹل میں رہتی تھی اس دن اس کا رزلٹ آیا تو وہ سب سے پہلے صدیق کو اس بارے میں بتانا چاہتی تھی ویسے تو صدیق نے انہیں اپنے گھر آنے سے منع کر رکھا تھا لیکن پھر بھی خوشی سے اس دن رہا نہ گیا وہ جیسے ہی سوسائٹی پہنچی اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آیا صدیق کا گھر آگ میں جل رہا تھا باہر نہ جانے کتنے لوگ تھے جو آگ کو بجھانے کی کوشش کر رہے تھے۔

وہ جانتی تھی اسے اس طرح سے کبھی اندر نہیں جانے دیا جائے گا دماغ میں صرف ایک سوچ تھی کہ گھر کے اندر صدیق بھی ہو سکتے ہیں اور صدیق نے کس حالات میں ان کی مدد کی تھی وہ اس چیز کو بھلا نہیں سکتی تھی وہ پیچھے کی جانب سے بالکنی کے اندر داخل ہوئی

صدیق کی بیوی کی لاش وہیں پر پڑی تھی جبکہ اس کی بیٹی واش روم میں بند تھی۔وہ تیزی سے واش روم میں آئی اور اس کی معصوم سی بیٹی کا بے ہوش وجود اٹھاتی وہی سے باہر نکل گئی۔

اس نے کسی کو پتہ نہیں چلنے دیا تھا کہ صدیق کی بیٹی زیبی اس کے پاس ہے وہ خاموشی سے اسے ہوسٹل لے کے آئی اور چپ چاپ اسے ایک ہفتے تک ہوسپٹل میں چھپا کر رکھا

صدیق کے غم میں آنسو بہاتی وہ صدیق کی بیٹی کو خود میں چھپا چکی تھی وہ کسی پر یقین نہیں کر سکتی تھی خوشی اتنی خوفزدہ تھی کہ اس نے زینی کو ہوسٹل سے باہر نہیں نکلنے دیا اور نہ ہی وہ خود ہوسٹل سے باہر نکلی

وہ کتنے گھنٹے بے ہوش رہی تھی اور اس کی بے ہوشی میں وہ بار بار اس کی نبض چیک کر رہی تھی کہ وہ صدیق کے آخری نشانی کو بھی کھونا بیٹھی ہو

اسے آزاد ہونے میں پانچ سال لگ گئے وہ روح کے لیے یہاں آیا تھا کہ اپنی بہن کے لیے کچھ کر پائے گا لیکن وہ کچھ بھی نہیں کر پایا دبئی میں اسے نو سال گزر چکے تھے اور وہ اب تک کچھ نہیں کر پایا تھا کاش اور کسی کے لیے نہ سہی وہ روح کے لیے کچھ کر پاتا تو آج خضر کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اس سے کہہ پاتا کہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں

لیکن وہ نہیں کر پایا تھا جیل سے آزاد ہونے کے بعد وہ سب سے پہلے زینی سے ملا تھا خوشی نے ہر ممکن طریقے سے اس کا خیال رکھا تھا اسے سب سے چھپا کر رکھا تھا اس نے کسی کو کانوں کان خبر نہیں ہونے دی تھی کہ صدیق کی بیٹی زندہ ہے

اسے پتہ چل چکا تھا کہ پاشا مر چکا ہے یارم کاظمی نے صدیق کی بڑی بیٹی معصومہ کے ہاتھوں پاشا کا قتل کروایا ہے۔

اوراب معصومہ یارم کاظمی کے لیے ہی کام کرتی ہے۔اسے یہ جان کرافسوس ہوا تھاوہ صدیق کی کسی بھی اولاد کو قاتل کے روپ میں نہیں دیکھنا چاہتا تھا

وہ زینی سے ملنے کے بعد پاکستان واپس آیاجہاں سے یہ پتہ چلا کہ تعظیم نے اپنی سوتیلی بیٹی کا نکاح دبئ کے کسی شیخ سے کردیاہے

اسے کچھ بھی پتا نہیں تھا۔وہ شیخ کون ہے اور کون نہیں بس وہ دبئ آکراسے پاگلوں کی طرح ڈھونڈنے لگا۔
اسے پہلی بار روح کے بارے میں آئس لینڈ کے ایئرپورٹ پر پتہ چلاجب اس نے یارم کے ساتھ ایک لڑکی دیکھی جس کی آنکھیں بالکل اس کے جیسی تھی جبکہ اس کی شکل بالکل نور جیسی تھی۔اوراس کا نام روح تھا۔نور نے ایک بار زکر کیا تھا کہ وہ اپنی بیٹی کا نام روح رکھے گی

وہ اسے اسی وقت پہچان چکا تھا لیکن اسے یارم کے ساتھ دیکھ کر اسے حیرت کا جھٹکا لگا تھا وہ یارم کی بیوی تھی اس نے پہلی بار یارم کو ہنستے مسکراتے دیکھا تھا اس دن سے لے کر اس نے یارم کو آزمانا شروع کر دیا جب اس نے اپنا پالتو کتا زوبی روح کے سامنے کیا تو وہ اس کے لیے مچلنے لگی وہ اس کو خریدنے کے لئے بے قرار ہو گئی تھی

اس نے راکیش کو آگے کر دیا اور اس نے راکیش سے کہا کہ جتنی زیادہ قیمت اس کتے کی لگا سکتے ہو لگا لو وہ سارے پیسے تمہارے ہوں گے بس میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ یارم کاظمی میری بہن کے لئے کتنی دولت لوٹا سکتا ہے

لیکن یارم نے اس کی امید سے زیادہ پیسے اس کتے کے لئے دے دیے تھے وہ کتا اس کی بہن کو پسند تھا اور حقیقت بھی یہی تھی اس نے وہ کتا روح کے لئے ہی لیا تھا

اس کے بعد اس نے روح کو چھوڑا نہیں تھا وہ کسی بھی طریقے سے روح کا پتہ لگاتا رہتا تھا لیکن اسے عجیب یہ لگا کہ اپنی ہی بہن کی شکل جیسی لڑکی کو خضر پہچان کیوں نہیں پایا

کیونکہ جب اس نے خضر سے یہ کہا کہ تم نے میری بہن کی شادی یارم سے کر دی تو اسے بھی حیرت کا جھٹکا لگا تھا۔اور اس کے بعد خضر نے روح کی ساری معلومات نکلوائی تھی

یہ حقیقت تھی کہ اس نے یارم کو کبھی بھی پسند نہیں کیا تھا لیکن یہ بات بھی اس کے لیے اہمیت رکھتی تھی کہ یارم کاظمی اس کی بہن کا شوہر تھا اور اس کی بہن کے لیے وہ بے حد عزیز تھا

وقت گزرتا گیا جب اسے پتہ چلا کہ روح یارم کو چھوڑ کر پاکستان چلی گئی ہے۔وہ روح سے ملنے کے لیے پاکستان گیا تھا اس نے سوچا تھا وہ اسے سب کچھ بتادے گا لیکن خضر نے کہا کہ اب روح کی زندگی میں تمہاری کوئی جگہ نہیں ہے

تم نے اسے کبھی بھائی کا مان نہیں دیا اب اسے بھائی یا ماموں کی ضرورت نہیں ہے اب یارم کے روپ میں اس کے پاس مضبوط سہارا ہے۔خضر کی باتوں نے اسے ازیت دی تھی

راکیش نے اسے سمجھایا کہ یہ حقیقت ہے کہ اب روح کی زندگی میں تمہارے لیے کوئی جگہ نہیں ہے وہ اپنی زندگی میں آگے بڑھ چکی ہے

تم بھی اپنی زندگی میں آگے بڑھو کیا تمہیں لگتا ہے کہ تم جیسے آدمی کو روح کبھی قبول کرے گی جو ایک طوائف کا بیٹا ہو کیا یاد رکھنا قیوم خلیل کا نام تم اپنے نام کے ساتھ لگاتے ہو

لیکن اس نے دیا نہیں ایک طوائف کے بیٹے کو کوئی قبول نہیں کرے گا یہ الفاظ اس کے لیے کتنے اذیت ناک تھے یہ صرف وہی جانتا تھا

جس لڑکی کے لئے وہ بہت کچھ کرنا چاہتا تھا کچھ بننا چاہتا تھا اس کے لئے آسانیاں پیدا کرنا چاہتا تھا وہ اسے شاید اپنی زندگی میں کچھ بھی نہیں سمجھتی تھی وہ جب روح کو یاد کرتا اسے اپنے اندر ایک تکلیف محسوس ہوتی جب جب وہ روح کو اپنی بہن کہتا اسے اپنے اندر کانٹے سے چبھنے لگتے

نہیں تھا وہ اس کا بھائی وہ ایک گندی نالی کا کیڑا تھا ایک ناجائز اولاد تھا وہ کسی عزت دار انسان سے رشتہ جوڑنے کے قابل نہیں تھا

وہ خود ہی پیچھے ہٹ گیا

روح کے راہ سے جب روح اغوا ہوئی۔اس نے ہر جگہ ڈھونڈا تھا راشد نے روح کو اغوا تو کر لیا تھا لیکن وہ یارم کے ڈر سے پاگل ہو چکا تھا اس کا دماغ کام کرنا چھوڑ چکا تھا یارم کا ڈر اس کے اندر بری طرح سے بیٹھا ہوا تھا جانتا تھا اسے بہت بری موت دے گا یارم اس نے راشد کو جب پاکستان میں دیکھا وہ اس کا پیچھا کرنے لگا اس نے ایک کھنڈر میں راشد کو جاتے دیکھا تھا اسے نہیں پتا تھا کہ روح وہاں ہو گی یا نہیں لیکن پھر بھی اس نے یارم کو فون کر کے اسے بتا دیا تھا کے اس کا دشمن راشد وہیں پر ہے

اور یارم کے آنے سے پہلے ہی راشد خود کشی کر چکا تھا۔روح کہاں تھی کہانی کچھ پتہ نہیں تھا۔لیکن زوبی نے وفادار ہونے کا پورا حق ادا کیا تھا اس نے روح کو زمین کے اندر سے ڈھونڈ نکالا تھا

ooooo

روح کی جان بہت مشکل سے بچی تھی وہ اپنی موت کو قبول کر چکی تھی ایک ڈر اس کے اندر بیٹھ گیا تھا اس ڈر سے نکلتے نکلتے اسے ایک سال سے زیادہ کا وقت لگ گیا

لیکن اس تھوڑے سے عرصے میں اس نے روح کے لئے یارم کی محبت دیکھ لی تھی وہ خود ہی ان کے بیچ سے ہٹ چکا تھا اور وہ دوبارہ کبھی روح کے پاس نہیں آنا چاہتا تھا اور نہ ہی اس سے ملنا چاہتا تھا

لیکن اس کے پاس روح کی ماں کی ایک نشانی تھی جو وہ کسی بھی طرح اس تک پہنچانا چاہتا تھا اس نے روح کے راستے میں آنا بالکل چھوڑ دیا تھا اس سے ملنا اس سے بات کرنا اگر وہ اسے کہیں دکھ بھی جاتی تو وہ راستہ چھوڑ دیتا تھا

لیکن اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ ایک بار پھر سے اس کے سامنے آجائے گی وہ کام کے چکر میں سوزیلینڈ چلا گیا تھا۔وہ ایک بہترین بائیک ریسر تھا اور اس کام میں اسے بہت سارے پیسے مل رہے تھے اسے بڑے لیول پر بائیک ریسنگ کی آفر آئی تھی

اس سے پہلے بھی وہ کافی بڑے بڑے لیول پر بائیک ریسنگ کر چکا تھا لیکن اسے بالکل اندازہ نہیں تھا کہ اسی بائیک ریسنگ کے چکر میں وہ ایک بار پھر سے روح کے آمنے سامنے آجائے گا

لیکن وہاں پر بھی روح مشکلات میں ہی گھیری ہوئی تھی اس نے روح کو بچایا اور روح کے لئے ایک سوالیہ نشان بن گیا وہ کیوں روح کے اتنے پاس آیا تھا اسے اپنے سینے سے لگایا تھا یہ سوال ہمیشہ روح کے سینے میں پلتا رہا

جس کا جواب اسے تب ملا جب وہ ہسپتال میں ملا ر و یام کی سلسلے میں۔ لیکن اس میں کچھ جاننے کے بعد روح کے چہرے پر کسی قسم کی کوئی خوشی نہیں دیکھی تھی اس کا دل ایک بار پھر سے ٹوٹ گیا وہ پھر سے پیچھے ہٹ گیا

○○○○○

یہ بات وہ تقریباً دو سال سے جانتا تھا کہ صدیق کے قاتل پاشا کا بیٹا اظہر پاشا اپنے باپ کی موت کا بدلہ لینا چاہتا ہے اور وہ جانتا ہے کہ صدیق کی تینوں بیٹیاں زندہ ہیں وہ انہیں مارنے کے لئے کچھ بھی کر سکتا تھا ایک سال پہلے اس نے یتیم خانے سے ایک لڑکی کو صرف اس غلط فہمی میں قتل کر دیا کہ وہ لڑکی صدیق کی بیٹی ہے اور یہ قتل اس نے تب کیا تھا جب یتیم خانے میں اس وقت صرف زویا اور پری موجود تھی اس نے اس کی آنکھوں کے سامنے زویا کو بے دردی سے قتل کر دیا تھا

اور تب تک نہ گیا جب تک یتیم خانے کے سب لوگ واپس نہیں آجاتے اپنی آنکھوں کے سامنے اتنا زیادہ خون دیکھ کر پری بے ہوش ہو چکی تھی

اس نے دھمکی دی تھی ان سب لوگوں کو کہ اگر پری نے کبھی بھی اپنی زبان کھولی یا زویا کا ذکر کیا تو وہ اس کی بھی جان لے لے گا اور باقی سب بچوں کی بھی لیکن اس کی حالت دیکھ کر اسے اس پر ترس آرہا ہے یہاں وہ صرف اور صرف صدیق کی بیٹی کو مارنے آیا تھا اور کسی سے اس کی کوئی دشمنی نہیں ہے

بس اتنا کہہ کر وہ چلا گیا اور یتیم خانے کے باقی بچوں کی جان بچانے کے لئے خان صاحب نے زویا کا نام و نشان مٹا دیا۔اسے اس طرح سے غائب کیا کہ جیسے اس کا وجود کبھی بھی نہ ہو پری کو شروع سے خون کی کمی تھی انہوں نے زویا کے وجود کو اس کی بیماری کا نام دے دیا وہ جب جب زویا کی موت کو یاد کرتی اس کے جسم سے سارا خون خشک ہو جاتا۔

اسے اس قاتل کی شکل یاد تھی اور درک جانتا تھا کہ وہ قاتل کون ہے وہ آدمی جیل میں رہنے کے باوجود بھی آزاد لوگوں کی طرح زندگی گزارتا تھا وہ کبھی بھی کسی بھی ملک میں جا سکتا تھا کبھی بھی کچھ بھی کر سکتا تھا

غیر قانونی طریقے سے اس نے بے پناہ دولت کمائی تھی اس کے پاس پہنچنا آسان نہیں تھا لیکن پھر بھی درک اس تک پہنچ ہی گیا تھا ڈیڑھ سال پہلے حکومت بدلی تو خطرناک مجرموں مصر کی جیل میں شفٹ کیا گیا تو وہاں اس نے غصے میں نجانے کتنے لوگوں کو قتل کر دیا جس کے بعد اس کی آزادانہ قید ختم ہو گئی

وہ اس کے باہر نکلنے کا انتظار کرتا رہا انتظار تو اس نے تب سے ہی شروع کر دیا تھا جب صدیق کی موت ہوئی تھی اور جب اس کا انتظار ختم ہوا تب رویام کو بون میر ود ینا ضروری ہو گیا تھا لیکن وہ جانتا تھا کہ اگر اس نے دیر کی تو صدیق کا قاتل ہمیشہ کے لئے بھاگ جائے گا

اور واپس آنے کے بعد اس نے رویام کو بون میر ود یا تھا

وہ بھولا نہیں تھا جب یارم نے اپنے ہاتھوں سے اظہر پاشا کی جان لے کر اپنے بیٹے ہونے کا حق ادا کیا تھا اس دن یارم پہلی بار رویا تھا اس کے سینے سے لگ کر نہ جانے اس نے کتنے آنسو بہائے تھے صدیق کے بیٹا ہونے کا حق ادا کرنا اتنا آسان نہیں تھا۔

وہ باپ نہ ہو کر باپ ہونے کا حق ادا کر گیا تھا

وہ پری کے سامنے ساری حقیقت بیان کر چکا تھا

ooooo

حال

پری معصومہ کے سینے سے لگ کر بلک بلک کر رو رہی تھی کبھی رشتے دیکھے بھی نہیں تھے اس نے اور آج ان سب کے روپ میں اسے کتنے رشتے مل گئے تھے۔ وہ سب یقرم کے گھر پر تھے

ہاں اس نے جو کچھ کھویا تھا وہ سب کچھ مل گیا تھا اسے افسوس تھا کہ وہ شخص اس دن اسے قتل کرنے آیا تھا زویا کو نہیں

اس کی وجہ سے ایک معصوم لڑکی کی جان گئی تھی اب تک وہ اپنے والدین سے نفرت کرتی آئی تھی جو اسے پیدا کر کے ایک کچرے کے ڈھیر میں پھینک کر چلے گئے۔ لیکن اب اسے اپنے باپ پر فخر ہو رہا تھا۔
ان سب کو پا کر وہ بہت خوش تھی لیکن ذینی کہاں تھی۔اس کی بہن جیسے اس کا نام دیا گیا تھا اس کے ماں باپ نے اس کا نام زینب رکھا تھا۔ لیکن اسے کھونے کے بعد انہوں نے زینب نام اس کی چھوٹی بہن کو دیا تھا
زینت کہاں ہے وہ سب کے بیچ بیٹھی معصومہ کے سینے سے لگی اس سے سوال کرنے لگی تو سب نے درک کی جانب دیکھا اگر وہ زندہ تھی تو کہاں تھی درک نے نظریں چرا لیں وہ سب سے یہ بات چھپا کر رکھنا چاہتا تھا وہ زینب کبھی بھی یارم کو نہیں دینا چاہتا تھا کیونکہ وہ زینی کو معصومہ کی طرح ایک کرائمر بنتے نہیں دیکھنا چاہتا تھا
وہ ایک ہوسٹل میں رہتی ہے ماشاءاللہ سے گیارہ سال کی ہو چکی ہے تم سے ہر سنڈے اسی کے لئے تو کھانا بنوا کر لے کر جاتا ہوں اسے زیادہ تیز مرچوں والا کھانا نہیں پسند تم دونوں چلنا صبح میرے ساتھ میں تمھیں اس سے ملواؤں گا درک نے پری کا ہاتھ تھامتے ہوئے اسے بتایا تو معصومہ سارے گلے شکوے بھلا کر مسکرا دی۔
جب کے روح مسلسل درک کو دیکھ رہی تھی اس کا انداز بات کرنے کا اسٹائل بہت الگ تھا سب سے یا شاید وہ بہن کی نظروں سے دیکھ رہی تھی اسے اسی لئے وہ سب سے الگ سب سے اسپیشل لگتا تھا
وہ پری کو لے کر جانے کے لئے اٹھا تو روح آ کر اس کے سینے سے لگی ایک لمحے کیلئے ساکت سا ہو گیا تھا
آپ مت جائیں نہ اتنے دور ابھی تو ملے ہیں ہمیں وہ اس کے سینے سے لگی لاڈ بڑے انداز میں بولی
جانا ضروری ہے پری کا علاج وہیں پر مکمل ہو سکتا ہے وہ اسے خود سے الگ کیے بنا اس کے گرد اپنا بازو پھیلا گیا
اس کے لیے سب کچھ بہت الگ بہت نیا تھا لیکن وہ چاہ کر بھی اسے خود سے الگ نہیں کر پایا۔
روح نے مسکرا کر اسے جانے کی اجازت دے دی تو وہ پری کو واپس لے آیا۔

آج پری کو پتہ چلا تھا یہ گھر اس کے لئے اسپیشل کیوں تھا کیونکہ یہاں اس کے ماں باپ رہتے تھے انہوں نے یہاں زندگی گزاری تھی وہ ایک ایک چیز کو چھو کر محسوس کر رہی تھی درک اسے چھوڑ کر روم میں چلا گیا شاید وہ یہ لمحات اپنے ماں باپ کے ساتھ گزارنا چاہتی تھی

ooooo

وہ ایک ہاتھ معصومہ کا دوسرا پری کا پکڑے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی جہاں وہ آنکھوں سے پری لگتی تھی وہی اس کے ہونٹ معصومہ جیسے تھے

وہ ان دونوں کی ملی جلی شکل رکھتی تھی ویسے تو معصومہ اور پری کے پلس بہت سارے لوگوں کو ایک جیسے لگتے تھے لیکن پھر بھی وہ جو ان دونوں سے ملتی جلتی تھی ان سے زیادہ مشابہت رکھتی تھی۔

پری آپی آپ بہت اچھا کھانا بناتی ہو معصومہ آپی کھانا تو آپ بھی اچھا بناتی ہو لیکن مرچی بہت زیادہ ڈالتی ہو اور شارف بھائی کو نہیں لائی آپ اپنے ساتھ وہ کہاں ہیں یہ موٹو آپ کا بے بی ہے یہ اتنا موٹو ہے اسے گاڑی پر بٹھا کر لائے ہو یا بلڈوزر پر

وہ مشارف کو دیکھتے ہوئے پوری آنکھیں کھول کر کہنے لگی

اتنا بھی موٹا نہیں ہے میرا معصوم سا بچہ

اور تم نے میرے ہاتھ کا کھانا کب کھایا ہے اور شارف کو تم کیسے جانتی ہو معصومہ کے پاس سوالوں کا ڈھیر تھا

ارے مجھے یارم بھیا نے بتایا تھا اور آپ کے ہاتھ کا کھانا بھی وہی لائے تھے میرے لئے بلکہ بہت بار لا چکے ہیں۔ وہ اکثر آتے ہیں مجھ سے ملنے کے لئے میرے لئے ڈھیروں چیزیں لاتے ہیں اس نے مسکراتے ہوئے بتایا تو دوسری طرف کھڑا درک خود بھی شاکڈ میں آ گیا

اوہ سوری یہ بات تو درک بھیا کے سامنے نہیں بتانی تھی یارم بھیا نے مجھے اتنی بار منع کیا تھا میں پھر بھول گئی وہ درک کی جانب دیکھتے ہوئے بولی

جب کہ وہ یہ سوچ رہا تھا کہ یارم کو کب کہاں کیسے پتہ چلا اس کے بارے میں

یارم کب آیا تھا پہلی بار تم سے ملنے کے لیے تم نے کب دیکھا اسے وہ اپنی حیرت پر زیادہ دیر قابو نہ پا سکا اسی لئے اس سے سوال کرنے لگا

وہ تو ہمیشہ سے آتے ہیں مجھ سے ملنے کے لیے جب سے میں یہاں آئی ہوں تب سے وہ تو کبھی بھی مجھ سے دور نہیں رہے آپ سنڈے کو آتے ہیں وہ فرائیڈے کو آتے ہیں ہمیشہ سے ہر ہفتے آتے ہیں بس آپ کو بتانے سے منا کیا تھا انہوں نے وہ آتے ہیں مجھ سے ملنے کے لئے کوئی بھی ایسا ویک نہیں جس میں وہ نہ آئے ہوں۔

اب حقیقت پر کے سامنے آ ہی گئی تھی تو وہ مزید اس سے کچھ بھی کیوں چھپاتے اس نے فوراً ہی اسے سچ بتا دیا جسے جان کر درک کافی حیران تھا

اسے تو لگا تھا کہ اس نے ذینی کو یارم اور اس کے لوگوں سے چھپا کر رکھا ہے وہ کبھی بھی اس تک نہیں پہنچ سکتا لیکن وہ کیوں بھول گیا تھا کہ وہ یارم کاظمی ہے صدیق کی آخری نشانی کو وہ اپنے سامنے سے غائب تو نہیں ہونے دے سکتا تھا

ہاں لیکن اس نے کبھی بھی درک سے اسے الگ کرنے کی کوشش کیوں نہ کی یہ سوال اس کے دماغ میں تھا

اگر وہ جانتا تھا کہ زینب زندہ ہے تو اس نے کبھی بھی اس سے اس کے بارے میں سوال کیوں نہیں کیا

مجھے یقین نہیں آ رہا کیا سچ میں تمہیں نہیں پتا تھا میرے اور زینب کے بارے میں مطلب کے یہ حقیقت ہے کہ زینب کے لیے ہمیشہ اس کا ہیرو میں ہی رہوں گا میرے بس ایک بار منع کرنے کے بعد اس نے تمہیں کبھی بھی نہیں بتایا

کہ میں اس سے ملنے جاتاہوں تمہیں ایک مزیدار بات بتاؤں میں اسے تب ملنے جاتا تھا جب تم جیل میں تھے اور وہ خوشی کے پاس ہوا کرتی تھی۔ یارم نے مسکراتے ہوئے ایک اور راز سے پردہ ہٹایا

تو تم اسے کبھی بھی مجھ سے دور کیوں نہیں لے کر گئے تم اسے لے کر جا سکتے تھے اسے اپنے پاس رکھ سکتے تھے اس کی بہتر پرورش کر سکتے تھے تم نے ایسا کیوں نہیں کیا درک کے دماغ میں بہت سارے سوال تھے

تم ٹھیک کہہ رہے ہو میں لے سکتا تھا اسے تم سے بہتر جگہ بہتر پرورش دے سکتا تھا لیکن میں نے ایسا نہیں کیا کیونکہ اس پر صرف میرا حق نہیں تھا اگر تم صدیق کے قاتل کو صرف اس لئے میرے پاس لا سکتے ہو کیونکہ تم میرے ساتھ کوئی ناانصافی نہیں چاہتے تو بتاؤ میں تمہارے ساتھ ناانصافی کیسے کرتا

میں زینی کی بہتر پرورش نہیں کر سکتا تھا کبھی بھی نہیں میں معصومہ کو ان سب چیزوں سے دور رکھنا چاہتا تھا لیکن معصومہ دور نہیں رہی وہ یہ سب کام کرنا چاہتی تھی صدیق جگہ سنبھالنا چاہتی تھی اور اس نے سنبھال بھی لی۔

لیکن اسے ان سب چیزوں سے دور رکھنا ہی بہتر تھا ابھی اس کی عمر ہی کیا تھی اگر سے پتہ چلتا کہ اس کے باپ کا قتل کس طرح کیا گیا ہے تو تمہیں کیا لگتا ہے اس میں بدلے کی خواہش نہ جاگتی

گھر کو آگ لگتے دیکھ زینت بھابھی نے جب اسے واش روم میں بند کر دیا کیا تم تب نہیں سمجھے کہ وہ اسے قتل و غارت سے دور رکھنا چاہتی ہے شاید صدیق کسی بھی اولاد کو اس جرم کی دنیا میں نہیں دیکھنا چاہتا تھا اسی لئے اس نے اپنی بیٹی کو بھی خود سے دور رکھا

وہ باپ ہوتے ہوئے بھی ایک یتیم خانے میں پل رہی تھی میرے پاس ان کی صرف ایک ہی بیٹی تھی معصومہ جو آج بندوق چلاتے ہوئے نہ تو ڈرتی ہے اور نہ ہی اس کے ہاتھ کانپتے ہیں جبکہ ذینی اور پری کی زندگی اس سے بہت الگ ہے

میں نہیں چاہتا تھا کہ ذینی اور پری کی زندگی پر کبھی بھی معصومہ کا اثر پڑے پری کے بارے میں زیادہ کچھ نہیں جانتا تھا بس اتنا پتا تھا کہ وہ پاکستان کے کسی یتیم خانے میں رہتی ہے میں نے صدیق کو بہت بار کہا کہ اسے یہاں لے آئے

لیکن صدیق نے ہمیشہ یہی کہا کہ اس کی ذمہ داری انہوں نے جس شخص کو دی ہے وہ ٹھیک سے نبھا رہا ہے

مجھے نہیں پتا تھا وہ شخص تم ہو اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ تم پری اور ذینی کی ذمہ داری کو بالکل ٹھیک طریقے سے نبھا رہے ہو مجھے وہ ہمیشہ سے بہت عزیز ہے اور آگے بھی رہے گی

تم پری کا علاج کرواؤں مجھے یقین ہے کہ وہ جلد ہی صحت یاب ہو جائے گی جتنا جلدی ہو سکے واپس آنے کی کوشش کرنا میری بیوی تمہارا انتظار کرتی ہے یارم نے مسکرا کر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا

تو درک کے لبوں پر مسکراہٹ آگئی

یاد تو میں بھی بہت کرتا ہوں اسے میں جلدی واپس آنے کی کوشش کروں گا وہ اس سے ملتا باہر نکلنے لگا تھا کہ یارم نے اسے پھر سے پکارا

ہاں میرے بیٹے کا پیغام ہے تمہاری بیوی کے لیے اس کے گال پر کس کر کے آئی لو یو بولنا ہے اسے تم بول دینا ۔میرا مطلب ہے میرے بیٹے کا پیغام دے دینا اس کی گرل فرینڈ کو یارم کا انداز شرارت سے بھرپور تھا

یارم تم تو ایسے نہیں تھے میرے بھانجا کس پر گیا ہے اتنا ٹھرکی وہ حیرت کی تصویر بن اس سے پوچھنے لگا تو یارم نے قہقہ لگایا

میرے خیال میں وہ اپنے نانا پر گیا ہے یرم کی بات سن کر خلیل کو یاد کرتے ہوئے درک بے ساختہ بولا تھا

اللہ نہ کرے کہ وہ کبھی بھی ایسے بے غیرت انسان پر جائے وہ یارم سے مل کر باہر نکلا ہی تھا کہ سامنے سے خضر کو آتے دیکھا۔

کیسے ہو بھانجے اس نے مسکراتے ہوئے پوچھا

میں تمہاری شکل کبھی بھی نہیں دیکھنا چاہتا تم کیوں آتے ہو میرے سامنے اگر تمہیں لگتا ہے کہ سب کچھ ٹھیک ہونے کے بعد میں تمہیں معاف کر دوں گا تو ایسا کبھی نہیں ہو گا وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا

یار صرف ایک بر گر تھا اگر کہتا ہے تو ابھی تجھے ویسا بر گر کھلا دیتا ہوں خضر نے واضح انداز میں کہا

آج کا یہ بر گر میری وہ بھوک نہیں مٹا سکتا خضر تجھے پتا ہے میں جیل کیوں گیا تھا صرف روٹی کے لیے۔

اس بر گر اور اس بر گر میں زمین آسمان کا فرق ہے یاد رکھنا وہ غصے سے کہتا آگے بڑھ گیا جب کہ خضر کو سمجھ نہیں آرہا تھا وہ اس کی برسوں پانی ناراضگی کس طرح سے ختم کرے

بے شک آج وہ ایک بہت چھوٹی سی وجہ تھی لیکن اس وقت وہ چھوٹی نہیں تھی

تم اسے بتا کیوں نہیں دیتے کہ اس دن بر گر تم نے بھی نہیں کھایا تھا مجھے یقین ہے جب تم اسے بتاؤ گے وہ تم سے ناراضگی ختم کر دے گا

شارف نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا تو وہ مسکرا تمہیں لگتا ہے وہ مجھ پر کبھی یقین کرے گا میں نے اس دن اس بر گر کے دو پیس کر کے رکھے تھے ایک اسے دوں گا ایک خود کھاؤں گا لیکن وہاں جب چھوٹے بچے آ گئے ان کی بھوک دیکھ کر مجھ سے رہا نہیں گیا

میں نے وہ دونوں پیس دے دیے اور اسے کہا کہ تمہارے والا دے دیا اس دن وہ بہت غصہ ہوا مجھ پر کہ ہم سارا دن لگا کر بس یہی تو کماتے ہیں وہ بھی تم لوٹا دیتے ہو

خضر اپنے پرانے وقت کو یاد کرتے ہوئے مسکرایا تو شارف نفی میں سر ہلاتے ہوئے اپنے کام پر لگ گیا

OOOOO

تمہاری ناراضگی بالکل بے وجہ ہے تمھیں اس سے صلح کر لینی چاہیے پرانی باتوں کو بھلا کر آگے بڑھنا چاہیے یارم کے ساتھ بھی تو آگے بڑھ گئے ہو تو اس سے یہ ناراضگی کیوں راکیش اس کے ساتھ گھر جاتے ہوئے سوال کر رہا تھا

کیونکہ وہ جھوٹ بولتا ہے وہ کہتا ہے کہ میں نے کھالیا تھا اور تمہارا حصہ کسی اور کو دے دیا جب کہ اس دن اس کی شکل سے صاف لگ رہا تھا کہ اس نے بھی نہیں کھایا اس نے مجھ سے جھوٹ بولا تھا

میں نے اس سے ہزار بار پوچھا کہ تم نے کھالیا اس نے کہا ہاں میں نے کھالیا ایک بار تو بتاتا اگر تو بھوکا ہے تو میں نے بھی کچھ نہیں کھایا

آج ہم دونوں بھوکے رہیں گے لیکن اس نے کہا جا کر اپنا انتظام کر لو میں کھا چکا ہوں

یار تم ذرا سے بات کو اتنے سالوں سے دل پر لے کر بیٹھے ہو راکیش نے پریشانی سے کہا

ذرا سی بات تمہیں یہ بات ذرا سی لگتی ہے ذرا سوچو ایک نو سال کا بچہ جو سارا دن ڈھاری لگاتا ہے صرف تھوڑے سے کھانے کے لیے اسے وہ کھانا نہ ملے اور وہ سارے دن کا تھکا ہارا ہو تو کیا یہ بات چھوٹی سی ہو گی خضر بھی کوئی بہت بہادر یا بہت بڑا نہیں تھا وہ بھی صرف 13 سال کا تھا لیکن اپنی بھوک کو نظر انداز کر کے اس نے اپنا کھانا کسی دوسرے کو دے دیا مجھے فرق اس کے کسی کو دینے سے نہیں اس کے جھوٹ بولنے سے پڑا مجھ پر اتنا اعتبار نہیں کرتا تھا صرف یہ بتا دیتا کہ اس نے بھی صبح سے کچھ نہیں کھایا

تو یقین کر میں کسی کو قتل کر کے بھی اس کے لیے کھانا لانے سے پیچھے نہ ہٹتا

لیکن اس نے مجھ سے جھوٹ بولا اور وہ آج تک مجھ سے سچ نہیں بول رہا اور جب تک وہ سچ نہیں بولتا تب تک میں اسے معاف نہیں کروں گا

تمھیں سچ میں یہ وجہ بہت بڑی لگتی ہے ساری زندگی کا رشتہ ختم کرنے کے لیے راکیش کو نجانے کیوں اس بات پر ہنسی آرہی تھی

یہ دوستی ہے راکیش اور یہاں پر اعتبار سے بڑھ کر اور کچھ نہیں ہوتا وہ میرے منہ پر جھوٹ بولتا رہا اور میں خاموش رہا وہ آج بھی آکر سچ بولے رشتہ واپس بنالوں گا وہ سالہ اعتبار تو کرے مجھ پر وہ

افسوس سے کہتا گاڑی کی سپیڈ بڑھ چکا تھا تھوڑی ہی دیر میں وہ گھر پہنچ چکے تھے

oooo

تو تم لوگ کل ہی نکلنے والے ہو وہ دروازہ کھولتے ہوئے اس سے پوچھنے لگا تو سامنے ہی زمین پر پری کے ساتھ خوشی کو بیٹھے دیکھ اسے حیرت کا جھٹکا لگا تھا

اس کے لئے یقین کرنا ناممکن تھا وہ پری کے ساتھ بیٹھی اس سے قرآن پاک پڑھنا سیکھ رہی تھی جب کہ اسے دیکھ کر وہ فورا اٹھ کھڑی ہوئی

یہ ساری سچویشن درک کے لیے بھی بہت عجیب تھی اس نے ایک نظر اس کو دیکھا جو بت بنا ایک ہی جگہ کھڑا تھا شاید وہ خوشی سے اس طرح کی کسی بھی چیز کی امید نہیں رکھتا تھا

اگلے ہی لمحے وہ وہیں سے پلٹ گیا

راکیش میری بات تو سنو خوشی تیزی سے اس کے پیچھے باہر کی جانب گئی تھی

یہ تم کیا کر رہی تھی پری تمہیں اندازہ بھی ہے کیا تمہارا دماغ خراب ہے کہ تم جانتی نہیں ہو وہ ہندو ہے وہ پری کی جانب آتے ہوئے اس سے کہنے لگا اسے خود بھی سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ اس ساری سچویشن میں کس طرح ری ایکٹ کرے

میں جانتی ہوں کہ وہ ہندو ہے اور میں اس سے کچھ نہیں کروا رہی تھی یہ سب کچھ اس سے اس کا دل کروا رہا تھا اس نے مجھ سے کہا کہ وہ نماز پڑھنا قرآن پاک پڑھنا سیکھنا چاہتی ہے تو میں اس نیک کام میں بھلا اس کی مدد کیوں نہیں کرتی اس کی لگن نے مجھے اسے سکھانے پر مجبور کر دیا وہ بہت صاف گوئی سے بولی تھی

وہ تو ٹھیک ہے پری لیکن شاید تم نہیں جانتی کہ یہ اس کے لیے اب کوئی بھی مسئلہ کھڑا کر سکتا ہے پتہ نہیں راکیش کس طرح سے ری ایکٹ کرے گا میرے خیال میں مجھے اس کے پاس جانا چاہیے

وہ پری سے کہتا باہر کی جانب جانے لگا جس پر پری نے اسے باہر جانے سے منع کر دیا

وہ اپنا مذہب بدلنا چاہتی ہے اسے خود یہ کرنے دیں آپ بیچ میں مت بولے وہ اپنے مذہب کو ڈیفنس کرنا خود جانتی ہے ہمیں بیچ میں پڑنے کی ضرورت نہیں

یہ اس کا اور اس کے بھائی کا معاملہ ہے وہ خود سنبھال لے گی

نہیں پری یہ آسان نہیں ہے جتنا تم سمجھ رہی ہو یہ سب کچھ اس کے لئے مشکل پیدا کر سکتا ہے فرک نے اسے سمجھانا چاہا

وہ خود اس مشکل سے لڑ سکتی ہے یقین کریں اور وہ پیچھے نہیں ہٹے گی آپ یہ سب اس پر چھوڑ دیں میں آپ کے لیے کھانا لگاتی ہوں وہاں سے سمجھاتے ہوئے بولی تو درک چاہ کر بھی اس کے پیچھے باہر نہ جا سکا

oooo

راکیش میری بات تو سنو ایک بار میری بات سن تو لو۔۔وہ بھاگتے ہوئے اس کے پیچھے آ رہی تھی

کیا سنو میں خوشی میں اپنی آنکھوں سے دیکھ چکا ہوں کیا کر رہی تھی تم وہاں مجھ سے چھپ کر تم نے یہ سب کچھ کرنا شروع کر دیا ہے

کیا تھا یہ سب کچھ تم وہاں بیٹھ کے یوں دوپٹہ لپیٹ کے کیا کر رہی تھی اور اور پڑھ رہی تھی ان لوگوں کی کتاب کو وہ حیرت زدہ اس سے سوال کر رہا تھا

کیونکہ مجھے اچھا لگتا ہے اس کو پڑھنا سکون ملتا ہے اس سب میں ہاں راکیش میں سچ کہہ رہی ہوں مجھے سکون ملتا ہے اچھا لگتا ہے یہ سب کچھ کرنا

تم جانتے ہو راکیش ہم کہنے کو ہندو ہیں لیکن ہم نے کبھی بھی اپنے مذہب کی طرف جانے کی کوشش نہیں کی ہم نے کبھی اپنے مذہب کو سمجھنے کی کوشش نہیں کی کیونکہ ہمیں کبھی ہمارے مذہب نے اپنی طرف بلایا ہی نہیں

ہمیں کبھی ہمارے مذہب نے اپنی طرف آنے پر مجبور ہی نہیں کیا ہم کہنے کو ہندو ہے لیکن ہم نے کبھی بھی اپنے مذہب سیکھا نہیں کچھ حاصل نہیں کیا

یہ مذہب سکھاتا ہے میں نے اس سے سیکھا ہے بہت کچھ حاصل کیا ہے میں نے دعا مانگنا سیکھا ہے قرآن پڑھنا سیکھا ہے میں نے نماز سیکھی ہے تھوڑی سی اور یقین کرو یہ تھوڑی سی نماز یہ چند الفاظ مجھے بہت سکون دیتے ہیں مجھے ایسا لگتا ہے کہ میں ساری دنیا کو بھلا کر صرف اس سے محبت کرتی ہوں وہ آسمان کے جانب اشارہ کرتی اس خوشی سے بہت الگ رہی تھی جس خوشی کو جانتا تھا

اس کا مطلب ہے کہ تم اپنا درم بدل رہی ہو وہ حیرانگی سے اس سے پوچھنے لگا

میں بدل چکی ہوں بلکہ اپنا یا ہے میں نے اسلام کو اس سے پہلے تو کوئی مذہب تھا ہی نہیں میرا دین و دنیا میں فرق کرنا نہیں آتا تھا لیکن اب آگیا ہے

اب تک جس مذہب کو میں خود سے لگائے ساری دنیا کے سامنے چل رہی تھی وہ کبھی میرا تھا ہی نہیں مجھے میرا مذہب اب ملا ہے

میں اپنا درم بدل چکی ہوں میں نہیں جانتی کہ اب اس مذہب کے ساتھ تم مجھے اپنی بہن مانتے ہو یا نہیں لیکن اتنا جانتی ہوں کہ اس مذہب کے ساتھ میرا دل مطمئن ہے میں مطمئن ہوں میں سکون میں ہوں راکیش بہت سکون میں ہوں۔ پلیز مجھ سے یہ سکون چھیننے کی کوشش مت کرنا اگر تم درم بدلنے کی سزا کے طور پر میری جان بھی لینا چاہتے ہو تو مجھے کوئی اعتراض نہیں بے شک تم مجھے جان سے مار ڈالو لیکن اب تم مجھے میرے دین سے الگ مت کرنا

کیونکہ جو سکون مجھے حاصل ہوا ہے وہ میرے لئے بہت اہم ہے اب اس دین سے زیادہ میرے لیے میری جان بھی اہمیت نہیں رکھتی وہ اسے دیکھتے ہوئے اس انداز میں بولی کہ راکیش کے پاس بولنے کے لیے الفاظ ہی ختم ہو گئے

میں تمہاری جان لینے والا کوئی بھی نہیں ہوتا خوشی اگر تم نے فیصلہ کر لیا ہے تو میں کچھ بھی کہنے والا کون ہوتا ہوں تم اپنا مذہب بدل لو یا اپنا سکون تلاش کرو تمہاری مرضی ہے

میں کون ہوتا ہوں تمہیں کچھ بھی کہنے والا وہ ایک نظر اس کی جانب دیکھتا پلٹ گیا۔

خوشی کو اس کے جانے کا غم نہیں تھا اسے خوشی تھی اس بات کی کہ وہ سر اٹھا کر اپنے دین کو ڈیفنس کر سکتی تھی وہ یقین سے کہہ سکتی تھی کہ اسلام سچا ہے اور اس سے زیادہ سچائی اور کسی چیز میں نہیں ہے

پری ٹھیک کہتی تھی ہمیشہ وکالت اس چیز کی کرو جس کو تم خود سچا ثابت کر سکو۔

ooooo

روح یارم اور معصومہ انہیں ایئرپورٹ پر چھوڑنے کے لیے آئے تھے خوشی آج سے مدرسہ جوائن کر چکی تھی وہ پوری طرح سے اسلام کو سیکھنا اور سمجھنا چاہتی تھی۔ راکیش ان سے ملنے کے لیے نہیں آیا شاید خوشی کے اس قدم کو قبول کرنے میں اسے وقت لگے گا

کھانا پینا ٹھیک سے کرنا سب کچھ ہو جائے گا اور گھبرانا مت اور اگر کسی چیز کی ضرورت ہو تو مجھے فون کرنا میرا تو دل کر رہا ہے کہ میں بھی تمہارے ساتھ ہی چلوں اس طرح سے تمہیں علاج کے لئے بھیجنا مجھے بہت عجیب لگ رہا ہے معصومہ اس سے ملتے ہوئے کہنے لگی

معصوم گھبرانے یا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں اور ساتھ چلنے کی بالکل بھی ضرورت نہیں ہے میں اپنی بیوی کا خیال رکھ سکتا ہوں کوئی غیر ذمہ دار انسان نہیں ہوں میں درک اسے گھور کر بولا

ہاں جانتی ہوں میں تمہیں غیر ذمہ دار نہیں کہہ رہی بس ابھی تو ملیں ہیں اتنا جلدی دور بھیجنے کا دل نہیں کر رہا اور زینی کے بھی ایگزام ہو رہے ہیں اسی لیے اس سے بھی ملنے روز نہیں جا سکتی۔ ورنہ اس کی پڑھائی ڈسٹرب ہو گی

کوئی بات نہیں جب ہم واپس آئیں گے نہ تب ہم سب گھومنے پھرنے جائیں گے زینی کے صرف چار پیپرز ہی رہتے ہیں وہ کچھ ہی دنوں میں فری ہو جائے گی پھر آپ اس کے ساتھ خوب انجوائے کرنا۔

ہاں یار یہ تو ہے اس کے پیپر تو چار ہی رہتے ہیں لیکن تمہیں بھی تو اکیلے بھیجنے کا دل نہیں کر رہا نا معصومہ کچھ اداس اداس سے تھی جب یارم کا فون بجا

کیا یہ تم کیا کہہ رہے ہو خضر تم تو ٹھیک ہو نا تم ہسپتال پہنچوں پٹی کرواو میں ابھی پہنچا ہوں وہ فون پر خضر سے بات کر رہا تھا شاید اس کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا

اچھا ٹھیک ہے تم گھر پر ہی رہوں میں آ رہا ہوں میں اور روح پہنچتے ہیں

کیا ہوا یارم سب کچھ ٹھیک تو ہے نا خضر ٹھیک ہے درک نے سب سے پہلے پوچھا تھا

نہیں لیلی اس سے لڑ جھگڑ کر مار پیٹ کر شاید کوئی ہڈی بھی توڑ کر گئی ہے مگر وہ چھوڑ گئی ہے پتہ نہیں کس بات پر جھگڑا ہوا ہے لیکن لیلیٰ نے خضر کو بہت مارا ہے کہ اس کے ناک کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے اب اللہ ہی وارث ہے

ایک تو یہ لڑکی جب مار پیٹ پر آتی ہے تب دیکھتی بھی نہیں ہے کہ اگلے بندے کو کہاں لگ رہی ہے جلدی چلو روح وہ شرمندگی سے ہسپتال نہیں جا رہا کہ وہاں جا کر اسے بتانا پڑے گا کہ اس کی بیوی نے اس کا یہ حال کیا ہے

جلدی کرو چلو یہ نہ ہو کہ عنایت اور مہر مل کر اس کا آپریشن کرا ڈالیں یارم نے روح سے کہا تھا جہاں درک کا قہقہ بے ساختہ تھا وہی وہ سارے لوگ پریشان ہو چکے تھے

ٹکر کی بیوی ملی ہے سالہ کو اللہ لمبی زندگی دے لیلیٰ بھابھی کو وہ بڑبڑایا تو پری نے اسے گھور کر دیکھا

وہ لوگ جتنا جلدی ہو سکے ہیں خضر کے گھر پہنچے تھے جہاں عنایت اور مہر اپنے باپ کا علاج کرنے میں مصروف تھی

خضر تم ٹھیک ہو نا اس کی حالت صاف بتا رہی تھی لیکن پھر بھی یارم نے پوچھا

نہیں میں ٹھیک نہیں ہوں وہ میرا انجر پنجر ڈھیلا کر کے چلی گئی کیونکہ ہم لوگوں نے اسے پری اور ذینی کے بارے میں کچھ نہیں بتایا

بہت برے طریقے سے مارا ہے یار کوئی ہڈی نہیں چھوڑی بہت برے حال میں ہوں وہ صوفے پر الٹا لیٹا ہوا انہیں بتا رہا تھا

ہم کبھی ان سے بات نہیں کریں گے انہوں نے ہمارے بابا کو اتنے برے طریقے سے مارا ہم ان سے پکے کٹی ہو گئے ہیں عنایت اپنے باپ کی ناک پر ترس کھاتے ہوئے پٹی رکھتے ہوئے غصے سے بولی

بیٹا ایسے نہیں بولتے تمہارے باپ کی کوئی نہ کوئی غلطی ہو گئی ورنہ لیلا بہت سمجھدار ہے یارم نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا

نہیں یارم چاچو بابا نے کچھ بھی نہیں کہا تھا ماں نے آتے ہی انہیں مارنا شروع کر دیا دیکھیں ناک سے خون بہہ رہا ہے مہر کو بھی اپنے باپ پر بہت ترس آرہا تھا

یہ لڑکی اس وقت ہے کہاں فون دو مجھے میں بات کرتا ہوں اس سے وہ اس کا موبائل اٹھاتے ہوئے کال کرنے لگا

مجھے تو بس یہی کہہ کر گئی ہے کہ بہت ضروری کام نمٹانے جا رہی ہے اور وہ یہ بھی کہہ رہی تھی کہ اپنے راز اور بیٹیوں کے ساتھ رہو میں جا رہی ہوں گھر چھوڑ کر

آور مجھے فون کرنے کی غلطی مت کرنا ورنہ فون سے نکل کر ماروں گی خضر نے تفصیل سے بتایا یارم نے اس کے فون کو گھورتے ہوئے اس کا فون واپس کرتے ہوئے اپنا فون نکالا تھا

تمہیں کیا لگتا ہے کیوں کیا ہے اس نے تمہارے ساتھ ایسا وہ اپنے موبائل پر لیلیٰ کا نمبر ملاتے ہوئے اس سے پوچھنے لگا ہم نے پری کے بارے میں اسے کچھ نہیں بتایا اس کا کہنا ہے کہ ذینی اور پری کی ذات پر اس کا بھی اتنا ہی حق ہے جتنا تم سب کا وہ بھی حق رکھتی تھی سب کچھ جاننے کا لیکن اسے کیوں نہیں بتایا گیا

اور اسے کسی آدمی کے بارے میں پتہ چلا ہے جو معصوم لڑکیوں کو مدد کے بہانے غلط طریقے سے یوز کرتا ہے تو وہ اپنے اسی کام کے لئے گئی ہے

باقی اس نے کہا تھا جب واپس آئے گی تو باقی کی ہڈیاں چیک کرے گی۔

ہائے ظالم نے مار ڈالا وہ اٹھتے ہوئے درد سے چور لہجے میں بولا تو روح کو اس پر ترس آگیا

ماموں آپ اٹھنے کی کوشش نہ کریں وہ اسے سہارا دیتی دوبارہ لٹانے لگی

جب کہ اس کا فون اٹھاتے ہی وہ لیلیٰ کی جانب متوجہ ہوا

○○○○○

لیلا کہاں ہو تم اس وقت اور تم نے یہ کیا حال کر دیا ہے خجر کا تھوڑا سا تو ترس کھاتی آخر شوہر ہے وہ تمہارا

یارم نے اسے تھوڑی سی عقل دلانے کی کوشش کی

اچھا اچھا سوری نہ غلطی ہو گئی اگلی دفعہ مارتے ہوئے یاد رکھوں گی کہ میرا شوہر ہے میں صبح تک واپس آجاؤں گی

۔تم لوگ پریشان مت ہونا اور وہ میرے شوہر صاحب کو کہہ دینا کہ اچھا باپ بننے کی زیادہ فضول کوشش

کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

خبردار جو دودھ میں زیادہ چینی ملا کر دی اور اگر ان کی بلیک میلنگ میں آکر دودھ نہ دیا

جو چیزیں ان کے لئے ضروری ہے وہ ضروری ہے اور ہر حال میں کرنی ہے باقی میں آکر اس سے پوچھ لونگی

میں تم سے بھی بہت زیادہ ناراض ہو تم لوگوں نے بھی مجھے ذینی اور پری کے بارے میں کچھ بھی نہیں بتایا

لیلی ہم خود ان لوگوں کے بارے میں نہیں جانتے تھے ہمیں خود یہ سب کچھ پتہ لگاتے بہت ٹیم لگا میں ذینی

کے بارے میں جانتا تھا لیکن اس بارے میں خضر بھی انجان ہے

اور پری کے بارے میں ہم سب کو کل رات ہی پتہ چلا ہے

لیکن تمہیں یہ سب کچھ کس نے بتایا یارم ذرا فساد کی جڑ کی جانب آیا تھا

مجھے یہ سب کچھ شارف نے بتایا ہے اور میں نے صارم کو بھی بتا دیا ہے اس کو بھی حق ہے سب جاننے کا وہ

بھی تم لوگوں سے بہت زیادہ ناراض ہے لیلیٰ نے اسے تفصیل سے بتایا

لیلی یار ہم بتانے ہی والے تھے تم نے بہت جلد بازی سے کام لیا ہے چلو کوئی بات نہیں صارم کو میں سنبھال

لوں گا تم واپس آؤ

ابھی واپس نہیں آسکتی یارم بہت ضروری کام کے لیے دوسرے شہر آئی ہوں اور اتفاق سے صارم بھی یہی

آیا ہوا ہے میں نے دیکھا ہے اسے اس کے ساتھ ہی واپس آجاؤں گی

یہاں یک آدمی کے بارے میں سنا ہے میں نے

اپنے عہدے کو بہت غلط طریقے سے استعمال کر رہا ہے اس کا دماغ ٹھکانے لگا کر یا شاید اس کی لاش ٹھکانے لگا کر ہی میری واپسی ہو گی

تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں اس نے اسے تفصیل سے بتایا

ٹھیک ہے اپنا خیال رکھنا۔

یہ سچ تھا اگر لیلی کی جگہ معصومہ ہوتی تو وہ اس کی مدد کے لیے اس جگہ زور جاتا جہاں اس وقت وہ تھی لیکن لیلا اور معصومہ میں زمین آسمان کا فرق تھا لیلیٰ اپنی حفاظت خود کر سکتی تھی

چل سیدھا ہو جا خضر ایسی چھوٹی موٹی باتیں تو زندگی کا حصہ ہیں اب تو لوگوں کو یہ بتاتے ہوئے اچھا لگے گا کہ میری بیوی نے مجھے اتنا مارا ہے

وہ اس کے وجود پر ترس کھانے کے بجائے اسے شرم دلاتے ہوئے بولا تو خضر نے اسے گھور کر دیکھا

کوئی میرا درد نہیں سمجھ سکتا روح تم ہی میری ہمدرد ہو وہ روح جانب دیکھتے ہوئے بولا۔ عنایت اور مہر سے دیکھنے لگی

ہائے میری بچیاں کتنی ظالم ماں ملی ہے۔ لیکن میں ظالم نہیں ہوں باپ ہونے کا حق ادا کروں گا پیار سے ان دونوں کا ماتھا چومتے ہوئے بولا

بابا آپ ہمیں دودھ نہیں دیں گے نا۔ عنایت اور مہر معصوم سی شکل بناتے ہوئے بولی اس سے پہلے کہ وہ ان پر ترس کھاتا نفی میں سر ہلاتے یارم نے لیلا کا پیغام اس تک پہنچا دیا

اس ظالم عورت سے پالا پڑا ہے میرا اور میری بچیوں کا وہ صرف بڑبڑا ہی سکتا تھا

ooooooo

بہت شوق ہے تجھے مجبور لڑکیوں کا فائدہ اٹھانے کا چل مجھے بتا کس طرح سے فائدہ اٹھاتا ہے تو لڑکیوں کا کس طرح سے بلیک میل کرتا ہے لڑکیوں کو

وہ جو پہلے سے ہی اپنی زندگی کی ستائی ہوئی ہوتی ہیں انہیں تو خودکشی کرنے پر مجبور کر دیتا ہے وہ جو اپنی عزت کی خاطر تم سے بھیک مانگتی ہیں تو ان سے جینے کا حق چھین لیتا ہے

تجھے کیا لگا تھا پری مجبور ہے اپنی عزت بچانے کے قابل نہیں ہے یا اسے پوچھنے والا کوئی نہیں ہے

تو اب تک جو بھی کرتا رہا اس کی سزا تجھے قانون دیتا لیکن پری کی عزت پر ہاتھ ڈال کر تو نے زندگی کی سب سے بڑی غلطی کی ہے کیونکہ پری پر ہاتھ ڈالنے کے بعد تو میرا گناہ گار بن گیا ہے

اور میں اپنے گناہ گار کبھی نہیں چھوڑتی یاد رکھنا اسے 2 سے 4 تھپڑ لگانے کے بعد وہ لوڈ کیا ہوا گن اس کے ماتھے پر رکھتی گولی چلا چکی تھی

تجھ پر ضائع کرنے کے لئے میرے پاس فالتو کا وقت بھی نہیں ہے وہ صوفے پر بیٹھ کر اپنے سامنے پڑی لاش کو دیکھنے لگی جب تھوڑی ہی دیر میں دروازہ کھولتے کوئی اندر داخل ہوا اس نے ایک نظر اسے دیکھا پھر دلکشی سے مسکرا دی

○○○○○○

لیلٰی یار یہ کام کرنے سے پہلے کم از کم ایک بار مجھے انفارم کر دیا کرو تا کہ میں نہ ہر چیز تیار کر کے بیٹھا ہوں اب بتاؤ میں کیا کروں اس آدمی کا تم نے تو اسے جان سے مار ڈالا صارم فل یونیفارم میں اپنے سامنے پڑی انسپیکٹر سوریا ونشم کی لاش دیکھ رہا تھا

کیونکہ یہ جینے کے قابل نہیں تھا۔ 13 جوان لڑکیاں اور تین معصوم بچیاں اس کی ہوس کا شکار ہو چکی تھی دو بچیاں مر گئی اور ایک زندہ ہے لیکن اس کا زندہ ہونا بھی موت سے کم نہیں

نہ جانے اور کتنے لوگوں کو یہ اپنی ہوس کا نشانہ بنا چکا تھا میں نے اسے مار دیا اب تم جانو اور تمہارا کام وہ گن اس کی جانب پھینکتے ہوئے بولی جیسے وہ لمحے میں کیچ چکا تھا

لیلی کی بچی یہ کیا کیا اپنے فنگر پرنٹس ہٹا کر میرے لگا دیے وہ ہاتھ میں پکڑے ریوالور اس کی جانب کرتے ہوئے بولا تو اس نے کندھے اچکا دیے

میں نے سنا ہے کہ اس بندے کے مرنے کے بعد ڈی ایس پی بننے والے تھے میرا مطلب ہے اس کے پرموشن کے بعد لیکن اس کا پرموشن تو ہو گیا اب تم ڈی ایس پی بنوں گے پارٹی کب دے رہے ہو ایک بات بتادوں تمہاری پارٹی میں نہ سب سے اسپیشل گیسٹ مجھے ہونا چاہیے کیونکہ تمہارا پرموشن تو میری وجہ سے ہو گا نا

اور ہاں یارم سے ناراض مت ہونا انہیں بھی یہ سب کچھ اب ہی پتا چلا ہے اور وہ کچھ ہی دنوں میں ہمیں بلا کر سب کچھ بتانے والے تھے لیکن میں نے جلد بازی سے کام لے کر خضر پر تھوڑا سا غصہ نکال دیا

یہ سارا کام نپٹا کر تم وہ سامنے والے ہوٹل سے مجھے پک کر لینا میں تمہارے ساتھ ہی واپس چلوں گی تب تک میں کچھ کھا پی کے آتی ہوں بہت بھوک لگی ہے خضر پر اتنا غصہ آ رہا تھا کہ کچھ کھایا بھی نہیں لینے

لیلیٰ ہائی ہیلز مغرورانہ انداز سے چلتی باہر کی جانب جا چکی تھی جب کہ صارم اپنے ہاتھ میں پکڑے گن کو رومال سے صاف کر رہا تھا

طاہر رفیق جلدی سے انسپکٹر سوریا ونشم کے فلیٹ پر پہنچیں کسی نے ان کا قتل کر دیا ہے مجھے خبر ملتے ہی میں یہاں آگیا لیکن انہیں بچا نہیں پایا جلدی اور ٹیم کو لے کر آ جاؤ وہ اپنی ٹیم کو انفارم کرتا ایک ایک چیز چیک کر رہا تھا کہ اس لڑکی کی کوئی نشانی رہ نہ گئی ہو

○○○○○○○

بہت اچھی طرح سے ریکور کر رہی ہیں یہ مجھے بہت خوشی ہے مجھے یہ کیس بہت مشکل لگ رہا تھا لیکن اب مجھے لگ رہا ہے کہ جلد ہی یہ اس بیماری سے بالکل آزاد ہو جائیں گے

آپ اسی طرح ان کا خیال رکھیں۔ باقی میں کچھ میڈیسن لکھ کر دیتا ہوں اس سے خون کی کمی کی شکایت بھی آہستہ آہستہ دور ہو جائے گی۔ باقی آپ کو دو ماہ تک یہی پر رہنا ہو گا مکمل کورس کے لیے

ڈاکٹر میتھیوز پیپر پر لکھتے ہوئے ان سے کہنے لگا

اس کے بعد میں ٹھیک ہو جاؤں گی نہ بالکل اور پھر مجھے یہ دوائیاں بھی نہیں کھانی پڑے گی نادرک۔ پھر میں معصومہ اور ذینی بہت مستی کریں گے اور میرا رومی میں تو ابھی سے مس کر رہی ہو

ڈاکٹر اپنے کام میں مصروف تھا جب وہ خوشی سے درک کو دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔ رومی کا نام سنتے ہی اسے اس کا پیغام یاد آیا تھا جو یارم کے ذریعے اس نے درک تک پہنچایا تھا۔

دنیا میں بہت شیطان بچے دیکھے ہیں لیکن رویام سے زیادہ شیطان شاید ہی دنیا میں کوئی ہو گا۔ تمہارے لئے پیغام بھجوایا تھا اس نے آئی لو یو اور دائیں گال پر کس درک نے اسے تفصیل سے بتایا تو وہ کھلکھلا کر ہنسی

ہائے میرا جانو اتنا زیادہ مس کر رہا ہے آپ نے اس کا پیغام مجھے اتنی دیر سے کیوں دیا رومی کا کوئی بھی پیغام آپ فوراً مجھے دیا کریں اس نے اسے سختی سے تاکید کی تھی

کیوں نہیں میری جان ضرور وہ اچانک ہی اس کا چہرہ تھامتے ہوئے اس کے دائیں گال پر اپنے لب رکھنے لگا تو وہ لمحے میں سرخ ہوئی

آئی لو یو وہ بے باک انداز میں کہتا اسے خود کو گھورنے پر مجبور کر گیا اس نے ایک نظر ڈاکٹر میتھیوز کی طرف دیکھا جو دوسری طرف منہ کیے مسکراتے ہوئے اپنے کام میں لگا تھا

انتہائی درجے کے بے شرم انسان ہیں آپ میں نے ایسا نہیں کہا تھا میں نے صرف کہا تھا کہ رویام کا پیغام

.....

یہی پیغام دیا تھا تمہارے رومی صاحب نے آئی لو یو اور دائیں گال پر کس اب اگر تم اسے کوئی پیغام دینا چاہتی ہو تو ایسے ہی پریکٹیکل کر کے دینا ہو گا

تم بائیں گال پر کس بھیجو اپنا بایاں گال اس کے سامنے کرتے ہوئے بولا تو پری کی ساری شرارت دھری کی دھری رہ گئی

آپ نا کوئی نیکسٹ لیول کے بے شرم انسان ہے انتہائی بد تمیز شرم نام کی کوئی چیز نہیں ہے آپ کے اندر وہ کرسی سے اٹھ کر فورا باہر نکل گئی تھی اس شخص سے کسی بھی طرح کی امید کی جاسکتی تھی وہ تو شکر ہے کہ ڈاکٹر نے چہرہ دوسری طرف موڑ کے رکھا تھا ورنہ ان کے سامنے ہی

سوچتے ہوئے اس کے گال ایک بار پھر سے سرخ ہو گئے

OOOOOOOO

درک آپ مجھ سے کتنا پیار کرتے ہیں وہ اس کے ساتھ ہسپتال سے باہر آتے ہی اس سے سوال کرنے لگی۔

تم یہ سوال پوچھے بنا بھی اپنی پسند کی کوئی بھی بات مجھ سے کہہ سکتی ہوں میں کبھی انکار نہیں کروں گا

اچھا جی یہ بات ہے تو چلے ناوہاں پہاڑ کے اوپر چلتے ہیں کتنی خوبصورت جگہ ہے دور سے اتنی پیاری لگ رہی ہے اوپر سے اور بھی زیادہ حسین ہو گی

لڑکی میں نے تمہیں انگلی کیا پکڑائی ہے تم نے تو پورا مجھے ہی پکڑ لیا اتنی ڈھیل اوپر کوئی ضرورت نہیں ہے جانے کی وہ سختی سے اسے وارن کرنے لگا

مجھے پتا تھا آپ مجھ سے بالکل بھی پیار نہیں کرتے صرف اوپر سے پیار دکھاتے ہیں اگر آپ مجھ سے سچا پیار کرتے تو ایک سیکنڈ لگاتے مجھے وہاں لے کر جانے میں وہ اشارہ کرتے ہوئے بولی

تو درک نے نامیں سر ہلا گیا اب اپنی محبت ثابت کرنے کے لئے اسے اس سردی میں لے کر جانا ضروری تھا نہیں ڈرالنگ میں تمہیں وہاں نہیں لے کر جا سکتا ہے وہ کیا ہے نامیں تم پر کسی قسم کا رسک نہیں لے سکتا وہاں ہوا بہت زیادہ چلتی ہے

اور فل حال میں اپنی بیوی کو کھونا نہیں چاہتا سو تو یہاں سے سیدھی میرے ساتھ ہوٹل چل رہی ہو یہاں میں اگلے سال تمہیں لے کر آؤں گا نہ تمہاری طبیعت تھوڑی سیٹ ہو جائے پھر ہم ہنی مون پر یہاں آئیں گے وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولا

منہ کے ہزار ڈیزائن بنانے کے باوجود بھی جب درک کو اس پر ترس نہ آیا تو وہ اس سے پکی ناراضگی ظاہر کرتی ہوٹل واپس آگئی

○○○○○

یہ کیا اب تک منہ بنا کر بیٹھی ہوں کھانا تو کھالو یار تمہارے ناراضگی پر میں بالکل بھی تمہاری بات نہیں ماننے والا میں تمہیں وہاں پہاڑ پر لے کر نہیں جاؤں گا وہاں بہت زیادہ ٹھنڈ ہے

میں نے سنا ہے کہ اس علاقے میں برفباری بھی بہت زیادہ ہوتی ہے تمہاری طبیعت پہلے ہی ٹھیک نہیں ہے میں مزید تمہاری طبیعت پر کسی قسم کا رسک نہیں لے سکتا اور ویسے بھی ابھی تمہارا علاج مکمل نہیں دو مہینے کے بعد تم جہاں کہو گی میں تمہیں لے چلوں گا وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولا تو وہ منہ پھیر گئی

میں نے کہا کہ مجھے کہیں لے کر چلیں نہیں کہا نا تو پھر بار بار کیوں آکر مجھ سے اس بات پر بات کر رہے ہیں

نہیں جانا مجھے میں یہیں ٹھیک ہوں اگر قسمت میں ایسا بورنگ اور سڑو شوہر لکھا ہے تو کیا کیا جا سکتا ہے سوائے سر پھوڑنے کے

کھڑوس دیو کہیں کے۔ یا اللہ کہاں اس معصوم سی پری کو ان کے ساتھ پھنسا دیا ہائے اتنی خوبصورت جگہ میں دیکھے بنا واپس چلی جاؤں گی

لیکن شوہر میری ذرا سی خواہش پوری نہیں کرے گا

اور اوپر سے بہانہ دیکھو وہاں سردی بہت ہے جیسے ہمارے پاس تو سویٹر بوٹ ٹوپی ہے ہی نہیں۔ یہاں آنے سے پہلے خود کو سردی سے بچانے کے سارے انتظامات کر کے آئے تھے جناب بہانہ تمہارا تو پاور فل بنائیں لیکن نہیں آپ کے تو بہانے بھی آپ کی طرح سڑو ہے۔ جن میں کوئی لوجک ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملتا۔ سردی لگ جائے گی وہ غصے سے بڑبڑاتی ہوئی واش روم میں جا کر بند ہو گی پہلے کی طرح آج بھی اس کے غصے میں وہی نرماہٹ تھی

وہ اپنے خلاف تیز لہجے برداشت نہیں کرتا تھا اس نے یہی سوچا تھا کہ اگر پری اس سے لڑی تو وہ بھی غصہ ہو کر تھوڑا بہت ڈانٹ دے گا لیکن ہائے اس کی ناراضگی اور اس کا لڑاکا لہجہ اس کے لڑنے پر بھی اسے اس پر پیار آتا تھا

پتا نہیں وہ اتنی پیاری کیوں تھی۔

باہر نکل آؤ تمہیں کافی دیر ہو چکی ہے یار وعدہ کر رہا ہوں تم سے دو مہینے کے بعد جہاں کہو گی لے جاؤں گا ابھی کیلئے تمہارا علاج مکمل کروانے دو

کوئی ضرورت نہیں ہے میرا علاج کروانے کی میں جیسی ہوں ویسی ہی ٹھیک ہوں اپنی مرضی سے خوبصورت جگہ تک نہیں دیکھ سکتی کیا فائدہ زندگی کا

اس سے بہتر ہے۔۔۔۔۔

خبر دار جو کوئی فضول بات کی جان سے مار ڈالوں گا اس سے پہلے کہ وہ کچھ بھی کہتی بے حد تیز لہجے میں کہتا اسے خاموش کروا گیا

مار ڈالیں مجھے۔۔۔۔۔آپ مجھے جب دل کرتا ہے ڈانٹنے لگتے ہیں جب دل کرتا ہے چلانے لگتے ہیں اور تو اور اس خوبصورت پہاڑی پر بھی نہیں لے کر جاتے

میں اگلے سال آؤں گی یہاں بلکہ دو ماہ بعد آؤں گی آپ کے ساتھ نہیں رومی کے ساتھ ہم پہاڑی پر بھی جائیں گے اور وہاں بہت ساری سلفیاں لے کر آپ کو بھیجیں گے پھر دیکھ دیکھ کر جلتے رہنا ہمیں۔ ہم بھی منہ نہیں لگائیں گے

وہ اپنی بھڑاس نکال کر ٹیبل پر آ کر بیٹھ گئی اور اپنے لئے کھانا نکالتے ہوئے اب غصے سے کھانا کھانے میں مصروف ہو گئی تھی

مطلب یہ تھا کہ وہ پہاڑی والے معاملے کو لے کر ضرور سے زیادہ سیریز تھی پہاڑی کے بارے میں سوچا جا سکتا تھا وہ اس کی صحت پر رسک نہیں لینا چاہتا تھا لیکن پہاڑی والا معاملہ سچ میں اس کے گلے پڑ رہا تھا

کتنی حسین جگہ ہے یہ اور آپ مجھے یہاں لانے میں کتنی کنجوسی سے کام لے رہے تھے

درک وہ جب سے یہاں آئی تھی یہاں کے حسین نظاروں میں کھوئی ہوئی تھی

اس بات میں تو واقعی کوئی شک نہیں تھا کہ یہ ایک بے حد حسین جگہ تھی۔ لیکن یہاں پر سردی بھی شدید تھی فی الحال وہ اسے سرد ہواؤں سے بچا کر رکھنا چاہتا تھا لیکن وہ اس کی سوچ سے زیادہ ضدی واقع ہوئی تھی

میں تمہارے معاملے میں کبھی کنجوس نہیں ہو سکتا یاد رکھنا اور میں تمہیں یہاں اس لیے نہیں لا رہا تھا کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ تم مزید بیمار ہو لیکن تمہیں شوق ہے بیمار ہونے کا تو میں کیا کر سکتا ہوں

وہ جیسے اپنا دامن چھڑاتے ہوئے بولا تو وہ کھلکھلا کر ہنس دی

ہاں مجھے شوق ہے بیمار ہونے کا تاکہ آپ میرا بہت سارا خیال رکھیں میری کیئر کریں بالکل بچوں کی طرح مجھے بہت اچھا لگتا ہے جب آپ یوں میرا خیال رکھتے ہیں

وہ اسے دیکھتے ہوئے جیسے راز فاش کر رہی تھی کہ درک نے اسے گھور کر دیکھا

خیال رکھنے کے چکر میں وہ اپنی طبیعت مزید خراب کر رہی تھی

کیا میں ویسے تمہارا خیال نہیں رکھتا کہ تمہارا خیال رکھنے کے لیے تمہارا بیمار ہونا ضروری ہے اپنا خیال رکھا کرو میرے پاس تمہارے علاوہ اور کوئی نہیں ہے

کیا تمہیں نہیں پتا تم مجھے کتنی عزیز ہو اسے اپنے بے حد قریب کیے وہ اس سے سوال کرنے لگا جبکہ اس کے یوں اچانک اپنے پاس آنے پر وہ گھبرا کر آگے پیچھے دیکھنے لگی

ادھر کیا کر رہے ہیں یہاں پر اور لوگ بھی موجود ہیں وہ اسے جگہ کا خیال کرنے کا کہہ رہی تھی جب کہ وہ جانتی تھی کہ اسے کوئی پرواہ نہیں ہے

ہاں تو میں ان لوگوں کی بیویوں کو تھوڑی نہ کچھ کہہ رہا ہوں مجھے تو اپنی بیوی سے مطلب ہے اس کے سرخ ٹھنڈے گال پر اپنے لب رکھتے ہوئے اسے شرمانے پر مجبور کر گیا

آپ بہت بے شرم ہیں مجال ہے جو کوئی بھی بات اپنے دماغ میں ڈالیں بس اپنی منمانی کرنی ہوتی ہے آپ نے وہ اسے گھورتے ہوئے بولی تو درک نے ہاں میں سر ہلاتے ہوئے اور اس کے دوسرے گال پر بھی اپنے لب رکھ دیئے

یہ من مانی کرنا نہیں بس تھوڑا سا پیار کرنا ہے ہاں لیکن مجھے من مانی کرنے پر بھی کوئی اعتراض نہیں ہے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتا ہے وہ اسے اپنے قریب کھینچتے ہوئے بولا

درک اللہ کا واسطہ ہے سدھر جائیں ہم اس وقت اپنے گھر میں نہیں ہیں وہ ہاتھ جوڑتے ہوئے بولی تو درک نے اس پر ترس کھاتے ہوئے اپنا ہاتھ اسکی کمر سے نکال لیا

نظارے دیکھو نظارے لڑکی پھر ہوٹل پہنچ کر مجھ سے کوئی شکایت مت کرنا۔

وہ اس سے وارن کرتا ذو معنی انداز میں اسے نظاروں کی طرف متوجہ کر گیا اس کے انداز پر اس کے کان کی لو تک سرخ پڑ گئی تھی

لیکن اس بے شرم انسان سے کیا الجھنا جسے وہ تھوڑے ہی وقت میں بہت اچھے طریقے سے جان اور سمجھ چکی تھی

ابھی وہاں آئے اسے تھوڑی ہوئی تھی جب اسے احساس ہوا جیسے زینی اس کے آس پاس کہیں پر ہے لیکن ایسا تو ممکن ہی نہیں تھا وہ تو دبئی میں تھی

شاید پرسوں اس کے ایگزامز ختم ہو چکے تھے کاش وہ یہاں اس کے ساتھ ہوتی اس نے حسرت سے سوچا تب اچانک کسی نے پیچھے سے اسے اپنی باہوں میں لے لیا وہ گھبرا کر پلٹی جب نگاہوں کے سامنے زیلی کا مسکراتا ہوا چہرہ آیا

زینب تم یہاں کیا کر رہی ہو وہ خوشی سے اس کا ماتھا چومتی اپنی خوشی کو اس پر ظاہر کر سکتی تھی

میں معصومہ شارف بھائی موٹو کے ساتھ آئی ہوں یہاں اس نے خوشی سے بتایا تو پری نے ایک نظر درک کی جانب دیکھا جس کے ساتھ شارف کھڑا نہ جانے کیا باتیں کر رہا تھا جب کہ معصومہ اس کے پاس آتے ہوئے اس سے ملنے لگی

تم لوگوں کو سکون نہیں ہے نا میں چند لمحے اپنی بیوی کے ساتھ سکون سے گزارنا چاہتا تھا پیچھے پیچھے ٹپک پڑے پرائیوسی نام کی کوئی چیز ہی نہیں ہے درک کا موڈ خراب تھا جبکہ شارف کو کوئی فرق نہیں پڑ رہا تھا

دیکھو ہم تمہارے پیچھے پیچھے نہیں آئے بلکہ ہم تو انجوائے کرنے کے لیے آئے ہیں ویسے بھی میں معصومہ کو کہیں نہیں لے کر جاسکا تھا تو سوچا میری ایکسٹرا معصوم بیوی معصومہ خوش ہو جائے گی اور دیکھو وہ کتنی خوش ہے

اس نے ایک نظر معصومہ کی جانب دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا اور پھر اس کا دھواں دھار چہرا دیکھا

سچ میں اپنی بیوی کے ساتھ کچھ لمحات اکیلے گزارنا چاہتا تھا اب تم لوگ ہر جگہ م ڈسٹرب کرو گے درک بھی بنا لحاظ رکھتے ہوئے بولا

نہیں بیڈروم میں تم لوگ جو چاہے کر سکتے ہو ہم وہاں نہیں آئیں گے باقی ہم سے کوئی اچھی امید رکھنے کی ضرورت بھی نہیں ہے دیکھو دو بہنوں کا کتنے سالوں کے بعد ملنا ہو رہا ہے

ایسا لگتا ہے جیسے جنموں جنموں کی بچھڑی ہوئی تھی وہ معصومہ اور پری کی جانب اشارہ کرتے ہوئے بولا۔

اور کون کون آیا ہے تمہارے ساتھ یہ بھی بتا دو تا کہ میں سب کے لئے تیار ہو جاؤں وہ اسے نظر انداز کرتے ہوئے نظاروں کی جانب متوجہ ہوا اور لگے ہاتھوں شارف سے سوال پوچھا

یار تم خود کو اتنی اہمیت کیوں دیتے ہو تم اتنے بھی ضروری نہیں ہو کہ ہر کوئی تمہارے پیچھے چلا آئے گا لیکن لیلٰی کا موڈ کافی دنوں سے خراب تھا تو مہر اور عنایت کی چھٹیوں پر خضرا سے ویکیشن انجوائے کرنے کے لیے لایا ہے

اور۔۔۔؟

شارف ابھی خاموش ہوا ہی تھا کہ اس کے منہ سے ایک اور لفظ سن کر مسکرا دیا

تم جانتے ہو خضر کو تم سے کوئی لینا دینا نہیں ہے اور نہ ہی وہ تم سے کسی قسم کا کوئی مطلب رکھتا ہے وہ اپنے بچوں کے ساتھ ویکیشن انجوائے کرنے آیا ہوا ہے اس نے مسکراتے ہوئے بات ختم کی جب درک نے اسے گھور کر دیکھا

اسے اگنور کیا جارہا ہے کہ لگتا ہے روح کا تیرے بنا گزارا نہیں ہے وہ اپنے میاں اور بیٹے کے ساتھ اپنے ہنی مون پر آئی ہے اور مجھے یہ نہیں لگتا کہ تمہاری اس کے ساتھ کوئی ملاقات ہونے والی ہے کیونکہ یارم کاظمی شاید ہی اسے تمہارے آس پاس بھٹکنے دے گا

درک چپ ہو گیا اب وہ اسے گھور بھی نہیں رہا تھا

تم نے اور نہیں پوچھا شارف خود ہی اس کے سامنے آکر ہنستے ہوئے بولا

اب کوئی اور رہ گیا ہے کیا بہت خوش ہو رہے ہو مجھے یقین نہیں آتا تم انڈر ورلڈ کے لوگ کیا اتنے ویلے ہوتے ہو

خوشی اور راکیش وہ بھی ہمارے ساتھ ہیں مزے کی بات تھی نا اور سچی قسم سے اتنا مزا آیا ہم لوگوں نے بہت انجوائے کیا سفر میں شارف نے بڑی خوشی سے بتایا تھا

خوشی اور راکیش وہ دونوں ساتھ میرا مطلب ہے وہ تو چلا گیا تھا نہ چھوڑ کے سب کچھ راکیش کا جان کر اسے حیران ہونے کے ساتھ خوش بھی ہوا تھا وہ یہاں آنے سے پہلے ہی خوشی کو اپنی زندگی سے آزاد کر چکا تھا اس نے کہا تھا خوشی جو چاہتی ہے اپنی زندگی میں کر سکتی ہے اسے کسی چیز پر کوئی اعتراض نہیں ہے

ہاں لیکن خوشی کے فیصلے نے اسے دکھ دیا ہے اس طرح سے اپنا دین اپنا مذہب چھوڑ کر کچھ اور اپنا نا لینا کافی زیادہ تکلیف دہ تھا اس کے لیے

ہاں وہ تمہارے بغیر تھوڑی نہ رہ سکتا ہے میرا مطلب ہے جہاں درکشم وہاں راکیش۔

ہاں اسے خوشی کے فیصلے نے تکلیف دی تھی لیکن اور وہ اس بات کو سمجھنے کی کوشش کر رہا ہے کہ خوشی اپنی مرضی کی مالک ہے وہ جو چاہے کر سکتی ہے اور خوشی بھی کافی مطمئن ہے

اور تمہیں بہت مزے کی بات بتاؤں کچھ دن پہلے نہ یارم سے ملنے کے لئے ایک آدمی آیا تھا اس آدمی نے کہا کہ وہ خوشی سے شادی کرنا چاہتا ہے وہ بھی اسی مدرسے میں مذہب سیکھ رہی ہے وہ ایک عیسائی تھا

اور اب وہ بھی اپنے دین کو باریک بینی سے سمجھ رہا ہے یارم کو وہ لڑکا کافی پسند آیا لیکن وہ چاہتا تھا کہ خوشی سے اس کے بارے میں تم خود بات کرو راکیش بھی ملا ہے اس سے اسے بھی وہ بہت پسند آیا ہے شریف سا لڑکا ہے اور سب سے اہم بات یہ کہ خوشی اور وہ ایک ہی راستے پر چل نکلے ہیں

اور ایک ہی راستے کے مسافر کی منزل بھی ایک ہی ہوتی ہے اسی لیے یار مخوشی کو اپنے ساتھ لایا تھا کہ وہ تم سے اس بارے میں بات کر سکے

تم اور پری اگلے ڈیڑھ مہینے تک یہیں ہوں جب تک پری کا علاج مکمل نہیں ہو جاتا اس کے بعد اگر تمہیں مناسب لگے تو ہم خوشی کا نکاح کر دیں گے۔

شارف نے اسے تفصیل سے بتایا تو وہ صرف ہاں میں سر ہلا کر رہ گیا راکیش کا یہاں آنا اسے سچ میں بے حد خوش کر گیا تھا تھا

اس نے کبھی میں نے سوچا تھا کہ راکیش اس کی زندگی میں آئے گا اس کبھی راکیش کو اتنی اہمیت نہیں دی تھی لیکن وہ جانتا تھا کہ وہ اس کے لئے بہت خاص ہے۔

OOOOOO

آپ لوگ سوچ بھی نہیں سکتے کہ آپ سب کے یہاں آنے سے میں کتنی زیادہ خوش ہوں اور ہاں آپ میرے رومی کو ساتھ لائی رویام کو اپنی گود میں بٹھا کے بار بار اس کا گال چوم رہی تھی۔

ہاں رویام تمہیں بہت زیادہ مس کر رہا تھا کل رات تو اس نے جانوں سائیں کو فون کر کے بھی کہہ دیا کہ اس کے پاس ایک بہت خوبصورت مامی گرل فرینڈ آچکی ہے۔

جس کے ساتھ تو وہ بہت خوش ہے اسی لئے جانو کو واپس آنے کی ضرورت نہیں ہے ویسے تو وہ جانو سائیں کے ساتھ بے وفائی کرنے کا بالکل بھی قائل نہیں ہے اسی لئے اسے جاتے جاتے چھوٹا سا آئی لو یو بول دیا تھا لیکن پھر بھی جتنا پیار تم سے کرتا ہے اتنا آپ جانو سائیں سے نہیں کرتا ہے نا رویام میں ٹھیک کہہ رہا ہوں نہ یارم نے دیکھتے ہوئے بولا جو کہ کب سے منہ کھولے اپنے باپ کو دیکھ رہا تھا

نی دانو تھائی میلا پیال اے اش شے جادہ اول کشی شے پیال نی ترتا (نہیں جانو سائیں میرا پیار ہے اس سے زیادہ اور کسی سے پیار نہیں کرتا) اس نے فوراً منہ بنا کر کہا تو سب کے قہقے بلند ہوئے وہی پری کا موڈ آف ہو گیا

اچھا تو جانو سے تمہارا پیار ہے تو تم میری گود میں کیا کر رہے ہو جا کر بیٹھا اپنی جانو سائیں کی گود میں وہ اسے فورا زمین پر اتارتے ہوئے بولی

تم بی تو پیال او کھلوش یو کا ماموتم شے بت پیال ترتے ہیں اب تم روماموپاش می اپلی دانو تھائی تے پاش دوں داوہ میلا شچاوالا پیال اے (تم بھی پیار ہو کھڑوس دیو ماموں تم سے بہت پیار کرتے ہیں اور اب تم رہو ماموں کے پاس میں اپنی جانو سائیں کے پاس جاؤں گا وہ میرا سچا والا پیار ہے) اس نے بے حد معصومیت سے کہا تھا نہ جانے کیوں یہ لمحہ درک کے لئے بہت زیادہ خوش کن تھا

مطلب کے تم میرے ساتھ بے وفائی کر رہے ہو مجھے دھوکہ دے رہے ہو تم میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہو۔۔۔؟ وہ اداسی سے بولی۔

تم شائڈ مت او میں تم شے بھی پیال ترتا اوں (تم سائڈ مت ہو میں تم سے بھی پیار کرتا ہوں اس کی اداسی پر ترس کھاتے ہوئے وہ اس کے قریب آکر بولا

دیکھو اپنے نواب کو اب بھی تمہارا کہنا ہے کہ یہ معصوم ہے یار م اس کے کان کے قریب بولا تو اس نے اسے گھور کر دیکھا جو اس کے معصوم بچے کو ٹھر کی بلا رہا تھا

وہ ٹھر کی نہیں ہے بس کسی کا دل نہیں دکھا سکتا روح نے فوراً اس کی بات کی نفی کی تھی جس پر یار ہم نے اپنا قہقہ بڑی مشکل سے کنٹرول کیا

ooooo

وہ خوبصورت لمحات گزار کر اپنے اپنے کمرے کی جانب چلے گئے تو معصوم تھوڑی دیر کے لئے پری کے پاس آگئی پھر تھوڑی دیر میں ذینی بھی اس کے پاس آبیٹھیں تو وہ خود ہی اٹھ کر باہر نکل گیا

نہ جانے کتنی باتیں ہوں گی ان لوگوں کے پاس کرنے کے لئے وہ ان کی ڈسٹر بنس کی وجہ نہیں بننا چاہتا تھا

باہر کا موسم کافی خوشگوار تھا وہ موسم انجوائے کرتے ہوئے آہستہ آہستہ آگے کی جانب قدم بڑھا رہا تھا جب اسے محسوس ہوا کہ کوئی اسی کی رفتار میں پیچھے آرہا ہے

اس مڑ کے دیکھا تو روح اسے دیکھ کر وہ مسکرائی درک نے اسے اپنی چادر میں آنے کا اشارہ کیا وہ اس وقت بنا کسی گرم کپڑے کے اس کے پیچھے پیچھے چلی آرہی تھی

اس کے اشارے پر وہ فوراً ہی اس کی چادر میں اس کے پاس آگئی وہ دونوں آہستہ آہستہ قدم آگے کی جانب بڑھا رہے تھے

اتنی سردی میں باہر نکلنے کی ضرورت کیا تھی وہ اس سے پوری طرح چادر میں کور کرتے ہوئے پوچھنے لگا

یہی سوال میں بھی پوچھ سکتی ہوں آپ سے لیکن میں نہیں پوچھوں گی کیونکہ اس حسین موسم میں کسی کا بھی باہر نکلنے کو دل کرتا ہے اس نے مسکراتے ہوئے کہا درک بھی مسکرا دیا

کیا تمہیں زندگی میں کبھی بھی ایک بھائی کی کمی محسوس ہوئی درک اس کے ساتھ ساتھ قدم بڑھاتے ہوئے پوچھنے لگا

پہلے کبھی نہیں ہوئی لیکن جب پتا چلا کہ میرا ایک بھائی ہے تب شدت سے ہوئی کیوں کہ پہلے تو اللہ نے صبر شکر دے رکھا تھا کہ جو چیز ہے ہی نہیں اس کی حسرت کیا کرنی لیکن پھر جب یہ پتہ چلا کہ میں اس نعمت سے محروم نہیں ہوں تو دل مچل گیا

آپ سے ملنے کے لیے آپ سے باتیں کرنے کے لئے پتہ ہے تب ایسی ایسی باتیں ذہن میں آنے لگیں جو کبھی تھی ہی نہیں۔ جیسے اب میرا دل کرتا ہے کہ آپ مجھے اس موسم میں آئس کریم کھلائیں پہلے آپ مجھے ڈانٹے اور پھر میرے ناراض ہونے پر میری فرمائش پوری بھی کر دیں

میرے دل کرتا ہے کے آپ مجھے تنگ کریں اور میں آپ کی بہت ساری شکایت اپنے والدین سے کروں پھر وہ آپ کو بہت سارہ ڈانٹے اور میں بہت خوش ہو جاؤں پھر جب آپ کا موڈ آف ہو جائے پھر میں آپ کو منانے کے لیے وہ جو سامنے ایس کریم پالر نہیں ہے وہاں پر لے کر آؤں

اس نے سامنے آئس کریم پارلر کی جانب اشارہ کیا درک مسکرایا

اگر اس موسم میں میں نے تمہیں آئسکریم کھلائی تمہارا شوہر مجھے شوٹ کر دے گا اس نے اسے ڈرانا چاہا

وہ تو ٹھیک ہے لیکن انہیں بتائے گا کون روح نے کچھ سوچتے ہوئے سوال کیا

یہ بھی ٹھیک ہے اسے بتائے گا کون چلا آئس کریم کھاتے ہیں وہ مسکراتے ہوئے اسے یوں ہی اپنے ساتھ لئے پالر کے اندر چلا گیا

ان دونوں نے آئسکریم آرڈر کی اور اپنی باتوں میں مصروف ہو گئے

ویسے یہ دوسری قسم کی جو خواہش ہے نہ وہ کبھی پوری نہیں ہو سکتی کیونکہ والدین والا قصہ تو ہے نہیں ہمارا کیا خیل ہے تمہارا ماشااللہ سے ہمارا باپ اتنا نیک انسان تھا کہ

درک بھائی اب مردوں کی قبروں سے گزرنے سے کچھ نہیں ملے گا جو مر گئے رہنے دیں جو زندہ ہیں ان سے تعلق مضبوط کریں ہاں ہمارے والدین نہیں ہیں لیکن ایک ماموں تو ہیں جو الحمدللہ کسی باپ کے سائے سے کم نہیں ہیں روح نے اس کی توجہ خضر کی جانب کروائی تو اس کے چہرے پر پتھریلے تاثرات آ گئے

ہم ایک دوسرے کے بارے میں بات کرتے ہیں کسی تیسرے کے بارے میں نہیں وہ ذرا تیز لہجے میں بولا

ویٹر نے ان کے سامنے ان کا آرڈر رکھا

کیا لے کے آئے ہو تم اس نے اپنی پلیٹ میں رکھا آدھا برگر اور روح کے سامنے رکھی آئسکریم دیکھ کر حیرت سے پوچھا

سر یہ آرڈر انہوں نے دیا ہے آپ کے لیے انہوں نے کہا کہ آپ کو آئسکریم نہیں دینی برگر دینا ہے وہ ٹر اسے انگلش میں بتا کر وہاں سے جا چکا تھا جب کہ وہ غصے سے کاؤنٹر پر کھڑے برگر کھاتے خضر کو گھور کر رہ گیا

اس تماشے کا کیا مطلب نکالو میں پلیٹ کے سامنے رکھتے ہوئے وہ غصے سے بولا

یہ تماشہ نہیں برگر ہے یار قسم سے بہت مزے کا ہے مجھے سچ میں اندازہ ہی نہیں تھا کہ یہاں کے برگر اتنے ٹیسٹی ہوں گے اور ایک بہت مزے کی بات بتاؤں اس دن والا برگر تو ذرا اچھا نہیں تھا

اس میں انڈا بھی نہیں تھا اس لئے میں نے تمہارے لیے سپیشل انڈا ڈلوایا ہے

قسم سے یہ انڈے والا برگر اس دن والے برگر سے بہت مزے کا ہے

خضر نے برگر اٹھا کر اس کے منہ کی طرف کیا جیسے اسے یقین تھا اس بار وہ انکار نہیں کرے گا

یار گھور مت منہ کھول پرانے سارے جھگڑے چھوڑ دے ویسے بھی نیا سال شروع ہوا ہے سب کو معاف کر دیا ہے تو مجھے معاف کر دے یار میری غلطی اتنی بھی بڑی نہیں تھی وہ اتنی عاجزی سے بولا

کہ نہ جانے کیوں درک کی آنکھوں میں نمی سی آ گئی

کتنا بے غیرت ہے تو کبھی سچ نہیں بولے گا نہ تجھے کیا لگتا ہے مجھے نہیں پتہ کہ اس دن بر گر تو نے بھی نہیں کھایا تھا وہ ٹیسٹ لیس تھا۔ لیکن پھر بھی تیری محنت کا تھا تو نے اسے اٹھا کر کسی کو بھی دے دیا

وہ اتنے غصے سے بولا کہ خضر مسکرا دیا

یار وہ دونوں بہت بھوکے تھے پتا نہیں کتنے دنوں سے کھانا نہیں کھایا تھا یوں ہی اٹھا کر نہیں دے دیا کسی کو بر گر سوچ سمجھ کر دیا تھا۔

چل اب تو منہ سیدھا کر لے سچ بول رہا ہوں بہت مزے کا ہے منہ کھول کھلاتا ہوں تجھے کتنے مزے کا ہے یار کبھی زندگی میں نہیں کھایا ہو گا تو نے وہ بر گر زبردستی اس کے منہ میں ٹھونستے ہوئے بولا

اتنے بھی مزے کا نہیں ہے بچپن میں کھاتے تھے نا اس کا الگ ہی ٹیسٹ تھا درک نے یاد کرتے ہوئے کہا تو اس کی بات پر وہ بھی اس سے مکمل اتفاق کرنے لگا اس بات میں کوئی شک نہیں تھا کہ بچپن کی محنت کی کمائی کا اکلوتا بر گر ان دونوں کی زندگی کے لئے بے حد اہم تھا

اگر آپ دونوں کا ہو گیا ہو تو میں یاد دلا دوں کے میں بھی یہاں پر ہوں روح نے ان دونوں کے بیچ اپنی اسکریم کا پیالہ رکھتے ہوئے یاد دلایا۔

ہاں پتا ہے تم بھی یہیں پر ہو چلو اب چلتے ہیں بہت دیر ہو گئی ہے سردی بڑھ رہی ہے وہ آئس کریم پالر سے باہر نکلتے ہوئے بولا جب اچانک خضر نے اس کا ہاتھ تھام لیا

ایک بار گلے تو لگا لے یار تو دوست نہیں تھا لیکن تو ہمیشہ دل کے قریب تھا ہے اور رہے گا خضر مسکراتے ہوئے کہا درک مسکرا کر اس کے سینے سے لگ گیا

میں بھی میں بھی اچانک روح نے ان دونوں کو اپنی جانب متوجہ کیا تو وہ دونوں اس کے لئے جگہ بناتے ہوئے اسے بھی اپنے قریب کر گئے

آج ان کی بھی ایک فیملی تھی

لوگ کہتے تھے کہ وہ ہارٹ لیس ہے اس کے سینے میں دل نہیں ہے وہ پتھر دل ہے لیکن کوئی یہ نہیں سمجھ سکتا تھا اذیتوں کو سہتے سہتے وہ اذیت پسند بن گیا تھا اسے فرق ہر چیز سے پڑتا تھا بس اس کے پاس شکوہ کرنے کے لئے اپنے نہیں تھے

کوئی نہیں تھا اس کے پاس جس کے گلے سے لگ کر وہ رو سکتا ہوں اپنا دکھ اپنی تکلیف اپنا غم کسی سے بیان نہیں کر سکتا تھا سب کچھ خود میں چھپا کر رکھتا تھا اسے یہ سب کچھ سہنے کی عادت ہو گئی تھی۔

اتنا درد سہہ کر تو کوئی بھی دل پر پتھر رکھ لیتا ہے اس نے تو زندگی کے گزرتے ہر دن کے ساتھ اپنے لیے طعنے سنے تھے وہ جہاں جاتا تھا لوگ اسے پتھر مارتے تھے اسے گندی نالی کا کیڑا کہتے تھے

اسے کسی کا گندا خون کہتے تھے کسی طوائف کا بیٹا کہتے تھے

اور وہ ان سب چیزوں سے انکاری نہیں تھا وہ ایک طوائف کا بیٹا ہاں وہ گندا خون ہی تو تھا قیوم خلیل کا

لیکن وہ اس کے جیسا نہیں تھا اور نہ ہی کبھی ان کے جیسا بن سکتا تھا وہ وہ دن بھی نہیں بھولا تھا جب وہ ایک ٹیچر کے گھر میں بنا اس کی اجازت کے گھس کر اس کے ساتھ زیادتی کرنے کی کوشش کر رہا تھا وہ اس کا قتل کرنے پر مجبور ہو گیا تھا وہ اتنا گر چکا تھا اسے یہ تک احساس نہ تھا کہ وہ لڑکی اپنی بوڑھی ماں کا اکلوتا سہارا ہے

باپ کا قتل کرنے کے بعد اسے کوئی افسوس نہیں تھا نہ ہی وہ کبھی پچھتایا تھا اسے فخر تھا کہ اس نے اس دنیا میں ایک ذلیل انسان کو ختم کیا تھا جو جینے کے قابل نہیں تھا

وہ روح کو اپنی چادر میں چھپائے وہ واپس ہوٹل آ گئے تھے یارم کافی دیر سے اس کے آنے کا انتظار کر رہا تھا جبکہ خنجر اسے پہلے ہی فون پر بتا چکا تھا کہ روح ان کے ساتھ ہے

○○○○○

ایسی کونسی گفتگو چل رہی تھی اپنی فیملی کی کہ اتنی دیر سے واپسی ہوئی وہ رویام کے سوئے ہوئے وجود کو اپنے کندھے سے لگائے اس سے سوال کرنے لگا

گفتگو تو چل رہی تھی لیکن آپ کو بتانے والی نہیں ہے روح نے مسکراتے ہوئے یارم کا بازو تھام اور ان دونوں کو گڈ نائٹ بولتے ہوئے اس کے ساتھ کمرے میں جانے لگی

کہیں درک کی ہونے والی بیٹی کا رشتہ تو نہیں مانگ لائی رویام کے لئے یارم نے اس کے کان میں سرگوشی کی تو وہ اسے گھور کر رہ گی

توبہ ہے یارم ابھی بڑا تو ہو لینے دیں اسے آپ کو تو ابھی سے ہی اس کی شادی کی فکر لگ گئی ہے روح ھستے ہوئے کمرے میں داخل ہوئی

ارے تم نے کہا کہ بتانے والی گفتگو نہیں ہے تو میں نے سوچا رشتہ طے کر کے آ گئی ہو گی کوئی بات نہیں ابھی مت کرو لیکن اس بارے میں سوچیں گے وہ مسکراتے ہوئے رویام کو بیڈ پر لٹاتا ہو فریش ہونے چلا گیا

جبکہ روح اب اس کی بات پر غور کر رہی تھی اتنا برا آئیڈیا بھی نہیں دیا تھا یارم نے

وہ فرش ہو کر باہر آیا تو روح اٹھ کر اس کی اس کی شرٹ کے بٹن بند کرنے لگی

جبکہ وہ اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتا اسے اپنے بے حد قریب کرتا اس کی خوشبو کو اپنے اندر اتار رہا تھا۔

تم اتنی سردی میں بنا کوئی گرم شال لئے باہر کیوں گئی اور تم نے سویٹر بھی نہیں پہنا ہوا تھا اس نے ذرا سختی سے پوچھا

وہ میں نے درک بھائی کو دوسری طرف جاتے دیکھا نہ اسی لئے ان کے پیچھے چلی گئی ان کے پاس شال تھی اس نے فورا بتایا تھا

لیکن تمہارے پاس تو نہیں تھی نا ایک بات یاد رکھو روح میں تمہاری صحت پر کسی قسم کا کوئی رسک نہیں اٹھا سکتا خبر دار جو تم نے اپنی طبیعت خراب کی ورنہ مجھ سے برا اور کوئی نہیں ہو گا۔

وہ سختی سے کہتا اس کا چہرہ اپنے ایک ہاتھ میں تھامیں دوسرے سے اس کی کمر سختی سے جکڑے اس کے لبوں پر پوری شدت سے جھک گیا

جب کہ وہ ہمیشہ کی طرح اس کے سامنے بے بس اس کی باہوں میں سما گئی

ooooo

کہاں چلے گئے تھے تم خضر میں کب سے تمہارا انتظار کر رہی تھی عنایت اور مہر سو گئی ہیں تمہارا انتظار کرتے کرتے۔

اور میں کب سے ویٹ کر رہی تھی کیوں باہر گئے ابھی تمہاری ناک ٹھیک نہیں ہے اس سردی کے لیے اپنا خیال رکھو اس طرح باہر سردی میں نکلنے سے تمہاری ناک میں زیادہ تکلیف ہو گی لیلیٰ اسے سمجھاتے ہوئے بولی

ڈارلنگ میری ناک کی اتنی فکر مت جایا کرو تمہاری ہی کرم نوازی ہے اور عنایت اور مہر رو یام اور مشارف کے اتھ کھلتی رہیں ہیں تھک گئی ہیں تو جلدی نیند آگئی ہو گی خیر اب تم بھی سو جاؤ کافی وقت ہو گیا ہے وہ اس کا گال تھپتھپاتے ہوئے آگے بڑھا لیلیٰ نے اس کا ہاتھ تھام لیا

میرا اتنے زور سے مارنے کا ارادہ نہیں تھا خضر کہ تمہاری ہڈی ٹوٹ جائے میں نے سچی اتنی زور سے نہیں مارا تھا لیکن پتہ نہیں کیسے لگ گیا آئی ایم سوری وہ اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے بہت معصومیت سے سوری بول رہی تھی

تم جانتی ہو لیلی مجھے پتا ہے کہ تم پھر سے جب غصے آو گی تو پھر سے تم میرے ساتھ ایسا ہی سلوک کرو گی لیکن تم اچھی طرح سے جاننے کے باوجود بھی تمہارا اصل چہرہ ہزار بار دیکھنے کے باوجود بھی میرا دل بے ایمان ہو رہا ہے میرا دل کر رہا ہے کہ میں تمہارے اس بولے سے چہرے پر یقین کر لوں

مجھے نہیں پتا اس دنیا کے سارے شوہر اتنے مسکین ہوتے ہیں یا میرے نصیب میں اکلوتا پیس ہے لیکن پھر بھی تم مجھے بہت عزیز ہو ہمیشہ سے

اس نے پوری ایمانداری سے کہا تو لیلیٰ مسکراتے ہوئے اس کے قریب آئی اور اس کے دونوں ہاتھ تھام کر اپنی کمر میں رکھتے ہوئے اس کی گردن میں اپنے بازو ڈالے

تمہیں ہی تو لیلی سے محبت ہوئی تھی اب بگتو وہ اس کے گال پر اپنے لب رکھ دیتے ہوئے پیچھے ہٹنے ہی لگی تھی کہ اچانک خضر نے اپنا ہاتھ اسکی کمر پر مضبوط کر دیا

وہ مسکراتے ہوئے واپس اس کے قریب ہوئی تو وہ اس کے لبوں پر جھکا لیکن اگلے ہی لمحے پیچھے ہٹ کر ناک تھامی جہاں سے کرنٹ نکلا تھا اس کے اچانک ناک تھامنے پر لیلیٰ کا قہقہ بے ساختہ تھا

ooooo

توبہ اتنا وقت لگا دیا آپ نے واپس آنے میں کب سے آپ کا ویٹ کر رہی تھی اس کے کمرے میں قدم رکھتے ہیں وہ اس کے پاس آنے لگی تو اس کے پاس آنے پر وہ لمحے میں بے خود ہوتے ہوئے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنے حد قریب کرتے ہوئے اس کے چہرے پر جھکا

اس کے علاوہ بھی آپ کو کچھ آتا ہے وہ اسے پیچھے کرتے ہوئے کہنے لگی تو درک نامیں سر ہلاتا اپنی چادر پیچھے چکا تھا

ڈارلنگ مجھے اس وقت اس کے علاوہ اور کچھ نہیں آتا وہ اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتا ہے اسے اپنے قریب کرتا اسے باہوں میں اٹھائے بیڈ پر لے آیا

اور اسے کچھ بھی بولنے کا موقع دیے بنا اس کے لبوں کو اپنے لبوں کی دسترس میں لیتا وہ اس کی خوشبو میں کھوتا چلا جا رہا تھا

درک کل نہ ہم اس جگہ جائیں گے جہاں پر معصوم آپی بتا رہی تھی وہ کہہ رہی تھی کہ اور بھی بہت ساری پیاری پیاری جگہ ہیں یہاں دیکھنے لائق اس کا لمس اپنی گردن پر محسوس کرتے ہی وہ ناز بھرے انداز میں بولی تو درک سر اٹھا کر اسے گھورا

تم کچھ زیادہ ہی فری نہیں ہو رہی وہ اسے گھورتے ہوئے پوچھنے لگا تو اس کے سوال کا جواب دینے کے بجائے وہ کھلکھلا کر ہنسی

معصومہ آپی کہتی ہیں کہ اس طرح کی جگہوں پر نہ کوئی بھی روز نہیں لاتا اسی لئے جو موقع ملا ہے اس سے بھرپور فائدہ اٹھاؤ اور اس ڈیڑھ مہینے میں ہر جگہ گھومنے کے لیے بھی جاؤ تو میں تو جاؤں گی گھومنے کے لیے آپ مجھے لے کر جاؤ گے وہ معصومہ کے خیالات اس پر ظاہر کرتے ہوئے بولی تو درک اس وقت اس سے بحث کرنے ارادہ ترک کرتے ہوئے اس کا دوپٹہ اتار کر بیڈ سے نیچے پھینک چکا تھا۔

ختم شد